Amir Mīnā'ī, Amir Aḥmad

Amirul Lughāt

بعونہ تعالیٰ شانہ

امیر اللغات

حصہ اوّل

تالیفِ لطیف

سنہ ۱۸۹۱ء

ناظم باکمال ناثر عدیم المثال صاحب توقیر جناب منشی امیر احمد صاحب امیر مینائی لکھنوی اُستاد عالیجناب نواب کلب علیخان بہادر

خلد آشیان رئیس رامپور ادخلہم اللہ فی الجنان

مطبع مفید عام آگرہ میں احمد خان صوفی کی اہتمام سے طبع ہوا

بعونہ تعالیٰ شانہ

امیر اللغات

حصّہ اوّل

تالیفِ لطیف

سنہ ۱۸۹۱ء

ناظم باکمال بلند عدیم المثال صاحب توقیر جناب منشی امیر احمد صاحب امیر مینائی لکھنوی اُستاد عالیجناب نواب کلب علیخان

خلد آشیان رئیس رامپور ادخلہم اللہ فی الجنان

مطبع مفید عام آگرہ مین احمد خان صوفی کی اہتمام سی طبع ہوا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداً و مصلیاً

مین نے ہوش سنبھالا آنکھین کھولین تو یہ دیکھا کہ اچھے اچھے اہلِ زبان اور زباندان سرزمین سخن کے فرمانروا ہین - اُنھین صحبتون مین اُردو زبان کی چھان بِنان کا شوق مجھے بھی ہوا اور اُسی زمانے مین یہ آرزو پیدا ہوئی اور بڑ بکر بے چین کرنے لگی کہ اُردو الفاظ کے بکھرے ہوے موتیونکی ایک خوشنما لڑی بناؤن - اتنے مین لکھنؤ کی سلطنت مٹگئی اور غدر ہوگیا - وطن کی تباہی اور گھر بار کے لٹنے سے چندے حواس ہی جمع نہو سکے الفاظ کیسے ! لیکن اس آرزو کی آگ دلمین سُلگتی رہی - یہانتک کہ فردوس مکان نواب محمد یوسف علی خان بہادر والی رام پور نے مجھے طلب فرماکر عزت کا خلعت اور اطمینان کا سرمایہ دیا - اب مین پھر اپنی تمنا کے سلسلے کو بڑہانے لگا - مگر اُس زمانے مین رام پور کی عدالت دیوانی مجھسے متعلق تھی - نواب فردوس مکان اپنے کلام مین بھی مشورہ فرماتے تھے - اور فن شاعری کے مشغلے جو نئی نئی شکلون سے پیش آتے تھے وہ یون بھی کمفرصتی کی زنجیر دمین جکڑے ہوئے تھے - اتنی مہلت تو مین نہ پاسکا کہ اپنے ارادے کو پورا کرون تاہم کچھ کچھ شغل چلا گیا - جب خلد آشیان نواب کلب علی خان بہادر کا عہد آیا تب فرصت کی کمی اور بڑھی - لیکن کچھ ہی ہوا یہان وہی دُھن بندھی رہی - ۱۸۸۴ء مین علوم کے قدردان سر آلفرڈ لائل صاحب بہادر (لفٹنٹ گورنر ممالک مغربی و شمالی و چیف کمشنر اودھ نے) نواب خلد آشیان طاب ثراہ سے اُردو کے ایک جامع لغت کی فرمایش کی - نواب خلد آشیان نے مجھے حکم دیا - یہان تو یہ تمنا ہی تھی فوراً "آنکھ" کے لفظ کا ایک نمونہ تیار کیا جسے نواب خلد آشیان نے جنرل محمد اعظم الدین خان بہادر

(سابق سفیر ریاست وحال وائس پریسیڈنٹ کونسل آف ریجنسی) کے ذریعے سے سر آلفرڈ لائل صاحب بہادر کے پاس بھیجا۔ جنرل صاحب بہادر نے کہ بڑے مربی اِس لغت کے اُسوقت سے اسوقت تک ہین اور اُنکو اِس لغت کے ساتھ پوری دلچسپی اور سچی ہمدردی بلکہ عشق ہی دوسری جون ۱۸۸۶ء کو میری درخواست کے ساتھ پیش کیا۔ ہز آنر نے نمونے کو بہت پسند فرما کے جو جو ہدایتین کین اور وعدے فرمائے اُنکو بطور یادداشت جنرل صاحب بہادر نے لکھ لیا جنمین سے بعض یہ تھے" یہ درخواست معقول ہی کہ گورنمنٹ بہت سی جلدین اس لغت کی خرید کرے ہم مختلف ریاست ہاے ہندوستان اور بنگال پنجاب بمبئی اور مدراس کے گورنمنٹون سے بھی درخواست اعانت کرینگے اور ہز اکسلنسی ویسراے سے التجا کر کے اُنکو سرپرست اور مربی اسکا بنائینگے۔ جسقدر روپیہ منشی صاحب اسکی تالیف کے لیے خیال کرتے ہین اس سے کہین زیادہ مہیا ہو جائیگا۔ اول ایک دو ورقہ پروف کے طور پر تیار ہو جاے اور قریب قریب دو سو جلدین اُسکی تمام ہندوستان مین گردش کرائی جائین ایک عمدہ چھاپہ خانہ اسکے واسطے ہو جسقدر تالیف ہوتا جاے اُسکا پروف پہلے چھپوا کے مختلف اضلاع ہندوستان مین مشتہر کیا جاے اور جب اُسپر اعتراض اور حرف گیری ہو لے تو اصلاح اور درستی کے بعد چھاپا جاے"۔ چنانچہ وہی نمونہ جسپر پوری توجہ کی نوبت نہ آئی تھی ۱۸۸۶ء مین چھپوا دیا گیا۔

افسوس یہ بیل منڈھے نہین چڑھنے پائی تھی کہ نواب خلد آشیان مرض الموت مین مبتلا ہو کر دنیا سے رحلت فرما گئے سر آلفرڈ لائل نے بھی ہندوستان کو خیرباد کہا۔ مین سمجھا ع آن قدح بشکست وآن ساقی نماند۔ اُردو کی قسمت ہی مین یہ بدا ہی کہ سنورنے نہ پاے۔ مین اسے کیا کرون اور کوئی کیا کرے۔ ان چوٹون سے میرا دل ٹوٹا مگر ہمت نہ ٹوٹی اور رہ رہکر تمنا گدگدایا کی۔ مین نے دیکھا کہ اُردو کی بیل پھیلتی چلی جاتی ہی دفترونمین یہی زبان اخبارونمین یہی بات پُرانی شاعری سسک رہی ہی تو کیا ہوا نئی شاعری اُردو کے نئے لباس سے دُلہن بنکر نکلی ہی۔ آخر باسی کڑہی مین اُبال آیا اور مین نے ۱۸۸۸ء مین اس تجربے کے واسطے سفر کیا کہ دیکھون اُردو لغت کیطرف ملک کے خیالات کیسے ہین لکھنؤ فیض آباد اور بنارس ہوتا ہوا پٹنے تک گیا۔ جس سے بات چیت ہوئی اُسنے اپنی تمنا کے اظہار سے میری تمنا کو اور شہ دی۔ خان بہادر شیخ احمد حسین خان مذاق (تعلقہ دار پریانون۔ اودھ) مولوی حکیم قاضی سید محمد قائم علی رئیس کھیتا سراے۔ سید محمد مہدی حسن خان شاداب مرحوم (رئیس رسولپور ضلع مظفر پور) ذی فہم اور بلند حوصلہ لوگ قدر دانی کرنے والے ملے۔ سفر سے پلٹنے پر عرش آشیان نواب محمد مشتاق علی خان بہادر طاب ثراہ نے باجلاس کونسل ایسی دستگیری فرمائی کہ مین نے رامپور مین امیر اللغات کا دفتر کھولدیا پروف مشتہر کرنیکی صورت جو سر آلفرڈ لائل کی ہدایتون مین تھی کسیطرح بن نہ پڑی اسیلیے کہ سر آلفرڈ لائل کا ارادہ یہ تھا کہ وہ اس کام کو سرکاری کام کا ضمیمہ بنائین مگر اس خیال سے کہ لغت ملک کے لیے ہی مین نے بیچ کی تحریرون اور اخبارون کے ذریعے سے تالیف کے اہم مسائل کو ملک کے سامنے پیش کیا جس سے ایسے اچھے نتیجے نکلے جو کبھی کسی مصنف یا مولف کی خود رائی سے نہین نکل سکتے۔ جن لائق لوگون نے اپنی بیش بہا رایون سے مجھے شکرگزار فرمایا اُنہون نے صرف مجھپر احسان نہین کیا بلکہ اپنی زبان اپنے ملک پر بھی احسان کیا۔ زندگی ہی تو آیندہ جو مقدمہ ترتیب دونگا اُسمین دل کھولکر احسان

کرنے والون کا شکریہ اور ترتیب و تالیف کی مصیبتون کا کچّا چٹھا لکھونگا۔ ؎ در بمردیم عذرہا بپذیر۔ ای بسا آرزو کہ خاک شدہ۔

یہ بات میرے بیان کی محتاج نہین ہی کہ کوئی بڑا کام چھیڑا جاتا ہی تو پہلے اُسمین اکثر دقتین پیش آتی ہین۔ سیکڑون کتابونکے ورق اُلٹے اپنے پچھلے سرمایے سے جو سالہاے دراز کا ذخیرہ تھا مدد لی۔ لائق لوگون سے مشورے لیے۔ خاص کمیٹی قائم کرکے بحثین کین۔ ہزارہا روپے خرچ ہوے تب جاکر دو برس کی جانکاہی مین اس حصے کو مرتب کر پایا جسکو آپ لوگونکی خدمت مین پیش کرتا ہون اسے ملاحظہ فرماکر اب بھی جو کوئی نیک صلاح دیگا مین ہرگز ہٹ دھرمی سے کام نہ لونگا بلکہ شکریے کے ساتھ آیندہ حصون کے لیے اسکو صرف آنکھونکے سامنے نہین بلکہ دماغ کے خزانے مین احتیاط سے رکھونگا۔

اور حصونکی نسبت مجھے صرف اتنا کہدینے کی ضرورت ہی کہ پہلے حصے کی ترتیب اور تالیف کے وقت بہت گتھیان سُلجھ گئین اور آسانی کے راستے صاف ہوگئے جتنی دیر پہلے حصے مین ہوئی اتنی دیر اب نہوگی غالباً سال بسال شایع ہونگے۔ مگر ساری ہمت اور سارا حوصلہ قدردانی کے ہاتھ ہی دل ٹوٹے گا تو ہمت کو لیکے اور بڑہے گا تو ہمت کے ساتھ۔ اب تک ہمت ان وجوہ سے بندہی ہوئی ہی کہ ایک عالی مرتبہ جلیل الشان حاکم سر آلفرڈ لائل بہادر نے اسکی فرمایش کی تھی اور گورنمنٹ کے التفات کی امیدین ظاہر فرمائی تھین تو ممکن نہین کہ موجودہ **لوکل گورنمنٹ** اور **گورنمنٹ پنجاب مدراس بمبئی** اور **گورنمنٹ آف انڈیا** التفات نفرماے اور مدد ندے معہذا ایک نامی ریاست مین اسکی بنا پڑی اور بڑے لائق اور نامور رئیس **نواب خلد آشیان** نے ابتدا اُسکی طرف توجہ فرمائی اور اسی ریاست کے دوسرے فراخ حوصلہ رئیس **نواب عرش آشیان** نے باجلاس کونسل ایسی دستگیری کی کہ ریاست ہی مین اسکا دفتر قائم ہوکر کام کا آغاز ہوا اور تیسرے عالی ہمم رئیس **نواب محمد حامد علیخان بہادر** زاد عمرہم و اقبالہم و دام شوکتہم و جلالہم کے عہد دولت مین یہ پہلا حصہ چھپکر شایع ہوتا ہی تو ضرور امید کو قوت ہی کہ عموماً ہندوستانی ریاستین اور خصوصاً جن جن کو اس ریاست کے ساتھ برادرانہ اور دوستانہ خصوصیات ہین وہ بیشک اسکو وقعت کی نظر سے دیکھین گی۔۔۔ اُنکے دربارون اور کتب خانونمین یہ لغت جگہ پائے گا اور خاص توجہ سے اُنکی قلمرو مین اشاعت پاے گا۔ اور چونکہ یہ کوئی مذہبی تالیف نہین بلکہ صرف زبان کا لغت ہی جسکو ہر مذہب و ملت کا آدمی بہت خوشی اور دلچسپی کے ساتھ دیکھنا پسند کرے گا اسلیے ملک سے بھی پوری پوری قدردانی کی امید ہی۔

اب مین بیان کے سلسلے کو طول دینا نہین چاہتا اور اپنے ہونہار آقاے ولی نعمت **نواب محمد حامد علیخان بہادر** بالقابہ کی درازی عمر اور ترقی اقبال کی دعا پر ختم کرتا ہون۔

امیرؔ احمد امیرؔ مینائی لکھنوی
ریاست رامپور۔ رُہیلکھنڈ

فروری ۱۸۹۱ء

١

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خداسے امید ہی کہ یہ لغت اُردو زبان کے متعلق مدرسون اور مکتبون مین طلبہ کو مطالعۂ کتب مین ماسٹرون اور معلّمون کو درس وتدریس مین شعراکو ضروریات
شاعری مین نثّارون کو نثرنگاری مین غیرزبان دان کو تکمیل زبان مین اور عام طور پر ہر مشتاق زبان کو فائدہ پہنچائے گا۔ کچہریون اور دفترون مین
بھی بکارآمد ہوگا غیرملک والون کو ہندوستانیون کے امورخانہ داری اور اُنکے طریقۂ زندگی اُنکے اخلاق اُنکی رسمین اُنکے خیالات وغیرہ وغیرہ کا پتا دیگا جہان
اختلاف ہوگا وہان فیصلہ کرنے مین مدد دیگا اِسلیے کہ مؤلف نے اپنے معلومات کے علاوہ بہت سے مستند اور لائق لوگون کے تصانیف نظم ونثر مین جو کچھہ
متفرق طور پر تھا اُسکو اِسمین یکجا کردیا ہی یعنی زبان لکھنؤ ودہلی کے مفردات - مرکبات - جملے - مثلین - مشہور مقولے - محاورے - اصطلاحین -
شان مثل - کنایات - صفات - تشبیہات - استعارات - مناسب مقامات - لوازم وخواص - شعرا کے خاص مستعملات - الفاظ ومصطلحات قانون -
کچہری اور اہل دفتر کے خاص محاورات - پیشہ والون کی خاص اصطلاحین - فقرا کی صدائین - آزادون کی بولیان ٹھولیان - ریختی (عورتون کی زبان)
ٹوٹکے جیسے آنکھہ کی پھرک دور کرنے کو پھوٹے پر تنکا یا دھاگا رکھہ لینا - عورتون کی رسمین جیسے خدائی رات - عورتون کی منتین جیسے آسا کا کاسا - عورتونکی
خاص قسمین جیسے اپنی آنکھون سے پاؤن - دعائین جیسے مانگ کوکھہ سے ٹھنڈی رہو - کوسنے جیسے نگوڑے تکیہ کلام جیسے بھلی اللہ - طبعزاد فقرے
(بچون کے ڈرانے اور بہلانے کے لیے) جیسے شادی بی بی آئین - چندا ماموں آجا - لوریان جیسے آجاری نندیا تو آکیون نہ جا - میرے پیارے کی
آنکھون مین گھل مل جا - عام کھیل جیسے گنجفہ - شطرنج - لڑکون کے کھیل جیسے آنکھہ مچولا - لڑکیون کے کھیل جیسے گڑیان گٹے - مسلمانون اور ہندؤنکی شادی
غمی کی رسمین جیسے مانجھا - تیجا - گونا - کریا بیٹھنا - تیوہار جیسے عید - ہولی - کہین کہین کتب مذہبی کی ضروری اورکارآمد اصطلاحین - مشہور شعرا کے مختصر حالات

(خصوصاً جنکے کلام سے اس لغت مین سند یا مثال دیگئی ہی) آسان اُردو مین اختصار کے ساتہہ لغات کے حقیقی اور مجازی معنون کی تعبیرین - (سوا مثلون مقولون اور مشہور جملون کے کہ انکو بحیثیت مثل و مقولہ اور جملہ ہونے کے حقیقی معنی سے کوئی تعلق نہین ہوتا) اور انکا محل استعمال جدا جدا پہلوون کے ساتہہ بلکہ جلد سمجہہ مین آنے کو موقع موقع سے زبان اُردو یا کسی دوسری مانوس زبان مین اُنکے مستعملہ و مُروّجہ مترادفات اور اُنکے متضاد لفظ - تذکیر و تانیث کی تحقیق (کہ اُردو زبان مین یہہ بھی ایک بہت بڑی بات ہی) واحد و جمع کی حالت مین لغات کے معنی اور محل استعمال کا فرق - بعض حروف ابجد کا باہم ایک دوسرے سے بدلنا لفظ لفظ کی تحقیق (کہ کس زبان کا ہی) اشتقاق - مادّہ اگلی اور حال کی زبان کا فرق کہ پہلے فصحا کیا بولتے تھے اور اب اُسکی جگہہ کیا بولتے ہین - کہین کہین کسی مشہور شخص یا مشہور چیز کا مختصر حال جیسے فصل - آ - ص - مین آصف پر پہنچکر نواب آصف الدولہ رئیس اودہ کا مختصر حال یا حرف تا - ت - فوقانی رشت مین تاج پر پہنچکر تاج محل کا روضہ اور اسیطرح کے بہت سے فائدے کی بکار آمد اور ضروری باتین جہانتک لغت کی شان پر پھبتی ہین داخل کی گئی ہین

دفعہ - ۱ - ترتیب سے متعلق -

اصل لغت کو شروع سطر اور بہت جلی قلم سے اور اُسکے ماتحت اور متعلق لغات کو شروع سطر سے کچہہ جگہہ چہوڑکر اندک جلی قلم سے اور لغات کے معنی وغیرہ کو خفی قلم سے لکہا ہی - اور عبارت حاشیہ بہت ہی خفی قلم سے اس زمانے کی طرز و پسند کے موافق متن ہی مین خط کہینچکر لکھی ہی - لغات کی ترتیب حروف تہجی کی ترتیب پر رکھی ہی - مگر اسطرح کہ اصل لغت کے ماتحت اور متعلق جسقدر لغات ہین اُنکو اصل لغت کے ماتحت برعایت ترتیب باہمی پہلے لکھہ لیا ہی تب دوسرا اصل لغت شروع کیا ہی اور ترتیب کامل کا لحاظ انہین اصل لغات مین رکہا ہی یعنی آب اصل لغت ہی اسکے تحت مین آب آب - آب آب ہونا - آب جاتی رہنا اور آبیاری وغیرہ لکہکر - آبا - آباد - آبرو - وغیرہ اصل لغت اور ماتحت لغات ہر ایک کے ذیل مین لکھے ہین -

ہر لغت کا پہلے مفرد قائم کیا ہی پہر اُسکے مرکبات - اور محاورات وغیرہ بتائے ہین - مثلاً آج کے بعد آج کل - آج کل کرنا - آج مرے کل دوسرا دن - مقامات مناسب پر ہر لغت کے صحیح پڑہے جانے کیواسطے اعراب دیدیے ہین اور جہان کہین اعراب سے کام نہین چلا ہی اور لغت مین التباس کی صورت پیش آئی ہی وہان اعراب دینے کے علاوہ حتی الوسع اُس لغت سے زیادہ معروف الفاظ مین وزن بتادیا ہی مثلاً چُور مُور کے وزن پر - چُور دُور کے وزن پر -

دفعہ - ۲ - محاورات سے متعلق

جو محاورہ خاص دلّی یا خاص لکھنؤ کا ہی یا لکھنؤ مین اورطرح اور دلّی مین اُنہین معنو مین اورطرح بولا جاتا ہی وہان اختلاف ظاہر کردیا ہی جیسے دلّی مین آب بگڑنا اور لکھنؤ مین اس جگہہ آب جاتی رہنا بولتے ہین -

جو محاورہ واحد اور جمع دونون حالتو مین معناً متحد ہی اُسکو واحد ہی مین قائم کرکے مثالین دیدی ہین مثلاً آنکہہ یا آنکھین آنا - اور جن محاورات مین بحالت جمع واحد سے معنی مین کمی زیادتی کا فرق ہی وہان واحد و جمع کو الگ الگ قائم کیا ہی جیسے آنکہہ پہوڑنا آنکھین پہوڑنا - اسلیے کہ آنکھین پہوڑنا کے دوسرے

معنی آنکھونکو صدمہ پہنچانا- آنکھون پر زور دینا (انتظار اور دیدہ ریزی وغیرہ کی جگہہ) بہی ہین اور یہ معنی آنکھہ پہوڑنا کے نہین ہین-

جن محاورات کے حالت اثبات و نفی مین ایک ہی معنی رہتے ہین صرف اثبات و نفی کا فرق ہوتا ہی اُنکو اثبات ہی کے ساتھہ قائم کیا ہی جیسے آباد کرنا- آباد ہونا- اور جنکے معنی حالت نفی مین کچھہ گھٹتے بڑہتے یا بدل جاتے ہین اُن کو دونون صورتون سے علیحدہ علیحدہ قائم کیا ہی جیسے آنکھہ اُٹھا کر دیکھنا- متوجہ ہونے کے معنی مین لکھکر آنکھہ اُٹھا کر نہ دیکھنا بھی لکھا ہی اسلیے کہ اسکے معنی لجانا شرمانا بھی ہین- جو محاورات مختلف الالفاظ یا الفاظ کم و بیش کے ساتھہ متحد المعنی ہین اُنکو علیحدہ علیحدہ قائم کیا ہی جیسے آنکھہ آنا- آنکھہ دُکھنا- دماغ ہونا- عرش پر دماغ ہونا- اور ایسے متحد المعنی محاورات جنکے الفاظ مین باہم بہت ہی کم فرق ہی اُنہین ایک ہی صورت سے قائم کر کے اور صورتین اُسکے ذیل مین لکھدی ہین جیسے آئینے مین مُنھہ دیکھو لکھکر اُسکے تحت مین لکھدیا ہی- آئینے مین صورت تو دیکھو بھی بولتے ہین-

جن محاورات کے مصدر اصلی کے ساتھہ کچھہ اور معنی ہین اور مصدر ترکیبی کے ساتھہ کچھہ اور اُنکو دونون صورتون سے الگ الگ قائم کیا ہی مثلاً آنکھہ بدلنا- آنکھہ بدلجانا-

(بیمروت ہوجانا)

جو محاورات ضمائر کے محتاج ہوتے ہین یعنی کسی نہ کسی ضمیر غائب یا مخاطب کے ساتھہ اُنکا استعمال کیا جاتا ہی اُنکو کسی ایک ضمیر کے ساتھہ لکھکر تفصیل کر دی ہی کہ کچھہ اس ضمیر کی تخصیص نہین ہی اور ضمائر کے ساتھہ بھی استعمال ہی جیسے مُنھہ ہی ملاحظہ ہی- انکو آپکا منھہ ہی اور آپکا ملاحظہ ہی قائم کیا ہی اگرچہ تمہارا مُنھہ ہی- اُنکا مُنھہ ہی- سب طرح مستعمل ہی اور اسیطرح حسن استعمال پر نظر کر کے بعض وہ محاورات بھی لکھے ہین جو درحقیقت محاورہ در محاورہ ہین جیسے آبرو پر پانی پہرنا- آبرو خاک مین ملنا- یہ ظاہر ہی کہ پانی پہرنا- خاک مین ملنا خود محاورے ہین مگر اسمین بھی شک نہین ہی کہ آبرو کے ساتھہ زیادہ خوبصورت ہین-

ہر محاورے کو فعل لازم اور فعل متعدی کے ساتھہ الگ الگ قائم کیا ہی (سوا فعلِ لازم ہونا کے کہ اسکے ساتھہ اکثر الفاظ کے استعمال مین تعمیم ہی جہان زیادہ حسن پایا ہی وہین قائم کیا ہی) بشرطیکہ دونون طرح مستعمل ہی لیکن جو محاورے لازم اور متعدی معنی دینے مین متحد اللفظ ہین اُنہین الگ الگ نہین لکھا ہی صرف ایک ہی جگہہ قائم کر کے لازم اور متعدی ہونیکی حالت مین نمبروار معنی بتادیے ہین مثلاً آبرو دینا لازم بھی ہی اور متعدی بھی تو اُسے یون لکھا ہی- آبرو دینا نمبر ا- متعدی- مرتبہ بڑہانا-

نمبر ۲- لازم توقیر گنوانا-

ترتیب کی رو سے اکثر محاورے لازم اور متعدی کے ساتھہ برابر ہی آتے ہین اور دونون جگہہ معنی لکھنا اسقدر قریب قریب بدنما ہی اسلیئے لازم یا متعدی جسکے ساتھہ پہلے محاورہ آیا وہان پورے معنی لکھدیے اور اُسکے بعد جس فعل کے ساتھہ آیا اُسپر صرف لازم یا متعدی لکھدیا جیسے آب و تاب بڑہانا حسن و خوبی بڑہانا- آب و تاب بڑہنا لازم

دفعہ۳ - تذکیروتانیث سے متعلق

جو لغت تذکیروتانیث کے لحاظ سے دلی اور لکھنؤ مین یکسان ہی مثال سے اُسکے مذکر یا مؤنث ثابت کرنے کی کوشش نہین کی ہی اور جس لغت کے تذکیروتانیث مین اختلاف ہی اُسکو قائم تو اُسی صورت سے کیا ہی جسصورت سے لکھنو مین ہی مگر ذیل مین مستند شعرا کے کلام سے اس اختلاف کی تفصیل کردی ہی کہ دلی مین یون بولتے ہین جیسے موتیا لکھنؤ مین مذکر ہی اور دلی مین مؤنث اور جس لغت مین باعتبار زمانہ سابق وحال کے اختلاف ہی وہان تصریح کرکے دونون زبانون کے مستند شعرا کا کلام سنداً دیدیا ہی جیسے سیَر کہ متقدمین نے مذکر کہا ہی اور متوسطین اور متاخرین نے مؤنث -

دلی والون مین جو لغت باہم مختلف فیہ پایا گیا اُسکی صرف تصریح کردی ہی مثلاً سانس کو ظفر دہلوی نے مؤنث کہا ہی ع ہمیشہ چپ ہی رہے ہم کبھی جو ٹھنڈی سانس بھری بھی ہنسنے تو ہو کر بتنگ جان سے بھری - اور داغ دہلوی نے مذکر کہا ہی ع اور بیار غم ہجر مین کیا رکہا ہی - اِک ترے دم کیلیے سانس لگا رکہا ہی -

اور لکھنؤ والون مین جہان یہ صورت پیش آئی ہی وہان سندین دیکر اپنی راے بھی ظاہر کردی ہی مثلاً خلش کو آتش نے مذکر کہا ہی ع ہو لتین آنکھین نہین اکدم تجھے او شہسوار - یاد تیری دل سے رکھتی ہی خلش مہمیز کا - اور برق نے مؤنث کہا ہی ع کم نہین کاہش مژگان سے خلش خارون کی - جادہ صحرا ہین نہین بارہ ہی تلوارون کی - اور مولف کے نزدیک مؤنث ہی تو اپنی راے لکھدی ہی -

دفعہ۴ - توسیع زبان سے متعلق

بہاکا اور سنسکرت کے وہ عمدہ الفاظ اور محاورات جنہین متاخرین نے ہلکے اور اُوچے سمجھکر چھوڑ دیا تھا اُنکو بھی اس لغت مین داخل کیا ہی مثلاً چاہیتا یعنی جسکو کوئی چاہے اور پیار کرے - اُبھی اُبھی سانسین لینا جس سے گھبراہٹ پیدا ہو -

جو الفاظ ترکیب کی رو سے غلط ہین مگر بول چال مین کثرت سے آگئے ہین اور بعض ساتذہ نے ان ترکیبون سے کسی ترکیب کے ساتھ کہا بھی ہی اور زبان کو اُنکا ترک کرنا دشوار ہی جیسے پاندان - سمجھدار - گاڑیبان - [illegible] - وغیرہ وغیرہ ان کو بھی داخل لغت کرلیا ہی - اور انکے استعمال کی نسبت اپنی راے لکھدی ہی -

وہ انگریزی الفاظ جو اکثر زبانون پر آگئے ہین اور جنکی ضرورت پائی گئی ہی لغت مین داخل کرلیے ہین مثلاً اسٹیشن - اپیل - کمشنر - پارسل - پمفلٹ - اسٹاف - وغیرہ وغیرہ -

دفعہ - ۵ - علامات مقررہ

ذیل کی علامتین اُن مقاصد کیواسطے اس لغت مین داخل کی گئی ہین جو اِن علامتون کے سامنے دوسرے خانے مین لکھی ہین -

علامت	کس بات کی علامت ہے	علامت	کس بات کی علامت ہے
ع	زبان عربی	ق	قطعہ
ف	زبان فارسی	!	افسوس - خوشی - تعجب وغیرہ (انٹرجکشن)
س	زبان سنسکرت	؟	استفہام
ھ	زبان ہندی	( )	اِن دونون قوسون کے درمیان مین جملہ معترضہ یا کسی امر کی زیادہ تشریح لکھی جاتی ہی (برایکٹ)
ا	زبان اُردو		
ت	زبان تُرکی	" "	اسکے درمیان کی عبارت نقل کسیکے قول کی ہوتی ہی یا اور کوئی خصوصیت (اِنْوَرٹِڈ کاماز)
—	ختم مطلب وغیرہ (ڈَیش)		
ـہ	شعر	عو	عورتونکی زبان (ریختی)
ع	مصرع	ظث	اختصاص نظم ونثر (نثر سے مراد شاعرانہ خیال کی نثر ہی)

دفعہ - ۶ - متفرقات

ہر لفظ کے کُل معنی عام اس سے کہ کسی اضافت یا نسبت سے پیدا ہوتے ہون یا حالت افراد مین جدا جدا نمبر قائم کر کے سب اُسکے ذیل مین لکھدیے ہین مثلاً آب نمبر (۱) عنصر - نمبر (۲) عرق جیسے آب ترنج - نمبر (۳) شراب - نمبر (۴) پارہ جیسے آب جاتی رہنا - نمبر (۵) چمک جیسے آب گوہر -

جو لغات صرف شاعرانہ خیال ادا کرنے مین مستعمل ہین اور روزمرہ کی بول چال سے اُنکو چندان تعلق نہین اُنکو قائم کر کے ظث بنادیا ہی جیسے آزار پانا ظث

داغ ـہ نہ کہایا تھا کبھی خون جگر ہمنے مگر کہایا - نہ پایا تھا کبھی آزار الفت مین مگر پایا -

اور اسیطرح جو لغت ایسا ہی کہ بعض معنی مین بول چال مین ہی اور بعض مین صرف نظم ونثر کے ساتھہ تخصیص ہی تو ایسے لغت کے وہ معنی بھی ظث کی علامت بناکر وہین لکھدیے ہین جو مخصوص بہ نظم ونثر ہین مثلاً آب دینا کہ یہ سان پر لگانے اور جلا دینے کے معنون مین تو بول چال مین داخل ہی اور درختونمین پانی دینا کی جگہہ اسکا استعمال شاعری کے ساتھہ تخصیص رکھتا ہی اسلیے اسکو یون لکھدیا ہی -

آب دینا نمبر (۱) تلوار وغیرہ کو سان پر لگانا -

نمبر(۲) چمکانا - جِلادینا -

نمبر(۳) ظت سینچنا - درختونکو پانی دینا -

جو جمعین ایسی ہین کہ اپنے واحد کے معنون کے علاوہ کچھہ اور معنی ہی رکہتی ہین یا اور کوئی تخصیص پائی گئی ہی اُنکو علحدہ قائم کیا ہی جیسے ابواب کہ باب کی جمع ہی جسکے معنی دروازے کے ہین مگر قانونی اصطلاح مین اسکے معنی اُس سواے رقم کے بھی ہین جو زمیندار لوگ خالص زرمالگذاری کے علاوہ مدرسے وغیرہ کے چندے کی بابت داخل کرتے ہین -

عربی اور فارسی کے وہ الفاظ جو بول چال مین نہین ہین مگر شاعری مین مستعمل ہین وہ بھی لکھے ہین اور ایسے الفاظ پر ظت لکھدیا ہی جو اس بات کی علامت ہی کہ یہ لفظ زبانون پر نہین ہین مگر نظم و نثر مین مستعمل ہین کیونکہ ایسے الفاظ کے داخل کرنے مین کوئی نقص ظاہرا معلوم نہین ہوتا اور ترک کردینا اوّل تو اُردو زبان کی موجودہ وسعت کو گہٹاناتھا اسلیے کہ نظم و نثر کو بھی ملا لیجیے تو ہماری اُردو مین دہن اور مُنھہ دو لفظ مستعمل ہین اور دہن نکال ڈالا جاتا تو صرف مُنھہ رہجاتا پہر وہ زبان اچھی ہی جسمین ایک ایک بات کے لیے دس دس لفظ موجود ہون یا جسمین ایک ہی لفظ ہو اگر یہ خیال کیا جاسے کہ دہن کے لفظ مین اُردو نے کوئی تصرف نہین کیا نہ طرز و محل استعمال بدلا اسواسطے اسکو فارسی لغت کے سر چہوڑنا چاہیئے تھا اور اسیطرح ایسے الفاظ عربی ایسے الفاظ بہاکا ایسے الفاظ انگریزی اور ایسے الفاظ ترکی سب اُنہین زبانون کے لغات کے سر چہوڑ دیے جاتے تو **امیر اللُّغات** مین کیا رہجاتا اور وہی شعر صادق آتا سے اسی خاطر تو قتلِ عاشقان سے منع کرتے تھے - اکیلے پہر رہے ہو یوسف بے کاروان ہو کر - اور جسطرح بہاکا اور سنسکرت کا کوئی لغت اُردو مین نہین ہی اسیطرح عربی فارسی انگریزی اور تُرکی کے لغات بھی اُردو زبان مین نہین ہین - دوسرے یہ کہ اگرچہ ہر طبقے کو مثل علما اور اَطِبّا وغیرہ کے اُنکے تمام مصطلحات مین اس لغت سے پورا پورا فائدہ پہنچانا دشوار ہی مگر اسکے ساتھہ ہی یہ کچھہ ضرور نہین ہی کہ شعرا اور نثار بھی پورا پورا فائدہ نہ اُٹھاسکین جنکے کلام کے استقرار پر زیادہ دارومدار اس لغت کی تالیف کا ہی اور اسیوجہ سے اُنکو پورا فائدہ پہنچانے مین دِقّت بھی کم ہے معہذا لغت دیکھنے کی زیادہ ضرورت دو ہی حالتو مین ہوتی ہی یا ایسا لفظ سامنے آنے پر جس سے واقفیت ہی نہو یا واقفیت ہو اور کسی قسم کا اختلاف یا شک ہو اور یہ دونون صورتین گفتگوے روزمرّہ مین کم اور نظم و نثر مین زیادہ پیش آتی ہین تیسرے اسکا ٹہیک اندازہ بہت ہی دشوار ہی کہ خواص مین بہی کون کون سے لفظ کس کس رتبے کے لوگون کی زبان پر ہین اور کون کون سے لفظ نہین ہین کون سے الفاظ داخل زبان سمجھکر لکھے جائین اور کون سے چہوڑ دیے جائین ہیئت اور مماثل کو چہوڑ دون تو مثلاً ایک ذی علم اپنی عبارت مین ان الفاظ کو یون لاتا ہی ”جو عربی اور فارسی کے اچہوتے الفاظ ہین اور جنکی ہئیت طرز استعمال طریقہ تحریر مین اُردو نے کسی قسم کا تصرف نہین کیا ہی فارسی زبان بھی اُردو کے مماثل ہی“ اور دوسرا ہیئت کی جگہہ شکل اور مماثل کی جگہہ مثل لکہتا ہی - ایک ذی علم کے مسدّس مین مثلاً دو مصرع ہین سے افسوس قوم مین عصبیّت نہین رہی - ہم مین کسیطرح کی مزیّت نہین رہی - اور دوسرا عصبیّت کی جگہہ اپنایت اور مزیّت کی جگہہ فضیلت

موزون کرتا ہی اور وزن مین اگر اپنا پت نہ آئیگا تو اس خیال کے ادا کرنے کو قافیے ہی بدل دیگا پہر ان الفاظ مین کون سے لفظ داخل زبان سمجھے جائین ؟ چوتھے گو ایسے الفاظ فارسی اور عربی لغات مین موجود ہین لیکن اُردو کا طالب پورا فائدہ کبھی نہین اُٹھا سکتا - فارسی اور عربی کے لغت دیکھکر وہ کیونکر اندازہ کریگا کہ یہ لفظ انہین معنو نمین اُردو مین مستعمل ہی یا نہین کیونکہ مار اور ثُعبان مترادف ہین اور زبانون پر دونون مین سے کوئی نہین ہی البتہ مار چونکہ برابر اُردو کے شعرا استعمال کرتے ہین اسواسطے نظم ونثر مین جو استعمال کرے جائز اور روا ہی مگر ثُعبان بعض شعرانے کہا تو اُسکو مذاق شاعری سے آشنا تکلّف جانتے ہین وا ے برحال دیگران - یہ کبھی ممکن ہی نہین ہی کہ فارسی اور عربی لغات اُٹھا کے جو لفظ چاہین اپنی نظم ونثر مین داخل کرلین جو لفظ مستند شعرا کا مقبول ومستعمل نہوگا ضرور بیگانہ اور ثقیل معلوم ہوگا - پانچوین یہ لغت کی شان کے بالکل خلاف ہی کہ مفردات نہ بتائے جائین اور مرکّبات لکھدیے جائین - دہن اور چشم نہ لکھے جائین اور دریدہ دہن غنچہ دہن چشم ماروشن دل ماشاد چار چشم چشم بددور لکھے جائین - چھٹے اُردو زبان مین ایک بہت بڑی چیز تذکیر وتانیث بہی ہی یہ مانا کہ فارسی اور عربی کے لغات موجود ہین مگر اُن سے تذکیر وتانیث کا پتا کہان سے چلے گا لفظ بادہ تو طالب اُردو کو فارسی لغت مین ملجائے گا مگر وہ اسکو مذکر بولے گا یا مونث - ساتوین یہ فرض کیجیے کہ صبح زبانون پر ہی اور سحر نظم ونثر مین مستعمل ہی تو سحر کا لکھنا ظث کی علامت کر کے اسوجہ سے اور بہی ضرور ہی کہ آیندہ نسلین اور غیر زبان دان وہو کا کہا کے صبح کی جگہہ سحر نہ بول اُٹھین کیونکہ اُنکو تو نظم ونثر مین صبح اور سحر دونون لفظ ملین گے وہ اس امر کی کیونکر تمیز کرسکین گے کہ صبح بول چال مین ہی یا سحر یا دونون -

اور ان سب باتون سے قطع نظر کر کے دیکھیے کہ زمانہ روز بروز ہندوستان سے فارسی اور عربی کو مٹاتا جاتا ہی پس مین نے اس مصلحت سے ایسے الفاظ کو لیلیا ہی کہ کم سے کم اتنا فایدہ تو ضرور ہوگا کہ آگے چلکر نظم کی تاریخ کا پتا چلے گا -

باب الف

ا- مذکر- عربی- فارسی اور اُردو کی الف بے کا پہلا حرف اور ہندی نحو کے پہلے اعراب کی شکل (جیسے क پر الگانے سے का ہوتا ہی) اور علم حساب مین اکائی کے پہلے ہندسے کی صورت ہی- ابجد کے حساب مین اسکا ایک عدد قرار دیا گیا ہی- یہ الف مختلف مقامات پر مختلف کام دیتا ہی-

اُردو مین

نمبر(۱) صیغۂ امر کے آخر مین لانے سے ماضی کے معنی پیدا کرتا ہی جیسے اُٹھ سے اُٹھا- بیٹھ سے بیٹھا- دیکھ سے دیکھا- سُن سے سُنا- اور کہین حاصل مصدر کے معنی پیدا کر دیتا ہی جیسے جھگڑ سے جھگڑا- رگڑ سے رگڑا- گھس سے گھسا- ریل سے ریلا-

نمبر(۲) کبھی کلمے کے اول مین لانے سے نفی کے معنی دیتا ہی اور یہ الف ہمیشہ مفتوح ہوتا ہی جیسے اَلگ- اَچمبت- اَمٹ- اَٹل- اَچل-

نمبر(۳) کبھی تصغیر کے واسطے اسم کے آخر مین آتا ہی (اور یہ تصغیر کبھی مفید تحقیر ہوتی ہی اور کبھی پیار کے طور پر استعمال مین آتی ہی) جیسے گلوا- بٹیا-

نمبر(۴) کبھی تعیین مراتب عداد کے لیے آتا ہی جیسے پہلا- دوسرا- تیسرا- چوتھا چھٹا- اسیجگہہ فارسی مین میم لاتے ہین جیسے دوم- ششم وغیرہ -

نمبر(۵) بعض اسما کے آخر مین بڑے پن کے معنی دیتا ہی- جیسے ٹوکرا- ٹھنا- چرخا-

نمبر(۶) کبھی دو کلمون کے بیچ مین نسبت کیواسطے آتا ہی- جیسے موسلادھار- بھیڑیا چال- اور کبھی آخر مین آکر یہی فائدہ دیتا ہی- جیسے اُکھرا- دُہرا

اور بعض اسما مین الف نسبت کے قبل ہی لاتے ہین اگر اصل اسم مین نہین ہوتی- جیسے اقسام رنگ مین- دودھیا- مونگیا- گیہریا- مانگیا- (گلہریا مانگیا اُن کنکوّونکو کہتے ہین جنمین گلہری کی پشت کی دھاریان سی اور مانگ کی صورت بنی ہوتی ہی)

نمبر(۷) ہندی مادّون کے آخر مین آکر صفت مشبہ کے معنی پیدا کرتا ہی جیسے نیلا- مَیلا- بھوکا- راجا- اونچا- نیچا-

نمبر(۸) فعل لازم مین مختلف مقامات پر آکر اُسکو متعدی کر دیتا ہی- ۱- قبل علامت مصدر لازم جیسے اٹکنا سے اٹکانا- برسنا سے برسانا- سمجھنا سے سمجھانا- اور جن مصادر مین دوسرا حرف حرف علت ہوتا ہی تو وہ حرف علت حذف ہو جاتا ہی- جیسے جاگنا سے جگانا- بھاگنا سے بھگانا- کودنا سے کُدانا ۲- بعد حرف اول مصدر لازم- جیسے ٹلنا سے ٹالنا- کٹنا سے کاٹنا ۳- علامت مصدر کے حرف ماقبل سے پہلے جیسے بگڑنا سے بگاڑنا- نکلنا سے نکالنا اُبھرنا سے اُبھارنا-

اُردو اور فارسی عہ مین مشترک

نمبر(۹) فارسی مین جب صیغۂ امر کے آخر مین آتا ہی تو اُسکو فاعل بنا دیتا ہی جیسے جوے سے جویا- دان سے دانا- توان سے توانا- بین سے بینا- زیب سے زیبا- گوے سے گویا- اور اُردو مین بھی فاعلی معنی پیدا کرتا ہی مگر جب کہ اُس امر سے مقدم کوئی اسم ہو جیسے بل جتا- پن بھرا- گس گھدا- گھٹ بنا-

نمبر(۱۰) کبھی صیغۂ امر کے آخر مین آکر مفعول کے معنی پیدا کرتا ہی جیسے گوارا

عہ فارسی اور عربی کے اصلی الف سے بحث کیگئی ہی جو اُن الفاظ مین آیا ہی کہ اُردو مین مستعمل ہین -

پذیرا۔ (فارسی مین) اور۔ کہا۔ سنا۔ دیکھا۔ لکھا۔ (اُردو مین) مثلاً تم ہمارا کہا نہین کرتے یہ ماجرا تم دیکھا کتنے ہو یا سنا؟ - یہ ورق تو کسی خوشنویس کا لکھا معلوم ہوتا ہے - بعضے کہتے ہین کہ اس الف نے امر کو ماضی کر دیا ہی اور وہی ماضی بمعنی مفعول مستعمل ہوا ہی -

نمبر(۱۱) الف لیاقت جیسے خوانا۔ مثلاً یہ خط خوانا نہین یعنے پڑہنے کے قابل نہین -

نمبر(۱۲) دو کلمون کے بیچ مین آکر اتّصال کو مفید ہوتا ہی (فارسی مین) جیسے شباشب - پیشاپیش - گوناگون - رنگارنگ - مالامال - کشاکش - نوشانوش - (بعض لوگ مالامال - رنگارنگ - گوناگون مین الف کثرت و مبالغہ تجویز کرتے ہین) اور بہاگا بہاگ - مارامار - شپاشپ - برسابرس - جہڑاجہڑ - پڑاپڑ - منہامنہ - دنادن - جہماجہم - گہٹاگہٹ - دہمادہم - (اُردو مین)

فارسی مین

نمبر(۱۳) انحصار و استیعاب کے لیے آتا ہی - جیسے سراپا - لبالب - سراسر -

نمبر(۱۴) ندا کے لیئے آتا ہی - جیسے ناصحا - ساقیا - خداوندا -

نمبر(۱۵) افراط کیواسطے - جیسے خوشا - بسا - بعض اہل تحقیق خوشا مین الف رابطہ تجویز کرتے ہین یعنی خوش است کے معنی دیتا ہی -

نمبر(۱۶) کبہی فتحے کی اشباع سے پیدا ہوتا ہی اور معنی مین اسکو کچہہ دخل نہین ہوتا - جیسے نگون سے نگونسار - پیرہن سے پیراہن - ستمگر سے ستمگار - مردم خور سے مردم خوار - دامن سے دامان -

نمبر(۱۷) کبہی کلمے کی ابتدا مین زائد آتا ہی - جیسے شتر سے اشتر گر سے اگر - اور بعض کی راے ہی کہ اصل اگر ہی اور گر اُسکا مخفف ہی

نمبر(۱۸) حسرت و افسوس کی جگہہ آتا ہی - جیسے دردا - دریغا - واحسرتا - واویلا -

عربی مین

نمبر(۱۹) عربی اسما کے بیچ مین آکر واحد کو جمع کر دیتا ہی - جیسے تدبیر سے تدابیر - ترکیب سے تراکیب - مسجد سے مساجد - عنصر سے عناصر اور کبہی بیچ مین اور اول مین دو جگہہ آکر یہی فائدہ دیتا ہی - جیسے لطف سے الطاف حکم سے احکام - وصف سے اوصاف - وہم سے اوہام - اور کبہی اول اور آخر مین آتا ہی - جیسے نبی سے انبیا - ولی سے اولیا - تقی سے اتقیا -

نمبر(۲۰) الف رابط جیسے حقا حق ہی کے معنی مین حقا کہ کوئی مثل نہین شاہ زمن کا - اور اس شعر شیخ سعدی علیہ الرحمہ - حقا کہ باعقوبت دوزخ برابراست - رفتن بپایمردی ہمسایہ در بہشت - مین بہی یہی معنی ہین حق است کہ باعقوبت دوزخ برابراست الی آخرہ اور بعض محققین اس الف کو الف بدل تنوین کہتے ہین یعنی تجویز کرتے ہین کہ ظاہرا اور اصلا کیطرح یہ الف بہی تنوین کا قائم مقام ہی اس صورت مین حقا بمعنی الحق ہوگا اور یہ جو بعض لوگون کا مشرب ہی کہ حقا اور ربا مین الف قسم کا ہی ٹہیک نہین ہی اور منشا اس خیال کا غالبا یہ ہو کہ حق اور رب یہ الفاظ ایسے ہین کہ انکے ساتہہ قسم کا تعلق ہو سکتا ہی اور ربا مین الف ندا ہی جیسے رحیما کریما مین اور کوئی وجہ نہین معلوم ہوتی کہ یہ دو لفظ یعنی حقا اور ربا اپنی شامل سے الگ کر دیے جائین اور انہین الف قسمیہ قرار دیا جاے -

نمبر(۲۱) عربی سہ حرفی مادّون کے اول حرف کے بعد آکر مادّے کو اسم فاعل بنا دیتا ہی - جیسے طلب سے طالب - حکم سے حاکم - ظلم سے ظالم -

نمبر(۲۲) عربی سہ حرفی مادّے کے اول آکر اسم فاعل یا صفت مشبہ مین مبالغے اور زیادتی کے معنی پیدا کرتا ہی - جیسے فضل مادہ - فاضل اسم فاعل - افضل مبالغہ - کرم مادہ - کریم صفت مشبہ - اکرم مبالغہ -

نمبر(۲۳) الف تنوین جسپر دو زبر ہون - جیسے جبراً - قہراً - آناً فاناً - غالباً -

نمبر(۲۴) عربی مادّے کے آخر حرف سے قبل آکر فاعل کے فعل مین مبالغہ پیدا کرتا ہی - جیسے سَتر سے ستّار - قہر سے قہّار -

نمبر(۲۵) بعض عربی اسما مین کبھی بشکل واو اور کبھی بشکل یا لکھا جاتا ہی مگر الف پڑہا جاتا ہی - جیسے مصطفےٰ - مرتضےٰ - عقبےٰ - مشکوٰۃ - زکوٰۃ - صلوٰۃ - اور بعض جگہ فتحے کے اشباع سے پڑہا جاتا ہی اور نصف الف بطور اشارہ کتابت مین آتا ہی جیسے اللہ - لہٰذا - اسمٰعیل - اسحٰق - رحمٰن -

باب الف مع الالف

آ - نمبر(۱) مد کے ساتھہ پہلا حرف تہجی - اگرچہ یہ مرکب دو الف سے ہی جیسا کہ برہان قاطع اور بہار عجم وغیرہ نے یون (اا) لکھا ہی مگر قاعدہ جمل مین ایک ہی عدد اسکا لیا جاتا ہی اور بعض مورخین نے خال خال جو اس الف کے دو عدد لیے ہین (جیسے اس تاریخ رحلت سید نور الحسن خان بلگرامی مین جو سنہ ۱۲۰۹ ہجری مین واقع ہوئی الف آغاز کے دو عدد لیے گئے ہین - ۶ نوشت خامہ کہ آغاز بود ماہ صیام) یہ مشرب نہایت ضعیف اور ضرورت تاریخ اسکا منشا ہی -

نمبر(۲) آنا سے صیغۂ امر حاضر - جا کی ضد - ناسخ ؎ آ مجسے ہو ہمکنار قاصد - کرون مین تجھکو پیار قاصد -

نمبر(۳) گویّے یا سوزخوان گلا صاف کرنے اور سُر ملانے یا جمانے یا تان لینے کیوقت اسی آ کو کہین پڑہاتے اور کہین تکرار کے ساتھہ لاتے ہین -

نمبر(۴) سُم جتانے کی آواز - گلزار نسیم ؎ تہا سُم پہ یہ اُس پری کا نقشا سب آ نکہہ ملا کے کہتے تھے آ -

نمبر[ع] (۵) کبوترون کے بلانے کی آواز - میر امانی اسعد دہلوی ؎ پیام بر کو کبھی اُسنے مرحبا نہ کیا - کبوتران حرم مر گئے پر آ آ نہ کیا ؎ کبھی کہتے ہو کہ آ اور کبھی کہتے ہو کہ جا - کیا کبوتر کیطرح دیتے ہو بہر یان مجھکو نمبر[ع](۶)

ع؎ نمبر ۵ اور نمبر ۶ مین بظاہر یہ شبہہ ہوتا ہی کہ درحقیقت یہ تو وہی صیغۂ امر حاضر آنا سے طلب کرنیکے لیے ہی جسکا ذکر نمبر ۲ مین ہوا - جواب اس شبہے کا یہ ہی کہ نمبر ۵ مین کبوترون کے واسطے اکثر اسکی تخصیص ہی جیسے گتے کیواسطے تُو اور نمبر ۶ مین درحقیقت بازی گر طلب نہین کرتے ہین محض ناظرین کا خیال بٹانیکو دہوکا دینے کے طور پر یہ لفظ کہتے ہین - حالانکہ وہ چیز اُنکے پاس موجود ہوتی ہی - انہین وجوہ تمیز پر نظر کرکے یہ نمبر علٰحدہ لکھے گئے -

غائب شی منگانیکو بازیگرون کی آواز۔

فصل الف ممدودہ مع بائے موحدہ

آب ۔ف۔ بحالت تذکیر۔ نمبر(۱) ماء۔ ع۔ جل۔ س۔ پانی[عہ]۔ ھ۔ واٹر۔ انگریزی
اسکی دو قسمین ہین۔

(۱) اربع عناصر سے ایک عنصر کا نام۔ جو بسیط ہی۔ **ناسخ** ؎ تھی غرض خالق کو ترکیب عناصر سے یہی۔ لطف خاک و آتش و آب و ہوا پیدا ہو۔

(۲) پانی جو دنیا مین پایا جاتا ہی اور غیر بسیط ہی۔ جیسے آب باران۔ آب چاہ۔ آب سمندر۔ **ناسخ** ؎ خاک پر چھوٹتے ہین انکو کم رتبہ نہ جان۔ کی ہی ہر شی کی خدا نے زندگانی آب سے۔

صفات آب قسم دوم

بدمزہ۔ فقرہ یہ پانی کچھ بیمزہ ہی نہین بلکہ بدمزہ ہی۔
بودار۔ فقرہ کنوین مین کیا چیز گر گئی ہی کہ پانی بودار ہو گیا ہی۔
بھاری۔ فقرہ اس کنوین کا پانی بہت بھاری ہی غذا دیر مین ہضم ہوتی ہی۔
بیمزہ۔ فقرہ کھانا تو مزے کا کھلایا مگر پانی بہت بیمزہ تھا۔
تلخ۔ فقرہ کسقدر تلخ پانی ہی کہ پیا نہین جاتا۔
جاری۔ **ناسخ** ؎ دلیل اسپر ہی کیا جو حکم کرتا ہی نجاست کا۔ کہ ہی گردش مین زاہد کم نہین ہی آب جاری سے۔

عہ صرف پانی جو بغیر کسی چیز کیطرف نسبت کیے بولا جاتا ہی اُسکو اگلے حکما بسیط یعنے خالص (ذرجل) سمجھتے تھے مگر اب حکماے فرنگ نے عمدہ دلیلون اور بڑے بڑے تجربون سے اسمین یہ ثابت کر دیا کہ اور دو عنصر سے یہ مرکب ہی آکسیجن اور ہائیڈروجن۔ خالص پانی مین رنگ بو اور ذائقہ کچھ نہین ہوتا مگر خالص پانی دنیا مین نہین ملتا سب سے خالص آب باران اور سب سے کثیف سمندر کا پانی ہے۔

حمیم۔ **رشک** ؎ آب باران ہجر مین ای رشک ہی آب حمیم۔ لوٗ سے زیادہ ہی ہوا برسات کی۔
(گرم)

خوشگوار۔ **تسلیم** ؎ منہ نہین ای نگار پانی ہی۔ پی تو کیا خوشگوار پانی ہی۔
دیر ہضم۔ فقرہ کیسا دیر ہضم پانی ہی کہ ابتک غذا ویسی رکھی ہی۔
روان۔ **ناسخ** ؎ پڑ گیا عکس جو چلنے سے رہا آب روان۔ تیری صورت سے فقط آئنہ ہی دنگ نہین۔
زلال۔ ؎ ای بحر آب و تاب ہی کیا تیری بات مین۔ ہر شعر موج چشمۂ آب زلال ہی۔ **ذوق** ؎ کیا عجب رحمت باری سے کہ وقت باران ابر مردہ سے بھی ہو قطرہ فشان آب زلال۔
(نتھرا ہوا صاف شیرین)

سرد۔ **ناسخ** ؎ ہین داغ نان گرم تو آنسو ہین آب سرد۔ آسودۂ معاش دل عشقباز ہی۔
شفاف۔ صاف۔ **نوازش** ؎ وہ شفاف و صاف آب آئینہ رنگ۔ سکندر بھی دیکھے تو ہو عقل دنگ۔
شور۔ **مصحفی** ؎ آب شور اشک کا آنکھین بھی مری۔ لے دوڑین۔ انکی نتھہ کے جو کبھی ہو گئے گوہر میلے۔
شیرین۔ **صبا** ؎ خاکساری کا مزہ ہوتا جو ای خسرو تجھے۔ آب شیرین سے دہلاتا کوہکن کے ہاتھ پاؤن۔
گدلا۔ فقرہ برسات مین تو دریاؤن کا پانی گدلا ہوتا ہی ہی۔
گرم۔ **مسرور** ؎ دیا پینے کیواسطے آب گرم۔ نہ آئی تجھے میہمان کرکے شرم۔
مہیب۔ **میر** ؎ مہیب اور آلودہ خاک آب۔ بعینہ پٹی انکھہ تھا ہر حباب۔
ہاضم۔ فقرہ کیا ہاضم پانی ہی پانی کیا پیا گویا چورن کھالیا۔

صفات بغیر مثال

بستہ عے - پاک باطن - پاک دامن - پاکیزہ گوہر - تازگی بخش - تند - تنگ

تیز - تیز رو - حلاوت افزا - حیات بخش - روان بخش - روح افزا - روح بخش - سبک رو

سبک عنان - صاف دل - صافی سرشت - صافی ضمیر - عذوبت آئین

عیش افزا - گوارا - متلاطم - مروارید رنگ - موج زن - ناخوش -

نرم رو - نوشین -

تشبیہات آب قسم دوم

آئینہ - مصحفی ؎ زہے آب صافی و روشن ضمیر چمک آئینے کی لطافت

مین شیر -

شیر - مثال اوپر گزری -

تشبیہات بغیر مثال

پیر پارسا - پیر روشن ضمیر - زرہ - سالک - سیم مذاب - شیرۂ صبح -

صوفی - ہمشیرۂ آب حیات -

آب - نمبر (۲) آنسو جیسے چشم پرآب - رشک ؎ اک سمندر رکاہی سوتا ایک

بحر عرش کا - چشم دریا بار مین ایسا وفور آب ہی -

نمبر (۳) پسینا - جیسے آب خجلت - آب ندامت - قلق ؎ کٹ گیا دین

فرط غیرت سے - تر ہوا جسم آب خجالت سے -

نمبر (۴) عرق - (افشردہ ہو خواہ کشیدہ) جیسے آب انار - گلاب -

نمبر (۵) ظٹ - شیرہ (جسے پانیمین بھیگر نکالتے ہین) ؎ ذوق

زیبا ہی جو ہو ریش سفید شیخ پر - وسمہ آب بنگ سے مہندی کی رنگ سے -

نمبر (۶) پھل کا قدرتی پانی - مثلاً آب تربز - (کہ بغیر نچوڑے تربز مین پایا جاتا ہی)

نمبر (۷) ظٹ - شراب ناسخ ؎ آب حیات بنگئی ناسخ شراب صاف

جو اُس نے جام آب سے اپنے لگائے مونھہ -

صفات آب (شراب) بمعنی شراب

آتش رنگ - مومن ؎ ساقیا دے چمک آب آتش رنگ - گرم و سرد

زمانہ سے ہون تنگ -

آتشین - آتش ؎ کیا شکل نہ آب بقا پیکر اُسے ہنسے - جو اس ظلمت سرا

مین رنگ آب آتشین آیا -

تلخ - آتش ؎ اپنے کہنے سے اک آب تلخ تم پیتے نہین - آگ مین ہم

کودتے ہین آپ اگر ہان کیجئے - مومن ؎ جھوٹی شراب اپنی مجھے

مرتے دم تو دے - یہ آب تلخ شربت قند و نبات ہی -

صفات بغیر مثال

جیسے
آتش اثر - آتش خواص - آتش زادہ - آتش فروز - آتش فشان - آتشگون

آتش لباس - آتش مزاج - آتشناک - آتش نما - آتش نہاد - آذرگون -

آذر نما - احمر - ارغوان - ارغوان رنگ - ارغوان فام - ارغوان گون -

جان بخش - جانسوز - رنگین - سرخ -

نمبر (۸) ظٹ - وہ رقیق مواد جو چھالے یا پھپھولے سے نکلتا ہی - ظفر

؎ آبلون سے پاے مجنون کے جو ٹپکا آب گرم - جلگیا کوئی کوئی

خار مغیلان گل گیا -

عہ ان صفات اور تشبیہات کے اسناد او امثال کی تلاش کا لحاظ ہنگام استقراے کلام نہین کیا گیا - مگر فارسی مین بیشک موجود ہین - چونکہ صفات اور تشبیہات کو زبان سے کوئی خصوصیت نہین ہر سلیقہ لکھدیا ہی شعرا کو کہنے مین اختیار ہی جو شعراے اُردو کے کلام مین ابتک نہ آئے ہونگے وہ داخل توسیع زبان سمجھے جائینگے

عہ دیکھو حاشیہ صفات و تشبیہات آب قسم دوم -

نمبر (۹) وہ گاڑھا پانی جو کسی اناج کو جوش دیکر چھان لیتے ہین - جیسے آب جَو آب نخود (اطبا کے استعمال مین)

بحالت تانیث - نمبر (۱) شفافی - صفائی - چمک - دمک - جلا - ضیا وزیر ؎ اُٹھی جو موج دم خندہ آب دندان سے - بنی ہی چادر آب اُس رخ منور پر

بحر ؎ گردن دو دن ہی دری رند وبیو پیا پنے - پھر ایک قطرہ مے موتی کی آب ہوگا

ظفر ؎ خط سے نہ کم ہو کیونکہ رخ یار کی چمک - جاتی رہے ہی آئنے کی زیر زنگ آب

فائدہ - شعرا جب آب گہر یا آب تیغ کو نکر باندھتے ہین تو وہ آب حقیقی سے استعارہ ہوتا ہی اور لوازم آب حقیقی کے ثابت کرتے ہین جیساکہ بحر کے اس شعر مین گھٹنون تک یا گلو تک ہونا آب حقیقی کے لوازم سے ہی - ؎ کوچے کٹواتے ہین میرے باڑھ پر ہی آب تیغ - آج گھٹنون تک ہوا کل تا گلو ہو جائیگا

نمبر (۲) باڑھ - دہار - کاٹ اور تیزی (جو تلوار وغیرہ مین بجھاؤ سے آتی ہی)

ناسخ ؎ خضر سے کہوا ہی چھوڑ دیگا ترے خنجر تلے - آب آہن کی حلاوت آب حیوان مین نہین - ذوق ؎ کیسے ہی جائیو اے دل شکایت تشنہ کامی کی - رہے آب اسکی جب تک تیغ مین خنجر مین پیکانین -

آب آب - نظت - ف - گہلا ہوا - نسیم ؎ سینہ کیا شگاف رلایا انہین بھی خوب دہوئین کدورتین جگر آب آب سے -

آب آب کر مر گئے سرہانے دہرا رہا پانی - مثل - دیس کی بول چال کے خلاف بولنے والے کی نسبت طنز سے بولی جاتی ہی -

ع ؎ ایک بنیا کمائی کیواسطے کابل گیا وہان فارسی زبان سیکھی - گھر آیا تو بیمار پڑا نزع کیوقت پیاس کی شدت مین پانی مانگتا تھا چونکہ فارسی بولنے کی عادت ہو گئی تھی پانی پانی کی جگہ آب آب کہتا تھا گھر والے نہ سمجھے یہانتک کہ پیاسا مر گیا اور پانی سرہانے رکھا رہا اُسکے مرنیکے بعد بیماردار جیونکو معلوم ہوا کہ پانی کو فارسی مین آب کہتے ہین اسیر یہ دوہے بنائے گئے - دوہا کابل گئے بانیا سیکھے مگل کے بانی آب آب کر مر گئے سرہانے دہرا پانی کابل گئے مگل بن آئے بہری موٹہ بسانی - آب آب کر مر گئے سرہانے دہرا رہا پانی -

آب آب کرنا - نظت - نمبر (۱) شرمندہ اور خفیف کرنا - بحر ؎ کیا ہی موتیون کو آب آب دانتون نے - کرے گا سیم کو سیماب سیمتن کا رنگ - کیف ؎ بت مین تیرے سامنے خوشرو انہین کر آب آب - آتش رخسار سے عطر گل تصویر کھینچ -

نمبر (۲) گہلا دینا - ناصر ؎ جگر و دل کو اپنے سبل کے - رعب قاتل نے آب آب کیا -

آب آب ہونا - نظت - نمبر (۱) پانی پانی ہونا - اسیر ؎ ہم بن رونے کی رہجاتی خوب رو لیتے - یہ آرزو تھی کہ دل آب آب ہو جاتا -

نمبر (۲) رعب ہیبت یا رحم یا قلق سے نرم اور گداختہ ہونا - ناسخ ؎ دل ہی اپنا ہو گیا کیا آگے تیرے آب آب - جب ہوا تیرے مقابل بنگیا جو آئنہ -

اسیر ؎ دل ہوا آہن کا میری بیکسی پر آب آب - تیغ جب آئی گلے تک موج دریا ہو گئی -

نمبر (۳) شرم وغیرت یا ننگ وعار سے عرق عرق ہونا - پسینے پسینے ہونا رشک ؎

ہمارے رونے نے دونون کی آبرو کھوئی - چمن خجل ہی جدا گنگ آب آب جدا -

ناسخ ؎

ایسی ہی شرم ابروے جانان سے آب آب - تلوار کچھ مری فرہ ترے کم نہین -

ولہ ؎

نرگس مست یار کے آگے - ہوئی غیرت سے آب آب شراب

مومن ؎ تشبیہ آئنہ سے جو ہوتا تا آب آب - ملجائے خاک مین وہ بدن وا معیبتا

داغ ؎ ترے دہن سے چشمۂ حیوان ہی آب آب - پر اُسکی آبرو تو سیاہی
مین رہگئی -

آب آجانا - نمبر (۱) تیزی آجانا - باڑھ چڑھجانا - فقرہ سلّی پر لگانے سے
اُسترے پر آب آگئی -

نمبر (۲) ظ ت چمک اور جلا آجانا - مسرور ؎ خاکساری سے بڑہی دل
کی صفا - خاک سے آئینے مین آب آگئی -

آب آمد تیمم برخاست - مثل - اصل آیا تو فرع کی کیا حاجت رہی اعلے
آیا تو ادنی کی کیا ضرورت رہی - اور کبھی مذاق مین بغیر لحاظ اصلیت کے
بھی بولتے ہین -

آب آہن ظ ت - وہ آبداری جو بجھاؤ سے لوہے پر آجاتی ہی آتش ؎
نعرہ زن گنج شہیدان مین ہون بلبل کیطرح - آب آہن نے کیا ہی یہ گلستان پیدا -

؎ حملہ دو قسم کا ہوتا ہی - ایک وہ جسمین علاوہ وجود کے کوئی دوسرا وصف محمول واقع ہوتا ہی - مثل قیام - قعود - اکل
شرب - وغیرہ وغیرہ کے اس جملے مین زبان اُردو مین رابطہ (ہی) ضرور مذکور ہوتا ہی مثلاً زید سوتا ہی زید جاگتا ہی عمرو کہاتا ہی
بکر کھڑا ہی - وغیرہ وغیرہ - دوسرا وہ کہ وجود ہی مین محمول ہوتا ہی اور رابطہ مذکور نہین ہوتا ہی وجہ اسکی یہ ہی کہ وجود کا ترجمہ زبان اُردو مین
ہوتا ہی اور ہی ہونا کا مشتق ہی چونکہ محمول مشتق ہوتا ہی اسوجہ سے جس جملے مین وجود کا مشتق محمول ہوتا ہی اس جملے مین صرف (ہی) اکیلا
محمول مذکور ہوتا ہی دوسرے ہی - رابطہ کو بوجہ غیر فصیح ہونیکے ذکر نہین کرتے یہی وجہ ہی کہ جسوقت کسیکے وجود سے خبر دیتے ہین تو اسوقت
صرف ہی - کہتے ہین مثلاً یہ کہتے ہین کہ زید ہی - عمرو ہی - بکر ہی - یہ نہین کہتے کہ زید ہی ہی - عمرو ہی ہی - ہان یہ شبہہ ہوتا ہی کہ زید ہی مین
ممکن ہی کہ زید مبتدا یا موضوع ہو اور ہی - رابطہ اور محمول محذوف - یہ شبہہ کسیطرح صحیح نہین ہو سکتا - اسلیئے کہ نفس جملہ کی ماہیت ممکن نہین
کہ بغیر محمول کے حاصل ہو سکے کیونکہ خبر یا جملے کی ماہیت یہ ہی کہ کسی وصف کو کسی ذات کے لیے ثابت کرین جبتک ذات کو مع وصف کے
ذکر نہ کرینگے ممکن نہین کہ جملہ بن سکے البتہ رابطہ (جو صرف تعلق موضوع یا محمول بتاتا ہی) اگر حذف کر دینگے تو جائز ہوگا چنانچہ
اور لغات مین بھی اس رابطے کو حذف کر دیتے ہین مثلاً عربی مین زیدٌ قائمٌ کہتے ہین یا زیدٌ موجودٌ کہتے ہین اور ہُوَ کو (جو رابطہ ہی)
ذکر نہین کرتے -

فایدہ یہ حاشیہ اسلیئے لکہا گیا کہ کسیکو یہ شبہہ نہو کہ یہان اسکے امثال مین ہی - رابطہ ہی ہونا کا مشتق نہین ہی پھر ہونا کی مثال
مین کیون دیا گیا - اور آیندہ اس لغت مین جہان ایسی مثال آجائے یہ بیان اُسکے لیے کافی سمجھا جاے -

آب آہن تاب - وہ پانی جسے اصلاح کے لیے لوہا گرم کرکے بجھاتے ہین
اطبا کی تحریر اور تقریر مین زیادہ مستعمل ہی -

آب آئینہ ظ ت - آئینے کی جلا اور صفائی اسیر ؎ مر گئے دیکھکے قاتل
ترے رخسار کی آب - آب آئینہ نہین ہوگئی تلوار کی آب -

آب اُتر جانا - چمک گھٹ جانا - باڑھ اور تیزی نرہنا - رشک ؎
کچھ مرے آنسوؤنکی قدر نہ کی - اُتری ان موتیونکی آب عبث فقرہ رکھے
موتیونکی آب اُترگئی -

آب انگور - نمبر (۱) عرق انگور (جو نچوڑنے سے نکلے)

نمبر (۲) ظ ت - شراب انگوری - آتش ؎ نشۂ مَے مین کُھلی دشمنی دوست مجھے
آب انگور نے کی آتش پنہان پیدا - رند ؎ آب انگور میکشون پہ ہی بند
محتسب کسطرح یزید نہین -

آب باران - مینہ کا پانی رشک ؎ آب باران آب گنگ آب جمن آب دو چشم
کا نور اس برسکال ہجر مین پنجاب ہی -

آب بقا ؎ - وہ پانی جسکا اثر مشہور ہی کہ پینے سے قیامت تک موت نہین آتی
اور مُردہ اُسکے اثر سے جی اُٹھتا ہی ناسخ ؎ خضر کیطرح کرون کیا طلب
آب بقا - بادۂ موت سے ہون مثل سکندر بیہوش -

؎ صحیح بخاری اور اُسکی شرح قسطلانی مین مروی ہی کہ کسی دن حضرت موسیٰ علیہ السلام نے وعظ مین یہ فرمایا کہ مجھسے
دانا تر کوئی دوسرا نہین ہی اسوجہ سے اُنکو یہ حکم ہوا کہ میرے بندو مین خضر تمسے زیادہ عالم ہی تم اُس سے ملو حضرت موسیٰ نے
سوال کیا کہ کونسا مقام اُنکے ملنے کا ہی اور اُنکی علامت کیا ہی حکم ہوا کہ سمندر کے کنارے ایک پتھر ہی وہان تمکو خضر ملینگے
تم اپنے ساتھ مچھلی بھنی ہوئی لیجاؤ جس پتھر کے قریب وہ مچھلی گم ہوجائے وہی پتھر اُنکے ملنے کا مقام ہوگا چنانچہ حضرت موسیٰ مع اپنے
رفیق یوشع کے ایک مچھلی بھنی ہوئی ساتھ لیکر تشریف لیگئے جب اُس پتھر پر پہنچے تو وہین شب کو قیام کیا صبح کو مچھلی اُنکے توشہ دان مین
نہ تھی بعض کہتے ہین کہ وہ توشہ دان ایسے مقام مین رکھا گیا جہان آب حیات کی تری تھی وہ تری مچھلی کو پہنچی اسوجہ سے مچھلی
دوبارہ زندہ ہوگئی اور تڑپ کر پانی مین چلی گئی - بعض یہ کہتے ہین کہ یوشع نے آب حیات سے وضو کیا جسسے دو ایک قطرے پانی اُس مچھلی پر
پہنچا اسوجہ سے مچھلی تڑپکر پانی مین جا رہی -

آب بگڑنا - نمبر (۱) چمک جاتی رہنا - فقرہ - بار بار چھونے سے لچکے
کی آب بگڑتی ہی -

نمبر (۲) دہار کند ہونا - باڑہ کرجانا - فقرہ - اُسترہ نہ چھوؤ آب بگڑ جائیگی -
یہ محاورہ دلّی کا ہی لکھنؤ مین اس جگہہ آب جاتی رہنا بولتے ہین -

آب پاش - ظث - ف - مذکر - اسم فاعل ترکیبی - پانی چھڑکنے والا
یعنی سقّا رشک ؎ عبث نہین طلب آب پاش ابر بہار - مٹا سنے پر ہی
وہ میرے غبار کی صورت - انیس ؎ - کرتے تھے آب پاش مگر زمین کو تر -

آب پاشی - ف - مونث - نمبر (۱) ظث چھڑکاؤ قلق ؎ مشک مین
جاے آب کیوڑا گلاب - آب پاشی مین مست مثل سحاب - اسیر ؎
غم دور کرے شراب پاشی - جھلاسے یہ گرد آب پاشی -

نمبر (۲) کھیتون مین پانی دینا - فقرہ آج آب پاشی پر زمیندارون مین لاٹھی چلگئی -
نمبر (۳) نام محکمۂ نہر - فقرہ - وہ آب پاشی مین داروغہ ہین -

آب پاشی کرنا - نمبر (۱) ظث - چھڑکاؤ کرنا - رند ؎ آب پاشی
کرتی ہین پریان گزرتے ہو جدہر - جہاڑتی ہی حور بالون سے تمہاری راہ کو
نمبر (۲) کھیتون کا سینچنا - فقرہ - پہلے اونچی زمین کے کھیتون کی آب پاشی
کرنا چاہیئے -

آب پاشی کی - دم دیا - فریب دیا - (دریاے لطافت) لکھنؤ مین ان
معنو مین یہ محاورہ نہین سنا گیا اسجگہہ چھینٹا دینا بولتے ہین -

آب پاشی ہونا - نمبر (۱) ظث - چھڑکاؤ ہونا - ناسخ ؎ آبرو ریزی
جو غیر ذلکی ہوی وقت گریز - آب پاشی ہوگئی میری شہادت گاہ مین قلق ؎
اشک غم سے جگر خراشی ہو - خاک مجنون پہ آب پاشی ہو -

نمبر (۲) کھیتون کا سینچا جانا - فقرہ - کس کنوین سے ان کھیتون کی
آب پاشی ہوتی ہی -

آب پیکان - ظث - گانسی کی باڑہ تیزی - **ناسخ** ہون وہ باغیرت کہ قاتل
آب پیکان گر پیون - تر کرون اپنے لہو سے ہونٹہ مین سوفار کے - **ذوق**
؎ غرض تھی کیا ترے تیرون کو آب پیکان سے - مگر زیارت دل
کیونکہ بے وضو کرتے -

آب تیر - ظث - اس سے مراد وہی آب پیکان ہی - **رشک** ؎ تشنۂ آب حسام
نگہ قاتل ہون - آب تیغ و تبر و تیر سے کیا ہوتا ہی -

آب تیغ - ظث - تلوار کی تیزی - کاٹ **ناسخ** ؎ جب سے کیا ہی قتل دگر گوں
یار نے - ہم آب تیغ کہتے ہین موتی کی آب کو -

آب شمشیر اور آب خنجر وغیرہ بھی مستعمل ہی - **وزیر** ؎ ٹھہرا ہے جوشش گریہ
کہ گلا کٹ جائے - آب شمشیر نکلجاے نہ اُچھو ہوکر - **ناسخ** ؎ بے یار پیتے ہی
جو ہوا چاک چاک دل - ساقی یہ ہی شراب کہ خنجر کی آب ہی -

آب جاتی رہنا - دہار کند ہوجانا - چمک اور آبداری نہ رہنا صیقل
اور جلا مٹجانا - فقرہ - چار ہی دن مین چاقو کی آب (باڑہ تیزی) جاتی رہی - **رند** ؎
چاہیے انسان کو بھی پاس حفظ آبرو - یاد رکھے جاکے پہر آب (چمک) گھر ملتی نہین -
میر ؎ مت ڈہلک مژگان سے اب تو اے سرشک آبدار - مفت مین جاتی رہیگی
تیری موتی کی سی آب (چمک) - **سحر** ؎ جو آب آئینے کی جاے ہم مکدر ہون - وہ
کون ہین جو کسی کی ہین آبرو لیتے - **ظفر** ؎ خط سے نہ کم ہو کیونکہ رخ یار کی
چمک - جاتی رہے ہی آئینے کی زیر زنگ آب (جلا) -

آبجو - ظث - (بغیر اضافت آب) ف - مونث - ندی - نہر - **ناسخ**

؎ ہجر مین آلودہ خون گل ہین شل کوہکن - آبجو پر مجھکو جوئے شیر کا دہوکا ہوا

ولہ ؎ زندہ ہوتے جاتے ہین گلہاے مردہ یکقلم - آبجو ہین ہر چمن مین آب حیوان بہار - آتش ؎ تشنۂ دیدار ہین کس آتشین رخسار کی - آبجو ہین مثل آئینہ مصفا ہوگئین -

نمبر (۲) (باضافت آب) آب جو - مذکر - ندّی یا نہر کا پانی - آتش ؎ زخم خندان ہی بعینہ گلِ خندان ہر ایک - بوے خون آتی ہی اس باغ مین آب جو سے - ناسخ ؎ کیا پانی پانی ترے قد نے ایسا - کہ سرو لب آبجو آب جو ہی -

آب چڑہانا - نمبر (۱) صاف کرنا - جلا دینا -

نمبر (۲) باڑہ رکہنا - تیز کرنا - بہر چٹانا - یہ محاورہ دلی کا ہی لکہنو مین نہین سُنا -

آب چشم - مؤنث - آنسو - سودا ؎ ہوئے ہین غرق ہم جسطرح آب چشم مین اپنے - بہلا ای ابر یون دریا مین تو تو ڈوب دیکہین ہم -

آب چو از سر گذشت چہ یک نیزہ چہ یک دست - مثل - جب پانی سر سے گزر گیا تو چاہے ہاتھ بھر اونچا ہو چاہے بانس بھر سب برابر ہی یعنی جب مصیبت یا بدنامی حد سے بڑہ گئی تو اب اسکا اُتنا ہی رہنا یا اُس سے بھی بڑہجانا دونون برابر ہی -

آب حرام - مؤنث - شراب - سحر ؎ کیون مال مستیان ہین تمہین ای تونگرو آب زر وہ گہر ہی کہ آب حرام ہی -

آب حیات - نمبر (۱) دیکہو آب بقا - ذوق ؎ ذکر وینا النفس مردہ کو ہوا آب حیات - مرکے یہ سیماب پہر زندہ دوبارا ہوگیا - آب خضر آب زندگی آب زندگانی بھی اسی پانی کو کہتے ہین - ناسخ ؎ منہ سے گر لگے مینا آب خضر ہو مینا پیکے اکیدم جیتا عمر جاودانی ہی - سحر ؎ کیا عجب جہلکے ضعیفونکا جو آب زندگی کاسۂ سر مین ہی عالم ساغر تمور کا - وزیر ؎ بوسۂ لب لکو دیگا اک حسین سبزہ رنگ خضر آب زندگانی سے بہر گیا جام روح -

نمبر (۲) سہ شاہان دہلی کے پینے کا پانی - فقرہ - " بادشاہ جب اُس مقام پر پہنچے تو اسلیے کہ ٹھہرنے کو ایک بہانہ ہو وہان آب حیات مانگا اور پانی پیکر دیکہتے ہوے چلے گئے " (تذکرہ آب حیات للعہ)

آب حیوان - دیکہو آب بقا - آتش ؎ نہین تیرے کرم کو قید کچھ اعلیٰ و ادنیٰ کی - سکندر تشنہ رہجائے پییے خضر آب حیوان کو -

آب خاصہ - امرا اور رؤسا کے پینے کا پانی - ؎ یہی ہی عاشقون کا آب خاصہ - ظفر پیتے ہین وہ دل کا لہو خاص -

آب خَجَلَت یا خَجالت - مؤنث - جو پسینا شرم سے آئے - سحر ؎ ہین سیہ رو اسنے خالق سے جو نعمت مانگتا - اپنا مُنہ دہونے کو پہلے آب خجلت مانگتا - صبا ؎ وہ موتیون کو ملاتے ہین اپنے دانتون سے - غریق آب خجالت نہ جوہری ہوجاے -

آبخورا صہ - ہ - مذکر - کوزہ - ع - آبخور - ف - پان پاتر - س - مٹی اور جست وغیرہ

سہ اکبر بادشاہ دہلی نے اپنے پینے کے پانی کا یہ نام رکہا تہا آئین اکبری مین جہان آبدار خانے کی سرخی ہی لکہا ہی " گیتی خداوند این سرچشمہ زندگی را آب حیات خوانند "

للعہ یہ ایک مشہور تذکرہ شعراے اُردو کا ہی جسکے مولف مولوی محمد حسین صاحب آزاد پروفیسر عربی گورنمنٹ کالج لاہور ہین -

صہ ظاہرا آبخورا ماخوذ ہی آبخور یا آبخوارہ سے جو فارسی مین بمعنی مشربہ ہی انجمن آرا ناصری مین لکہا ہی " کہ آبخوارہ سبو و ظرف سفالین آبخورے را گویند " اسی مین ہی " آبخور و آبخورد بمعنی مشربہ کہ بآن آب خورند و کنار تالاب و رودخانہ کہ مردم و جانوران از آنجا آب نوشند - " اور برہان جامع مین ہی آبخور با واو معدولہ کنارۂ رودخانہ و آب انبار و تالاب جائیکہ انسان و حیوان از آنجا آب خورند - و عرب منہل و عل خوانند " -

کاایک برتن جسمین پانی پیتے ہین اور اُسکی وضع مین گلاس سے کچھہ فرق
ہوتا ہی- **ناسخ** ؎ پیکے پانی اُسکے جھوٹے آبخورے مین ہون مست-
ساقیا فرقت مین ہون مشتاق ساغر کا نہین **بحر** ؎ مین اُسکا تشنۂ دیدار
ہون جسکا یہ عالم ہی- لہو پیتا ہی بھر بھر کے دلون کے آبخورو نمین-
آبخورے بھرنا -عورتین بچون کے لیے مَنّت مانتی ہین اور جب مراد
برآتی ہی تو دودہ یا شربت سے آبخورے بھر کر نیاز دلواتی ہین-
آبدار- ف -نمبر(۱) مذکر- وہ شخص جس سے سلاطین اور اُمرا کی سرکار مین
پانی رکھنے اور پلانے کی خدمت متعلق ہو- **برق** ؎ لیے وہ ہاتھہ مین
شمشیر آبدار آیا- ہماری پیاس بجھانیکو آبدار آیا- **صبا** ؎ ہی یہ طفلان
غنچہ کا رتبہ - ابر رحمت ہی آبدار چمن - **ذوق** ؎ مُہر دار دہنین ترے
ایک ہی ناچیز عقیق- آبدار دہنین ترے ایک ہی ادنا گوہر- **ناسخ** ؎ کرتا ہی
قتل پیاسونکو زیبا ہی گر کہین- شمشیر آبدار ترے آبدار کو- **میر حسن** ؎
خضر اُسکی سرکار کا آبدار- زرہ ساز داؤد سے وان ہزار- ان معنی مین بعض
اسکو ہندی تجویز کرتے ہین -اور مُلّا طغرا اور سیفی اور غنیمت کے کلام مین جو
پایا جاتا ہی اُسکی نسبت یہ کہتے ہین کہ طغرا کے کلام مین اکثر الفاظ ہندی
پائے جاتے ہین -اور سیفی کے اس شعر مین ؎ مخمور بادۂ توام ای سرو
آبدار -از تشنگی ہلاک شدم جرعۂ بیار- کہتے ہین کہ سرو آبدار کی جگہہ سرو جو بار ہی
اور عرفی نے جو مدح میر ابوالفتح مین کہا ہی- ؎ مجلست راز ہرہ قوال و
مگس رانت زحل- آبدار ت ابر نیسان و خواصت آفتاب - اسمین کہتے ہین کہ
عرفی نے ہندوستانین آکر یہان کے رواج کے موافق آبدار کو ان معنونین
کہا- اور لفظ خواص بمعنی خادم جو اس شعر مین ہی اُسکو اپنے اس دعوے پر شاہد
قرار دیتے ہین اور غنیمت کے اس شعر کو ؎ مقرر کردہ در خدمت گزارے
صراحی گردنے را آبدارے - ہندی الاصل ہونیکی وجہ سے قبول نہین کرتے
مولف دفع اوہام کیواسطے فردوسی طوسی کی مثنوی یوسف زلیخا سے (جو عجمیون
مین بڑا مستند ہی اور ہندوستان مین کبھی نہین آیا) متفرق چند شعر نقل کرتا ہی
؎ قضائے خداوندرا آبدار - شبے دیدہ در خواب خوش آشکار
؎ بپرسند ازو بیشتر آبدار - کہ ای چون خرد پاک پروردگار
؎ پس آنگہ چنین گفت با آبدار - کہ فردا شوی خرم از شہریار-
؎ زیوسف پذیرفت پس آبدار- کہ گر باز خواند مرا شہریار-
؎ روایت چنین دارم از ہوشیار- کہ چون شادمان شد دل آبدار
نمبر(۲) دہاردالا- تیز ہتیار- **ناسخ** ؎ چمن مین یاد جو آیا وہ گلعذار مجھے
تو شاخ تر ہوئی شمشیر آبدار مجھے-
نمبر(۳) چمکیلا- فقرہ- کیا آبدار اطلس ہی- **انیس** ؎ بتیس دُر ودیعت
محبوب کردگار- بَرّاق و درفشان و ضیا بار و آبدار-
نمبر(۴) لطیف- نفیس- **آتش** ؎ کمال شہرۂ حسن حبیب سنتا ہون-
ڈہلا ہوا کوئی مضمون آبدار نہو- **ناسخ** ؎ آبدار اشعار سے تیغ زبان ہی آبدار
گوہر مضمون دلا جوہر ہین اس تلوار کے-
آبدار خانہ - ف -مذکر- وہ مکان جسمین اُمرا کے پانی پینے کا سامان رہتا ہی
سودا ؎ الغرض مطبخ اُس گہرانے کا- رشک ہی آبدار خانے کا-
آبداری- ف -مؤنث- (اسمین ی- مصدری ہی)
نمبر(۱) آبدار خانے کی خدمت-
نمبر(۲) باڑہ -تیزی- جِلا- **ذوق** ؎ کرے ہی کام تیغ یار کس آبداری سے

دکہاتی اپنی گلکاری ہی کیا کیا زخم کاری سے - بحر ؎ ای فلک میرا دل نہ کر میلا
آئینے مین ہی آبداری شرط -
نمبر (۳) چمک دمک - منیر ؎ کمخواب کا تہان بھی ہی بہاری -
زربفت کی جسمین آبداری -
نمبر (۴) طراوت - لطافت - خوبی - بحر ؎ رکھتے ہو آبداری ہر قطرۂ سخن مین
تم رولتے ہو موتی ای بحر اپنے فن مین - ولہ ؎ گو آبداریون پہ ہی سبزہ ہوا کرے
مصری کے کیا ہین طوطیِ شکّر شکن کے پاؤن -
آبِ دُر - ظث - موتی کی چمک اور آبداری - **رشک** ؎ آب و تاب ایسی ہی
تم مین کہ نہین دُرِ بسکر مین - آتشِ لعل ہو آبِ دُرِ یکتائی ہو - **برق** ؎
اُسکے دانتون کی چمک نے مجھے ہیجان کیا - آبِ شمشیر تھی آبِ دُرِ شہوار نہ تھی -
اسیطرح اور جواہر کی آب بھی مستعمل ہی - **رشک** ؎ لب جانان مین نہ سمجھو کہ قلیان
سوکھی - آبِ یاقوت سے ہو جاتا ہی نیچا تازہ - **مصحفی** ؎ دانت تیرے
سوا چمکتے ہین - آب الماس و آبِ گوہر سے - **نوازش** ؎ خضر نے ہی
آبِ زمرّد سے سینچا - کہ ہی اسقدر سبز سبزہ چمن کا -
آبدَسْت - نمبر (۱) ف - مذکر - استنجا - طہارت - پاکی - (پانی سے)
فقرہ - اُنکو تو ابھی آبدست کا بھی سلیقہ نہین -
نمبر (۲) ہندی مین اُس پانی کو بھی کہتے ہین جس سے قضاے حاجت کے
بعد طہارت کی گئی ہو - **رشک** ؎ کیفیت اور اور ترے میکدے مین ہی - آبِ عنب
کو جانتے ہین آبدست ست - مگر اس جگہہ آبدست کا پانی زیادہ کہتے ہین
صرف آبدست کم مستعمل ہی -
آبدست کا بھی سلیقہ نہین - یہ جملہ اُس مقام پر بولتے ہین جہان
کسیکو بہت نادان اور بدسلیقہ کہنا ہوتا ہی - سلیقے کی جگہہ شعور بھی کہتے ہین -
آبدست کرنا - قضاے حاجت کے بعد بدن دہونا -
آبدست لینا - آبدست کرنا -
آبِ دَنْدان - ظث - دانتون کی چمک - **رشک** ؎ صفاے آبِ دندان
دیکھکر کٹ کٹ گئے موتی - نئے جوہر دکہائے آپنے تیغ تبسّم سے -
آبِ دَہَن - ظث - لعاب دہن - کُلّی کا پانی - **ناسخ** ؎ جبتک نہ آبِ
دہانِ نبی پیا - اُس شیر کے نہ دل مین خیال آیا شیر کا - **وزیر** ؎
تربت پہ مری آبِ دہن یار نے پھینکا - بولا نہ پس مرگ وہ مجھہ تشنہ دہن کو -
آبدِیدَہ - نمبر (۱) ھ - (بغیر اضافت آب) وہ شخص جسکی آنکھہ ڈبڈبائی
ہوئی ہو - **بحر** ؎ یہ ضعف ہی کہ آہ بلب نارسیدہ ہی - یہ شکل ہی کہ آنکھ
بھی آبدیدہ ہی - **مصحفی** ؎ کون اُٹھہ گیا ہی پاس سے میرے
یہ مصحفی - روتا ہون زار زار بڑا آبدیدہ ہون - اور فارسی مین آب رسیدہ
کے معنی نہین ہی -
نمبر (۲) ظث - ف - اضافت آب کے ساتھہ - (آبِ دیدہ) آنسو -
آتش ؎ رُلاتا شام و سحر کسطرح نہ طالع پست - بلند سر سے مرے
آبِ دیدہ ہوتا تہا - **رشک** ؎ جو یہی جرم کی ندامت ہی - دہوے گا
آبِ دیدۂ تر داغ -
آبدیدہ رہنا - آنکھون مین آنسو بھرے رہنا - **میرحسن** ؎ نہ چشمے ہی
کچھہ آبدیدہ رہے - گریبان کر چاک دریا بہے -
آبدیدہ کر دینا - رُلا سا کر دینا -
آبِ دینا - ظث - نمبر (۱) چُھری چاقو تلوار کو سان پر لگا کر یا پتھر چٹا کر

تیز کرنا غالب ۵ کرے ہی قتل لگاوٹ مین تیرا رُو دینا - تری طرح کوئی تیغ نگہ کو آب
تو دے - ظفر ۵ اگر دیتا ہی اپنی تیغ کو وان آب وہ قاتل تو جانباز
محبت جان سے یان ہاتھہ دہوتے ہین -
نمبر (۲) چمکانا - جلا دینا - ظفر ۵ دانۂ اشک کو دی عشق نے میرے وہ آب
جو اسے دیکھتا ہی صاف گہر جانتا ہی -
نمبر (۳) سینچنا - ذوق ۵ دے گر چمن کو گریۂ مستانہ میرا آب -
بیضون سے بلبلون کے ہو پیدا بط شراب - سحر ۵ جیسے پہنے ہین صنم
پہولونکے بالے تنے - ابر تر موتیے کو آب گہر دیتے ہین - میرحسن ۵
عبادت سے اس کشت کو آب دو - کہ وان جا کے خرمن بھی تیار لو -

آب رحمت - استعارہ ہی رحمت سے - داغ ۵ سیہ کارونکا دل بھی ہی مثال
مہر نورانی - کہ داغ تیرگی دہوتا ہی آب رحمت باری -

آب رسیدہ (بغیر اضافت آب) جو چیز پانی سے بہیگ کر خراب ہو جائے -
فقرہ - کیا اچھی کتاب تھی مگر آب رسیدہ ہو کر خراب ہوگئی -

آب رکھنا - نلمث - نمبر (۱) باڑہ دار ہونا - رشک ۵ صفت ظلم مین کیسان
ہین ستمگر کم و بیش - آب رکھتی ہی سنان دم شمشیر چھری -
نمبر (۲) خوب صاف اور چمکیلا ہونا - غافل ۵ رکھتے ہین آب ایسی
موتی سے دانت تیرے - مٹی مین ملگیا ہی جنکی چمک سے ہیرا -

آب رکھوانا - نلمث - باڑہ رکھوانا - غافل ۵ تشنگی سے عاشقون کا کام ہوتا ہی تمام
تیغ پر اپنے کسدن آب تو رکھوائیگا - بول چال مین باڑہ رکھوانا ہی

آب رَوان - ھ - مذکر - ایک نہایت باریک کپڑے کا نام ہی آتش ۵
کسیکی محرم آب روان وہ یاد آئی - حباب کے جو برابر کوئی حباب آیا -

معروف ۵ نہین چشم گریان سے کم جسم عریان - کہ پہنا ہی نیمہ آب روانکا
وجدان سلیم اسم ہونے کے سبب سے اضافت نہونے کو ترجیح دیتا ہی مگر استعمال
اضافت کے ساتھہ ہی -

آب زر - وہ پانی جسمین سونا چاندی حل ہو اکثر نقاشی اور کتابت کے
کام مین آتا ہی - آتش ۵ لکھتا جو نامہ شوق اس سیمبر کو آتش - تحریر اسکو
خامہ سے آب زر نہ کرتا - رشک ۵ مین ہون وہ تارک دینا کہ مذہب جو کرین
آب زر سے مری تصویر کو اچھو ہو جائے -

آب زر سے لکھنے کے قابل ہی - جو بات بہت اچھی اور قابل
قدر ہو اسکی تعریف مین یہ جملہ مستعمل ہی - مشہور شعر ۵ لکھا ہی آب زر سے بو علی نے
کہ سونے سے مسافر کو خطر ہی -

آب زمزم - آب - ف - زم زم - ع - مذکر - زمزم مکہ معظمہ مین ایک
(ٹھہر ٹھہر)
کنوان ہی اسکا پانی کیف ۵ کسیکے بوسۂ لب سے مجھے تو رغبت ہی -
مین آب کوثر و زمزم کی چاہ کیا کرتا -

آب زن - جسمین دواؤنکا جوشش کیا ہوا پانی اس اندازے سے بھر کر کہ
مریض کی گردن تک رہے مریض کو بٹھاتے ہین -

۵ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی بی بی ہاجرہ کو حالت حمل مین بحکم خدا سے مکے کے میدان مین چھوڑ دیا تھا یہان حضرت اسمٰعیل علیہ السلام پیدا ہوئے اور آنکے پیدا ہونیکے بعد بی بی ہاجرہ کو پانی کی ضرورت ہوئی حضرت اسمٰعیل علیہ السلام چونکہ نبی تھے انکا پہلا معجزہ یہ تھا کہ ہاتھ پاؤن مارنے سے جسجگہ ایڑیان گھسی تہین پانی نکل آیا اور ایک روایت یہ بھی ہی کہ حضرت جبرئیل نے وہان پر مارا تو پانی نکل آیا اور بہنے لگا بی بی ہاجرہ نے خدا کا شکر کیا اور چارون طرف مٹی سے روک کر فرمایا زم زم یعنی ٹھہر ٹھہر جب سے اس چشمے کا نام زمزم ہوگیا بسبب چار دیوار مٹی کے گھیرنے کے وہ چشمہ مثل کنوین کے ہوگیا مکہ بانی خانہ کعبہ کی تعمیر مین بھی صرف ہوا اور یہ بھی مشہور ہی کہ اسمین جنت کی سوت ہی اسی وجہ سے مسلمانون کے اعتقاد مین اسکا پانی نہایت متبرک و محترم ہی ایک روایت یہ بھی ہی کہ یہ چشمہ مفقود ہوگیا تھا پھر حضرت عبدالمطلب نے خواب مین دیکھا اور اس جگہ کنوان کھودا کہ ابتک موجود ہی

آب زن کرنا- آب زن مین بٹھانا-

آب زن ہونا- لازم-

آب زیرکاہ- ظث- نمبر(۱) وہ پانی جو گھاس سے چھپا ہوا ہو- **آتش** ؎ فریب کو دل اہل صفا مین راہ نہین- وہ دشت ہی یہ جہان آب زیرکاہ نہین- نمبر(۲) ظاہر مین اچھا باطن مین بُرا- مکّار- دغاباز- (صفت مین) **بحر** ؎ آب زیرکاہ ہی صیاد ای مرغان باغ- چاہیئے سبزے سے بھی خوف وخطر برسات مین- اور مکر کے معنو مین بھی کہا ہی- **مومن** ؎ تھا آب جو زیرکاہ پنہان غم عین سرور مین ہوا دان-

آب سبیل- ظث- وہ پانی جو پیاسونکے پلانے کو سر راہ رکھتے اور ثواب کے لیئے مفت پلاتے ہین- **ذوق** ؎ سلسبیل آکے اگر خلد سے ہو آب سبیل کہے مینوش کہ سمجھتی ہی کہین اوس سے پیاس-

آبشار- ف- مؤنث- (مرکب ہی آب و شار سے- شار اونچی بنیاد کھلی ہوئی راہ) بہتے پانی کی وہ راہ جہان پانی اوپر سے نیچے آتا ہی- جھرنا- **صبا** ؎ موسم گل ہی دن خوشی کے ہین- قہقہہ زن ہی آبشار چمن- **ناسخ** ؎ عریانی مین ہی چادر آب اپنے جسم پر- سیکھے ہین طرز رونے کی ہم آبشار سے-

آبشورہ- بلا اضافت آب بمعنی افشرہ میرحسن نے ایک جگہہ قصیدے مین کہا ہی اور کہین نظر سے نہین گزرا ؎ وہ آبشورے انار دن کے اور لیمو کے- وہ کورے لوٹے دہرے شربتون سے مالامال- مگر اہل تحقیق اسکو صحیح نہین جانتے اور افشرہ ہی بولتے ہین-

آب عنب- ظث- ف- شراب- **رشک** ؎ کیفیت اور اور ہے میکدے مین ہی- آب عنب کو جانتے ہین آب دست ست-

آبکاری[۱]- ف- مؤنث- نمبر(۱) وہ کارخانہ جسمین شراب کھنچے اور بکے- نمبر(۲) وہ کچہری جسمین مسکرات کا محصول لیا جائے **بحر** ؎ آبکاری کی ہی خدمت بحر کو- ناخدا ہی کشتئ میخوار کا-

آب کردینا گھلا دینا- پانی کردینا- **آتش** ؎ عتاب یار سے رنگ رخ مریخ اڑتا ہی نگاہ خشمگین کرتی ہی زہرہ آب رستم کا-

آب گریہ- ظث- ف- آنسو- **صبا** ؎ رو رہے ہین کس صنم کے دہیان مین آب گریہ آبروے گنگ ہی- **ظفر** ؎ جسطرح پانی پہ تیرے کوئی تنکا اے ظفر ح آب گریہ مین ہمارا تن لاغر تیرا-

آب گوشت- ف- یخنی-

آبگینہ- ف- (مرکب ہی آب اور گینہ سے- گینہ نسبت کا کلمہ ہی- جیسے خاگینہ) مذکر- شیشہ- کانچ- (جسکی چوڑیان وغیرہ بنتی ہین) **آتش** ؎ آبگینے سے ہی نازک دل ہمارا آتش- بدمزاجی سے مری رکتے ہین غمخوار الحفاظ **رشک** ؎ ہو گیا یار مرے دل سے شکستہ خاطر- آبگینے سے تعجب ہی کہ خار اوٹھا **انیس** ؎ خیال خاطر احباب چاہیئے ہر دم- انیس ٹھیس نہ لگ جائے آبگینونکو-

آب مٹا دینا- آب وتاب اور رونق کھو دینا- **بحر** ؎ مٹائی موتیونکی آب اُسکے دانتون نے- اُڑا دیا لب نگین نے رنگ لالونکا-

آب مٹجانا- آب وتاب اور رونق جاتی رہنا- فقرہ- جھائین پڑنے سے آئینے کی آب مٹگئی-

آب مروارید- ظث- نمبر(۱) مونث- دیکھو آب دُر- نمبر(۲) مذکر- موتیابند[۲]- **منیر** ؎ حسرت دیدہ نجف مین لبگہ گریان ہی مدام-

[۱] واضح ہو کہ آبکار بمعنی شراب فروش و شراب خوار و سقا و آبیار- لفظ فارسی ہی مولف انجمن آرائے ناصری نے یہ معانی لکھکر یہ شعر لکھا ہی ؎ در تتق باگہش روز بار- مائدہ کش عیسی خضر آبکار-

[۲] آنکہ کا ایک مرض ہی-

ہی مرض چشم صدف مین آب مروارید کا۔

آب مَی - ظث - ف (اضافت بیانیہ) شراب صباؔ آب مَی مین عکس روے ساقی پُر نور ہی - جام آتا ہی نظر آئینۂ تصویر صبح - **غافلؔ** بجھائی تھی مگر تلوار آب مَی سے قاتل نے - کسی زخمی کا جوا بتک اک زخم بدن بگڑا

آبنائے - ف - مونث - لغوی معنی پانی کی راہ اور جغرافیہ کی اصطلاح مین پانی کے اُس تنگ حصے کو کہتے ہین جو دو بڑے پانی کے حصونکو ملادے جیسے آبنائے[ع] باب المندب -

آب ندامت - ظث - ف - دیکھو آب خجالت - **آتشؔ** جلاد کی نہ پہنچی تلوار تا بگردن - آب ندامت آیا سو بار تا بگردن -

آب نَدیدہ مُوزہ کَشیدَہ یا آب نَدیدہ مُوزہ اَز پا کَشیدَہ - مثل - پانی یا کیچڑ کا کہین نام نہین اور لگے موزہ اُتارنے - کسی آفت یا مشکل سے پہلے اُسکی تدبیر اور اندیشے مین پڑنے کی جگہہ بولتے ہین -

آب[س] نرہنا - نمبر(۱) باڑہ نرہنا - ہتیار کا کُند ہوجانا -

نمبر(۲) چمک دمک نرہنا - فقرہ - عجب اطلس چلی ہی کہ چار دن بھی اسکی آب نہین رہی

آبنے - ھ - مونث - بلا اضافت آب - ترکیب مقلوب یعنی نے آب نیچے کا وہ حصہ جسکے ایک سرے پر چلم رکھتے ہین اور دوسرا پانی مین ڈوبا رہتا ہی - اگرچہ آب اور نے دونون لفظ فارسی ہین مگر فارسی مین یہ لفظ دیکھا نہین گیا -

آب نَیسان - ف - مذکر - نیسان رومی ساتوین مہینے کا نام ہی کہ آفتاب برج حمل مین ہوتا ہی - اس مہینے مین جو پانی برستا ہی اُسکو آب نیسان کہتے ہین - **عرشؔ** پُر اہل توکّل عالم بالا سے رزق آئے - صدف کے مُنھ مین پڑجاتا ہی قطرہ آب نیسان کا - مشہور ہی کہ اسکے قطرون سے سیپ مین موتی پیدا ہوتے ہین اور بعید لوگ یہ بھی کہتے ہین کہ اسکے اثر سے بانس مین تباشیر پیدا ہوتی ہی جسے بنسلوچن[لا] بھی کہتے ہین -

آب و تاب - ف - مؤنث - نمبر(۱) چمک دمک - **صباؔ** عیان جو یار کے دانتون کی آب و تاب ہوئی - غریق سیل فنا موتیون کی آب ہوئی - **رندؔ** آب و تاب چشم جانان دیکھکر ثابت ہوا - بھر دیے ہین صانع قدرت نے موتی کوٹ کر یہ

نمبر(۲) لطافت حسن و خوبی - **قلقؔ** ساقیا دے مجھے شراب سخن تجھکو دکھلاؤن آب و تاب سخن - **ناسخؔ** خط سے دونی ہوگئی اُسکے دہن کی آب و تاب - خضر کے فیض قدم سے آب حیوان بڑہگیا -

آب و تاب بڑہا دینا - حسن و خوبی اور چمک دمک زیادہ کردینا - فقرہ - قلعی نے آئینے کی آب و تاب بڑہادی - فقرہ - اصلاح نے مضمون کی آب و تاب بڑہادی -

آب و تاب بڑہجانا - لازم - فقرہ - بٹنا ملنے سے چہرے کی آب و تاب بڑہگئی - **مومنؔ** ہنس دیا اُس شوخ نے پڑھکر جواب - گریۂ غم کی بڑہی یون آب و تاب -

آب و تاب جاتی رہنا - چمک دمک جاتی رہنا - رونق مٹجانا - فقرہ - چار دن کی بیماری مین چہرے کی ساری آب و تاب جاتی رہی -

---

[ع] یہ آبنائے بحر قلزم مین داخل ہوتی ہی جو عرب اور افریقہ کے درمیان مین ہی -

[س] یہ محاورہ ایجاب کے ساتھ بھی مستعمل ہی مگر کم - جیسے اب ایسے چاقو چلے ہین کہ اُنپر چار دن آب رہتی ہی اور سلب کے ساتھ زیادہ ہی اسلیے نفی کے ساتھ قائم کیا گیا -

[لا] بنسلوچن اسی واسطے کہتے ہین کہ بانس مین اسکی پیدائش ہوتی ہی -

آب و تاب کہنا ۔ث۔ چمک دمک کہنا۔ **رشک** ؎ خجل تھے دانتون سے موتی
لبون سے لعل بدخشں۔ تمہارے عہد مین کون آب و تاب رکھتا تھا۔

آب و تاب کہو دینا ۔ چمک اور جلا مٹا دینا۔ **مسرور** ؎ عارض نے
ترے چمک چمک کر۔ آیئنے کی آب و تاب کہو دی۔

آب و تاب گہٹا دینا ۔ چمک دمک کم کر دینا۔ لطافت اور خوبی کم کر دینا فقرہ۔ اطلس کی بار ہا تہہ
لگا کر تمنے اسکی آب و تاب گہٹا دی۔ فقرہ۔ یہ لفظ بدل دو اسنے سارے فقرے کی
آب و تاب گہٹا دی ہی۔

آب و تاب گہٹجانا ۔ لازم۔

آب و تاب مٹا دینا ۔ دیکھو آب و تاب کہو دینا۔ **ناصر** ؎ ہنسکے جب آئینے
دیا منھ سے جواب۔ لعل و گوہر کی مٹادی آب و تاب۔

آب و تاب مٹجانا ۔ لازم۔

آب و خور ۔ ف۔ مذکر۔ دانہ پانی۔ رزق مجازاً زندگی۔ **بحر** ؎
آب خور تہا جو وہ چونی مرے آگے نہ کہلی۔ بچگیا آج مین اژدر کا نوالا ہو کر۔

آب و خورش ۔ظث۔ف۔ مؤنث۔ کہانا پانی۔ رزق۔ مشہور
شعر ؎ یہ غلط کہتے ہین سب آب و خورش جیتے ہین۔ لخت دل کہاتے ہین
اور خون جگر پیتے ہین۔

آب و دانہ ۔ ف۔ مذکر۔ کہانا پانی۔ رزق۔ **ظفر** ؎ میٔ پیئین گے روز
اور کہائین گے ہم نقل و گزک۔ جب تلک قسمت مین آب و دانہ میخانے کا ہی۔
اسیر ؎ کرتے نہین دہان ہوس اصدف کیطرح۔ رکھتے ہین آپ مثل گہر
آب و دانہ ہم۔ اصل معنی اسکے رزق ہی کے ہین مگر استعمال کے دیکھتے ہوے
مختلف مقامات پر مختلف تعبیرین چسپان ہوتی ہین جو ذیل مین لکھی جاتی ہین

نمبر (۱) تقدیر۔ **نادر** ؎ کیا زبردست آب و دانہ ہی گہر کا دیکہنا۔ نکلا دریا سے
تو کیسا جا پہنچا کان مین۔ **بحر** ؎ اڑ کے پہنچا مین وہان لیگئی تقدیر جہان
آب دانے کو مین اپنے سلیے در سمجہا۔

نمبر (۲) زندگی **بحر** ؎ نکلے خزان مین باغ سے یہ کہکے ہمصفیر۔ دیکھین گے
پہر بہار اگر آب و دانہ ہی۔

فائدہ۔ ہم مسلمانون کے اعتقاد مین ہر دانہ ہر قطرہ کسیکے واسطے مقدر ہی کہ ضرور
اسکو پہنچے گا اس لیے رزق مقدر کے معنی پر اسکا اطلاق ہوتا ہی۔

آب و دانہ اٹھا لینا ۔ نمبر (۱) وطن یا مقام قیام کا چہڑا دینا۔
بحر ؎ خداوندا اٹھا لے آب و دانہ۔ قفس سے پہر سوے گلشن نفر ہو۔
نمبر (۲) کہانا پانی بند کرنا۔ **بحر** ؎ پیا سے جمال کے ہین تو ہو کے وصال کے
خالق نے آب دانہ ہمارا اٹھا لیا۔

آب و دانہ اٹھجانا ۔ سفر ہونے نوکری چہوٹنے اور دنیا سے کوچ ہونے پہ
بولتے ہین کہ اسکا آب و دانہ یہان سے اٹھ گیا۔ **اسیر** ؎ رہ کے گا تیرے
گہر مین تہین پہر قفس نہ دام۔ صیاد آب و دانہ ہمارا اگر اٹہا۔ **رشک** ؎
خون دل پینے مین غم کہانے مین کل پڑنے لگی۔ اٹھگیا دنیا سے شاید میرا آب و دانہ آج
فقرہ۔ میرزا معلوم ہوتا ہی کہ اب تمہارا آب و دانہ ہمارے یہان سے اٹھا۔

آب و دانہ بند کرنا ۔ دانہ پانی نہ دینا۔ فقرہ۔ بے زبان جانورون کا
آب و دانہ بند کرنا اچھا نہین۔

آب و دانہ بند ہونا ۔ لازم۔

آب و دانہ حرام کر دینا ۔ کہانا پانی ناگوار اور تلخ کر دینا یا چہڑا دینا۔
صبا ؎ جوہری پر ترے دُر دندان۔ آب دانہ حرام کرتے ہین۔

آب و دانہ حرام ہوجانا - لازم - اور آب و دانہ حرام رہنا بھی ہی **خلیل** ؎ آب دانہ عشق گیسوؤن رہا ہم پر حرام - مر گئے جھٹکے اسی زنجیر کے کھاتے ہوئے -

آب و دانہ حرام ہی - قسم - لیکن یہ قسم بطور جزا ہی اسکے لیے شرط کی ضرورت ہوتی ہی - فقرہ - تم پر آب و دانہ حرام ہی اگر سرکار سے میری سعی نہ کرو -

آب و دانہ ملنا - کہانا پانی ملنا - رزق پہنچنا - **بحر** ؎ ملے دشمن کے ہاتھون آب دانہ قدرت رب ہی - رہے مرغ چمن صیاد کے گھر میہمان برسون - اور اسیطرح میسر ہونا بھی بولتے ہین **ظفر** ؎ اسیرون کو ترسے نام محبت مین بجز آنسو - میسر اے ستمگر آب دانہ ہو تو کیونکر ہو -

آب دانے کا کہین سے کہین لیجانا - رزق اور مقسوم کا ایک جگہہ سے دوسری جگہہ لیجانا - **بحر** ؎ آب دانہ نے مجھے کہان لایا - نہ ملا چین عمر بہر مجھکو - **رشک** ؎ آب دانہ مجھکو لایا ہی وہان جس باغ مین - ننگ ہی صیاد کو مرغ چمن کے نام سے -

آب دانے کی بات ہی - قسمت کی بات ہی - فقرہ - کہان مین کہان کلکتہ یہ آب دانے کی بات ہی -

آب دانے کی کشش - قسمت کا جذب - روزی کی کشش - فقرہ - یون تو ہم یہان کاہیکو آتے آب دانے کی کشش لے آئی - اور آب دانے کا زور بھی اسی معنی مین مستعمل ہی -

آب دانے کے ہاتھہ ہی - قسمت کے اختیار مین ہی - **میر حسن** ؎ کہان تم کہان ہم ہوا یہ جو ساتھہ - یہ تھی بات سب آب دانے کے ہاتھہ -

آب و رنگ - ف - مذکر - آب و تاب - مجازاً رونق - رنگ - بہار - **آتش** ؎ وہ آب و رنگ کہان ہے رخ یار کا گل پر - ہزار آنکھہ ہو نرگس کی وہ نگاہ نہین - **ولہٗ** ؎ مرغ چمن کے نالون سے ہی یہ صدا بلند - قابل ہی دید کے یہ طلسم آب و رنگ کا -

آب وضو - مذکر - نمبر (۱) وہ پانی جس سے وضو کرین - **داغ** ؎ نہ دہو آب وضو سے داغ پیشانی کو اے زاہد - ارے نادان یہ ہٹانے سے ہٹیگا و سیاہی - نمبر (۲) وہ پانی جس سے وضو کر چکے ہون (یعنی ہاتھہ پاؤنکا دہوون) جسے غسالہ کہتے ہین - فقرہ - آب وضو طاہر ہی مطہّر نہین -

آب و طعام - ظ ث - کہانا پانی - **اسیر** ؎ آب و طعام ترک کیا اُسنے میرے بعد - حیلے ہین غیر کے کہ یہ روزے قضا کے ہین - اور آب و غذا بھی کہا ہی - **وزیر** ؎ زخم کھاؤن یار کی تلوار کا پانی پیون - غیر کا احسان نہ لون آب و غذا کے واسطے -

آب و گل - ف - مونث - نمبر (۱) ظ ث - پانی مٹی - **ناسخ** ؎ آب و گل مین جسطرح زاہد نہان ہوجاے زر - منہہ سے ہی انکار زر کا اور دلمین جاے زر - نمبر (۲) ظ ث - قالب جسم - **آتش** ؎ قید ہستی سے ہنوز آزادگی حاصل کہان - روح سے چہوٹا ہی یہ زندان آب و گل کہان - **ناسخ** ؎ آب و گل مین اڑ گیا ہی توسن عمر روان - توڑ کر تار نفس کو تازیانہ کیجیے - نمبر (۳)؎ سرشت - خمیر - **بحر** ؎ ممزوج آب و گل مین ہی سوز و گداز عشق - قطرہ کبھی ہی اپنی طبیعت شرر کبھی -

؎ اصل لفظ آب و دانہ واو عاطفہ کے ساتھہ ہی اہل زبان اُردو کو واو عاطفہ حذف کرنے کی ضرورت یہ ہوئی کہ جن ترکیبون مین ہاے مختفی کو یاے تحتانی سے بدلتے ہین تو بسبب مضاف ہوجانیکے وہان واو عاطفہ لا نادرست نہین ہوتا اور اگر واو عاطفہ کی ضرورت سے ہاے مختفی کو یاے تحتانی سے نہ بدلین تو زبان ہاتھہ سے جاتی -

؎ حضرت آدم علیہ السلام جو تمام انسانون کے باپ تھے قدرت نے انکا خمیر پانی اور مٹی سے تیار کیا تھا اسلیے جو اصلی مادہ برائی بھلائی کا ہی جسکو طینت کہتے ہین اُسے آب و گل سے بھی تعبیر کرتے ہین -

آب و گل مین ہونا - طینت مین ہونا - رند ؎ آب و گل مین جو تھی فاداری
خاک بھی اُڑ کے کو بکو نہ گئی - **قلق** ؎ آب و گل مین ہی انکی مکر و دغا -
قوم کی قوم ہی یہ اہل جفا -

آب و نان - ظٔث - ف - کھانا پانی - رزق - **مومن** ؎ - آب و نان کے
لیے گر زور کمین - رستمان زمانہ تیغ بسپر - **کیف** ؎ پیٹ کی خاطر نہ دہو
آبرو سے ہاتھ کیف - مُنھ کی کِھلوائے نہ تجھکو آب و نان کی احتیاج -

آب و نمک - ف - مذکر - مرد - ذائقہ - فقرہ - اس کھانے کا آب و نمک
خوب درست ہی -

آب و ہوا - ف - مونث - نمبر (۱) پانی اور ہوا -
ان معنی مین جہان اِسکا استعمال ہوتا ہی وہان اُسکی تاثیر اور کیفیت مراد ہوتی ہی مثلاً
جب کہتے ہین کہ آب و ہوا کیسی ہی تو مقصود یہ ہوتا ہی کہ آب و ہوا کی تاثیر اچھی ہی
یا بُری - **ناسخ** ؎ اشک اور آہ کی یہ آب و ہوا کا ہی اثر - آئے شادی جو مرے
گھر مین وہین غم ہوجائے - **کیف** ؎ جنتِ کوچۂ جانان سے جو باہر نکلون -
پا بزنجیر کرے آب و ہوائے دوزخ -

نمبر (۲) رُت موسم - فقرہ - چھینٹا پڑتے ہی آب و ہوا بدلگئی اب وہ لُو کہان -
نمبر (۳ عـ) رنگ ڈھنگ - **اسیر** ؎ نالے کرنے سے مرے آنسو بہانے سے مرے
اور ہی آب و ہوا ہی گلشن ایجاد کی -

آب و ہوا اچھی یا بُری ہونا - آب و ہوا کی تاثیر اچھی یا بُری ہونا **مصحفی**
؎ باغ سرسبز ہی اور آب و ہوا اچھی ہی - کیجئے سیر کوئی دم کو فضا اچھی ہی -
بحر ؎ بُری ہی آب و ہوا صیدگاہ فرقت کی - ہوا یہ زار کہ پشہ مجھے عقاب ہوا

اور آب و ہوا خوب اور عمدہ اور خراب اور ناقص بھی بولتے ہین - فقرہ - برہما مین
روزگار تو خوب ملتا ہی مگر افسوس وہان کی آب و ہوا خراب ہی -

آب و ہوا بدلجانا - نمبر (۱) آب و ہوا کی تاثیر بدلجانا - فقرہ - اب وہان
جانے مین کچھ ہرج نہین آب و ہوا بدلگئی ہی -
نمبر (۲) موسم بدلنا - رُت پھرنا - فقرہ - اب سردی کہان مارچ کا مہینا آتے ہی
آب و ہوا بدلگئی -

آب و ہوا بگڑ جانا - آب و ہوا کی تاثیر مین نقصان پیدا ہوجانا -
جس سے بیماریان پھیل جاتی ہین - فقرہ - عفونت کی وجہ سے آب و ہوا
بگڑ جاتی ہی -

آب و ہوا راس نہ آنا یا راس نہونا - آب و ہوا کا مزاج کے موافق
نہونا - **آتش** ؎ نازک حباب جو سے بھی میرا مزاج تھا - راس آئی اس
چمن کی نہ آب و ہوا مجھے - **مومن** ؎ آب و ہوائے ملک محبت راس نہین ہی ہمکو تو
ہوتے ہین لاغر اور زیادہ جتنا ہم غم کھاتے ہین -

آب و ہوا کا اختلاف - آب و ہوا کا تغیر تبدل - **رند** ؎
کیا اختلاف آب و ہوا ہی زمانے مین - ہین اشک گرم گاہ و گہے آہ سرد ہی
ولہ ؎ خار و خس ہوتے ہین پیدا جس جگہہ تھے سرو گل - کیا چمن
مین اختلاف آب و ہوا کا ہوگیا -

آب و ہوا کی ناموافقت - ناسازی - آب و ہوا کی طبیعت سے مخالفت
کیف ؎ خانہ غیر کا ای حور لقا قصد نہ کر - ناموافق ہی بہت آب و ہوائے
دوزخ - **خلیل** ؎ اشک بے تاثیر نالہ بے اثر ہی دیکھیے - کیا مرض
ناسازیِ آب و ہوا پیدا کرے - **وزیر** ؎ رنج دل افزون ہوا ہی میرا اشک آہ سے

عـ؎ یہ معنی آب و ہوا کے اور اسیطرح اکثر الفاظ جو غیر موضوع لہ مین مستعمل ہوتے ہین انمین قرینۂ مقام کا لحاظ شرط ہی یعنی
باغ وغیرہ کی جگہ آب و ہوا رنگ ڈھنگ بہار عالم نقشے کے معنی مین ہوگا یہ نہ کہینگے فلان شخص کی آب و ہوا کچھہ اور ہی -

ہی بہت ناسازیہ آب و ہوا بیمار کو۔

آب و ہوا مین اعتدال نہونا - آب و ہوا مین خرابی پیدا ہونا خلیلؔ ع
ہوا فساد اُڑو بلبلو خزان آئی - چمن کی آب و ہوا مین اب اعتدال نہین۔

آب و ہوا مین سمّیت آجانا - آب و ہوا مین ایسا فساد پیدا ہوجانا جس
سے وبا پہیل جاے - فقرہ - آب و ہوا مین سمیت آگئی ہی وباے ہیضہ سے
موت کا بازار گرم ہی۔

آب ہونا - ظ ث نمبر (۱) پانی ہوجانا - پگہل جانا - آتشؔ ع تاثیر دار لوگ
ہین اللہ کے نقیر - سنگ صنم ہو آب جو ہم ذکر ہُو کرین — ذوقؔ ع
(پگہل جاے)
ڈرتا ہون خنجر اُسکا نہ بہ جاے ہوکے آب - میرے گلے مین نالۂ آہن گداز ہی
بحرؔ ع آئی خزان ہزار کا دل آب ہوگیا - روز وصال گل شب سر غاب ہوگیا۔
نمبر (۲) شرمندہ ہونا - مومنؔ ع دیکھ اُس لب کی گوہر افشانی -
ہوگیا آب ابر نیسانی۔
نمبر (۳) ضایع ہونا - برباد ہونا - مومنؔ ع ہوا بگڑی دعاہاے سحر کی
ہوئی آب آبروے مژگان تر کی۔
نمبر (۴) آسان ہوجانا - مومنؔ ع اُسی ابر کی ہین دُر افشانیان -
کہ یون آب ہو علم یونانیان۔
نمبر (۵) باڑہ چمک جلا ہونا - فقرہ - اس تیغ ان موتیون اور اس آئینے
مین کیا آب ہی۔

آبی - ف - یہان ی نسبت کی ہی - نمبر (۱) ظ ث - پانی مین رہنے والا
صباؔ ع مثل دیوانہ بہت شاہد آبی کف لاے - وہ پری سیر کو جبدن لب دریا نہ گیا
عرشؔ ع شور دریا کا نہین ذوقت مین تیری بحر حسن - مردم آبی
کیا کرتے ہین شیون آب مین۔
نمبر (۲) ہلکا ہلکا نیلا رنگ - ذوقؔ ع دیکھنا آبی دوپٹا مُنہ پہ اُسکے
وقت خواب - برج آبی مین ہی مہ یا مہر روشن آب مین - اسیرؔ ع
ہین حباب لب جو شرم سے پانی پانی - جب سے دیکھا ہی ترے پیرہن آبی کو۔
نمبر (۳) روٹی کی ایک قسم ہی جسمین گھی دودہ نہین پڑتا اور تنور مین پکتی ہی -
شیرمال کی ضد - ذوقؔ ع پاتا گرداب سے ہی گردہ نان آبی -
تیری بخشش سے جو دریا کا معین ہی کفاف۔
نمبر (۴) وہ زمین جسمین آب پاشی ہوتی ہو - فقرہ - آبی زمین ہی تمنے اتنی جمع
کیون گھٹا دی (محکمہ بندوبست)
فارسی مین بہی کو بھی کہتے ہین۔

آبیار - ظ ث - ف - کہیتون اور درختون مین پانی دینے والا - بحرؔ ع
بہت شباب ہا آبیار سبزۂ خط - ہوا ہی آب سے اب چشمۂ ذقن خالی۔

آبیاری - ظ ث - ف - مونث - ی مصدری ہی باغون اور کہیتون مین
پانی دینا - سینچنا - ناسخؔ ع رُلایا مجھکو جب برسون تب آباد ہی قامت
ہوا ہی سرو بیدا باغبان کی آبیاری سے - اسیرؔ ع سوکھ جائیگی اپنی کشت امید
نہ کریگی جو آبیاری آنکھ۔

آبا - ظ ث - ع - اب کی جمع - باپ دادا - اگلی پیڑہیان - غالبؔ ع
سو پشت سے ہی پیشۂ آبا سپہ گری - کچھ شاعری ذریعۂ عزت نہین مجھے -

آباو اجداد - اب وجد کی جمع - دیکھو آبا - فقرہ - یہ رسم اُنکے آبا و اجداد
سے چلی آتی ہی۔

آبائی - آبا کیطرف منسوب - باپ دادا والی چیز - فقرہ - اس فقیر حقیر کو

نظر بقومیت آبائی سپاہگری عــــہ المحققین خطاب دیا ہوگا (عود ہندی)

آباے عُلوِی - نو آسمانون سے کنایہ ہی یا سات سیارہ ستارون سے

آباد - ف - (اسکی اصل آباس معلوم ہوتی ہی جسکے معنی سنسکرت مین بنا ہین) ضد ویران - نمبر (۱) آدمیون سے بسا ہوا - بھرا ہوا - معمور - (مقام کے لیے) **ناسخ** ؎ ہی جو دل آہون سے خالی جان لو ویرانہ ہی - کام رہتا ہی دُہوین سے خانۂ آباد کو - **اسیر** ؎ عالم مین کہان یہ شان و شوکت - آباد یہ خانہ تا قیامت

اور مکین کی طرف بھی منسوب ہوتا ہی - فقرہ - برزن بیگ خان کے کٹڑے مین جُلاہے بہت آباد ہین **سحر** ؎ خانہ ویرانی ہی قسمت مین کہان آباد ہون - اُسطرف نکلے مترک اپنا جدہر کو گھر بنے -

نمبر (۲) ظت - پھلا پھولا - سر سبز شاداب - (باغ کی صفت مین) **سحر** ؎ رنگ کملائیگا اکدن خون بلبل باغبان - آئیگی اکدن خرابی گلشن آباد پر -

نمبر (۳) خوشحال - خوش وخرم - سلامت برقرار - فقرہ - خوش رہو بابا آباد رہو (فقیرونکی صدا) **انشا** ؎ لو فقیرونکی دعا ہر طرح آباد رہو - خوش رہو جین کرو تازے رہو شاد رہو - **نسیم** ؎ ہم غریبون کو بھی ملجاتے ہین پیمانۂ عشق - یا رب آباد رہے صحبت میخانۂ عشق -

نمبر (۴) رونق پر - چہل پہل کی جگہہ - **غالب** ؎ کم نہین جلوہ گری مین ترے کوچے سے بہشت - یہی نقشہ ہی وہلے اسقدر آباد نہین -

آبادان - نث - ف - آباد کا مزید - دیکھو آباد - نمبر ۱ و نمبر ۲ - **سوز** ؎ ای غم یار اکدن دودن - بس زیادہ نہو جیسے مہمان - تم تو بیٹھے ہو پاؤن پھیلا کر - اپنے گھر جاؤ خانہ آبادان - **مومن** (رباعی) ؎ تھا لائق سیر گرچہ گلزار جہان - جان بخش و طرب خیز و خوش و آبادان - پر ہمکو برنگ داغ لالہ کیا حظ -

سودے مین کٹی بہار حسرت مین خزان - یہ اگلی زبان ہی اب فصیح نہین سمجھی جاتی

آبادانی - ف - مؤنث - ضد ویرانی - نمبر (۱) ظت - بستی آبادی - فقرہ شہر کی آبادانی دیکھہ آہ سرد کھینچی غریب الوطنی پر کمر چست کی - (فسانۂ عجائب) آبادان کیطرح یہ بھی اگلی زبان ہی اب فصیح نہین ہی -

نمبر (۲) چہل پہل - فقرہ - نقالون سے محفل کی آبادانی ہی - (یہ فقرہ صرف نقالون سے سنا گیا ہی -)

نمبر (۳) خیر طلبی - ترقی خواہی - مثل - جسکا کھائیے اُن پانی اُسکی کیجے آبادانی - ان معنو مین اسی مثل تک محدود ہی -

آباد رکھنا - نمبر (۱) معمور رکھنا - بسا رکھنا - مکان اور مکین دونون کی نسبت آتا ہی - فقرہ - سرکش رعایا کو آباد رکھنے سے کیا حاصل ہی -

نمبر (۲) عــہ سلامت اور برقرار رکھنا - خوش وخرم رکھنا - فقرہ - رعایا کو آباد رکھنے سے ملک ہمیشہ بنا رہتا ہی - **آتش** ؎ کیا بادۂ گلگون سے مسرور کیا ہی آنکھ نے - آباد رکھے داتا ساقی تری محفل کو - **داغ** ؎ ہی عجب شہر مصطفٰے آباد - اسکو رکھنا مرے خدا آباد -

نمبر (۳) رونق پر رکھنا - فقرہ - اپنے چلتے تو ہمنے اس کوچے کو بہت آباد رکھا

آباد رہنا - نمبر (۱) بھرا پُرا رہنا - بسا رہنا - (مکان و مکین دونون کیلیے) **آتش** ؎ کون ہی جو تری دوری مین نہین مرتا ہی - ایک گھر رہنے نہ دیگی شب ہجران آباد - **قلق** ؎ تا ریاست تو یہ نہو برباد - دم سے دونون کے گھر رہے آباد - فقرہ - یہی رات دن کی بیگار ہی تو رعایا آباد رہچکی -

نمبر (۲) سلامت اور برقرار رہنا - خوش خُرّم رہنا - **سوز** ؎

عــہ ان معنو مین دعا اور التجا کے ساتھہ زبانون پر زیادہ ہی -

صنم کے غم غریبون بیکسون کے مونس و ہمدم - آلٰہی تاقیامت تو رہے آباد دنیا مین

رشک ؎ افصح ہند مین آباد ہی اقلیم سخن - یاآلٰہی رہین آباد جناب ناسخ -

اوران معنون مین طنزاً بھی کہتے ہین - داغ ؎ آباد رہین حضرت دل

انسے یقین ہی - یہ خوب ہی مٹی مری برباد کرینگے - فقرہ - آباد رہو ہمین تو خوب غارت کیا

نمبر (۳) ظت - سرسبز و شاداب رہنا - وزیر ؎ رہے آباد دامن صحرا -

وان لڑانیکو آنکھین آ ہو ہی - رند ؎ سیر کی خوب بہرے پہول چننے شاد رہے

باغبان جاتے ہین گلشن ترا آباد رہے -

نمبر (۴) رونق پر رہنا - فقرہ - پہلے تو یہ چوک بہت آباد رہتا تھا خدا جانے

اب کیون سونا ہی -

آباد کرنا - نمبر (۱) بسانا (مکان اور مکین دونون کیلیے) آتش ؎

مکین ہر معنیٔ روشن مکان ہر بیت موزون ہی - غزل کہتے نہین ہم چندگہر آباد

کرتے ہین - قلق ؎ دیکھیے چلکے تربت فرہاد - مسکن قیس کیجیے آباد -

فقرہ - واہ آپ نے کمرون مین آباد بھی کیا تو کن بازاری عورتون کو -

نمبر (۲) بہرنا - خالی کی ضد (آغوش کے ساتھ) گرم کرنا - (پہلو کے ساتھ)

نوازش ؎ گود مین غیر کی رہا برسون - ابتو آغوش کر مرا آباد - صبا

؎ کیا ای صنم تری دل عاشق مین جانہ تھی - پہلو کیا رقیب کا آباد کسلیے -

نمبر (۳) رونق بخشنا - صبا ؎ جشن نوروز مبارک تمہین ای بادہ کشو -

پہر بہار آئی ہی پہر میکدہ آباد کرو - آتش ؎ کوچۂ یار مین ہی روشنی اپنے

دم کی - کعبۂ دیر کرین گبر و مسلمان آباد - فقرہ - کبہی تم بھی آکے سونی محفل کو آباد کرو

آباد ہونا - نمبر (۱) بسا ہونا (مکان اور مکین دونون کے واسطے) وزیر ؎

دلمین ہی عشق ترا یاد تری غم تیرا - رہزنون سے ہوئی آباد یہ منزل قاتل -

ناسخ ؎ شہر دم مین ہوتے ہین آباد جنکے حکم سے - ایکدن اُنکے لیے بھی

گوشۂ ویرانہ ہی - گلزار نسیم ؎ گلزار جواہرین مین آکر - آباد ہوئی وہ یاسمن بر

داغ ؎ دل برباد مین آباد ہوئے عشق و جنون - کوئی بستی نہین بہتر

مرے ویرانے سے -

نمبر (۲) رونق پر ہونا - بہرا پُرا ہونا - صبا ؎ فصل گل ہی زاہد ونکو غم ہی

میکش شاد ہین - مسجدین سونی پڑی ہین بہٹیان آباد ہین - مومن ؎

رہتے ہین جمع کوچہ جانا نمین خاص و عام - آباد ایک گہر ہی جہان خراب مین -

نمبر (۳) بہرنا - خالی کی ضد (آغوش کے ساتھ) گرم ہونا (پہلو کے ساتھ)

مسرور ؎ عاشق معشوق دونون ہون شاد - پہلو آغوش سب ہون آباد

آبادی - ف - مونث - نمبر (۱) بستی اُجاڑ کی ضد - فقرہ - اب یہان سے

آبادی بہت قریب ہی - ؎ کوئی ویرانہ آتش کوئی آبادی نہین باقی -

تلاش گوہر مقصود مین کیا خاک چہانی ہی -

نمبر (۲) چہل پہل - رونق - بحر ؎ میرے ہی دم سے تہی سب آبادی

میکشو میکدہ خراب ہی اب - ظفر ؎ کبہی دیکھے محل یان اور دیکھی اُنمین

آبادی - کبہی دیکھی خرابی اور اک ویرانہ سا دیکھا -

نمبر (۳) تعداد ساکنین - فقرہ - آپ کو ہندوستان کی آبادی معلوم ہی بعض

مسلمان عورتون کا نام بھی ہوتا ہی جیسے آبادی خانم - آبادی جان -

آبرو - (بلا اضافت آب) ف - مونث - حرمت - ع - نمبر (۱) قدر و منزلت

شرف - غالب ؎ آبرو کیا خاک اُس گل کی کہ گلشن مین نہین - ہی گریبان

ننگ پیراہن جو دامن مین نہین - داغ ؎ حسرت جسرآبرو کی سلیمان کو

رہی - یثرب مین ہی وہ مرتبہ مور ضعیف کا - قلق ؎

رونق مسند جہانبانی - آبروے نگین سلطانی -

نمبر(۲) ناموس - عصمت - نواب مرزا شوق ؎ آبرو جان میری جائیگی تیری تو اسمین بھی بن آئیگی - جانصاحب ؎ آبرو لینے کا یہ رہتا ہی طالب رات دن - نسکٹا خواجہ سرا بیری مرا مطلوب ہی -
(خواجہ سرا کا نام)

نمبر(۳) امارت وجاہت - صبا ؎ چاہیے عقبیٰ کی عزت کا خیال - منعمو یہ آبرو اچھی نہین -

نمبر(۴) حیثیت عرفی - فقرہ - ہتک عزت کی نالش مین آبرو کا اندازہ کرکے سرکار جرمانہ کرتی ہی -

نمبر(۵) ساکھ اعتبار - فقرہ - روپیہ کہان مگر لالہ جی کی آبرو بنی ہوئی ہی

نمبر(۶) بی بی - زوجہ فقرہ - یہ تمہاری آبرو ہی اسکا بہت خیال کرو - یہان درحقیقت آبرو بی بی کے معنی مین نہین ہی بلکہ مطلب یہ ہوتا ہی کہ بی بی کی ذلت میان کی ذلت اور بی بی کی عزت میان کی عزت ہی جیسے کہتے ہین کہ اب یہ تمہاری آبرو ہو چکی -

نمبر(۷) شرم - لاج - داغ ؎ الہی اشک ندامت کی آبرو رکھنا - یہ بیکسی مین برے وقت پر ضرور آیا -

آبرو اُتارنا - نمبر(۱) ذلیل کرنا - رشک ؎ ہجر مین برسات جب آئی تو مین نے لاکھ بار - آبروے ابر اُتارا مِی چشم دریا بار سے -

نمبر(۲) بے حرمت کرنا عصمت و ناموس مین دہبا لگانا - فقرہ - کیا غضب ہی کہ چار شہدے ملکر جس عورت کی چاہین آبرو اُتارلین -

آبرو اُترنا - لازم - نمبر(۱) فقرہ - وہان ایسا ڈہول ڈہبا ہوتا ہی کہ جو گیا اُسکی آبرو اُتر گئی -

نمبر(۲) جانصاحب ؎ چال دریا پر کسیکی کام کر ہی جائیگی - موتی خانم آبرو اکدن اُتر ہی جائیگی -

آبرو بچانا - نمبر(۱) عزت محفوظ رکھنا - بحر ؎ ہوے بے آبرو ہم آپکے آگے گھڑی بھر مین - بچائی کیونکر آ سُنے نے اپنی آبرو برسون -

نمبر(۲) عصمت و ناموس محفوظ رکھنا - فقرہ - آجکل گھر مین کوئی مرد نہین اور بدمعاشونکا یہ زور ہی کہ راتون کو گھر ہاندتے ہین - خدا ہی آبرو بچائے (عو)

آبرو بچنا - لازم - نمبر(۱) فقرہ - آج تک خدا کی حفظ و عنایت سے آبرو بچی ہوئی ہی -

نمبر(۲) فقرہ - زیور اسباب گیا بہاڑ مین آبرو بچی یہی کیا کم ہی (عو)

آبرو بخشنا - توقیر بڑہانا - مرتبہ زیادہ کرنا - غالب ؎ تمنے مجھکو جو آبرو بخشی - ہوئی میری وہ گرمیِ بازار - سحر ؎ آبرو بخشی سُبہا مین مُنھ کو اُجیالا کیا - طرۂ زر اپنا دے گلگیر کو نذرانہ شمع -

آبرو بڑہانا - عزت اور توقیر زیادہ کرنا - مرتبہ بڑہانا - اسیر ؎ فروغ پیر مغان ہی ہماری محنت سے - گھٹا کے خون بڑہائی ہی آبروے شراب

آبرو بڑہنا - لازم - بحر ؎ بڑہی ہی گریۂ عاشق سے آبروے فراق - فلک ہی اپنی نظر مین حباب جوے فراق - کیف ؎ کیا عجب آبروے حسن جو خط سے بڑہجاے - اکثر آجاتا ہی آندہی کے بھی شامل پانی -

آبرو بڑی دولت ہی - جملہ - عزت کو بہت عزیز رکھنا اور قدر کرنا چاہیے - رشک ؎ آبرو دولت دنیا مین بڑی دولت ہی - ڈوب مرنا مگر اے رشک نہ رسوا ہونا - اور آبرو بڑی چیز ہی - آبرو بڑی نعمت ہی بھی مستعمل ہی -

آبرو بگاڑنا - ذلیل اور بے حیثیت کرنا (دوسرے کو یا اپنے آپ کو) فقرہ - میان جانے بھی دو کسیکی آبرو بگاڑنے سے کیا حاصل - فقرہ کیسکا کیا گیا روپیہ برباد کرکے تمنے اپنی آبرو بگاڑ دی -

آبرو بگڑنا - ذلیل ہونا بے حیثیت ہونا - فقرہ - اتنا خرچ کروگے تو دو ہی دنمین آبرو بگڑ جائیگی -

آبرو بنانا - نمبر (۱) ٹہاٹہ اور حیثیت درست کرنا - فقرہ - ہین تو فاقہ مست مگر آبرو خوب بنائے رکہتے ہین -

نمبر (۲) ساکہ اور اعتبار پیدا کرنا - فقرہ - روپیہ تو ہی نہین مگر لالہ جی اپنی سچائی اور خوش معاملگی سے آبرو بنائے ہین -

آبرو بنی ہونا - نمبر (۱) حیثیت درست ہونا - عزت سلامت رہنا - رشک
ع دنیا مین آبرو کا مزہ ہی بنی رہے - تدبیر سے بناتے ہین پانی عبث عبث
فقرہ - خدا کرے آپ کی آبرو بنی رہے -

نمبر (۲) ساکہ اور اعتبار قائم رہنا -

آبرو بیچنا - عزت سے درگذرنا - بحر ع دینے والے کا کب احسان گدا لیتے ہین
آبرو بیچکے ٹکڑا فقرا لیتے ہین -

آبرو پانا - شرف اور عزت حاصل ہونا - مرتبہ بڑہنا - رشک ع
سر تو جدا ہوا تھا مگر پائی آبرو - یہ مرتبہ جدا تری تلوار سے ملا - صبا
ع آبرو پائی ہی اپنے آنسوؤن کے تارسے - ایک گوشہ ہی ہمارے دامن تر کا سحاب

آبرو پر بنجانا - نمبر (۱) عزت اور مرتبے مین فرق آنا - فقرہ - اچھی ضمانت کی کہ عدالت مین کہچے کہچے پہرے آبرو پر بنگئی -

نمبر (۲) عصمت اور عفت مین فرق پڑنا - فقرہ - دیکھو بیگم زمانہ برا ہی اکیلی ہمسائے مین نہ جایا کرو - ایسا نہو کسیدن دشمنونکی آبرو پر بنجاے -

آبرو پر پانی پہر جانا - نمبر (۱) عزت اور قدر جاتی رہنا - صبا ع
تری موج تبسم پر خضر کا دم نکلتا ہی - پہرا جاتا ہی پانی آبروے آب حیوان پر -

نمبر (۲) بے عصمت ہونا -

آبرو پر پانی پہیر دینا - متعدی - نمبر (۱) فقرہ - اس لڑکے کے چال چلن نے تو خاندان کی آبرو پر پانی پہیر دیا -

نمبر (۲) فقرہ - او بدمعاش تونے تو میری آبرو پر پانی پہیر دیا - (عو)

آبرو پر حرف آنا - نمبر (۱) عزت اور مرتبے مین فرق آنا - ذوق ع
حرف آیا جو آبرو پہ مری - ہین یہ چشم پُرآب کی باتین -

نمبر (۲) حرمت اور عصمت مین خلل پڑنا - فقرہ - دیکھو خانم جان یہ صحبت اچھی نہین کہین آبرو پر حرف نہ آجاے -

آبرو پیدا کرنا - نمبر (۱) ناموری اور شرف حاصل کرنا - صبا ع
آبرو کی جو صفات فقرا سے پیدا - صورت وصل ہوئی ذات خدا سے پیدا -
فقرہ - اُنہون نے اپنے باپ دادا سے زیادہ آبرو پیدا کی -

نمبر (۲) ساکہ اور اعتبار بہم پہنچانا - فقرہ - سچے بیوپار کا کیا کہنا دیکھو ساہو جی نے کیسی آبرو پیدا کی -

آبرو تھامنا - عزت اور قدر و منزلت کا محفوظ رکہنا - نصیر ع
ہجر مین دزات گریان چشم تو ہی پر نصیر - آبرو اُسکی پڑی ہی آستین کہتامنی
لکھنؤ والے اسجگہ آبرو سنبھالنا بولتے ہین -

آبرو تہوڑی سی ہی یا ذرا سی ہی - یہ جملہ وہان بولا جاتا ہی جہان یہ کہنا مقصود ہوتا ہی کہ تم اُنکے مقابلے کے نہین ہو تمکو ایسا نہ چاہیے -

آتش ؎ ہرگز اُن دانتون سے کر نانہ صفا کا دعوٰے ۔ آبرو تیری ہی ای دُرِ ثمین

تھوڑی سی ہی۔ بول چال مین یہ محاورات زیادہ یون ہین تھوڑی سی آبرو ہی۔ ذراسی آبرو ہی۔

آبرو تیرے ہاتھہ ہی ۔ جملہ عزت کا بچانا تیرے اختیار مین ہی۔ مشہور شعر مناجات کا

؎ فضل تیرا ہر بشر کے ساتھہ ہی۔ آبرو بندونکی تیرے ہاتھہ ہی۔ اس محاورہ مین

تیرے کی کچہہ تخصیص نہین ہی حاضر و غائب سب کے ساتھہ مستعمل ہی۔ آتش ؎

ہمجان دل ہی طلبگار سلوک شمشیر۔ آبرو اپنی ہی اب ابروے خمدار کے ہاتھہ۔

آبرو جانا یا جاتی رہنا ۔ نمبر(۱) عزت و قدر جاتی رہنا۔ غالب ؎

ہر بوالہوس نے حسن پرستی شعار کی۔ اب آبروے شیوۂ اہل نظر گئی ؎ آبرو جاتی

رہیگی آپکی۔ تیجراب اُس سے کنارہ خوب ہی۔

نمبر(۲) بے عصمت ہونا۔ نواب مرزا شوق ؎ آبرو جان میری جائیگی۔

تیری تو اسمین بھی بن آئیگی۔

آبرو جا کے نہین آتی ۔ مَثَل۔ عزت ایسی چیز ہی کہ گئی تو پہر نہین ملتی۔

ناصر ؎ جان کیطرح نہ کیونکر ہو عزیز۔ آبرو جا کے نہین آتی ہی۔

آبرو جان سے زیادہ عزیز ہی ۔ یہ جملہ آبرو کی تعریف مین بولا جاتا ہی۔

آبرو جگ مین رہے تو بادشاہی جانیئے ۔ عزت و حرمت دنیا مین رہے

تو بادشاہی سمجہنا چاہیے۔ یہ مَثَل آبرو کی کمال تعریف مین بولی جاتی ہی۔

آبرو چاہنا ۔ نمبر(۱) عزت اور مرتبے کی خواہش کرنا۔ فقرہ۔ آبرو چاہتے ہو تو پڑہو لکھو

نمبر(۲) موجودہ عزت کی سلامتی چاہنا۔ آتش ؎ پیش منعم نہین کم مایہ کی عزت ہوتی

آبرو چاہے تو دریا سے کنوان دور رہے۔

آبرو خاک مین ملا دینا ۔ نمبر(۱) عزت کا ضایع کرنا (اپنی یا دوسرکی) رشک

؎ نظر میکشان سے گر گر جاے ۔ آبرو خاک مین ملاے شراب۔ ظفر ؎

ملائی خاک مین سب آبرو آئینے کی تمنے ۔ اور اسپر پہر تمہارے روبرو یہ بہیجا آیا۔

نمبر(۲) عصمت ناموس کا برباد کرنا۔ (اپنی یا کیکی) قلق ؎ پاس ناموس پہر

نہ رکھون گی۔ آبرو خاک مین ملا دون گی۔

آبرو خاک مین ملجانا ۔ نمبر(۱) مومن ؎ خاک مین ملجاے یا رب بیکسی کی

آبرو۔ غیر میری نعش کے ہمراہ روتا جاے ہی۔ اسیر ؎ پیکان تیر یار سے

کرتا ہی آسری۔ ڈرتا ہون خاک مین نہ ملے آبروے دل۔

نمبر(۲) فقرہ۔ (مان کا خطاب بیٹی سے) لڑکی بدچلنی سے تیری آبرو خاک مین ملگئی۔

آبرو خراب کرنا ۔ شان کے خلاف کوئی کام کرنا۔ مسرور ؎

بزم رندا مین جا کے ای واعظ ۔ آبرو اپنی کی خراب عبث۔

آبرو خراب ہونا ۔ عزت و قدر جاتی رہنا۔ ظفر ؎ ہوگا کیا حاصل جو ہو گی

آبرو میری خراب ۔ دیدۂ تر میرے پیچھے ہاتھہ کیون دہو کر پڑے۔

آبرو دار ۔ نمبر(۱) شریف۔ ذی عزت ۔ ذی مرتبہ۔ داغ ؎ غیر کا خون

بہانا مری تربت پہ ضرور ۔ آبرو دار کی مٹی کہین برباد نہو۔

نمبر(۲) غیرت دار۔ داغ ؎ بات کا زخم کوئی بہرتا ہی۔ آبرو دار اس سے مرتا ہی

آبرو دار آدمی ۔ نمبر(۱) شریف آدمی ۔ فقرہ ۔ آبرو دار آدمی کہین

پاجی کے منہ لگتے ہین۔

نمبر(۲) غیرت دار آدمی۔ فقرہ ۔ آبرو دار آدمی کو بات بھی تلوار کی برابر ہی۔

اسجگہہ غیرت دار زیادہ بولتے ہین۔

آبرو دو کوڑی کی ہوجانا ۔ عزت اور حرمت کا مٹ جانا۔

فقرہ۔ جوارون مین بیٹھہ بیٹھکر اُسکی آبرو دو کوڑی کی ہوگئی ۔ اور آبرو کوڑی کی

یا ٹکے کی ہوجانا بھی بولتے ہین۔

آبرو دینا - نمبر (۱) متعدی - عزت بخشنا - ناسخ ؎ دی ہی خالق نے ازل سے آبرو تلوار کو - کیون نہ آنکھون پر جگہہ ہو ابروے خمدار کو -

نمبر (۲) لازم - توقیر گنوانا - رشک ؎ آگے عزت کے حواس خمسہ کی وقعت نہین آبرو دیکر نہ لون حاصل کبھی پنجاب کا -

نمبر (۳) لازم - بےعصمت ہونا - جانصاحب ؎ - موتی خانم ہی سڑک پر مردون کا ازدحام - آبرو دو گی چلی تو دیکھنے تالاب ہو -

آبرو ڈبو دینا - عزت کھونا - فقرہ - اُسنے بُری صحبت مین بیٹھکر اپنے خاندان کی آبرو ڈبو دی -

آبرو ڈوب جانا - نمبر (۱) قدر و منزلت جاتی رہنا - صبا ؎ ڈوبی ہر ایک شاہد آبی کی آبرو - مجمع بتون کا ہی لب دریا نہان مین عرش ؎ آبرو ڈوبی جو فرقت مین تو ڈوبی جان بھی - قطرۂ اشک ندامت بڑھکے دریا ہو گیا

آبرو رکھنا - نمبر (۱) متعدی - عزت بچانا - شرم اور بات رکھہ لینا - آتش ؎ خدا نے فقر فاقے کی گھڑی مین آبرو رکھی - توکّل نے بٹھایا جب کبھی اُٹھے گدائی کو - داغ ؎ الٰہی اشک معصیت کی آبرو رکھنا - یہ بیکسی مین بُرے وقت پر ضرور آیا - اور ان معنون مین آبرو رکھہ لینا بھی مستعمل ہے - بحر ؎ محتسب کا دور ہی اللہ رکھہ لے آبرو - آتش ترے نہ آنچ آئے کسی میخوار پر - آتش ؎ دیدۂ تر سے ہمارے ہو گیا ہی سامنا آبرو چشم سے رکھہ لے خدا برسات کی -

نمبر (۲) لازم - ذی مرتبہ اور ذی عزت ہونا - فقرہ - حضور ہم اگرچہ غریب ہین مگر آبرو رکھتے ہین -

آبرو رہجانا - نمبر (۱) بات اور لاج رہجانا - عزت محفوظ رہنا - ناسخ ؎ آگے گشت آرزو کے آبرو میری رہی - برق ہی گرتی جو مین باران رحمت مانگتا - بحر ؎ بلا سے جان نکلجاے آبرو رہجاے - کُھلے کسی پہ نہ پردہ شکستہ حالون کا -

نمبر (۲) ناموس و عصمت کا محفوظ رہنا - فقرہ - بڑی بیگم آج میلے مین بُری پھنسی تھین مگر خیر ہوئی آبرو رہگئی -

آبرو ریزی - عزت کی خرابی اور بربادی - مصحفی ؎ ہبلا اس فتنہ انگیزی سے حاصل - کیسی آبرو ریزی سے حاصل -

آبرو ریزی کرنا - ذلیل کرنا - فقرہ - کیسی آبرو ریزی کرنے سے کیا فائدہ -

آبرو ریزی ہونا - لازم - رند ؎ ہو نہ راز عشق افشا آبرو ریزی نہو پھوٹ بہنا تو اگر اے چشم گریان چھوڑ دے -

آبرو ساری روپے کی ہی - جملہ یعنی روپے پیسے سے سب کی عزت ہوتی ہی - اور روپے کی جگہہ دولت کا لفظ بھی بولا جاتا ہی -

آبرو سلامت رہنا - نمبر (۱) قدر و منزلت قائم رہنا - بحر ؎ بے زر کیا نہین کچھہ غم یہ بڑی دولت ہی - آبرو اپنی سلامت رہے ایمان رہے -

نمبر (۲) ناموس و عصمت باقی رہنا - فقرہ - بھولی عورت اور اوباشون کے صحبت آبرو کیونکر سلامت رہے -

آبرو سنبھالنا - عزت بچائے رکھنا - مصحفی ؎ نہین کچھہ مال و دولت کے ہین لالے - پر انسان آبرو اپنی سنبھالے -

آبرو سے پیش آنا - بزرگداشت کرنا - قلق ؎ آبرو سے ہر ایک پیش آیا - فلس ماہی پہ سکّہ بٹھلایا -

آبرو سے درگزرنا - عزت و حرمت کی پروا نہ کرنا - مسرور ؎

نت نیا صدمہ جان پر گزرے - ایسی ہم آبرو سے درگزرے -

آبرو سے رہنا - آن بان کے ساتھہ رہنا - عزت بنائے رکھنا - **صبا** ؎ عروج اہلِ کرم کے لیے ہی دنیا مین - کس آبرو سے ہوا پر سحاب رہتا ہے -

آبرو سے مِلنا - نمبر (۱) آبرو سے پیش آنا - فقرہ - ہم اُنکے پاس گئے تھے وہ بہت آبرو سے ملے -

نمبر (۲) مقصود یون حاصل ہونا کہ کوئی بات اپنی شان کے خلاف نہو - **بحر** ؎ یون تو خرمن کو مین گوڑے کے برابر سمجھا - آبرو سے جو ملا دانہ تو گوہر سمجھا -

آبرو سے ہاتھہ اُٹھانا - آبرو سے درگزرنا - **قلق** ؎ لوگو مجھہ نانصیب کو نہ ستاؤ - اب مری آبرو سے ہاتھہ اُٹھاؤ -

آبرو سے ہاتھہ دہونا - آبرو سے درگزرنا - **کیف** ؎ پیٹ کی خاطر نہ دہونا آبرو سے ہاتھہ کیف - منہ کی کہلوائے نہ تجھکو آب و نان کی احتیاج

آبرو سے ہین - اچھے حال مین ہین - عزت اور شان سے ہین - فقرہ - وہ اِس سرکار مین بڑی آبرو سے ہین -

آبرو کا بھوکا - عزت کا خواستگار - فقرہ - رزق جو قسمت کا ہی وہ تو مل ہی رہیگا ہم تو آبرو کے بھوکے ہین -

آبرو کا پاس - عزت کا لحاظ - حرمت کا خیال - **قلق** ؎ آبرو کا بھی کچھہ نہین تجھے پاس - محض یہ امر ہی خلاف قیاس - **ذوق** ؎ برنگ آئنہ چشم پرآب ہے میری - گرانہ اشک کیا پاس آبرو میرا - پاس کی جگہہ خیال اور لحاظ بھی مستعمل ہی -

آبرو کا پیاسا - نمبر (۱) عزت کا طلبگار - **کیف** ؎ - دو نعمتین دے یارب دونون جہانمین مجھکو - دیدار کا ہون بھوکا پیاسا ہون آبرو کا -

نمبر (۲) کسی کی عزت کا دشمن - فقرہ - پاجی ہمیشہ شریف کی آبرو کا پیاسا رہتا ہی -

آبرو کا صدقہ جان - حرمت پر جان قربان - **رند** ؎ معرکے مین عشق کے سر کا نہ پاؤن - آبرو کا جان کو صدقا کیا -

آبرو کرنا - عزت اور قدر کرنا - آؤ بھگت سے پیش آنا - **کیف** ؎ - یوسف بھی بیوفا ہو تو الفت نہ چاہیے - جو اپنی آبرو نہ کرے اُسکی چاہ کیا - **صبا** ؎ بلا کے آپنے خوب آبرو ہماری کی جبین پہ عرق انفعال لیکے چلے

آبرو کم کرنا - نمبر (۱) آبرو گھٹا دینا - فقرہ - کسیکا کیا قصور تمہارے چال چلن نے تمہاری آبرو کم کردی -

نمبر (۲) بزرگداشت کم کرنا - فقرہ - وہ ملے تو مگر آبرو کم کی - ان معنی مین مصدر اصلی ہی کے ساتھہ ہی - یہ نہ کہین گے کہ ملے تو مگر آبرو کم کردی

آبرو کم ہونا - لازم - نمبر (۱) فقرہ - سوال تو پورا ہوا مگر آبرو کم ہوگئی - نمبر (۲) فقرہ - ملاقات تو ہوئی مگر جیسی امید تھی آبرو اُس سے کم ہوئی - اسجگہہ مصدر اصلی ہی کے ساتھہ بولتے ہین -

آبرو کھونا - نمبر (۱) عزت ضایع کرنا ؎ بٹنے نے ای رشک کھوئی آبرو - تیری آنکھون نے کیا رسوا تجھے - **بحر** ؎ آبرو کھوئی ہی محو رُخِ زیبا ہوکر - بیڑیان پہنی ہین اُس زلف پہ شیدا ہوکر -

نمبر (۲) حرمت گنوانا - عصمت مین داغ لگانا - **نواب مرزا شوق** ؎ - یہ بھی اِک آبرو کا کھونا تھا - نام بدنام سب مین ہونا تھا - **قلق** ؎ - مین نہین ایسے لاڈ اُٹھانے کی - آبرو کھوئیگی گھرانے کی -

آبرو کے پیچھے پڑنا - عزت و حرمت کا دشمن ہونا - فقرہ - اُس غریب نے تمہارا کیا بگاڑا ہی جو تم اُسکی آبرو کے پیچھے پڑے ہو - اور آبرو کے درپے ہونا اور لاگو ہونا بھی بولتے ہین - **معروف** ؎ اس چشم تر کے درکو تیغا کرد بلا سے ہی آبرو کے درپے یہ بار بار رونا -

آبرو کی چیز - جس چیز سے حیثیت درست ہو - فقرہ - یہ جوڑا گھر مین تہ ہنیو آبرو کی چیز ہی کہین آنے جانے کیواسطے لگا رکھّو

آبرو گرہ مین باندھنا - عزت کو عزیز رکھنا - **بحر** (رباعی) ؎ دنیا مین یہ کچھ کساد بازاری ہی - تذلیل کمال اہل جوہر کی ہی - اندیشہ ہی سبکو آبروریزی کا گوہر نے گرہ مین آبرو باندھی ہی -

آبرو گنوانا - دیکھو آبرو کھونا - نمبر (۱) **گلزار نسیم** ؎ الفت مین ہی آبرو گنوانی کب چشمۂ مہر مین ہی پانی -

نمبر (۲) **جان صاحب** ع موتی کے لیے آبرو چینّی نے گنوائی -

آبرو گھٹانا - عزت و مرتبہ کم کر دینا - **ناسخ** ؎ دے گھٹا کو نہ مرے دیدۂ تر سے نسبت - آبرو میری نہ ہمچشمون سے اے یار گھٹا - **ظفر** ؎ ابر کو تو پانی پانی تیرے گریے نے کیا - آبروے بحر بھی اے دیدۂ پرنم گھٹا

آبرو گھٹنا - لازم -

آبرو لٹنا - نمبر (۱) عزت اور مرتبے کا برباد ہونا - فقرہ - یہان تو راہ چلتے آبرو لُٹتی ہی -

نمبر (۲) بے حد آبرو ملنا - **رشک** ؎ موتی لٹتے ہوئے دیکھے ہین دریا دریا آبرو لٹتی ہی اُس بحر سخا کے گھر مین -

آبرو لوٹ لینا - ظلث - بے عصمت کر دینا - **مسرور** ؎ جب گئے مست سبوے دختر رز - لوٹ لی آبروے دختر رز -

آبرو لینا - نمبر (۱) بے عزت اور ذلیل کرنا - **بحر** ؎ جو آب سنے کی جاے ہم مکدر ہون - وہ کون ہین جو کسیکی ہین آبرو لیتے -

نمبر (۲) بے حرمت اور بے عصمت کرنا - **جان صاحب** ؎ - لی مفت چُننی لعل نے موتی کی آبرو - سچی خبر یہ لائی ہی گوہر ہمارے پاس -

آبرو مٹا دینا - دیکھو آبرو کھونا - **رشک** ؎ مٹائی آبروے گریہ ایسی بخت واژون نے - ہنسی آتی ہی انکو جب مرے آنسو نکلتے ہین -

آبرو مٹجانا - دیکھو آبرو پر پانی پھرنا نمبر ۱ - **داغ** ؎ تری گلی مین ترے دل کا نقش ہو کے رہا - رقیب مٹ نہ گیا میری آبرو ہوکر **قلق** ؎ گھر سے باہر اگر نکالا قدم - آبرو ساری مٹ گئی اُسدم -

آبرو ملنا - عزت و شرف حاصل ہونا - **صبا** ؎ آبرو حسن کی دولت سے ملی ہی تمکو - رنگ کندن سا ہی زردار نظر آتے ہو - **کیف** ؎ ہاتھہ پھیلانا نہ پیش اغنیا اے مفلسو - آبرو بھی صورت آب گُہر ملتی نہین -

آبرو موتی کی آب ہی - جملہ - عزت بہت نازک چیز ہی ذرا سی بات مین جاتی رہتی ہی - **ہلال** ؎ سچ ہی کہ آبرو کوئی موتی کی آب ہے - تمنے جو ڈر کہا مری عزت بگڑ گئی - **مرزا دبیر** ؎ لینا نہ منھہ پہ ڈہال کہ ہستی حباب ہے - دینا نہ آبرو کہ یہ موتی کی آب ہے -

آبرو مین بٹّا لگا دینا - نمبر (۱) عزت مین خلل ڈالنا - فقرہ - ایک کے بُرے چال چلن نے سارے خاندان کی آبرو مین بٹا لگا دیا -

نمبر (۲) ساکہ کی نسبت - فقرہ - بے ایمانی کی تول لالہ جی کی آبرو مین بٹا لگا دیگی -

نمبر(۳) عصمت وناموس کے لیے - فقرہ - دیکھو بُوا یہ چلن اچھا نہین کہین آبرو مین بٹا لگاؤ گی؟ (عو) اور آبرو مین داغ اور دہبا لگانا بھی بولتے ہین -

آبرو مین بٹا لگ جانا - لازم -

آبرو ہونا - قدر اور عزت ہونا - مرتبہ بڑہنا - **غالب** ؎ ہوا ہی شہ کا مصاحب پہرے ہی اِتراتا - وگرنہ شہر مین غالب کی آبرو کیا ہی - **کیف** ؎ اَبرُو کا حسن اور بھی افشان سے بڑہگیا - جوہر سے آبرو ہوئی شمشیر کے لیے

آبَلا گلے پڑے - مثل - جہان کوئی جان بوجہ کر جھگڑے مین پڑتا یا مصیبت مین پہنستا ہی وہان بولتے ہین -

آبلَہ - ف - (مرکب ہی آب اور لہُ سے - لہ کلمہ تصغیر ہی جیسے چراغلہ جگنو کو کہتے ہین) مذکر - چھالا - پھپولا - **ناسخ** ؎ اپنے دن پھرینگے دشت غربت مین اگر - آبلہ ہر ایک تلوے کا گہر ہو جائیگا

آبلہ پا - نمبر(۱) (بغیر اضافت آبلہ) وہ شخص جسکے پاؤنمین چھالے پڑے ہون **بحر** ؎ سیر اُس سبزہ عارض کی ہی دشوار بہت - ای دلِ آبلہ پا راہ مین ہین خار بہت - **آتش** ؎ راہ صحرا مین جنون کیون نہ رکھے سرگشتہ - جستجو آبلہ پایونکو ترے خار کی ہی -

نمبر(۲) (باضافت آبلہ) پاؤن کا چھالا - **ذوق** ؎ ہم تبرک ہین بس اب کرلے زیارت مجنون - سر پہ پھرتا ہی لیے آبلۂ پا ہمکو -

آبلہ پائی - مونث - پاؤن مین چھالے پڑے ہونا **بحر** ؎ ای جنون کچھ نہ ملا آبلہ پائی کا مزہ - گوکھرو پاؤنمین کیون خار مغیلان نہوا -

آبلۂ فرنگ - ف - مذکر - وہ بیماری جسکو باد فرنگ اور آتشک بھی کہتے ہین یہ مرض زمانۂ قدیم مین نہ تھا ہندوستانمین اہل ہند اور اہل فرنگ کے اختلاط سے بسبب اختلاف طبائع کے پیدا ہوا - طب کی پرانی کتابونمین اسکا ذکر نہین ہی -

آبلے بھرنا - چھالونمین مواد کا بھر جانا - **داغ** ؎ اگر آبلہ ہی بھرا ہوا تو ہر ایک داغ جلا ہوا - جسے ہمنے سینے مین دی جگہ نہ وہ دل سے خوش نہ جگر سے خوش

آبلے بہنا - چھالون سے مواد جاری ہونا - **رند** ؎ دل مرا شیشہ نہ تھا دیتا صدا جو ٹوٹ کر - بہگیا ہمراہ اشک اِک آبلہ سا پھوٹ کر -

آبلے پڑ جانا - چھالون کا پیدا ہو جانا - **ظفر** ؎ ای طبیب آبلے پڑ جائینگے ہاتھون مین ترے - نبض بیمار تپ عشق کو ہر بار نہ چھو - **آتش** ؎ کون سرگردان نہین ہی جستجوے یار مین - پڑ گئے ہین پاے شیخ و برہمن مین آبلے - **برق** ؎ نہین ہین قطرہاے اشک سوزان ہجر جانا نین - پڑے ہین آبلے اپنی زبان خار مژگان مین -

آبلے پکنا - چھالون مین پیپ پڑنا - **آتش** ؎ ہمنشین دل نہین اِک آبلہ سا پکتا ہی - جی مین آتا ہی بہرون چیر کے پہلو کانٹے -

آبلے پھوٹ بہنا - پھپھولونکا پھوٹ کر مواد بہنا - **وزیر** ؎ آبلے پھوٹ بہے دل کے بھر آئین آنکھین - سیپ مین آب گہر آتو ہی گوہر کے عوض

آبلے پھوٹنا - نمبر(۱) چھالے ٹوٹنا - **نسیم** ؎ سینے مین سے کچھ آئی آواز پھوٹا کوئی آبلہ جگر کا - **آتش** ؎ پھوٹ کر آبلون نے خشک زبانین ترکین - تمسے شرمندہ مین ای خار مغیلان نہ گیا -

نمبر(۲)ع[1] حسرت نکلنا یا دل کا غبار نکلنا - **رند** ؎ کیا گلے ہونگے یار سے ملکے - آج پھوٹین گے آبلے دل کے - **بحر** ؎ آبلے پھوٹین کہین موتی اُتارو کان سے - دل مین چُبھتی ہی نکالو کیل اپنی ناک سے -

آبلے پھوڑنا - نمبر(۱) چھالے کو دبا کر یا کسی نوکدار چیز سے توڑنا - **ناسخ** ؎ فرقت ساقی مین آتا ہی خیال ہی سکشو - شیشہ ہی آبلہ دل اسکا پھوڑا چاہیے

[1] عہ اسجگہ جمع ہی کے ساتھ بولتے ہین اور دل کے ساتھ زیادہ مستعمل ہی -

نمبر(۲) عـــہ بھڑاس نکالنا - دل کی حسرت پوری کرنا - آتش ؎ پاؤن کے چھالے
تو نذر خار صحرا کر چکے - پھوڑیے اب چلکے دل کے انجمن مین آبلے -

آبلے پیدا ہونا - آبلے نکلنا - ظفر ؎ آبلہ پیدا ہوا داغ دلِ مضطر کے
پاس - چاہیے تھا واقعی شیشہ بھی ہان ساغر کے پاس - وزیر ؎
سوے دریا نگہ گرم سے دیکھا کس نے - آبلے سیپ مین پیدا ہوے گوہر کے عوض -

آبلے تپکنا - چھالے مین مادّہ آجانے سے جلن ہونا - قلق ؎
آلہی خیر ہو کچھ آج رنگ بیڈھب ہی - تپک رہا ہی کئی دن سے آبلہ دل کا -

آبلے توڑنا - دیکھو آبلے پھوڑنا نمبر ا - اسیر ؎ ہمجنس کے ہمجنس نہین
درپئے ایذا - توڑے نہ کبھی خار مژہ آبلۂ اشک - آتش ؎ آبلے پاؤن کے
کیا تو نے ہمارے توڑے - خار صحراے جنون عرش کے تارے توڑے

آبلے ٹوٹنا - لازم - غافل ؎ کسی کا دل نہ مکدر ہو وہ غبار ہو نہین
نہ ٹوٹے آبلہ جس سے وہ نوک خار ہو نہین - نسیم ؎ کی گھر ریزی ہمارے
آبلون نے ٹوٹ کر - تھا متاع عمر جو وقف بیابان ہوگیا -

آبلے چھلنا - چھالونمین خراش ہوجانا - میر ؎ ڈوبا لوہو مین دیکھنا سر خارَ
حیف کوئی بھی آبلہ نہ چھلا -
تسلیم ؎ بے سبب آنا نہین آنکھون سے یہ خونناب کا - چھل گیا ہی
آبلہ شاید دل بیتاب کا -

آبلے ڈالنا - چھالے پیدا کر دینا - ذوق ؎ نہ ڈال آبلے ای گرمی فغان
مُنہ مین - کہ چپکا بیٹھ رہون بھر کے گھنگنیان منہ مین - آتش ؎ -
اسقدر مجھسے زمانیکی ہوا ہی برخلاف - کیا عجب بوے حنا ڈالے بدن مین آبلے -

عـــہ دیکھو آبلے پھوٹنا نمبر(۲) کا حاشیہ -

آبلے مرجھانا یا سوکھنا - آبلون کا زور اور اُبھار گھٹنے لگنا - چھالون کا
خشک ہونا - تسلیم ؎ جیتے جی سوزدرون سے چین کیا ہم پائین گے -
بے مرے کا ہیکو دل کے آبلے مرجھائین گے - ولہ ؎ آبلے پا کے
جنون کے سوکھنے پاسے نہین - پیچلی ہی سوے صحرا پھر مری وحشت مجھے -

آبلے نکلنا - آبلے پیدا ہونا - ناسخ ؎ آبلے چیچک کے جب نکلے عذار
یار پر - بلبلونکو برگ گل پر شبہۂ شبنم ہوا -

آبند ہونا - آ کے بند ہجانا - آ کے جم جانا - فقرہ (محسوسات مین)
گھوڑا کھلا ہاتھی آبند ہا - (معقولات مین) ظفر ؎ ناگہان اُس خال
لب کا یون تصور آبند ہا - اُڑ کے پڑ جاے کسیکی جیسے کنکر آنکھ مین -

آبَننا - جان پر سختی گزرنا - سخت مصیبت یا آفت مین مبتلا ہونا - مومن
؎ کیا کہون تجھسے کہ مجھپر کیا بنی - دل گیا کسطرح کیسی آبنی - جرأت ؎
یہ درد دل سے آخر آبنی بیمار پر تیرے - کرے ہین ذکر کچھ اور اب جنہین
تھا فکر درمان کا -

آبنوس - مذکر - یہ لفظ عربی فارسی مین مشترک ہی یہ تحقیق نہین کہ فارسی سے
عربی مین گیا ہی یا عربی سے فارسی مین آیا ہی - اور اشتقاق کی طرف جو
خیال کیا جاتا ہی تو عبرانی زبان مین ہَبْنُم جمع ہَبْنِی یا آبنی کی ہی اور لاطینی
زبان مین ابینیس ہی - آبنی پتھر کے معنی مین ہی چونکہ یہ لکڑی بھی سخت
اور وزنی ہوتی ہی اسوجہ سے اسکو آبنوس کہتے ہین - اور حرفون کا قرب دیکھا
جاتا ہی تو آبنوس کو ابینیس سے جو لاطینی ہی قرب زیادہ ہی - مگر یہ نہین معلوم
ہوسکتا کہ آبنوس سے ابینیس مشتق ہی یا بالعکس -
ایک درخت ہی جسکی لکڑی سخت اور نہایت سیاہ عـــہ ہوتی ہی - اُسکے صندوقچے

عـــہ سرخ اور سبز رنگ کی بھی ہوتی ہی - اور یہ درخت جزیرہ لنکا اور مڈاگاسکر مین پیدا ہوتا ہی -

اور کنگھیان وغیرہ بناتے ہین-

آبنوس کا کُندہ - آبنوس کا موٹا ٹکڑا - اور مزاحاً پھبتی کے طور پر بہت موٹے اور کالے آدمی کو کہتے ہین-

آبنی سر آپنے چھوڑ پرائی آس - مثل - جب اپنے اوپر مصیبت پڑے تو چاہیے کہ انسان خود اپنی تدبیر کرے - دوسرے کا آسرا نہ رکھے مثل مین آپنے الف ممدودہ سے ہی مگر فصحا الف مقصورہ کے ساتھ بولتے ہین-

آبنے - کلمۂ حقارت - مذاق - غصے یا پیار سے کسیکو بلانا -

آبے سونٹے تیری باری کان چھوڑ کنپٹی ماری[۱] - مثل - کسی کام کے کرنے مین جب بار بار ناکامی ہوتی ہی تو اُسکی آخر تدبیر کیوقت کہتے ہین- یہ مثل فصحا کے استعمال مین نہین ہی-

آبے لونڈے جابے لونڈے کرنا - جب کوئی خادمہ وقت گزاری کرتی اور حیلے حوالے مین دن تمام کرتی ہی تو عورتین کہتی ہین کہ تو تو ہمیشہ آبے لونڈے جابے لونڈے کرکے دن گزار دیتی ہی - یہ دلی کی بول چال ہی لکھنو مین نہین سنا -

آبیٹھنا - نمبر(۱) آکے بیٹھ جانا - رشک ؎ لطافت ہی تو مانند نگہ آنکھوں مین آبیٹھو چھپاؤ اپنی صورت پردہائے چشم مردم سے - رند ؎ جذبۂ دل نے کیا تھین کھینچا - بے بلائے جو پاس آبیٹھے -

نمبر(۲) آکے جم جانا - جم بیٹھنا - فقرہ - اب تو یار لوگ آبیٹھے دیکھین کسکا مُنہ ہی جو اُٹھا دے -

نمبر(۳) پیوست ہونا - درآنا - جیسے تیر سینے پر آبیٹھا -

آبیل مجھے مار - یہ مثل وہان بولی جاتی ہی جہان کوئی اپنے ہاتھون آپ مصیبت مین پڑے - اور یون بھی بولتے ہین - آبیل مجھے بھکوس نہین تو مین تجھے بھکوسون -

فصل الف ممدودہ مع بائے فارسی

آپ - ھ - نمبر(۱) خود - صبا ؎ خود پرستی کا جو سودا ہوگیا - آپ مین اپنا تماشا ہوگیا -

نمبر(۲) ضمیر مخاطب تعظیم کے لحاظ سے وہ تعظیم واقعی ہو خواہ طنزاً آتش ؎ بہتر دکھائی دین کہین شمس و قمر سے آپ - دیکھین جو آئنے کو ہماری نظر سے آپ

فقرہ - آپ بھی طرفہ معجون ہین -

نمبر(۳) جہان مزید تعظیم ملحوظ ہوتی ہی وہان غائب کو حاضر قرار دیکر ضمیر غائب

[۱] مشہور ہی کہ شیخ چلی (ہندوستان کے ظریف نہین تھے) مان کے کہنے سے چار روٹیان لیکر گھر سے کمانیکو نکلے جب بھوک لگی تو ایک درخت کے نیچے بیٹھکر کہنے لگے کہ ایک کھاؤن دو کھاؤن تین کھاؤن یا چارون کو کھاؤن اتفاقاً اُس درخت پر چار پریان رہتی تھین وہ سنکر بہت پریشان ہوئین اور یہ سمجھین کہ ہمارے کھانیکا قصد ہی اُنمین سے ایک گھبرا کر بولی کہ اے شخص تو ہمارے کھانیکا ارادہ نکر ہم تجھکو ایک توا ایسا دین کہ جب تو اُس سے روٹی مانگے وہ فوراً دے شیخ چلی یہ سنکر نہایت خوش ہوئے اور توا لیکر سرا مین آئے اور بھٹیاری سے اُسکے اوصاف بیان کرکے کہا کہ خبردار اسکو بدلنا نہین بھٹیاری نے امتحان کیا تو واقعی بات صحیح تھی اُسنے بدل لیا شیخ چلی بھٹیاری کے فریب سے غافل وہان سے اپنے گھر آئے اور مان سے توے کے اوصاف بیان کیے مان نے امتحان کیا تو بالکل غلط پایا اُنکو بہت لعنت ملامت کی شیخ چلی بہت پشیمان ہوئے اور پھر چار روٹیان لیکر اُسی درخت کے پاس پہنچے اور اُسی تدبیر اول سے ایک کڑاہی پریون سے حاصل کی لیکن نکی بیوقوفی سے وہ کڑاہی بھی بھٹیاری نے لے لی اس مرتبہ بھی شیخ چلی امتحان کیوقت اپنی مان سے پشیمان ہوئے - تیسری مرتبہ پھر چار روٹیان لیکر اُسی درخت کے پاس پہنچے اور پریونکو بہت دھمکا کر کہا کہ تمنے ہمکو دو مرتبہ فریب دیا ہی اب کی مرتبہ تمکو ضرور کھاؤنگا جب پریون نے بھٹیاری کا حال سنا تو تاڑ گئین کہ اُسیکا فساد ہی اس مرتبہ پریون نے اونکو ایک رسی اور ایک سونٹا دیا اور کہا کہ اُس سرا مین پہلے رسی کو چھوڑ دینا اُسکے بعد سونٹے سے کہنا آبے سونٹے تیری باری کان چھوڑ کنپٹی ماری شیخ چلی سرا مین پہنچے پہلے تو رسی کو چھوڑ دیا اُسنے بھٹیاری کو باندھ لیا - اور پھر سونٹے سے کہا - سونٹے نے مارنا شروع کیا بھٹیاری جب پٹی تو بہت پریشان ہوئی اور توا کڑاہی دیکر شیخ چلی سے پیچھا چھڑایا یہ خوش خوش اپنے گھر آئے اور تمام عمر چین سے گزاری اُسوقت سے مشہور ہوکر یہ جملہ مثل ہوگیا -

کی جگہ یہ ضمیر مخاطب تعظیماً لاتے ہین - **ناسخ** خلل انداز ہو کیونکر ابلیس - ہی خدا آپ کی امت کیطرف -

نمبر (۴) اپنا - اپنے - (مثل) آپ (اپنا) کاج مہاکاج - (مثل) آپ (اپنی) بیتی کہون کہ جگ بیتی -

نمبر (۵) اپنی ذات (مثل) آپ سے اچہا خدا - **وزیر** ؎ ڈہونڈا ہی جسنے اُسکو تو پایا ہی آپ مین - دیکہو کہ قرب بندیکو ہی کیا خدا کے ساتھ -

نمبر (۶) آپ سے آپ - خود بخود - مشہور مطلع ؎ ہمنشین جب مرے ایام بہلے آئین گے - بن بلاسے مرے گہر آپ چلے آئین گے - **وزیر** ؎ پس از مردن مری سرگشتگی کا ہی اثر باقی - جو رکہین سنگ مدفن آپ گردش ہو فلاخن کو -

نمبر (۷) ہوش و حواس - خودی - **مومن** ؎ ہم تا سحر آپ مین نہین تھے کیا جانے رہے وہ کسکے گہر رات - **ناسخ** ؎ شراب پیکے ہوا یہ مین ناتوان بیخود - کہ ناسخ آپ مین آنا ہوا محال مجھے -

نمبر (۸) اشارہ ذات باری تعالے کیطرف - **نکہت** ؎ وہی آئنے مین وہی سنگ مین ہی - غرض آپ ہی آپ ہر رنگ مین ہی - جملہ آپ ہی آپ ہی (اللہ ہی اللہ ہی) یہ معنی اسی ترکیب کے ساتھ پیدا ہوتے ہین -

نمبر (۹) کسی سے مخاطب ہو کر دوسرے کی طرف بطور اسم اشارہ بھی بولا جاتا ہی (ایک شخص سے مخاطب ہو کر دوسرے کی نسبت) آپکی تعریف کیجیے -

نمبر (۱۰)[عہ] بطور تاکید زائد بھی آتا ہی - **مومن** ؎ سنگ ہی امتحان تاثیر حسن عشق کا - ہم ادہر کہتے ہین آپ اور وہ اُدہر کہتے ہین آپ -

عہ ایسے مقام پر ضمائر آپ کے لفظ سے مستغنی ہین مگر باعتبار زبان کے آپکا زائد لانا خلاف فصاحت نہین ہی -

نمبر (۱۱) ظرف جمع کے لیے بھی آتا ہی - **بحر** ؎ [عہ] اے زاہدان خشک یہ غیرت کا مقام ہی آگاہ آجتک نہین خالق کے گہر سے آپ - ظاہر ہی مرغ قبلہ نما بھی گواہ ہی - کعبے کی سمت پوچھتے ہین جانور سے آپ - بول چال مین جب ایک جماعت کی طرف اشارہ کرتے ہین تو یون کہتے ہین کہ آپ لوگ یا آپ سب صاحب

آپ آپ[عہ] **کرنا یا کہنا** - خوشامد کرنا - فقرہ - ہم تو دن بہر آپ آپ کیا کرتے ہین اور آپکا مزاج ہی نہین ملتا - فقرہ - ہمارا تو آپ آپ کہتے منہ سوکہتا ہی اور وہ خیال ہی مین نہین لاتے -

آپ آپ کو - نمبر (۱) اپنی اپنی طرف - فقرہ - براتی سب آپ آپکو چلدین گے کام دولہا دلہن سے پڑے گا -

نمبر (۲) اپنی اپنی ذات کو - **نجست** ؎ ہر وقت لب گور سے دیتی ہی صدا خاک سمجھے رہین آپ آپ کو سلطان دگر اخاک -

آپ آپ مین - آپس مین - **ظفر** ؎ عاشق جو ہوے اُسپہ ظفر کافر و دیندار - آپ آپ مین سب سبحہ و زنار کہی ٹوٹ - فصحاے لکھنو سے نہین سنا

آپ آپ ہی ہین وہ وہی ہی - یعنی آپ مین اور اُسمین بڑا فرق ہی بہلا آپ سے اُسکو کیا نسبت -

آپ آئے بہاگ آئے - مثل - آپ آئے ہمارے دن بہرے نصیب جاگے -

آپ اب[عہ] **خیر سے گہر کو سدہارئیے** -

عہ تعظیمی الفاظ جو خوشامد کے لیے ہین سب اس محل پر بولے جاتے ہین آپ آپ کی کوئی تخصیص نہین ہی حضور حضور کرنا خداوند خداوند کرنا بھی ویسا ہی ہی جیسے آپ آپ کرنا -

عہ ان جملو نمین اور مثل انکے اور جملون مین بہی آپ کی تخصیص نہین ہی اور ضمائر کے ساتھ بھی بولے جاتے ہین -

آپ بلی ناگہ کے تو نہین آئے ہین -

آپ گہر سے لڑکر تو نہین چلے ہین -

آپ نے صبح کو کسکا مُنھ دیکھا تھا - جب کوئی زبردستی بگڑتا اور جھگڑتا ہے اور خواہی نخواہی کسیکے سر ہوتا ہے تو یہ جملے کہے جاتے ہین -

آپ اپنے حال مین ہونا - خود اپنی مصیبت یا فکر مین گرفتار ہونا -
رند ؎ کیا مجھ گناہگار کی ایذا بٹائین گے - ہین اپنے اپنے حال مین اہل قبور آپ - اور کبھی گرفتار کو ظاہر کر کے بھی بولتے ہین اور حال کی جگہ عذاب مصیبت فکر سب استعمال مین ہین - فقرہ - ہم آپ اپنے عذاب مین گرفتار ہین -

آپ اپنے حق مین کانٹے بونا - اپنے ہاتھون آپ مصیبت مین پڑنا - ظفر ؎ ہمیشہ چاہتے ہین چھیڑ اُس کافر کی مژگان سے - یہ کانٹے حضرت دل اپنے حق مین آپ بوتے ہین - بعض نے اپنے لیے بھی کہا ہے - آتش ؎ شیفتہ سبزۂ خط کا نہوا دل ہرگز - بے شعور اپنے لیے آپ بو تو کانٹے - اور اپنے حق مین آپکا نٹے بونا بھی بولتے ہین

آپ اِتنا نہ لگ چلیے - اتنا سر نہ چڑہیے بہت کُہل نہ کہیلیے -

آپ ایسی ہی باتون سے تو مقبول ہوئے ہین -

آپ کا کیا پوچہنا ہے -

آپکا کیا کہنا ہے -

آپ کی نہ کہیے - یہ جملے ہجو ملیح کے طور پر بولے جاتے ہین -

آپ بڑے صاحب شوق ہین -

آپ بھی اپنے وقت کے لال بجھکڑ ہین -

آپ بھی بڑے بزرگ ہین یا کتنے بزرگ ہین -

آپ بھی طرفہ معجون ہین -

آپ بھی عجب معصُوم ہین -

آپ بھی کتنا بات کو پہنچتے ہین -

آپ بھی کُچھ ارسطوعہ (یا افلاطون) سے کم نہین ہین -

آپ تو ڈال کے ٹوٹے ہین -

آپ تو صاحبزادے ہین -

آپ تو عقل کے پتلے ہین -

آپ تو ولی آدمی ہین -

آپ کیا خُوب سمجھتے ہین -

آپ کے بھی صدقے جائیے یا قربان جائیے - جس جگہ صاف صاف بیوقوف اور احمق کا لفظ کہنے سے بچتے ہین وہان اس قبیل کے فقرات مین مخاطب کی حماقت اور نادانی کا اظہار کرتے ہین -

آپ ایک کہین گے تو مین دس سناؤنگا - یہ جملہ لڑائی جھگڑے کیوقت مدمقابل سے کہتے ہین کہ دیکھیے زبان روکیے مُنھ بند رکھیے آپ ایک کہینگے تو مین دس سناؤنگا -

آپ بہت دُور ہین -

آپ بھی بڑے بھلے مانس ہین -

آپ بھی عَجب ذات شریف ہین -

عہ میر انشاء اللہ خان نے کتاب دریائے لطافت مین لکھا ہے مگر لکھنؤ مین اب تو اسکا استعمال نہین ہے -

عہ اسجگہ کچھ ارسطو اور افلاطون کی تخصیص نہین ہے بلکہ اور نامور دانشمندون سے بھی مثال دیتے ہین جیسے آپ بھی لقمان سے کم نہین ہین - اور اسی طرح جس فن مین مخاطب کی ہجو ملیح منظور ہوتی ہے تو اس فن کے کسی نامور کے ساتھ مثال دیتے ہین جیسے کوئی علم موسیقی مین بیجا دعوے کرے تو اس سے کہین گے کہ آپ بھی تانسین سے کم نہین ہین -

آپ بھی کتنے بھلے آدمی ہین۔

آپ بیڈ ہب آدمی ہین۔

آپ سے بہت بہت اُمّید ہی۔

آپ سے خدا پناہ مین رکھّے۔

آپ کو کوئی کم نہ سمجھے۔

آپ مین بھی کوٹ کوٹ کے خوبیان بھری ہین۔

آپ ہی پر سب بزرگیان ختم ہین۔ ہجو ملیح ہی یعنی آپ بڑے بدذات ہین۔

آپ بھلے اپنا گھر بھلا۔ مثل۔ جس مقام پر لوگون سے ملنے جلنے مین خرابیان بیان کرکے گھر مین بیٹھے رہنے کی تعریف کرتے ہین وہان بولی جاتی ہی۔

آپ بھلے تو جگ بھلا۔ مثل۔ ایک اُس جگھہ بولتے ہین جہان یہ کہنا منظور ہو کہ ہم اچھے ہین تو ہمکو کوئی نقصان نہین پہنچا سکتا دوسرے وہان بولتے ہین کہ انسان خود اچھا ہی تو اُسکی نظر مین تمام عالم اچھا ہی۔

آپ بھولے اُستاد کو لگائے۔ جب کوئی لڑکا لکھنے پڑھنے مین غلطی کرتا ہی کچھ کا کچھ کہتا ہی تو عذر کرتا ہی کہ اُستاد نے مجھے یون ہی بتایا ہی اُسجگھہ کہتے ہین۔ اور اسی محل پر فارسی کا یہ مصرع مستعمل ہی۔ ع خود فراموشی کند تہمت نہد اُستاد را۔

آپ بھی اتنے ہوے۔ جب ایک شخص اپنی حیثیت سے زیادہ کوئی بات کہے یا کوئی کام کرے تو دوسرا کہتا ہی کہ آپ بھی اتنے ہوے مطلب یہ ہوتا ہی کہ آپ اس قابل نہین ہین۔

آپ بھی بڑے وہ ہین۔ یعنی آپ بھی بڑے شریر ہین۔

آپ بھی عجب چیز ہین۔ یعنی بڑے احمق ہین یا بڑے چالاک ہین۔

آپ بیتی۔ اپنی سرگذشت۔ انشا ؏ جان صدقے اُس پری کے جس نے انشا سے کہا۔ آپ بیتی کہہ کہانی کچھ کسیکی مت چلا۔ اور اپنی بیتی بھی کہتے ہین۔ رنگین ؏ اپنی بیتی ہی کہا کرتی ہون مین راتونکو۔ دھیان قصے کا مجھے ہی نہ کہانی کی ہوس۔

آپ بیتی کہون یا جگ بیتی۔ مثل۔ اپنی سرگذشت کہون یا پرائی۔

آپ تو گرم کرکے شربت پلاتے ہین۔ مثل۔ آپ کو آگ بھڑکا کر بجھانا خوب آتا ہی آپ کو اُبھار کے پھر دھیما کرنے کا خوب سلیقہ ہی اس مثل مین گرم کرنا شربت سے علاقہ نہین رکھتا بلکہ شربت پینے والے سے متعلق ہی۔ ذوق ؏ لطف بوسہ نہ رہا ہمپہ ہوا جب تو گرم۔ شربت قند دیا کرکے پر آتش گرم۔

آپ جانین اور آپکا ایمان۔ کسی امر کو دوسرے کی نیت پر محول کر دینے کی جگھہ بولتے ہین مثلاً مقدمہ مینے آپکے سپرد کر دیا اب آپ جانین اور آپکا ایمان۔

آپ جانین اور آپکا کام۔ کسیکے کام سے بری الذمہ ہونیکے وقت اُسسے کہتے ہین کہ مجکو جو کچھ کہنا تھا کہہ چکا اب آپ جانین اور آپکا کام۔

آپ خورادے[عہ] آپ مرادے۔ وہ شخص جو افلاس کی حالت مین

[عہ] مشہور ہی کہ ایک شاہزادہ فلک زدہ نے اپنے ہمراہ سلفچی آفتابہ سنک چاندی دسترخوان اور چند اور ظروف اور بستر استراحت لیکر سفر کیا جب منزل پر پہنچتے تو فرماتے کوئی حاضر ہی آپ ہی جواب دیتے صاحب عالم حاضر حکم دیتے کہ پلنگ کسو خاصہ تیار کرو آپ ہی جواب دیتے بہت خوب پلنگ کسکر اور کھانا پکا کر دسترخوان بچھاتے اور عرض کرتے صاحب عالم خاصہ نوش جان فرمایئے اور خود ہی جواب دیتے اچھا جب کھانے سے فراغت کرکے ہاتھ دھونے بیٹھتے تو کہتے کوئی حاضر ہی اور آپ ہی کہتے غریب پرور حاضر ہی ہاتھ دھوتے اور کہتے پان لاؤ حقہ بھر لاؤ اور آپ ہی اُسکی تعمیل کرتے اُنکی شان مین یہ فقرہ کسی نے کہا تھا جب سے مشہور ہو گیا۔

امیرانہ ٹہاٹھہ بناکر جی خوش کرے اُسکی نسبت یہ مثل بولی جاتی ہی مگر فصحا نہین بولتے -

آپ دُنیا مین ہَین کیا ہَن دُنیا مین نہین - جب کسی بات مین کوئی کسیکو دہوکا دینا چاہتا ہی تو یہ شخص دہوکا دینے والے سے کہتا ہی کہ مجھے آپ دم نہ دیجئے آپ دنیا مین ہین کیا مین دنیا مین نہین - اسیر؂ خیر ہی کیا مین سمجھتا نہین ان چالونکو - آپ دنیا مین ہین گویا کہ مین دنیا مین نہین

آپ ڈال ڈال ہین تو مین پات پات ہون عہ - مثل - وہان بولی جاتی ہی جہان کسیکو یہ جتانا منظور ہوتا ہی کہ مین تمسے زیادہ چالیا یا عقلمند ہون - **جانصاحب؂** کیا ہوگا گل ہزار پہلاے مُوا بہار - مین پات پات ہون گو وہ اگر ڈال ڈال ہی -

آپ ڈوبے تو جگ ڈوبا عہ - مثل - آپ مر گئے تو گویا سارا عالم مرگیا آپ تباہ یا خراب ہوے تو گویا سب تباہ اور خراب ہو گئے -

آپ ڈوبے تو ڈوبے اورکو بھی لے ڈوبے - جب کوئی اپنے ساتھ دوسرے کو بھی مصیبت مین پہنسائے اُسوقت یہ مثل بولتے ہین -

آپ راہ راہ دھم کہیت کہیت - مثل - اُس شخص کی نسبت کہتے ہین جو بظاہر نیک ہو اور باطن مین بدکی مکاری اور عیّاری سے باز نہ آئے -

عہ چونکہ درخت مین ڈالیان کم ہوتی ہین اور پتیان زیادہ اس خیال سے کہا جاتا ہی کہ تمہاری فکر اگر درخت کی شاخون تک پہنچتی ہی تو میری فکر پتّی پتّی تک پہنچتی ہی اور آپ کی جگہ تم اور وہ بھی بول سکتے ہین آپ کی تخصیص نہین ہی -

عہ کہتے ہین کہ ایک شخص دریا مین ڈوبتا تہا آدمیون کو کنارے پر دیکہکر پکارنے لگا کہ یارو مجھے نکالو نہین تو جگ ڈوبا لوگون نے اُسے دریا سے نکالکر پوچہا کہ بتا جہان کیونکر ڈوبتا اُسنے جواب مین یہی فقرہ کہا جب سے یہ مثل بنگئی -

آپ روپ عہ - مذکر - اپنی شکل پنا ظہور - نمبر (۱) خدا اور خدا کی تجلی جیسے آپ روپ مہا روپ -

نمبر (۲) خود - حضور - خود بدولت - **صبا؂** تُل بیٹھے آپ روپ برہمن کی بن پڑی - صدقے کے پُتلے سے بت آزر بدل گیا - **جرات؂** ٹک بنا بیٹھے جو غصے کی سی صورت آپ روپ - گرچہ تھے بے جرم پر کیا کیا ڈرایا آپ نے - **انشا؂** گر آپ روپ ہمسے باتو مین ٹک کرٹے ہون اگر سو رگڑے جہگڑے قضیے قصے جہٹ اُٹھ کہڑے ہون - ان معنو مین رجواڑو مین زیادہ مستعمل ہی -

آپ روپ مہا روپ - یعنی اللہ تعالے کا جلوہ سب جلوونکا سردار ہی اور جب اولیا اللہ کی تعریف مین کہتے ہین تو وہان یہ مطلب ہوتا ہی کہ اُنکا جلوہ در پردہ تجلی الٰہی کا مظہر ہی -

آپ زِندَہ جَہان زِندہ آپ مُردَہ جہان مُردَہ - مثل - اپنے ہی دم کا سارا کارخانہ ہی جب اپنی آنکھ بند ہو گئی تو ہوا نہوا سب برابر ہی اور ظرافت کے طور پر یون بھی بولتے ہین آپ زندم جہان زندم آپ مردم جہان مردم -

آپ سُنَین اَپنا گَمر بَند سُننے - جملہ - جب کوئی اسطرح چپکے سے بات کہتا ہی کہ سنائی نہین دیتی تو اُسجگہ کہتے ہین -

آپ سے - نمبر (۱) از خود - خود بخود - خود ہی - **آتش؂** مقسوم کا جو ہی سو وہ پہنچیگا آپ سے - پہیلائیے نہ ہاتھ نہ دامن پسارئیے - **ذوق؂** تیغ تو اوچھی پڑی تھی گر پڑے ہم آپ سے - دلکو قاتل کے بڑہانا کوئی ہمسے سیکھ جائے

عہ یہ لفظ اصل ہنود کا ہی اور سب معنو مین اُنہین کے یہان زیادہ مستعمل ہی خال خال شعرائے اسلام نے بھی کہا ہی -

نمبر(۲) آپ کی مانند۔ فقرہ۔ آپ سے لوگ اب کہان ہین۔

آپ سے آپ ۔ خودبخود۔ بلاسبب۔ ناسخ ؎ مجھسے اب صاف ہی ہوجایو ہین یار آپ سے آپ۔ جسطرح ہی تری خاطر ہین غبار آپ سے آپ۔ ظفر ؎ ہورہے گا کشش دل کا اثر آپ سے آپ۔ کہچکے آجائین گے اکدن وہ ادہر آپ سے آپ۔

آپ سے آئے تو آنے دے ۔ مثل۔ جہان کسیکا مال بغیر اپنے قصد کے ہاتھ لگے اور لینے والا طمع سے لینے کا ارادہ کرے وہان بولی جاتی ہی۔

آپ سے اچھا خدا ۔ اپنی ذات سے بہتر خدا ہی۔ یہ مثل عورتین اُس جگہ بولتی ہین جہان یہ مقصود ہوتا ہی کہ اپنی ذات سے زیادہ محبوب اور عزیز سوا خدا کے کوئی نہین۔

آپ سے ارے ہونا ۔ معزز ہوکر حقیر ہونا۔ بحر ؎ توقیر اب ہماری نہین اُنکے سامنے۔ وہ دن گئے کہ آپ تھے ہم اب ارے ہوے۔ اور آپ سے تو اور آپ سے تم تمسے تو ہونا بھی بولتے ہین۔ فقرہ۔ پہلی ملاقات مین آپ سے تو ہونے لگی۔ داغ ؎ رنج کی جب گفتگو ہونے لگی۔ آپ سے تم تمسے تو ہونے لگی۔

آپ سے باہر کر دینا ۔ ہوش وحواس کھو دینا۔ رند ؎ الفت چشمان میگون بیخودی کیونکر نہ لائے۔ آدمی کو آپ سے کر دیتی ہی باہر شراب۔

آپ سے باہر ہونا [ع] ۔ بیخود ہوجانا۔ ہوش وحواس مین نرہنا۔

آپ سے جانا ۔ نمبر(۱) ازخود جانا۔ بے بلائے جانا۔ فقرہ۔ بھلا کوئی شادی کی محفل مین آپ سے جاتا ہی۔

نمبر(۲) بیہوش ہونا۔ خودی سے گزر جانا۔ مومن ؎ مین اگر آپ سے جاؤن تو قرار آجائے۔ پر یہ ڈرتا ہون کہ ایسا نہو یار آجائے ؎ آپ سے لحظہ لحظہ جاتے ہو۔ شیفتہ ہی خیال کس گھر کا۔

آپ سے چار برسات مین نے زیادہ دیکھی ہین ۔

آپ نے اترائین ہمنے بھون بھون کھائین ۔ یہ جملے وہان بولے جاتے ہین جہان یہ کہنا مقصود ہوتا ہی کہ مین آپ سے زیادہ ان چالونکو سمجھتا ہون مین آپ سے زیادہ تجربہ کار ہون۔

آپ سے دور یا آپ کی جان سے دور ۔ اسجگہ بولتے ہین جہان مخاطب کیطرف کسی بری بات کی نسبت کرنیکو برا سمجھتے ہین ؎ داغ کہتے ہین جنہین دیکھیے وہ بیٹھے ہین۔ آپ کی جان سے دور آپ پہ مرنے والے۔ قلق ؎ تپ فرقت سے تھین ابھی رنجور۔ جان پر بنگئی تھی آپ سے دور۔

عہ مشہور ہی کہ کسی قاضی کے گھر مین ہمسایہ کی مرغی چلی آئی تھی گھر والون نے ذبح کر کے پکائی جب قاضی گھر مین آئے تو اس ماجرے کو سنکر بہت گرمائے بی بی بولین اب تو قصور ہوگیا کو تو ہیبنک دون مگر میر اگھی مسالا یونہین جائے گا قاضی صاحب گھر کا نقصان گوارا نہ کر سکے فرمایا ہمتو فقط شوربے سے روٹی کھالین گے بوٹی سے کیا کام نہین جب لونڈی نے پیالے مین شوربا انڈیلا تو اُسکے ساتھ بوٹیان بھی نکلین اُسنے رد کرنے کا قصد کیا قاضی صاحب نے کہا او کمبخت آپ سے آئے تو آنے دے بی بی نے جسطرح مرغی بھی تو آپ سے آئی تھی اُنہون نے کہا اسصورت مین تو مباح ہی۔

ع آپ سے باہر ہونیکی کئی علتین ہین نمبر(۱) جوش مسرت سے۔ رند ؎ کسنے وعدہ گھر مین آنے کا کیا آپ سے باہر ہوے جاتے ہین ہم۔

نمبر(۲) شدت غم سے۔ رند باغ سے کونسا نکلا ہی گل تر باہر۔ آپ سے ہوگئے ہین سرو وصنوبر باہر۔

نمبر(۳) خواہش نفسانی سے۔ نواب مرزا شوق ؎ آپ سے ہوگیا ہی کو دن باہر۔ آگ لگجائے تیری مستی پر۔

نمبر(۴) نشے سے۔ فقرہ۔ ایسے کمظرف ہو کہ دو گھونٹ پیکر آپ سے باہر ہوگئے۔

نمبر(۵) قہر و غضب سے۔ فقرہ۔ غصہ تھوک ڈالو آپ سے باہر نہو۔

نمبر(۶) غلبۂ شوق ومحبت سے۔ صبا ؎ حسین کوئی نظر آیا ہو یہ آپ سے باہر۔ دل بیتاب ہی سینے مین یا پارہ ہی سدن مین۔

آپ سے گُزر جانا - نمبر(۱) اپنی ہستی اور خودی سے گزر جانا - دردؔ

آپ سے ہم گزر گئے کب کے - کیا ہی ظاہر مین گو سفر نہ کیا -

نمبر(۲) آدمیت سے گزرنا - فقرہ - آئینہ لیکے ذرا صورت تو دیکھو تم تو اُس مردآ

کے پیچھے آپ سے گزر گئے -

نمبر(۳) اپنی حیثیت کو بھول جانا - اپنے مرتبے سے بڑہ کے کوئی بات کرناؔ

فقرہ - اتنا آپ سے نہ گزر جاؤ ذرا سرکار دربار کا لحاظ رکھو -

نمبر(۴) مغرور ہو جانا - فقرہ - مرزا کی دربار تک کیا رسائی ہوئی آپ سے

گزر گئے سلام تک نہین لیتے -

آپ سے گیا جگ سے گیا - مثل - جو چیز اپنے ہاتھ سے گئی وہ گویا

دنیا مین نرہی -

آپ سے مِلے سُود وُدہ بَرابَر مانگ مِلے سُو پانی - یہ مثل طمع اور

سوال کی مذمت اور استغنا کی تعریف مین بولی جاتی ہے - اصل مین یہ نانک کا ایک

دوہا یون ہے - " آپ سے ملے سود ودہ برابر مانگ ملے سو پانی - کہے نانک وہ

رکت برابر جسمین کھینچا تانی " - اب اول ٹکڑا اسکا زبانون پر مثل کے طور پر

ہو گیا ہے -

آپ سے ہم نہین بولتے -

آپ کا گھر کہان ہے -

آپ کو تو مین نہین پہچانتا -

آپ کو کِسنے بلایا ہے -

آپ کہان آئے -

آپ کہان چلے آتے ہین -

آپ کہین رستہ تو نہین بھول گئے ہین -

آپ کیون آتے ہین -

آپ گھر کو پھر جایئے -

آپ نے کیون تکلیف کی -

آپ ہمارے پاس نہ آیئے -

آپ ہین کون - یہ جملے اُسوقت بطور شکایت بولے جاتے ہین جب

کوئی بے تکلف دوست یا عزیز بہت دنون کے بعد ملنے آئے -

آپ فَضِیحَت اَور کو نَصِیحَت - مثل - یہ اسجگہ بولتے ہین جہان

کوئی آپ تو بُرا کام کرے اور دوسرے کو مانع ہو یہ مثل فارسی کی مثل "خود

فضیحت و دیگران را نصیحت" کا ترجمہ ہے -

آپ کا بایان قَدَم لیجیے یا آپ کا بایان قدم کدہر ہے - کسیکی

چالاکی فتنہ پردازی یا شرارت کیوقت یہ جملہ بولتے ہین -

آپ کا پاس ہے - یہ جملہ وہان بولتے ہین جہان یہ کہنا مقصود ہوتا ہے

کہ آپ کے لحاظ سے مین مجبور ہون -

آپ کاج مَہا کاج - یہ مثل دو جگہ بولی جاتی ہے اول جہان اپنے کام مین

دوسرے سے کچھ خرابی واقع ہو - مطلب یہ ہوتا ہے کہ اپنا کام جیسا اپنی ذات

سے ہوتا ہے ویسا دوسرے سے نہین ہوتا -

دوسرے جہان اپنے کام کو اورون کے کام پر ترجیح دیجاے اور اپنا

کام مقدم رکھا جاے -

آپ کا سر جاے قُرآن - قسم - چونکہ قُرآن مجید اعلیٰ درجہ کی متبرک

چیز ہے اسلیے سر کو کہ اعضاے انسانی سے بلند اور تمام اعضا کا افسر ہے قُرآن سے

تشبیہہ دیگر قسم کہاتے ہین-

آپ کا قطع کلام یا قطع سخن ہوتا ہی- جب کوئی شخص کچھ کہتا ہو اور اثناے گفتگو مین اُسے روک کر کوئی خود کچھ کہنا چاہے تو یہ جملہ استعمال کرتا ہی چونکہ بات مین بات کہنا خلاف ادب ہی اسلیے گستاخی کا عذر یون کیا جاتا ہی-

آپ کا کیا بگڑتا ہی-

آپ کا کیا جاتا ہی-

آپ کا کیا لیتا ہون- یہ جملے اُس جگہ بولتے ہین جہان یہ کہنا مقصود ہو کہ آپکا اس بات مین کیا نقصان ہی مین آپ پر کیون بار ہون حسرت (رباعی) ؎ تم جو کہتے ہو کہد و حسرت سے- آہ و فریاد یان کیا نہ کرے- آپکا اسمین کیا بگڑتا ہی- درد دل کی کوئی دوا نہ کرے- جرأت ؎ جان بلب جان کے عاشق کو نہ تم در سے اُٹھاؤ- اپنا جی دیتا ہی وہ آپکا کیا لیتا ہی-

آپ کا گھر ہی- جملہ- تواضع کی جگہ بولتے ہین کہ آپ تشریف لائیے میرے گھر کو اپنا گھر سمجھیے- اسیر ؎ دیوانہ ہون ایسا جو گیا جانب زندان زنجیر نے غل کرکے کہا آپکا گھر ہی-

آپکا ملاحظہ ہی- دیکھو آپکا پاس ہی-

آپع کا منھ ہی- نمبر (۱) دیکھو آپکا پاس ہی- اسیر ؎ غیر کا منھ بگاڑ دون لیکن- کیا کرون منھ یہ آپکا ہی مجھے-

ع ؎ چونکہ آپکا لفظ پہلے آیا ہی اسلیے آپکا ملاحظہ ہی آپکا منھ ہی قایم کیا ورنہ اس محاورے مین اور مثل اسکے آپ کی تخصیص نہین ہی بلکہ جہان خطاب یا اشارہ تعظیم کے ساتھ ہو داغ ؎ واعظ کی بات کے تو ہزار دن جواب تھے- پر کیا کرین کہ منھ ہی کلام مجید کا- مصحفی ؎ کیا غیر کا کھٹکا ہی کہ مین کچھ نہین کہتا- یہ منھ مجھے تیرا ہی کہ مین کچھ نہین کہتا-

نمبر (۲) آپ کی کیا مجال ہی- فقرہ- آپکا منھ ہی جو ہمسے آنکہ ملا کر بات کیجیے-

آپکا نام ہوگا ہمارا کام ہوگا- یہ جملہ حاجت مند حاجت روا سے کہتا ہی کہ میرا یہ کام نکالدیجیے تو آپکا نام ہوگا کہ فلان شخص نے حاجت روائی کردی اور میرا فائدہ ہو جائیگا-

آپکا نوکر ہون کچھ بیگنونکا نوکر نہین ہونع- مثل- ایسے ہی خوشامد کرنے والے اور ہان مین ہان ملانے والے کی نسبت ایسے موقع پر بولی جاتی ہی جہان یہ کہنا مقصود ہو کہ آپکے قول کی تائید اور خوشی سے مطلب ہی جھوٹ سچ سے کچھ کام نہین-

آپکا ہی- جہان کوئی کسی مال کو پوچھے کہ یہ کسکا ہی تو غایت خلوص واتحاد کے اظہار کو کہا جاتا ہی کہ آپکا ہی حالانکہ مقصود یہ ہوتا ہی کہ میرا ہی-

آپ کو- اپنی طرف- فقرہ- یہ آپ کو کشیدہ ہین وہ آپ کو رنجیدہ ہین مگر یہ معنی جب آتے ہین کہ آپ کو اسی ترکیب سے دونون جملون مین آئے-

آپ کو آسمان پر کھینچنا- مغرور ہونا- اپنی ذات کو اورون سے بالاتر سمجھنا- میر ؎ کیا آسمان پہ کھینچے کوئی میر آپ کو- جانا جہان سے سب کو مسلّم ہی زیر خاک- منیر ؎ آپکو لاکھ وہ مہ پارہ فلک پر کھینچے- دیکھہ ہی لینگے کبھی دُور سے چلتے پھرتے-

ع ؎ مشہور ہی کہ کسی راجہ نے کہا کہ بیگن کیا اچھی ترکاری ہی ایک برہمن بولا کہ مہاراج یہ تو کنہیا روپ ہین یعنی بیگنونکی صورت کنہیا (ہندؤن کا مشہور دیوتا) کی سی ہی- پھر دوسرا بولا کہ اُن داتا یہ توچتر دہاری ہین (یعنی انکی صورت چتر کی صورت ہی) دوسرے دن راجہ بولے کہ بیگن کیا بدصورت ہوتے ہین برہمن بولا کہ پرتہی راج جبھی تو انکا منھ کالا ہی راجہ نے کہا کہ کل تو تو تعریف کرتا تھا اور آج مذمت کرتا ہی اُسنے کہا کہ مہاراج مین آپکا نوکر ہون کچھ بیگنون کا نوکر نہین ہون جسکو آپ پسند کرینگے اُسکی تعریف کرونگا جسکو آپ ناپسند کرینگے مین اُسکی مذمت کرونگا-

آپ کو بھول جانا - اپنی اصل و حقیقت کو بھول جانا - اپنے مرتبے سے بڑھ چلنا - جیسے بے ادب زبان دراز کو تنبیہاً کہتے ہین کہ تو آپ کو بھول گیا ہے -

آپ کو پانا - اپنی حقیقت دریافت کر لینا - ظفر ؎ جو کوئی آپ کو پائے تو اُسکو بھی پائے - سراغ یار کا اپنے سراغ سے ڈھونڈے -

آپ کو دُور جانا یا سمجھنا - غرور کرنا - اپنے آپ کو عاقل و کامل سمجھنا - مومن ؎ ابلہی سے دعوے عقل و شعور - اپنے نزدیک آپکو جانے ہے دور - وله ؎ نہوا تجھکو پاس اپنا کچھ - دور سمجھا تو آپ کو کیا کچھ

آپ کو دُور کھینچنا - کھچا کھچا رہنا - ناز اور غرور کرنا - ناسخ ؎ دور اتنا آپ کو مجھسے نہ اے خونخوار کھینچ - ایک دن اس سے تو میرے قتل کو تلوار کھینچ - ظفر ؎ جو ہو گا مرد معقول اُسکو ہو گا پاس ہر اک کا - اگر دور آپ کو کھینچے گا نامعقول کھینچے گا - آتش ؎ کھینچتا ہے آپکو دور اسقدر کیون آفتاب - سایہ کیا سورج مکھی کا ہے کسی رخسار پر -

آپ کو دے دے مارنا - تڑپنا پچھاڑین کھانا - ناسخ ؎ - یاد گیسو مین جو دے دے مارتا ہے آپکو - ہو گیا سودار سب مانند گیسو آئنہ -

آپ کو ڈبونا - آپ کو تباہ یا ذلیل کرنا - سحر ؎ کنارا ہی مجھے اے بحر خوبی تجھسے بہتر تھا - ڈبویا آپکو مین نے ہوا کیا آشنا تجھسے -

آپ کو روکنا - باز رہنا - اپنے نفس کو اپنے قابو مین رکھنا - ناسخ ؎ اول شب سے بہت آپ کو ہم روکے ہے - نہ رہی وصل مین پر ضبط کی تاب آخر شب -

آپ کو شاخ زعفران سمجھنا - اپنی ذات کو دنیا بھر سے نرالا جاننا دُون کی لینا - دماغدار اور مغرور ہونا - انشاء ؎ پہلے تر سے یہ دماغ سمجھا ہے - آپ کو شاخ زعفران تو نے - سرور دہلوی ؎ سدرہ کی شاخ نکلی قبضۂ شاہ مین کمان - شاخ کمان ہے آپکو سمجھے ہے شاخ زعفران - اور سمجھنا کی جگہ گننا اور جاننا بھی کہا ہے نصیر ؎ گنے ہے آپکو کیا شاخ زعفران دیکھو شگوفہ اور ہی لائی ہے اپکی بار بسنت - نکہت ؎ جلتے ہے مطبخ عالی مین جو کوئی ہیزم - سجا ہے آپ کو گر شاخ زعفران جانے - یہ محاورہ لکھنؤ مین یون مستعمل ہے آپ مین کیا شاخ زعفران ہے یا لگی ہے -

آپ کو کھونا یا کھو بیٹھنا - خودی کو مٹا دینا - آپکو تباہ و برباد کرنا - ظفر ؎ اُسے پانا نہین آسان کہ جبتک نہ جب تک آپکو کھویا نہ پایا - میر ؎ صحبت عجب طرح کی پڑی اتفاق ہاے - کھو بیٹھے جو آپکو تو اُسکو پائیے - فقرہ - تمنے تو کیمیا کی تلاش مین آپکو کھو دیا - (برباد کر دیا)

آپ کو مٹا دینا - دیکھو آپکو کھونا - رند ؎ مٹا دے آپکو منظور اگر ہے نام و نشان سے جو گزر جاتے ہین وہ ہی نام کرتے ہین -

آپ کھاے بلّی کو بتاے - یہ مثل اُسکی نسبت کہتے ہین جو خود کوئی قصور کرے اور الزام دوسرے پر رکھے -

آپ کی بلا سے - جب کسی کو کوئی کسی فعل سے جسمین ضرر کا احتمال ہے ممانعت یا اُسکے ترک کی نصیحت کرتا ہے تو نصیحت نہ قبول کرنیوالا کہتا ہے کہ آپکی بلا سے ضرر ہو گا تو مجھے ہو گا آپکو کیا -

آپ کی خفت میرے سر آنکھون پر - جب کوئی شخص کسی بات سے دل ہی دل مین شرمندہ اور پشیمان ہو مگر ظاہر مین اپنی بات کی پچ کرے تو زیادہ شرمندہ کرنیکو کہتے ہین کہ آپ کی خفت میرے سر آنکھون پر

داغ ؎ بزم اغیار کا ظاہر ہی اثر آنکھون پر - مہربان آپ کی خفت مرے سر آنکھون پر - خفت کی جگھہ شرمندگی اور خجالت بھی بولتے ہین -

آپ کی دال یہان نہ گلے گی - آپکا قابو یہان نہ چلے گا اسیر ؎ دانۂ خال کا بوسہ وہ کوئی دیتے ہین - کچھ کہین دال ہماری کبھی گلنے کی نہین ہی انشا ؎ گلنے کی دال یان نہین بس خشکہ کھائیے - اے شیخصاحب آپ نہ شیخی بگھاریے - اور اس جگہ یہ بھی سنا ہی آپکی ٹکی یہان نہ لگے گی مگر یہ فصحا کے استعمال مین کم ہی ۔

آپ کے دشمن - جہان مخاطب کو کسی امر مکروہ کی نسبت سے بچانا ہوتا ہی وہان یہ جملہ استعمال کرتے ہین - قلق ؎ کیون یہ کسواسطے ہی رنج و محن جان و دین اپنی آپ کے دشمن - عورتین دشمن کی جگہ مدعی اور آپ کے دشمن اور آپ کے مدعی ملاکر بھی بولتی ہین —— اور جب کسی مکروہ نسبت دینے مین علامت مفعولیت لانا پڑتی ہی تو دشمن اور مدعی کی جگھہ دشمنون اور مدعیون کہتے ہین جیسے آپ کے دشمن کیا بیمار ہین - اسکو جب یون کہین گے کہ آپ کے دشمنون کو کیا مرض ہی تو یہ صحیح نہو گا کہ آپ کے دشمن کو کیا مرض ہی - اور یہی حال لفظ مدعی کا بھی ہی -

آپ کی شکایت میرے سر آنکھون پر - یہ جملہ وہان بولتے ہین جہان کوئی کسی بات کی شکایت کرے اور اسکی شکایت قبول کر کے عذر کرنا منظور ہو - کبھی الزام بھی اسی پیرائے مین قبول کرتے ہین اور میرے کو حذف کر کے بھی بولتے ہین -

آپ کے فرمانے کی یہ بات ہی - یعنی آپکو زیبا نہین ہی آپ ایسا نہ کہیئے -

آپ کی کیا بات ہی - یہ جملہ زیادہ وہان بولا جاتا ہی جہان طنزاً کسیکی تعریف کی جاتی ہی اور کبھی واقعی تعریف کرنے مین بھی مستعمل ہوتا ہی -

آپ کے لڑکے بھی کبھی گھٹنون کے بہل چلینگے - یعنی آپ بھی کبھی راہ پر آئین گے - آپکو بھی کبھی عقل آئیگی -

آپ کے منہ کا اُگال ہمارے پیٹ کا آدہار - مثل - مالدار کی ادنی توجہ سے مفلس کا بھلا ہو جاتا ہی -

آپ کی یہان کچھ نہ چلیگی - دیکھو آپکی دال یہان نہ گلے گی -

آپ گاتے کیا ہین - جب کسیکی بات سمجھ مین نہین آتی یا کوئی بات کو اتنا طول دیتا ہی کہ مطلب خبط ہو جاتا ہی تو مذاق سے کہتے ہین کہ آپ گاتے کیا ہین - اور یون بھی کہتے ہین کہ آپ اپنے ہی گاتے ہین یعنی کسیکی کچھ سنتے ہی نہین ایک رٹ ہی کہ چلی جاتی ہی -

آپ گیلے مین سوئی مجھے سوکھے مین سلایا - عورتین اپنے ساتھ اپنی مان یا اور کسی عزیز کی کمال محبت اور دلسوزی ظاہر کرنیکے وقت بولتی ہین کہ اسنے آپ تکلیف اٹھائی اور مجھے ہمیشہ راحت پہنچائی -

آپ موئے تو جگ موا - مثل - خود مر گئے تو گویا تمام دنیا مر گئی کسی بات سے کچھ غرض نہین -

آپ میان صوبہ دار گھر مین بیوی جھونکے بہاڑ - مثل - جہان کوئی مفلسی کی حالت مین امیرانہ ٹھاٹھ بنائے اور شیخی بگھارے وہان طنزاً بولتے ہین -

آپ میان منگتے باہر کھڑے درویش - مثل - یعنی جب خود ہی محتاج ہین تو اورونکو کیا دین گے فصحا منگتے کی جگہ مانگتے بولتے ہین -

آپ میری جان سے کیا چاہتے ہین - یہ جملہ اُس مقام پر بولتے ہین جہان کوئی بک بک کے بہت پریشان کرتا ہی اور پیچھا نہین چھوڑتا

آپ مین نمبر(۱) تمہاری ذات مین - فقرہ - آپ مین یہ حوصلہ کہان -
نمبر(۲) اپنی ذات مین - فقرہ - دل صاف ہو تو آپ مین سب کچہ نظر آئے -
نمبر(۳) ہوش مین - وزیر؎ کبھی ہی ہوش اُسے گاہ فرط بیہوشی -
کبھی ہی آپ مین وہ گاہ آپ سے باہر - میر؎ کبھو آگے ہین آپ مین تجہ بِن
گھر مین ہم میہمان ہوتے ہین -

آپ مین آنا - ہوش مین آنا - خودی مین آنا - **مومن**؎ جلوہ افزائی
رخ کے لیے بیہوش ہوا - مین کبھی آپ مین آیا تو وہ بیہوش ہوا - ناسخ؎
آپ مین آئین جائین یار کے پاس - کب سے ہی ہمکو انتظار اپنا -

آپ مین پانا - نمبر(۱) اپنی ذات مین پانا - **وزیر**؎ ڈہونڈا ہی
جسنے اُسکو تو پایا ہی آپ مین - دیکھو تو قرب بندے کو ہی کیا خدا کے ساتہ -
نمبر(۲) دوسرے کی ذات مین پانا - فقرہ - یہ وصف ہمنے آپ مین پائے

آپ مین ڈہونڈنا - اپنے وجود مین ڈہونڈنا - فقرہ - ادہر اُدہر نہ بھٹکو
ڈہونڈ ناہی تو اُسے آپ مین ڈہونڈ و -

آپ مین نہ رہنا - ہوش وحواس مین نہ رہنا - خودی سے گزر جانا -
رند؎ ملا ہی غنچہ دہن کو لسا بتا وُ رند - رہے نہ آپ مین تم ہاتہ پاؤن
بہول چلے - ؎ روکتا کیا اُسے جرأت نہ رہا آپ مین مین - بیٹھے بیٹھے
جو مین اُسنے یہ کہا جاتا ہون -

آپ مین نہونا - ہوش وحواس درست نہونا - بیخود ہونا - **مومن**؎
ہم تا سحر آپ مین نہین تھے - کیا جانین رہے وہ کسکے گھر رات **جرأت**؎

ہمنشین پوچہ مت کہین ہو نہین - اندنون آپ مین نہین ہو نہین -

آپنے مجھے مول لیکر چھوڑ دیا - یعنی آپنے مجھپر بڑا احسان کیا کما ل
منت پذیری کے اظہار کیوقت یہ جملہ بولتے ہین -

آپ ہارے ہُہو کو مارے - (عو) یہ مثل جب کوئی دوسرے پر
الزام رکھکر اپنی شرمندگی مٹاتا ہی تو بولی جاتی ہی -

آپ ہر فن مولے ہین - جب کوئی شخص کسی بات کا دعوے کرتا ہی
تو طنز سے کہتے ہین اسپر کیا موقوف ہی آپ ہر فن مولے ہین -

آپ ہنسنے کی بات ہی - جب انسان کہین جا پڑتا ہی اور وہان مجبوری سے
ٹھہر نا پایا اور کوئی امر ناگزیر کرنا ہوتا ہی اُسجگہ کہتے ہین کہ آپ ہنسنے کی بات ہی -

آپ ہی یا آپی - نمبر(۱) خود ہی - **ناسخ**؎ اُٹھگئی جب سے دوئی
ناسخ تو کہتا ہون یہی - آپ ہی شاہد ہی آپی رند شاہد باز ہی - **ظفر**؎
کیسکی عقل پر کرتے نہین یہ عشقبازی ہم - جو نادان ہین تو آپی ہین جو عاقل
ہین تو آپی ہین - **اسیر**؎ آپ ہی ظلم کرو آپ ہی شکوا اُلٹا - سچ ہی
صاحب روش اُلٹی ہی زمانا اُلٹا - **وزیر**؎ بہت کچہ کہو کے پائی اُسنے
راہ خود فراموشی - دل گم گشتہ آپی خضر ہی اپنے بیابان کا - **ذوق**؎ -
کسی بیکس کو اے بیداد گر مارا تو کیا مارا - جو آپی مر رہا ہو اُسکو گر مارا تو کیا مارا
نمبر(۲) ضمیر مخاطب کلمہ حصر کے ساتہ - فقرہ - آپ ہی نے فرمایا تہا -
نمبر(۳) آپ ہی آپ - ازخود - بلا سبب **رشک**؎ تمکو خط لکہنے مین کہلتا ہی
قلمدان آپی - کیا کرین قابِ قلم[1] پر نہین قابو ہمکو - **ولہ**؎ پہرتا ہون گرد
یار آپی - گردش ایام کی نہین ہی -

[1] قاب قلم بمعنی قلمدان (بہار عجم)

فائدہ۔ بعض لوگ آپی کو آپہی ہاے مخلوط التلفظ کے ساتھ لکھتے اور پڑہتے ہین۔ لیکن مولف کی راے ہی کہ ایسے مقامات مین ہاے مخلوط التلفظ کا ترک کرنا تحریر اور تقریر مین مستحسن ہی۔

آپ ہی آپ یا آپی آپ - نمبر (۱) خدا ہی خدا نکہت ؎ وہی آئینے مین وہی سنگ مین ہی - غرض آپ ہی آپ ہر رنگ مین ہی

نمبر (۲) دیکھو آپ ہی نمبر ۳ - **رشک** ؎ متلون نہین گلزار جہان آپ ہی آپ ہی تمہارے گل نیرنگ کی ساری رنگت - ؎ داغ کو دیکھ کے بولے یہ شخص آپ ہی آپ جلا جاتا ہی - نواب مرزا **شوق** ؎ تمکو کیا ہی جو جان کھوتے ہو بے سبب آپی آپ روتے ہو -

آپ ہی اپنی قبر کھودتا ہی - یعنی آپ اپنے پاؤن مین کلہاڑی مارتا ہی۔

آپ ہی کا کھاتا ہون - یعنی آپ ہی کا دیا ہوا کھاتا ہون یہان بہی جو کچھ ہی وہ آپ ہی کا ہی -

آپ ہی کی جوتیون کا صدقہ ہی - مثل آپ ہی کا فیض ہی - آپ ہی کا طفیل ہی - عجز و انکسار کی جگہ بولتے ہین -

آپ ہی مارے آپ ہی چلاّے - یہ جملہ اُسجگہ بولتے ہین جب کوئی شخص کسی پر خود ہی ظلم کرے اور خود ہی مظلومانہ فریاد کرے -

آپ ہین؟ - کلمۂ تعجب کسی شناسا یا آشنا کو جب یکایک دیکھتے ہین یا اشتباہ کے بعد پہچانتے ہین تو یہ کلمہ زبان پر لاتے ہین اور کبھی تجاہل عارفانہ کے طور پر بولا جاتا ہی ظفر ؎ دیکھ صحرا مین مجھے اول تو گھبرایا تھا قیس پہر جو پہچانا تو بولا حضرت من آپ ہین - فقرہ - آپ بہی بڑے عیار ہین جان بوجھ کر بُرا کہا پھر کہتے ہین قبلہ آپ ہین -
(تعجب سے)
(تجاہل عارفانہ)

آپ ہی ناک چوٹی گرفتار ہین یا رہتے ہین (عو) (ناک اور چوٹی عزت اور زینت کی چیزین ہین اسلیے ایسے امور کی طرف متوجہ رہنے سے مطلب ہی جن سے وہ سلامت اور بنی رہین)

نمبر (۱) گھر کے دہندون یا دنیا کے بکھیڑون مین گرفتار رہتے ہین -

نمبر (۲) عزت اور حرمت سنبھالنے مین مصروف رہتے ہین -

نمبر (۳) بڑے دماغدار اور نازک مزاج ہین -

آپی آپ باتین کرنا - اپنے جی سے باتین کرنا - (فکر و محویت کی حالت مین) مومن ؎ نہ ہوش کھوتے اگر اُس پری کی باتون پر - تو آپی آپ یہ باتین کیا نہ کرتے ہم - باتین کرنا کی جگہ بکنا بہی مستعمل ہی - **قلق** ؎ متحمل جو ہو نہ سکتی تہی - آپ ہی آپ پہرون بکتی تہی -

آپا - نمبر (۱) ت - خواہر کلان بڑی بہن - جیسے بڑی آپا - چہوٹی آپا - اور آپا امان اور آپا بی بی تعظیماً کہتے ہین - اور چہوٹی لڑکیان آپا جان آپا جانی - آپا جنیا بھی محبت اور پیار سے بڑی بہن کو کہتی ہین (اصغری چہوٹی بہن اپنی بڑی بہن اکبری سے) اے بی آپا چپ کرو تمہاری سسرال سے ماما آئی ہی - (مرآۃ العروس)

نمبر (۲) ھ - اپنی ہستی خود ہی مثل - آپا تجے سوہر کو بہجے - اس مثل کے سوا اور کہین ان معنو مین اسکا استعمال نہین پایا -

نمبر (۳) ع ہوش و حواس - آہی دہلوی ؎ آتی بڑہ بڑہ کے بات مت کیجیے

ع مشہور ہی کہ ایک ظریف نے اپنے دوستون کی دعوت کی جب لوگ آکر بیٹھ گئے تو ایک شخص نے جسکو پہلے سے اس کام کیواسطے تجویز کر رکہا تہا اُن سب کی جوتیان لین اور بیچکر اُنہین داموں سے کہانا تیار کرایا جب دسترخوان پر کہانا چنا گیا تو سب نے میزبان سے کہا آپنے اتنی تکلیف اور تکلف کیون کیا - ظریف نے ہنسکر کہا مین کس قابل ہون آپ ہی کی جوتیون کا صدقہ ہی - اُسوقت سے یہ فقرہ مشہور ہو کر مثل ہوگیا -

ع ؎ لکھنو مین نہین سنا -

اپنا آپا سنبھالیے صاحب -

آپا نجے سُو ہَر کو بَہجے - مثل - جو خودی کو ترک کرے اور اپنے آپ کو مٹادے وہ خدا کی پوری پرستش کرسکتا ہی -

آپا سنبھالنا - خودرائی کرنا - ہوش و حواس درست رکھنا - مثال کے لیے دیکھو آپا نمبر ۳ -

آپے^ع سے باہَر ہُونا یا ہُوجانا - دیکھو آپے سے باہر ہوجانا -

آپے^ع سے نکلنا - دیکھو آپے سے باہر ہوجانا - فقرہ - تم اسوقت اپنے آپے سے کیون نکلے جاتے ہو -

آپے^ع مِین آنا یا آجانا - دیکھو آپ مین آنا - فقرہ - ذرا آپے مین آؤ سنبھل کے بات چیت کرو -

آپے^ع مین نَرہَنا - دیکھو آپ مین نرہنا - فقرہ - روٹیان لگی ہین اب تم آپے مین نہین رہے ہو -

آپے^ع مین نَہونا - دیکھو آپ مین نہونا - فقرہ - تمسے کوئی بات کیا کہے غصے کے مارے تم تو آپے مین نہین ہو -

آپادَہاپی - ھ - مونث - اپنی اپنی فکر - نفسی نفسی - فقرہ - وہان تو آپادہاپی ہی کوئی کسیکو نہین پوچھتا - مصحفی^ع ایک سے ایک کو جانے مین ہی آپادہاپی - سایہ میرا رہ الفت مین ہی مجھسے آگے -

آپادہاپی پَڑنا - اپنی اپنی فکر ہونا - نفسی نفسی پڑنا - فقرہ - غدر مین ایسی آپادہاپی پڑی تھی کہ کسیکو کسی کی خبر نہ تھی -

آپادہاپی کَرنا - اپنے اپنے قدح کی خیر منانا - اپنے ہی مطلب کی سوچنا -

فقرہ - بھائی اتنی آپادہاپی نہ کرو میرے حق کیطرف بھی خیال رکھو -

آپ دَہاپ - ھ - مونث - نفسی نفسی - جرات^ع جاتے ہی آ اسکے کیا کہون ہل چل سی ڈالدی - تاب و توان و صبر کی یان آپ دہاپ نے -

یہ محاورہ متقدمین کے یہان تھا اب آپادہاپی کہتے ہین -

آپ دہاپ اَپنا ہی مُنہ اَپنا ہی ہاتھ - یہ مثل وہان بولی جاتی ہی جہان کوئی اپنا ہی بھلا چاہے اور دوسرے کا کچھ خیال نہ رکھے -

آپَڑنا - نمبر (۱) آجانا - آموجود ہونا - فقرہ - جلدی جلدی کھالو کہین کوئی بیفکرانہ آپڑے -

نمبر (۲) آگرنا - گرپڑنا - ٹپک پڑنا - فقرہ - ایک ٹہنی کو سہارے کے قابل سمجھکر پاؤن رکھا وہ ٹوٹ گئی مین نیچے آپڑا - (آب حیات) لکھنو مین اسجگہ آرہنا زیادہ بولتے ہین - فقرہ - اگر قسمت سے ہوا چلی اور خود بخود کسیکی گود مین ثمر مراد آپڑا تو آپڑا نہین تو سوائے افسوس کے کچھ حاصل نہین (آب حیات) لکھنو مین ایسے مقام پر آگرا اور آگیا اور ٹپک پڑا بولتے ہین

نمبر (۳) آپھنسنا - گھرجانا - ظفر^ع کہے ہین مردم دیدہ مرے اشکون سے رو رو کر - کہ ابتو آپڑے (گھر گئے) ہم مردم آزارون کے قابو مین -

نمبر (۴) آفت یا مصیبت پڑنا - فقرہ - ایسی تم پر کیا آپڑی تھی کہ یون بے سر و سامان وطن سے نکل کھڑے ہوے -

نمبر (۵) واقع ہونا - صبا^ع ضرور قمریون سے ہمسے بحث آپڑتی - نہ سرو کی طرف ای نونہال لیکے چلے - فقرہ - ابتو باہم ضد آپڑی ہی -

فقرہ - سمندر کئی جگہ اسطرح آپڑا ہی کہ ایک جگہ سے دوسری جگہ جانے مین اُترنا پڑتا ہی -

---

ع آپے کے ساتھ سب محاورے اہل زبان عورتون کی محاورات ہین خال خال مرد بھی بول جاتے ہین -

نمبر(۶) لازم ہونا- ضرور ہونا غالبؔ پیچ آپڑی ہی وعدۂ دلدار کی مجھے -
وہ آسے یا نہ آسے پہ یان انتظار ہی-

نمبر(۷) ذمہ ہوجانا -فقرہ -سارے گہر کا کام اُسی غریب پر آپڑا ہی-

نمبر(۸) ٹوٹ پڑنا - جیسے فوج آپڑی - (ٹوٹ پڑی)

نمبر(۹) آرہنا -ابتو تمہارے قدمونکے نیچے آپڑے ہین -

نمبر(۱۰) وارد ہونا-فقرہ -بادشاہی لشکر میدان مین آپڑا -

نمبر(۱۱) رجوع ہونا یتعلق ہونا -غالبؔ کام اُس سے آپڑا ہی کہ جسکا
جہانمین -لیوے نہ کوئی نام ستمگر کہے بغیر-

آپڑوسَن مُجھبی ہُو -مثل - (عو) اپنے ساتھ دوسرے کوبھی بلامین
پہنسانے اور خرابی مین ڈالنے کی جگہ بولی جاتی ہی-

آپس -ھ -نمبر(۱) یکدگر-باہم -داغؔ ٹھہرے عہد وفا جو آپسمین
کھائین باہم ہزارہا قسمین-مومنؔ ہی یادِ وارِ دنکی صحبت آپس کی وہ الفت ومحبت
نمبر(۲) قرابت -رشتہ داری -ناتا-قلقؔ شادی آپسمین تھی مجھے مطلوب
ہوچکے وہ توجا بجا منسوب -

آپسداری -ھ -مونث -رشتہ داری میل جول -فقرہ -آپسداری مین اتنا
تکلف نہ چاہیے -خواص بنظر ہندی درفارسی ترکیب کے اسکے استعمال سے احتیاط کرتے ہین

آپَسْ کامُعَامِلَہ -یگانگی کی بات -فقرہ -آپس کا معاملہ ہی باہر اسکی
بو نہ پہوٹے -

آپس کاواسطہ -قرابت کا علاقہ -رسم وراہ کی خصوصیت -فقرہ -
کیا کرون آپس کا واسطہ ہی کچہ بن نہین پڑتی -

آپس کی بات -اپنایت کا معاملہ-فقرہ -آپس کی بات ہی آپس ہی مین
طے ہوجاے تو بہتر ہی-

آپس کی باتین -نمبر(۱) عزیزون یا دوستونمین جو باہم باتین ہون
فقرہ -بازار مین آپس کی باتون کا چرچا نچاہیے -) اور اسجگہ آپس کی گفتگو
اور بات چیت بھی بولتے ہین -کیفؔ تفسیرلن ترانی واعظ نہ کر
بیان تو -چرچا نہین ہی لازم آپس کی گفتگو کا -

نمبر(۲) روزمرہ -صاف صاف -فقرہ -انکے مضمون صاف صاف
عاشقانہ عارفانہ ہین اور شعر آپس کی باتین -اور زبان شُستہ ورُفتہ ہی
(آبِ حیات) لکھنؤمین اس محل پر فقط باتین بولتے ہین یعنی شعر کیا ہین
باتین ہین -

آپَس کِی پھُوٹ -باہمی مخالفت -قرابت مین نااتفاقی خصوصیت
مین بگاڑ -جیسے آپس کی پہوٹ سے گہر کے گہر تباہ ہوگئے نکہتؔ
بگڑا دلا معاملہ آپس کی پہوٹ سے -پہوٹا جگر کا آبلہ آپس کی پہوٹ سے -

آپَس مِین -باہم -اسیرؔ آپس مین لڑکے عاشق صادق جوم گئے
ہاتہ آئیگا حفور کو اس امتحان سے کیا -آتشؔ پاتا ہونمین مزاج عناصر
مین اختلاف -آپس مین ہوگا ایکدن ان چار سے بگاڑ -

آپَسْ مِین رَہْنا -باہم مل جلکر رہنا -محبت واتفاق سے بسر کرنا-
میر حسنؔ وہ بن ٹہن کے آپس مین رہنے لگے -بہم راز دل اپنا کہنے لگے-

آپَکَڑنا -پکڑ لینا -گرفتار کرلینا -مومنؔ چہوڑدے ہاتہ کیا پکڑتا ہی-
جا ابھی کوئی آپکڑتا ہی- انشاؔ چاہتا تہا کہ مین ٹک بڑہ چلون آگے
لیکن -اتنے مین شرم نے پکڑا ہی مرا دامن -

آپہُنْچنا -نمبر(۱) آجانا -پہنچ جانا -ناسخؔ خاک پہنچے کوے جانان کو کہ پہنچی گہٹا

کیا ہماری خاک اُڑانے مین ہوا نے دیر کی۔ **مومن** ؎ گر مثل مسیح ہی کنوین
کے پاس پیاسا آئے ہی۔ کیون نہ آپہنچی زلیخا مصر سے کنعان تلک۔

نمبر (۲) پہنچنے کے قریب ہونا۔ **بحر** ؎ وصل جانان نہوا وقت وصال آپہنچا
وائے حسرت کہ رہی دلکی تمنا دل مین۔ **وزیر** ؎ بلبل نکل قفس سے کہ آپہنچی
فصل گل۔ پرواز سیکھ لے مرے چہرے کے رنگ سے۔

آپھنسنا۔ نمبر (۱) پھنس جانا۔ فقرہ۔ چھوٹی چڑیون کے ساتھ بڑی چڑیان بھی
جال مین آپھنسین۔

نمبر (۲) فریب مین آنا۔ فقرہ۔ شاہ جی نے ایسا جال پھیلایا ہی کہ روز کوئی
نہ کوئی آپھنستا ہی۔

فصل الف ممدودہ مع تائے فوقانی

آتا۔ ھ۔ مذکر۔ نمبر (۱) آنیوالا۔ جملہ۔ آتا آئے جاتا جائے۔

نمبر (۲) قرض یا کوئی حق واجب حساب سے نکلتا ہوا۔ فقرہ کیا ہم پر تمہارے
باوا کا کچھ آتا ہی۔ **ظفر** ؎ بنگئی آپ سے ہم سیمبرون کے قیدی۔
نہین ہم پہ درم و دام کسیکے آتے۔

نمبر (۳) دستگاہ۔ (کوئی بات یا کوئی کام یا کوئی ہنر۔) **ذوق** ؎
قسمت ہی سے لاچار ہون اے ذوق وگرنہ۔ سب فن مین ہون مین طاق
مجھے کیا نہین آتا۔

نمبر (۴)[1] معلوم **ذوق** ؎ جاتی رہے زلفونکی لٹک دل سے ہمارے
افسوس کچھ ایسا ہمین لٹکا نہین آتا۔ **مصحفی** ؎ عاشق سے بھی ہوتا ہی کہین
صبر و تحمل۔ وہ کام تو کہتا ہی جو آتا نہین مجھکو۔

آتا آئے جاتا جائے یا آتے آؤ جاتے جاؤ۔ استغنا کے
طور پر بولتے ہین کہ جسکا جی چاہے آئے جسکا جی چاہے چلا جائے۔

آتا تو سبھی بھلا تھوڑا بہت کچھ۔ جاتا تو وہی بھلے دلدر اور دکھ۔ مثل۔ آتی ہوئی چیز تھوڑی ہو یا بہت سب کا آنا اچھا اور جانے والی
چیزون مین دلدر اور دکھ کے سوا کسیکا جانا بھلا نہین معلوم ہوتا۔

آتا جاتا۔ نمبر (۱) آیندہ و روندہ۔ آنے جانے والا۔ راہرو۔ مسافر
فقرہ۔ کوئی آتا جاتا ملے گا تو خط بھیجدینگے۔ **گلزار نسیم** ؎ دیو آدمی بنکے
بن مین آئے۔ آتے جاتے کو گھیر لائے۔

نمبر (۲) دیکھو آتا نمبر ۳۔ فقرہ۔ آتا جاتا خاک نہین دعوے بہت کچھ ہی
جاتا یہان آتا کا تابع ہی۔

آتا ہو تو ہاتھ سے نہ دیجیے جاتا ہو تو اُسکا غم نہ کیجیے۔ مثل۔
ملتی چیز کو نہ چھوڑیے اور جو کچھ جاتا رہے اُسکا افسوس نہ کیجیے۔

آتونکو آنے دو جاتونکو جانے دو۔ دیکھو آتا آئے جاتا جائے

آتے آتے۔۔ پہنچتے پہنچتے۔ **ناسخ** ؎ راگ جو گانے لگا مطرب شب
فرقت مین ہائے۔ آتے آتے میرے کانون تک وہ شیون ہوگیا۔

آتے آتے آنا[1]۔ رفتہ رفتہ آنا۔ چلتے چلتے پہنچنا۔ فقرہ۔ تم تو دم نہین
لیتے پکارے ہی چلے جاتے ہو آدمی آتے آتے آئیگا۔

---

[1] اگرچہ نمبر ۳۔ نمبر ۴۔ متحد معلوم ہوتے ہین مگر زبان کے آشنا جانتے ہین کہ بعض جگہ دستگاہ اور
قدرت کی نسبت معلوم کے لفظ سے تعبیر ترجیح رکھتی ہی۔ جیسے ذوق کے شعر مثال نمبر ۴۔ مین یا جیسے اس
فقرے مین ایسی کوئی تدبیر نہین آتی جس سے روپیہ ملے۔

[1] اسیطرح کہاتے کہاتے کہانا لکہتے لکہتے لکہنا کل افعال مستقل ہین یہان ترکیب استعمال
بتادی گئی۔

آتے آتے رہجانا — آنیکا ارادہ کرکے نہ آنا ۔ ذوق ؎ ۔
بلبے استغنا کہ وہ یان آتے آتے رہگئے ۔ اُف ری بیتابی کہ یان تودم ہی
نکلا جاے ہی ۔ مومن ؎ شب عدہ جذبۂ شوق سے ہوی کشمکش یہ ستم ہوا
کہ وہ آتے آتے جو تھم گئے تو کسیطرح نہ تھما قلق ۔

آتیان ۔ آنے والیان ۔ یہ اگلی زبان ہی اب متروک ہی ۔

آتی بہلی کہ جاتی ۔ اسجگہ بولتے ہین جہان یہ کہنا مقصود ہوتا ہی کہ تھوڑی سی
چیز کا بھی نہ ملنے سے ملنا اور نہ لینے سے لینا بہتر ہی ۔

آتے بہلے نہ جاتے ۔ جب کسیکا آنا نہ آنا برابر ہو تو ایسے محل پر بولتے ہین
یعنی اُنکے آنے سے فائدہ ہی نہ جانے سے ۔

آتے جاتے ۔ نمبر (۱) راہ رو ۔ مسافر ۔ مثال کے لیے دیکھو آتا جاتا نمبر ۱
نمبر (۲) آنے جانے مین یا آنے جانے بھر کی ۔ فقرہ ۔ آتے جاتے کیا دیر
لگتی ہی ۔ رند ؎ دل بیتاب شتاب آنکا قاصد نہ تڑپ ۔ راہ مین
دیر لگے گی فقط آتے جاتے ۔
نمبر (۳) آمد و رفت سے ۔ آنے جانے سے ۔ رند ؎ ہوئی دربان تلک
اُسکے رسائی حاصل ۔ رفتہ رفتہ ہمین اُس کوچے مین آتے جاتے ۔
نمبر (۴) راہ گلی مین ۔ راہ چلتے ۔ گزرتے نکلتے ۔ فقرہ ۔ مجھے وہ آتے جاتے
ٹوکتے ہین کسیطرح انکا روپیہ دیدو ۔ صبا ؎ گل کو وہ چھیڑتے ہین باغ
مین آتے جاتے ۔ باتین بلبل کو ہزارون ہین سناتے جاتے ۔ ولہ ؎
کیا چڑ ہو گئے نہ کسی روز مری گھات پہ تم ۔ آخر اس رستے سے روز ہو آتے جاتے ۔

آتی جاتی چوٹ نظر نہ آنا ۔ کسی حربے کی چوٹ جو بہت تیزی سے
آئے تو چوٹ لگانے والے کی چالاکی اور ہاتھ کی صفائی کی تعریف مین یہ
جملہ کہا جاتا ہی ۔ صبا ؎ آتی جاتی چوٹ بھی سچ ہی نظر آتی نہین ۔ آج کل
چلتے ہین کیا اُس تیغزن کے ہاتھ پاؤن ۔ داغ ؎ کیا اُرکے اُس نگاہ شوخ
کی چوٹ ۔ آتی جاتی نظر نہین آتی ۔

آتے کا مُنھ دیکھتی تھی جاتے کی پیٹھہ ۔ یہ جملہ اکثر کسیکے سفر سے
آنے کی بیتابی انتظار ظاہر کرنے کیوقت عورتین بولتی ہین ۔

آتے کو رُوکتے نہین جاتے کو ٹوکتے نہین ۔ دیکھو آتا آئے
جاتا جاے ۔

آتی ہی ہاتھی کے پاؤن اور جاتی ہی چیونٹی کے پاؤن
مثل ۔ بیماری کی نسبت بولتے ہین کہ آتی ہی تو ناگہاناً ہاتھی کی طرح اور جاتی ہی
تو آہستہ آہستہ چیونٹی کیطرح یعنی بیماری کے آنے اور ترقی کرنے مین کچھ دیر
نہین ہوتی اور جاتی ہی اکثر رفتہ رفتہ ۔

آتش ۔ ف ۔ (اسکی اصل ژند کا لفظ آترس ہی ۔ آترس سے قدیم فارسی مین
آتیش اور اُس سے آتش ہوگیا) ۔ آگ ۔ ھ ۔ نمبر (۱) طبقات اربع عناصر سے
ایک عنصر کا نام ۔ نصیر ؎ کیون نہ کہین بشر کو ہم آتش و آب خاک و باد
قدرت حق سے ہین بہم آتش و آب خاک و باد ۔
فائدہ ۔ اس لفظ مین فرہنگ نگارون نے کسر و فتح تاے قرشت مین اختلاف
کیا ہی جو لوگ کسرے کو ترجیح دیتے ہین اُنکی دلیل یہ ہی کہ آتیش تاے مکسورہ
کے اشباع سے پیدا ہوا ہی اور یہ اسکے ثبوت مین کافی ہی کہ تاے آتش مکسور
ہی اور جو فتحے کو راجح کہتے ہین وہ کثرت استعمال شعرا سے اپنے دعوے
کو قوت دیتے ہین اور حق یہی ہی کہ جہانتک تتبع کیا گیا سرکش اور سَتَش وغیرہ

ع؎ اسی ترکیب سے اور مصادر بھی مستعمل ہین جیسے کہاتے کہاتے رک جانا جاتے جاتے ٹھہر جانا ۔
عہ کچھ اس لفظ کی تخصیص نہین ہی قدما اسیطرح جاتیان وغیرہ جمع کے ساتھ بولتے تھے ۔

قوافی مین پایا - اور آتیش کو مشبع آتش کہنا بھی ظاہرا ٹھیک نہین اسلیے کہ آتیش خود قدیم فارسی ہے -

صفات

آتش افروختہ - (بھڑکی ہوی آگ) **آتش** ؎ مومن کا فر کا قاتل ہی ترا حسن شباب - آتش افروختہ یکسان ہی خشک و تر کے ساتھ -

افسردہ - (وہ آگ جو شعلہ نہ دے دہکتی نہو) **ناسخ** ؎ تو ہی بھڑکائیگی ای باد بہار - دل ہمارا آتش افسردہ ہی -

بلند (جسمین شعلے زیادہ اُٹھتے ہون -) **ناصر** ؎ جلاکر پہاڑون کو کر دے جو خاک - بلند اور تیز آتش ہولناک -

پنہان - (وہ آگ جو پتھر مین چھپی ہوتی ہی) **ناسخ** ؎ صدمۂ دل کو جو ہو نالہ ہر سوزان نکلا - جسطرح سنگ سے ہو آتش پنہان پیدا -

تیز - (بہت بھڑکی ہوئی آگ) مثال کے لیے دیکھو بلند -

خاموش - (وہ آگ جسمین شعلہ نہو) **غالب** ؎ دل مرا سوز نہان سے بیمحابا جل گیا - آتش خاموش کے مانند گویا جلگیا - **مومن** (رباعی) ؎ کیا ظلم یہ ای نالۂ بیباک کیا - اُس شعلہ مزاج کو غضبناک کیا - افسوس وہ لعل لب نہین گرم سخن - اس آتش خاموش نے جی خاک کیا -

سوزان - (سوزان صفت کا شفہ جلانیوالی آگ) **آتش** ؎ نہانیکو نہ جا حمام مین ہمرہ رقیبون کے - لٹا دے گا ہمین رشک آتش سوزان گلخن پر **ظفر** ؎ سوزش عشق کی ہی یون دل بیتاب سے لاگ - جسطرح آتش سوزان کی ہو سیماب سے لاگ -

مردہ (بجھی ہوی آگ) **مومن** ؎ اُن کر گئی یاد گرم جوشی - مین آتش مردہ

سے جلا ہون -

ہولناک - (جب کثرت سے آگ بھڑکی ہوی ہوتی ہی تو اسکو دیکھکر ڈر معلوم ہوتا ہی اسلیے اسکی یہ صفت ہی) مثال کے لیے دیکھو بلند -

استعارات و تشبیہات

بستر[ع۱] سمندر - جوہر علوی - طاوس علوی آشیان - قبلۂ زردشتیان قبلہ گاہ مجوس - محراب جمشید - مرغ یاقوت پر -

آتش - نمبر (۲) تجلی نور - جیسے آتش طور - اور مشہور[ع۲] شاعر کا تخلص ہی -

آتش اَفرُوز - آگ بھڑکانیوالا - **مومن** ؎ ملا جب یہ جواب سامعہ سوز ہوا سر گرم آہ آتش افروز -

مجازاً مفسد - فتنہ پرداز - لگانے بجھانے والا -

بحر ؎ آتش افروز مری فکر مین پھرتے ہین پھرین - کیا ضرر شعلۂ جوالہ کی سرتابی سے -

ولہ ؎ آتش افروزون نے یارب سر اُٹھایا ہی بہت - شمع کی مانند کھینچ انکی زبان بالاے سر -

آتشبار - (صفت مین آتا ہی) آگ برسانیوالا - **ناسخ** ؎

ع۱ دیکھو حاشیہ صفات و تشبیہات آب قسم دوم -

ع۲ خواجہ حیدر علی خلف خواجہ علی بخش متوطن دہلی ارشد تلامذہ شیخ غلام ہمدانی مصحفی کا تخلص ہی جنکے کمال شاعری کا سکہ ہندوستان کے دلپر بیٹھا ہی پہلے پہل کچھ دنون نواب میرزا محمد تقی خان ترقی کے ساتھ فیض آباد مین رہے پھر اُنہین کے ساتھ لکھنؤ آئے سنہ ۱۲۶۲ ہجری مین انتقال کیا دو دیوان اُن سے یادگار اور مقبول روزگار ہین -

پُہلجھڑی کیطرح خط اپنا غبار افشان ہوا - گرکبھی لکھی حقیقت آہ آتشبار کی

وزیرؔ روتے ہین اشکون کے بدلے خون گرم - ابر ہین ہم لیکن آتشبار ہین

آتش پرست - آگ پوجنے والا - آتش پرستی ایک مذہب ہی جسمین آگ

کو پوجتے ہین اور اسکا موجد زردشت ہی - ہندوستان مین یہی قوم پارسی مشہور

ہی - سوداؔ کفر کی مے سے مست ہی جو ہی - غرض آتش پرست ہی جو ہی

رشکؔ تشبیہ آگ کو جوئیِ آتشین سے دون -- مانند می پرست ہون آتش پرست

آتش پنہان - کینہ - عداوت - آتشؔ نشہ مے مین گُہلی دشمنی دوست

سے - آب انگور نے کی آتش پنہان پیدا -

آتشِ تر (ظط ش) - شراب - داغؔ آتش دوزخ پہ ہوگا آتش تر کا گمان

گر کسی میکش نے اپنا دامن تر رکھدیا - بحرؔ جاڑون مین شغل آتش تر کا ضرور ہی

گرما ہی ہر اور یہ ٹھنڈی ہوا مجھے -

آتشِ جانسوز (ظط ش) - سوزوگداز عشق - رشکؔ آتش جانسوز

جب تک مشتعل تن مین نہین - دردنالے مین نہین تاثیر شیون مین نہین -

آتشخانہ - ف - مذکر - نمبر (۱) وہ مکان جہان آتش پرست آگ روشن رکھتے

اور پوجتے ہین -

نمبر (۲) تشبیہاً گرم مکان - فقرہ - یہ مکان دوپہر کو آتشخانہ ہوجاتا ہی -

ناسخؔ کیا نزاکت ہی کہ جھنجھلا کر لگا کہنے وہ رات - محفل عشرت کو کردیتی ہی

آتشخانہ شمع -

نمبر (۳) وہ جگہہ جو مکان کی دیوارون مین بناتے ہین اور اندر سے دھوان نکلنے

کے لیے اوپر کیطرف راہ رکھتے اور جاڑون مین مکان گرم کرنے کیواسطے اُسمین

آگ روشن کرتے ہین - ناسخؔ یہ تپ غم ہی کہ ناسخ مین جو لگ بیٹھون کبھی

مثل آتشخانہ ہوجاے وہین دیوار گرم -

آتش خُو - نمبر (۱) تُندمزاج - غصہ ور - ذوقؔ لطف بوسہ نرہا ہمپہ ہوا جب تو گرم

شربت قند دیا کرکے پر آتش خو گرم - مومنؔ آتشین خو سے آرزوے

وصال - پک گیا اب خیال خام مرا -

نمبر (۲) گرم (ظط ش) (صفت مین آتا ہی) - آتشؔ موم دونونکو کیا نالہ آتش خو نے

سنگ کو سنگ نہ آہن کو یہ آہن سمجھا -

آتشِ دل (ظط ش) - سوزوگداز - ظط ش - ذوقؔ آتش دل سے پس از مرگ

برنگ شعلہ - خاک عاشق سے نکلتا ہی گل خود رو گرم - آتشؔ -

آتش دل سے تسلسل ہی وہی آہون کا - عود کے جلنے سے مجمر مین دھوان

ہی کہ جو تھا - اور آتش جگر - آتشِ درون - آتش سینہ بھی کہا ہی - بحرؔ

یہ میرے شعر ہون کیونکر بھلا نہ گرما گرم - سِنکے ہوے یہ مری آتش جگر کے

ہین - رشکؔ بیجا نہین جلاتی مجھے آتش درون - تقدیر نے درخت بنایا

چنار کا - مومنؔ تپش ولولہ جان تک پہنچی - آتش سینہ زبان

تک پہنچی -

آتش دُوست دُشمَن نَدانَد - آگ دوست دشمن کو نہین پہچانتی

بدطینت آدمی سے کنایہ ہی مطلب یہ ہی کہ جسطرح آگ ہر چیز کو جلاتی پھونکتی ہی

اسیطرح جسکی فطرت مین ایذارسانی ہی اُسکے ضرر سے دوست دشمن کوئی

نہین بچتا -

آتشِ رُخ (ظط ش) - نمبر (۱) القاب معشوق مین سے ہی اُردو مین اُسکی جمع زیادہ

مستعمل ہی - ناسخؔ آتش رخان دہر اگر تجھکو دیکھ لین - اُڑ جاے

عارضون سے برنگ شرار رنگ - ذوقؔ باز آیا دیکھنے سے نہ آتش

رخون کے دل - سو بار آبلے اسے آنکھین دکھا چکے -

آتش رنگ - سرخ - بھبوکا - لب و رخ معشوق اور لعل و لالہ کی صفت مین آتا ہی - **ناسخ** ؎ کھینچے گر نقشۂ ترے رخسار آتش رنگ کا - کیا عجب یکرنگ ہو کر خامہ اثر رنگ و شمع **وزیر** ؎ مسی آلودہ مین تیرے لب آتش رنگ اپنی نظرونمین دھوان دھار یہ انگارے ہین - **آتش** ؎ جب ترے روے عتاب آلودہ سے تشبیہ دی - لالہ آتش رنگ و آتش خو نظر آیا مجھے -

آتش زبان - خوش بیان - اور انہین معنون مین آتش بیان بھی ہی اور دونون شاعر کی صفت مین آتے ہین ؎ کوچہ و بازار مین کہتے ہین مجھکو دیکھکر - ہی یہی آتش زبان ناسخ اسیکا نام ہی - اور آتش زبان تشبیہ کے اعتبار سے شمع اور شعلے اور لالہ کی صفت مین بھی آتا ہی - **مومن** ؎ نکلے باتونین اگر منھ سے دھوان - شعلۂ رخسار ہو آتش زبان - **آتش** ؎ روشنی ہووے جو آنکھونمین تو سیر باغ کر - لالۂ آتش زبان ہی شمع ایوان بہار **داغ** ؎ تری آتش بیانی داغ روشن ہی زمانے پر - پگھل جاتا ہی مثل شمع دل ہر اک سخندان کا -

آتش زدگی - آگ لگنا - قانون فوجداری مین یہ لفظ زیادہ مستعمل ہی -

آتش زرتشت - وہ آگ جو آتشکدۂ زرتشت مین تھی - **ظفر** ؎ آتشکدۂ دل کو اگر دیکھے ہمارے - شرمندہ کی اک آتش زرتشت اٹھائے -

آتش زنی - آگ لگانا - قانون فوجداری مین زیادہ مستعمل ہی -

آتش طبع - تندخو - غصہ ور -

آتش طور - وہ آگ جو کوہ طور پر حضرت موسیٰ کو نظر آئی تھی اور در حقیقت تجلی تھی - **ناسخ** ؎ ہر خریدار کو تھا مرتبۂ موسائی - آتش طور سی گرمی ترے بازار کی تھی -

آتش فشان - (صفت مین آتا ہی) نمبر (۱) شعلے اور چنگاریان پھینکنے والا - جیسے کوہ آتش فشان جسے جوالا مکھی کہتے ہین - **ناسخ** ؎ - ایسے ہین میرے نالۂ آتش فشان بلند - ہی آگ کے کرے سے بھی جنکا دھوان بلند - **رند** ؎ آتش فشان ہی برق تجلی قدیم سے - معلوم ہی جلا چکے ہین کوہ طور آپ -

نمبر (۲) دلمین تاثیر کرنے والی چیز مثلاً دم آتش فشان یا داستان آتش فشان **ناسخ** ؎ جلتی ہی اس بت کی فرقت مین ولا باد بہار - باغ مین تو بھی دم آتش فشان دو چار کھینچ -

نمبر (۳) روشن نورانی - **مومن** ؎ ای سوز گریہ آگے تری آب و تاب کے - پانی بھرے ہی جلوۂ آتش فشان شمع -

آتش قدم - گرم رو - تیز قدم - **ناسخ** ؎ اسقدر آتش قدم دیکھا نہین ای شہسوار - کیا عجب گر نعل ہو جائے سم توسن مین آگ - **ذوق** ؎ تو ای مجنون تفتہ دشت مین آتش قدم گر ہو - جلا دے زیر پا گر خار مژگان سمندر ہو -

آتش کا پرکالہ - نمبر (۱) آگ کا ٹکڑا - انگارا - **ناسخ** ؎ - پھر بہار آئی چمن مین زخم گل آئے ہوے - پھر مرے داغ جنون آتش کے پرکالے ہوے - **رشک** ؎ سوز الفت کا مزہ ای رشک اگر منظور ہو - دل جگر آتش کے پرکالے بنایا چاہیے -

نمبر (۲) شوخ و شنگ (صفات معشوق مین) **رشک** ؎ ہی یکتائے جہان ای رشک وہ آتش کا پرکالہ - رلانے مین ہٹانے مین ستانے مین جلانے مین

ناسخ ؎ دور ہر چند وہ پرکالۂ آتش ہی مگر۔ ہی تصور مین چراغ شب ہجران عارض

نمبر(۳) شریر- فتنہ پرداز- سودا ؎ خریدی کچھ نہ جنس آکر ہم اس بازار مین سودا- بغل مین لے چلے ہین دل سوا کی آتش کا پرکالہ-

نمبر(۴) تیز طبع- ذہین- ذکی- فقرہ- یہ لڑکا تو غضب آتش کا پرکالہ ہی چار ہی دنین کیسے گرم شعر کہنے لگا- نواب مرزا شوق ؎ ہوتے آتش کے ہین یہ پرکالے- تاڑ جاتے ہین تاڑنے والے-

آتشکدہ - ف- مذکر- نمبر(۱) جس مکان مین آتش پرست پوجنے کیواسطے آگ رکھتے ہین- ناسخ ؎ چہرۂ آتشکدہ ابرو تھے سو محراب حرم گردن آگے ترے خم کا فرد دیندار کی تھی- آتش ؎ کوچۂ محبوب مین ہم خانۂ کعبہ مین شیخ- بتکدے مین برہمن آتشکدے مین گبر ہی-

نمبر(۲) مجازاً وہ مکان جسمین بہت گرمی ہو- فقرہ- گرمیون مین یہ مکان آتشکدہ ہو جاتا ہی-

آتشگیر - مذکر- دسپنا- ناسخ ؎ جل اُٹھا باغ اُسکی برق حسن کی تاثیر سے- پہول اب گلچین اُٹھاتے ہین تو آتشگیر سے- آتش ؎ نرمیِ ظاہر سمجھ لے سخت گیری کی دلیل- پنبہ بھی بہر شرر ہمسر ہی آتشگیر کا ذوق ؎ ہوا مین آکے جو کرتا ہی سرکشی شعلہ- تو چنکیان دل آتش مین لے ہی آتشگیر۔

آتش مزاج - تیز مزاج- تند خو- غصہ ور- فقرہ- وہ بڑے آتش مزاج ہین اُن سے کون بات کرے- اور القاب معشوق مین بیشتر آتا ہی-

صبا ؎ شب کو گرم رقص ہوتا ہی جو وہ آتش مزاج- شمع سان جلتے ہین ساری انجمن کے ہاتھ پاؤن-

نمبر(۲) خلقت ناری- جن و پری وغیرہ- ذوق ؎ اگر آتش مزاجونکو حسد ہو خاکسارون پر- تعجب کیا کہ ابلیس لعین دشمن ہی آدم کا-

آتش موسیٰ - دیکھو آتش طور- خلیل ؎ تیرہ باطن سے نہین جلتے ہین روشن دل کبھی- آتش موسیٰ کو آتشگیر کی حاجت نہین-

آتشناک - ف- آگ سے بھرا ہوا- آگ کیطرح سرخ- (رخسار معشوق کی صفت مین بیشتر آتا ہی) ناسخ ؎ ہی معنبر زلف اُسکے روے آتشناک پر- بوے خوش دیتا ہی وہ داس شمع مین کافور ہی- اسیر ؎ نام ہی طور اُس پری کے توسن چالاک کا- ہی چراغ طور شعلہ روے آتشناک کا-

آتش نفس - نمبر(۱) تفتہ دل- سوختہ جگر- صاحب سوز و گداز صاحب تاثیر- ذوق ؎ کون آتش نفس اے ذوق چمن سے گزرا- آج جو سرو نسیم چمنی خوب نہین- آتش ؎ داخل فرد دس ہو آتش نفس سمجھا اگر- گلشن جنت خزان ہو حوض کوثر خشک ہو- غالب ؎ ڈہونڈے ہی اُس مغنی آتش نفس کو جی- جسکی صدا ہو جلوۂ برق فنا مجھے-

نمبر(۲) نہایت گرم- آتش ؎ آتش نفس ہوا ہی گلزار کی بہارے بجلی گری ہی غنچے جب مسکرا دیے ہین-

آتش نمرود - وہ آگ جسمین نمرود بادشاہ کفار نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ڈالکر جلانا چاہا تھا مگر اللہ کی قدرت سے وہ آگ آپ پر گلزار ہو گئی- آتش ؎ مہربان ہو دوست کچھ دشمن کا چل سکتا نہین- آتش نمرود ہی گلزار ابراہیم کو- ناسخ ؎ آتش نمرود گلشن بنگئی تھی جسطرح یون مجھے آتشکدہ بے یار ہر گلزار ہی-

آتشی - جسکی خلقت مین جزو نار غالب ہو- جیسے خاکی وہ ہی جسکے قالب
مین جزو خاک غالب ہو- پری وجن کی صفت مین آتا ہی مثلاً کہین کہ
انسان خاکی ہی پری آتشی ہی- **گلزار نسیم** ؎ بولی وہ بشر ہو تم دلاور
سر سبز ہو تو ہم آتشی پر-

آتشی شیشہ یا آتشی آئینہ - اہل صنعت ایک شیشہ اس ترکیب سے
بناتے ہین کہ جب آفتاب کے مقابل رکھا جاتا ہی تو آفتاب کی پہیلی ہوی شعاعین
سمٹ کر اُسمین ایک جگہہ جمع ہو جاتی ہین اسوجہ سے اُسکی پشت پر جو
چیز روئی یا کپڑے وغیرہ کے مثل ہو وہ جل جاتی ہی اور سنا گیا ہی کہ
اسی قسم کے بڑے شیشے سے سلاطین حریف کے میگزین کو بھی اُڑا دیتے
ہین اور باریک چیز اُس شیشے مین موٹی نظر آتی ہی- **صبا** ؎ منعکس
آتشی شیشہ ہو رُدی پر جیسے - کاغذ فقرہ تہ ظل ہما جلتی ہی- **عرش** ؎
عکس رخ سے جل اُٹھی ہی دہوپ مین اکثر نقاب - آتشی شیشہ مگر
رخسار آتشناک ہی- **ناسخ** ؎ فکر مین سوجہے یہ مضمون روے آتشناک کے
آتشی آئینہ زانو نظر آیا مجھے -

آتشی شیشی - ایک شیشی جسکی گردن لمبی اور تنگ ہوتی ہی اور اُسکے
ذریعے سے روغن اور تیزاب کھینچتے اور جوہر اُڑاتے ہین - آگ پر اسبب،
مضبوطی کے خوب کام دیتی ہی اسی سبب سے اُسے آتشی شیشی کہتے ہین

آتشین (مؤنث) - (یا و نون نسبت) آگ سا روشن - آگ کی طرح گرم
آگ کی صورت سرخ - **ناسخ** ؎ تیرے روے آتشین کو دیکھتے ہی
اُڑ گیا - اضطراب دل جسے سمجھے تھے وہ سیماب تھا - **آتش** ؎ آتشین
نالون کی اندر رہی گرمی شب ہجر - نرم تر موم سے فولاد کیا کرتے ہین **ولہ** ؎
نہایت تشنۂ دیدار ہین خوب اُسکو چوسین گے - اگر اپنے لبون تک کوئی
لعل آتشین آیا -

آتشین رخسار - دیکھو آتش رخ - **ناسخ** ؎ کیون سراپا ہی
سپیدائی آتشین رخسار شمع - کیا ہی تیرے عشق مین میری طرح بیمار شمع
آتشین رخ بھی کہتے ہین - **غالب** ؎ صبح آیا جانب مشرق نظر
اِک نگار آتشین رخ سر کھلا -

آتشباز ؎ - آتشبازی بنانے والا - **ناسخ** ؎ رتبۂ تحقیق ملتا ہی
کوئی تقلید سے - کیا خلیل اللہ سے نسبت ہی آتشباز کو - **رشک** ؎
چھوڑ جائیگا ہمین وہ طفل آتشباز اگر - پھلجھڑی کا کام لینگے آہ آتشبار سے

آتشبازی - مونث - انار - پھلجھڑی - مہتاب ور اُسکے امثال
جو بارود اور گندہک کوئلے وغیرہ سے بنتے ہین اور اُسکو آگ لگا کر تماشا
دیکھتے ہین کہ اُنمین سے رنگا رنگ شرارے اور طرح طرح کے پہول
نکلتے ہین - **مصحفی** ؎ گرم ہی آہ سے ہنگامۂ آتشبازی - کونسی
رات فلک تک یہ ہوائی نہ گئی - **رشک** ؎ اسی شعبان مین گلریزیان روشن
ہون آہون کی - جواب کے شوق آتشبازی اُسکو ہو تماشا ہو -

آتشبازی بنانا - انار پھلجھڑی وغیرہ بنانا -

آتشبازی بننا - لازم -

آتشبازی چھوٹنا - پھلجھڑی انار وغیرہ کا آگ لگانے سے روشن

؎ صاحب بہار عجم نے اسس لفظ کو لکھا ہی مگر اہل فارس کے کلام سے سند نہین دی اور مرغ آتشباز
کو ایک قسم آتشبازی کی لکھکر حکیم شفائی کا یہ شعر لکھا ہی ؎ کسے بگرد غمہاے تو چون من برنگردد -
بجنگ شعلہ آرے مرغ آتشبازی آید -

اور گلفشان ہونا - ذوق ؎ چھوٹی آتشبازی ایسی جسکی گلکاری کو دیکھ-
رات کو کہتے تھے آپسمین ثریا اُسُہا - صنع آتشباز پر حیرت زدہ ہوتی ہی عقل-
سنگ پارس سے کہین بارود کو پیسا تھا کیا - تشبیہاً ہنسی دل لگی کی باتین
فقرہ - رات بہت گئی تھی اور اُنکے لطائف اور ظرائف کی آتشبازی چھوٹ رہی تھی

(آب حیات)

آتش بازی چھوڑنا - نمبر (۱) متعدی - فقرہ - تم بچّے ہو اپنے ہاتھ سے آتشبازی نہ چھوڑو -

نمبر (۲) تشبیہاً دولت و مال کا فضول مصارف مین برباد کر دینا - فقرہ - مفت کی دولت تھی دو دن آتشبازی سی چھوڑ لی اب بھیک مانگتے پھرتے ہین

آتشبازی کا دیو - ایک قسم کی آتشبازی ہی - بانس اور کاغذ کی ایک ڈراونی صورت بنا کر اُسمین بارود وغیرہ بھرتے اور اُسکو چھوڑتے ہین اور پھبتی کے طور پر موٹے سیہ فام ڈراونی شکل کے آدمی کو کہتے ہین -

آتشبازی کا طاؤس - بانس اور کاغذ سے مور کی شکل بنا کے بارود وغیرہ اُسمین بھرتے ہین جو چھوٹتے وقت ناچتا ہی اور اُس سے پھول جھڑتے ہین - سودا (تضمین) ؎ نہ بلبل ہون کہ اس گلشن مین سیر گل مجھے بھاے -- نہ طوطی ہون کہ دل میرا فضائے باغ لیجاے - مین ہون طاؤس آتشبازی کیسی ہی بہار آئے - نہ با صحرا سرے دارم نہ با گلزار سودا ے - بہر جا میروم از خویش سے بالد تماشاے - ناسخ ؎ جب لگا دی آگ غم نے رقص خوشحالی کیا - یہ دل پُر داغ کیا طاؤس آتشباز ہی - اور اسی قبیل سے ہی آتشبازی کا قلعہ کہ قلعے کی صورت بناتے ہین اور اُسمین آگ دینے سے توپون اور بندوقون کی سی آوازین نکلتی ہین - اور اسیطرح ہاتھی کی صورت بناتے ہین اُسکو آتشبازی کا ہاتھی[1] کہتے ہین - سودا (ہاتھی کی ہجو مین) ؎ پر اُسکے دل مین ابھی یہ غضب ہی - کہ آتشبازی کا ہاتھی وہ اب ہی

آتشک - ف - مونث - کاف اسمین نسبت کا ہی - ایک بیماری کا نام جو بدن مین آبلے یا چھٹے ڈال دیتی ہی - جیسے باد فرنگ اور گرمی اور گرمی کی بیماری اور نار فارسی اور آتش فارسی بھی کہتے ہین اور اسکی وجہ صاحب بہار عجم نے یہ لکھی ہی کہ آتش فارسی وہ آگ ہی جو فارس مین زردشت نے روشن کی تھی اور ایک مدت تک افروختہ رہی چونکہ اس مرض مین سوزش بہت ہوتی ہی اس مناسبت سے یہ مرض آتش فارسی اور نار فارسی سے نامزد ہوا - جانصاحب ؎ آتشک باد کے گھوڑے پہ ہی ان روزون سوار لو نہین چلتی ہی معلوم ہوا گرمی ہی -

آتشک کا جھلسا - گرمی کی بیماری کا جلا جھلسا ہوا -

آتشک کا مارا - دیکھو آتشک کا جھلسا -

آتشک کا اُڑ کے لگ جانا یا آتشک لگنا - ایک کی آتشک سے دوسرے کو آتشک ہو جانا (چونکہ یہ مرض بھی امراض متعدیہ مین سے ہی اسلیے ایسے مریض کے پاس اُٹھنا بیٹھنا اور اُسکے پیشاب کو سونگھنا اس مرض کے پیدا ہونے کا باعث سمجھتے ہین)

آتشک نکلنا - آتشک کے آبلون یا چھٹون کا بدن پر نمودار ہونا -
جانصاحب ؎ مرزا کی جبسے نکلی نہین آتشک گئی - بدبات پھوٹی چار مین یہ ہانڈی پک گئی -

آتشک ہو جانا - عارضۂ آتشک مین مبتلا ہو جانا -

---

[1] دو ہاتھی بنائے جاتے ہین اور دونو مقابل کر کے ایک ساتھ چھوڑتے ہین تو آپسمین جنگ ہوتی ہی -

آتشکیا - ھ - آتشکی - صفت - وہ شخص جسکو گرمی کی بیماری ہو -

آتما - س - (اسکا مادہ آتمن ہی) مونث - نمبر (۱) محبت مادری شفقت پدری

نمبر (۲) پیٹ - معدہ - بھوک - فقرہ - ایک ٹکڑا کھایا تب آتما مین ٹھنڈک پڑی

آتما مین پڑے تو پرماتما کی سوجھے (مثل) -

نمبر (۳) روح - نفس ناطقہ - دل - فقرہ - ہم کیا ہماری آتما دعائین دیگی -

آتما ٹھنڈی کرنا - جی خوش کرنا - بھوکے کا پیٹ بھرنا -

آتما ٹھنڈی ہونا - لازم -

آتما ستانا - جی دکھانا -

آتما کا کوسنا - جی سے بددعا نکلنا - فقرہ - مین کیا میری آتما کوستی ہی -

آتما کلپانا - جی دُکھانا -

آتما کلپنا - دیکھو آتما کا کوسنا - فقرہ - رات بھر میری آتما کلپتی رہی

آتما کی آنچ بُری ہوتی ہی - ماں باپ محبت سے مجبور ہوتے ہین اور بُری کی جگہ نیز بھی کہتے ہین -

آتما مسوسنا - مامتا اور محبت کو ضبط کرنا -

آتما مین آگ لگی ہی - نمبر (۱) بھوک لگی ہی - فقرہ - میری آتما مین آگ لگی ہی کون ایسا اَن داتا ہی جو بجھاوے (صداے فقرا)

نمبر (۲) مامتا کی آگ بھڑکی ہوئی ہی -

آتما مین پڑے تو پرماتما کی سوجھے - مثل - پیٹ کچھ بھرے تو عبادت کی طرف توجہ ہو -

آتو - ا - آتون - ت - اُستانی - یعنی جو عورت لڑکیون کو لکھنا پڑھنا سکھائے

جانصاحب ؎ آتو نے مار مار کے کین چور ہڈیان - مطلب جو مین نے پوچھا عظام رمیم کا - ولہ ؎ آتو جی شادی کرنے پہ مائل ہی فاضلہ - پڑھنے کو حسن و عشق کی اُسکو کتاب دو - منیر ؎ آتو صاحب لیے بلاتی ہین - منتظر ہین محل مین جاتی ہین - رنگین ؎ دعا ہی یہ بندی کی دنیا سے جی سے آہی جہان سے گزر جاے آتون - کہا تھا مجھے کل تجھے دونگی چھٹی - کرون کیا جواب یون مکر جاے آتون -

آتی پاتی - ھ - مونث - ایک کھیل ہی - بہت سے لڑکے جمع ہوکے ایک کو کسی چیز کا پتا بتاتے ہین کہ فلان مقام سے یہ پتا لے آؤ اور خود سب چھپ جاتے ہین جب وہ لڑکا وہان سے پاتی لیکر پلٹتا ہی تو سب کو ڈہونڈتا پھرتا ہی جو ملجاتا ہی اُسکو چھو لیتا ہی - اب یہ لڑکا چور ہوجاتا ہی اور اگر چور ڈہونڈ نہین پاتا تو آخر کو سب لڑکے شور کرکے خود ہی نکلکے بھاگتے ہین اور جسکو دوڑکر یہ چور چھو لیتا ہی وہ چور ہوجاتا ہی - سودا ؎ کیونکہ وہ شوخ لکھے مجھکو کتابت جن نے - کھیل بھی ضد سے مری چھوڑ دیا پاتی کا -

فصل الف ممدودہ مع تاے ہندی

آٹا - ھ - (آٹ سے بنا ہی جسکے معنی سنسکرت مین پسی ہوئی چیز ہین) مذکر آرد - ف -

نمبر (۱) پسا ہوا غلہ - پیسنا - پسنا اور پسوانا کے ساتھ بولتے ہین - جیسے آٹا پیسا - آٹا پسا - آٹا پسوایا -

نمبر (۲) مجازاً خشک پسی ہوئی ہر چیز - فقرہ - مین نے کہا تھا کہ دوا کو جو کوب کرلا تو نے آٹا کردی -

ؔ دیوان رنگین مین دیکھا گیا - ردیف نون مین یہ غزل لکھی ہی - چونکہ اردو مین مستعمل پایا گیا اسلیے اسکی بھی مثال دیدی گئی -

نمبر (۳) گلجانے اور گھن جانیکی جگہ بھی استعمال ہی - فقرہ - برسات کے دن

نیچے کی سیلین اوپر کا پانی ساری کڑیان آٹا ہوگئین -

آٹا آٹا کر دینا - بہت باریک کر دینا - فقرہ - تمسے کچھ نہو گا لاؤ مین ابھی کوٹ کر

آٹا آٹا کر دون -

آٹا آٹا ہو جانا - نمبر (۱) پسجانا - سرمہ ہو جانا - فقرہ - دوا کو ذرا دھوپ مین

رکھدو پھر دو ر گڑو نہین آٹا آٹا ہو جائیگی -

نمبر (۲) گلجانا - گھن جانا - فقرہ - تمہاری غفلت سے برسات مین سارا

اسباب آٹا آٹا ہو گیا -

آٹا دال - کھانا - رزق - میر ؎ کسکو موسین کہان سے کچھ لادین

دال آٹا جو تمکو پہنچا وین -

آٹا دال اُلّو بھی ہی [ع] - مثل جہان اچھائیون کے ساتھ کوئی برائی بھی

ہو وہان بولتے ہین -

آٹا کر دینا - دیکھو آٹا آٹا کر دینا -

آٹا گوندہنا - آٹے مین پانی ملا کر ہاتھون سے مُکّیان لگانا -

آٹا گیلا ہونا - نمبر (۱) آٹے مین پانی زیادہ ہو جانا -

نمبر (۲) مصیبت پڑنا - جیسے مفلسی مین آٹا گیلا - اس مثل کے سوا اور کہین

ایسے عنوان سے نہین دیکھا گیا کہ مصیبت سے کنایہ ہو -

آٹا مسلنا - جوار باجرے وغیرہ دردرے آٹے کا پانی ملا کر ہتھیلی سے

رگڑ رگڑ کر ریکیذات کر لینا -

آٹا نبڑا اُو جا ٹکا [ل] - مثل - جب مالدار مفلس ہو گیا تو خوشامد

کرنیوالے چلدیے -

آٹا نہین تو دلیا جب بھی ہو جائیگا - مثل - تھوڑا بہت

فائدہ ہو ہی رہیگا -

آٹا ہو جانا - دیکھو آٹا آٹا ہو جانا -

آٹے دال کا بھاؤ بتا دینا - دہمکانے اور تنبیہ کرنے کیجگہ کہتے ہین

فقرہ - کیون بہجا اب آٹے دال کا بھاؤ بتا دون یعنی گھمنڈ کی سزا دیدون

آٹے دال کا بھاؤ کُھلنا - انقلاب اور دنیا کے نشیب و فراز کا حال

کُھلنا - فقرہ - ابھی تو بے فکری مین گزرتی ہی جب شادی ہو گی تب آٹے دال

کا بھاؤ کُھلے گا - **جانصاحب** ؎ دال آٹے کا سنو بھاؤ ہی اُسدم کُھلتا -

چاہنے والے ابھی جبکہ بچھڑ جاتے ہین - اور کُھلنے کی جگہ معلوم ہونا بھی

کہتے ہین - فقرہ - وہ زمانہ گیا اب تمکو آٹے دال کا بھاؤ معلوم ہو گا -

---

[ع] ایک سپاہی کسی بنیے کا قرضدار تھا اور سبکدوشی کی کوئی صورت نہ نکلتی تھی ایکدن بیٹھے بیٹھے ذہن رَگیا اور ایک اُلو پکڑ کے اُسکو باز کی سی ٹوپی پہنائی اور ہاتھ پر بٹھا کے عمداً بنیے کی دُکان کیطرف نکلا بنیے نے جو دیکھا بُلا کر پوچھا یہ کونسا جانور ہی سپاہی نے کہا باز ہی اور اُسکے اوصاف بیان کیے بنیا لوٹ ہو گیا اور سب سے باز کی قیمت دریافت کر تا رہا باز کی جو قیمت ہوتی ہی وہی سپاہی نے بتائی بنیا اپنی جورو سے صلاح کر کے دوسرے دن سپاہی کے دروازے پر تقاضے کو آپہنچا سپاہی نے کہا بھلا ابھی روپیہ کہان ہی باز اگر بک جاے گا تو تمہارا قرض ادا کر دونگا بنیے کو تو اُس باز ہی کا لینا منظور تھا بولا اگر روپیہ نہین ہی تو باز ہی دیدو سپاہی جتنے کا قرضدار تھا اُس سے کچھ فاضل دام طے ہوے اپنا قرضہ مجرا کر کے جو فاضل نکلا بنیے نے سپاہی کو دیدیا اور باز لیکر گھر آیا جورو نے اسکی جیب کھا کا لیا دیکھا اور کہنے لگی کہ یہ تو اُلو ہی نہایت ہی منحوس ہوتا ہی جاؤ ابھی پھیر آؤ بنیے نے بہت دوڑ دھوپ کی مگر سپاہی کا پتا کب ملتا ہی مجبور ہو کر جورو خاوند کی صلاح سے وہ اُلو دُکان پر رکھا گیا کہ شاید کوئی بیوقوف اسکی بھی خریداری کر لے اور اسوقت سے جو شخص دُکان پر آکر پوچھتا تھا کہ تمہاری دُکان پر کیا کیا ہی تو بنیا کہتا تھا آٹا دال اُلو بھی ہی اُسوقت سے یہ فقرہ مشہور ہو گیا -

[ل] بوجا ٹکنے کو کہتے ہین یہان کُتے سے مراد ہی اسلیے کہ کُتے کے اکثر کان کاٹ ڈالتے ہین یہان خوشامدیون کو کُتے سے تشبیہ دی ہی -

آٹے دال کی فکر - روزی رزق کی فکر - معاش کا غم - (مثال) نظیر ؎ سب چھوڑو بات طوطی کی پدڑی کی لال کی - یارو کچھ اب تو فکر کرو آٹے دال کی -

آٹے کا چراغ گھر رکھوں تو چوہا کھائے باہر رکھوں تو کوا لیجائے یہ مثل عورتین وہان بولتی ہین جہان کسی بات مین ہر طرح اور ہر پہلو سے نقصان نظر آئے -

آٹے کا خمیر - آٹا ڈھیلا گوندھ کے نمک ڈالکر رکھدیتے ہین تین چار پہر کے بعد جو اسمین جوش کی کیفیت پیدا ہوتی ہی اُسے خمیر کہتے ہین -

آٹے کی آپا - بھولی بھالی عورت -

آٹے کے ساتھ گھن نہ پسجائے - مثل - وہان بولتے ہین جہان اعلی کے ساتھ ادنی کو نقصان پہنچے یا مجرم کے ساتھ بیخطا کے سزا پانے کا اندیشہ ہو - اور آٹے کی جگھ گیہون بھی بولتے ہین -

آٹے مین نمک - ذراسا - فقرہ - اتنا نفع کھاؤ جیسے آٹے مین نمک -

آٹوٹنا - آپڑنا - آجانا - اختر شاہ اودھ ؎ اُسکے سر پر سب اک بلا ٹوٹی وہ ستارے کی طرح آٹوٹی -

آٹھ - ھ - ہشت - ف - ثمان - ع -

آٹھ آٹھ آنسو رُلانا - بہت رُلانا - رند ؎ چار دن وصل مین ہنس لینے دو آٹھ آٹھ آنسو رُلایا نہ کرو - صبا ؎ ہی کسے چشم امید ای یار تو بید یہ ہی - کر نہ چار آنکھین رُلا کر آٹھ آٹھ آنسو مجھے -

آٹھ آٹھ آنسو رونا - بہت رونا - پھوٹ پھوٹ کر رونا - رشک ؎ آٹھ آٹھ آنسو روتا ہون یاد نگاہ مین - چار آنکھ کرکے یار نے ناچار کر دیا - ناسخ ؎ روتے ہین آٹھ آٹھ آنسو ہم - ہائے آٹھون پہر جدائی مین - اور آٹھ آٹھ آنسوون سے رونا بھی کہا ہی - قلق ؎ آٹھ آٹھ آنسوون سے روتے ہوے - چوک کے بچپن سے ہوتے ہوئے - اختر شاہ اودھ ؎ سُنکے یہ حال جان کھوتی تھی - آٹھ آٹھ آنسوون سے روتی تھی -

آٹھ آٹھ پہر - دیکھو آٹھ پہر نمبر ا - اس محاورے مین زور دینے کے لیے ایک آٹھ زیادہ ہی - رشک ؎ یکسان ہین آٹھ آٹھ پہر میرے داغ دل - جلنے مین ایسے دیکھے نہین مشتعل چراغ -

آٹھ اُٹھارہ - پریشان - تتر بتر - فقرہ - میرا سارا مال آٹھ اٹھارہ کردیا - یہ محاورہ ہنود کا ہی خواص لکھنؤ اس جگھ بارہ باٹ اور تین تیرہ بولتے ہین -

آٹھ بار نو تیوہار - آرام طلبی اور عیش پسندی جب حد سے زیادہ ہو تو اُسوقت کہتے ہین مقصود یہ ہوتا ہی کہ اب عیش و آرام کا شوق ایسا بڑہا ہوا ہی کہ زمانہ اور وقت اسکو کفایت نہین کرتا -

آٹھ پہر - نمبر (۱) ایکدن رات - چوبیس گھنٹے - رند ؎ روز فراق آٹھ پہر سے بھی بڑھ گیا - تو آج چال کون سی چلتا ہی آفتاب - نمبر (۲) ہر آن - ہر وقت ہمیشہ - ناسخ ؎ ہی تصور مجھے ہر دم تری یکتائی کا - مشغلہ آٹھ پہر ہی یہی تنہائی کا - مومن ؎ شاید کہین تو نے بھی اُسے خواب مین دیکھا - آنکھین تری ای بخت ہین کیون آٹھ پہر بند -

آٹھ پہر چونسٹھ گھڑی - (ع) رات دن - چوبیس گھنٹے -

آٹھ پہر سُولی ہی - دن رات بلا کا سامنا ہی -

آٹھ پہر میان سے باہر رہنا - ہر وقت غصے مین بھرے ہونا -

لڑنے پر مستعد رہنا - میر نے اور الفاظ مین بھی کہا ہی - ٥ میان سے اب تو پیے آٹھ پہر رہتے ہو - گھر سے جب نکلو ہو تب خون ہی کرتے ہو - اس مثل مین آٹھ پہر کی جگہ ہر دم اور ہر وقت بھی کہتے ہین اور عوام مذاق کے طور پر آٹھ پہر پاجامے سے باہر رہنا بھی بولتے ہین -

آٹھ جولا ہے نو حُقّا تسپر بھی تھکم تُھکا [ع٥] - مثل - جہان سامان ضرورت سے بڑھکر ہو اور پھر بھی جھگڑا باقی رہے وہان بولی جاتی ہی - یہ عوام کی زبان پر ہی فصحا کبھی استہزاءً بول جاتے ہین -

آٹھ گاؤن کا چودھری اور بارہ گاؤن کا راو اپنے کام نہ آئے تو اپنی ایسی تیسی مین جاو - مثل - مطلب یہ ہی کہ کوی کیسا ہی دولتمند یا امیر ہو جب اپنا کام اُس سے نہ نکلے تو امارت سے کیا فائدہ اُسکا ہونا نہونا برابر ہی -

آٹھوان - ھ - ہشتم - ف - ثمن - ع - جیسے آٹھوان سال - آٹھوان باب - رشک ٥ سات پردون مین بھی کرتین تجھے رسوا سے جہان آٹھوان پردہ نہ پاتین جو حیا کا آنکھین -

آٹھون - ھ - ہر ہشت - ف - نمبر (١) انحصار کے مقام پر بولتے ہین فقرہ - آٹھون قلم اچھے ہین - فقرہ - وہ ایسا بھوکا تھا کہ آٹھون روٹیان کھا گیا -

نمبر (٢) ہولی کے آٹھوین دن کو ہنود آٹھون کہتے ہین - انشا ٥ - پھبن اکڑ چھب نگاہ سج دھج جمال طرز خرام آٹھون - نہو دین اُس بت کے گر پُجاری تو کیون ہو میلے کا نام آٹھون -

[ع٥] مشہور ہی کہ ایک جگہ آٹھ جولا ہے تھے اور نو حُقّے پھر بھی ایک دوسرے سے حقّا لینے مین جھگڑتا تھا

آٹھون پہر - دیکھو آٹھ پہر نمبر ٢ - ناسخ ٥ وہ دو دو نہ میری آنکھون مین کیونکر ہون پتلیان - آٹھون پہر جو تیرا تصور مین خال ہو - داغ ٥ دعا آٹھون پہر ہی ہفت اقلیم آئے قبضے مین - ترے قلعے کی ٹھہرے پنج مسکون چار دیواری -

آٹھون کا میلا - لکھنو مین ہولی کے آٹھوین دن ہندوون کا ایک میلا ہوا کرتا ہی - وزیر ٥ زیب دیتا ہی تماشا گاہ عالم کیون - جسطرف گزرے ہر اک محو تماشا ہو گیا - غمزہ و انداز و ناز و کبر و مہر و لطف و حُسن - سات یہ اور ایک تم آٹھون کا میلا ہو گیا - انشا ع چل آٹھون کے میلے کی ذرا دید کرین ہم -

آٹھون [ع٥] **کے آٹھون** - دیکھو آٹھون نمبر (١) رشک ٥ ہین گوشۂ خاطر مین بہشت آٹھون کے آٹھون - دل سے نظر آتا نہین دُنیا مین بڑا باغ - اور آٹھ کے آٹھون بھی بولتے ہین -

آٹھون گانٹھ کُمیت [عہ٥] - وہ کمیت گھوڑا جسکے آٹھون جوڑ مضبوط ہون مجازاً شریر - حرامزادہ - عیبون کا پتلا - اُردو مین کمیت کا میم بہ تشدید بھی اس محاورے مین زبانون پر ہی -

آٹھوین [للعہ٥] (بیاے معروف) - مہینے کی آٹھوین تاریخ - مثلاً آج آٹھوین ہی پرسون دسوین

[ع٥] یہ لغت زبان بتانیکے لیے اسجگہ لکھدیا ہی ورنہ آٹھون کے آٹھون کی کوئی تخصیص نہین ہی مثل اسکے اکثر اعداد کو اسی ترکیب سے بولتے ہین جیسے دونون کے دونون تینون کے تینون - البتہ بعض اعداد کے ساتھ نہین بولتے ہین جیسے سترون کے سترون نوے کے نودن - بلکہ یہان نوے کے نوے ستر کے ستر کہتے ہین -

[عہ٥] گھوڑے کی مضبوطی چارون ٹخنون اور چارون گھٹنون سے سمجھی جاتی ہی اور کمیت گھوڑا مضبوط زیادہ ہوتا ہی - اسلیے اسکے معنی مضبوط اور چالاک کے ہو گئے ہین -

[للعہ٥] آٹھوین مطلقاً ہشتم کا ترجمہ ہی مگر جب فقط آٹھوین بولینگے تو آٹھوین تاریخ مراد ہوگی اور جب کسی اور چیز کا شمار بتائینگے تو اُسکا ذکر کرینگے مثلاً آٹھوین کتاب آٹھوین فصل ہی -

کو جاون گا - اور اسی ترکیب سے مہینے کی ہر تاریخ کو بولتے ہین -

آٹھوین ساتوین - یہان دن کا لفظ مقدر ہے یعنی آٹھوین ساتوین دن (بیائے مجہول) کبھی کبھی - گاہے گاہے - فقرہ - وہ آٹھوین ساتوین ادہر بھی آجاتے ہین - اور دن کے ساتھ بھی بولتے ہین - اور اسیطرح دوسرے تیسرے - چوتھے پانچوین وغیرہ اکثر مستعمل ہین -

فصل الف ممدودہ مع ثاے مثلثہ

آثار ع - مذکر - جمع اثر - منتہی الارب مین ہے "آثار جزو سنت وبقیہ چیزے و نشان و نشان قدم" - اور صراح مین ہے "نشانہاے زخم" اور غیاث مین اسقدر زیادہ ہے "افعال واثر ہاے طبیعت مثلاً اثر آتش سوختن واثر آب تر کردن" استعمالات جو دیکھے گئے تو مقامات مختلف مین مختلف تعبیرین مناسب نظر آئین جنکا محصل اسی معنی نشان وعلامت کیطرف رجوع کرتا ہے اسقدر فرق ہے کہ کہین علامت ظاہری مراد ہوتی ہے جسکی تعبیر صورت و وضع و شکل سے مناسب نظر آتی ہے اور کہین علامت معنوی مراد ہوتی ہے جسکی تعبیر تاثیر و خواص ونتائج واطوار وافعال سے مناسب معلوم ہوتی ہے لہذا ذیل کے نمبرون مین یہ نازک فرق ظاہر کیے جاتے ہین -

نمبر (۱) نشان - نقوش - فقرہ - اُن شہسوارون کے گھوڑون کی ٹاپون کے آثار ابتک اُس سرزمین پر پائے جاتے ہین -

نمبر (۲) صورتین - وضعین - اطوار - علامتین - ڈہنگ لچھن - **صبا** ؎ جلوہ ہے ہر اک رنگ مین اے یار تمہارا - اک نور ہے کیا مختلف آثار تمہارا - (اوضاع)

سحر ؎ آشفتہ طبیعت کے آثار نہین چھپتے (اطوار) - آزار محبت کے بیمار نہین چھپتے -

وزیر ؎ چھپ چلے ہین خط شبرنگ سے رخسار صبح - دن ہے کم شام کے آثار (علامات) عیان سارے ہین - **قلق** ؎ گو کہ سامان خاکساری ہین - پر سب آثار شہریاری ہین (علامات) - فقرہ - اب تمہارے پٹنے کے آثار (لچھن) معلوم ہوتے ہین - فقرہ - اس لڑکے کے آثار تو اچھے ہین آگے خدا جانے - (چلن ڈہنگ)

نمبر (۳) تاثیرین - **مومن** ؎ بس بس آہنگ دعا سنجی ممدوح کہ ہے متصل عرش معلی سے نزول آثار - (تاثیرون کا)

نمبر (۴) اقوال و افعالِ اصحاب کرام علیہم السلام اور کبھی احادیث کو بھی آثار کہتے ہین -

نمبر (۵) نیو - بنیاد - فقرہ - دن اچھا ہے آج آثار ڈالدو کل سے دیوار اُٹھانا - **آتش** ؎ رتبہ کہتے ہین ترے ابروے خمدار بلند - طاق کعبہ سے ہین یہ طاق خوش آثار بلند -

نمبر (۶) دیوار کی چوڑائی جسے عرض کہتے ہین - فقرہ جس دیوار کا گز بھر آثار ہو اُسکی مضبوطی کی کیا بات ہے -

فائدہ - سیر (وزن) کے معنی مین جو لوگ اسکو فارسی جانتے ہین اور یک آثار دو آثار لکھتے ہین یہ تحقیق کے خلاف ہے -

آثار اچھے یا بُرے ہونا - **رند** ؎ درد اُٹھتا ہے جگر مین کبھی دل دُکھتا ہے کچھ یہ اچھے نہین آثار خدا خیر کرے - اچھے کی جگہ خوب - عمدہ - اور نیک اور بُرے کی جگہ بد اور خراب بھی مستعمل ہے -

---

ع آثار بمعنی علامات تو بلانے بطور واحد بھی استعمال کیا ہے ؎ مخاطب اسکو ہی کرتے ہین ارباب سخن سودا کہ جسمین کچھ بھی عقل و ہوش کا آثار ہو پیدا - معروف ؎ تیری یاد لب جان بخش نے جان بخشی کی - ورنہ جینے کا ہمارے کوئی آثار نہ تھا مگر اب متروک ہے -

ع ان معنی مین اثر زبانون پر ہے آثار نہین ہے -

ل یہان آثار کے معنی اطوار علامتین - ڈہنگ - لچھن -

آثار باقی ہونا - نشان رہجانا - غافل ؎ گریۂ مجنون کے ہین آثار باقی
آج تک - اوس کے قطرون سے کچھ دامان صحرا نم نہین -

آثار بند ہوجانا - علامتین ظاہر ہوجانا - کیف ؎ رات کیا ہجر مین آئی
کہ قیامت آئی - زندگی تلخ ہوئی موت کے آثار بندہے -

آثار پائے جانا - علامتین نظر آنا - قلق ؎ غش کی صورت تو یہ نہین
زنہار - پائے جاتے ہین سکتے کے آثار -

آثار پڑنا - نیو پڑنا - بنیاد قایم ہونا - فقرہ - مکان کے آثار پڑ گئے ہین
اب تعمیر شروع ہوگی

آثار چھاجانا - علامات کا بکثرت ظاہر ہونا - نواب مرزا شوق ؎
جسم تھراکے رہگیا اکبار - چھاگئے سارے موت کے آثار -

آثار دکھائی دینا یا نظر آنا - رشک ؎ دبایا مجھکو آخر کر کے دیوار محبت نے
دکھائی دیتے تھے اُسکے بُرے آثار (علامات) پہلے سے - آتش ؎ آنکھ پھیری
تو نے جس سے دم فنا اُسکا ہوا - مُردے کے آثار زندو نین نظر آنے لگے -

آثار دکھلانا - متعدی ناسخ ؎ وصل کی شب ہوچکی اندھیر ہی -
شام سے دکھلاتی ہی آثار صبح -

آثار ڈالنا - نیو رکھنا - بنیاد ڈالنا - مثال کے لیے دیکھو آثار نمبر ۵

آثار رکھنا - دیکھو آثار ڈالنا - فقرہ - آثار رکھکے چھوڑ دو برسات بعد
مکان بنوالینا اور آثار رکھوانا بھی مستعمل ہی - فقرہ - برسات نکلگئی اب
دیوارون کے آثار رکھوانا چاہیئے -

آثار شریف - نمبر (۱) اولیا کی نشانیان - انبیا کے تبرک مثل موے مبارک
و جبۂ شریف وغیرہ -
نمبر (۲) دہلی مین ایک مکان کا نام ہی جہان تبرکات رکھے تھے - فقرہ - اب
جامع مسجد تک آگئے ہو تو چلو آثار شریف مین فاتحہ پڑھتے چلین -

آثار ظاہر ہونا - آتش ؎ پھلکر چمن مین بخیہ کرو میوہاے خام -
ظاہر ہین رُخ سے آپکے آثار آفتاب - ذوق ؎ فلک کے رنگ سے ظاہر
ہی ماتمی آثار - خوش اپنا کیونکہ ہو اس نیلگون حصار مین دل - ظاہر کی جگہ
عیان - نمودار اور پیدا بھی کہتے ہین - آتش ؎ آثار عشق آنکھون سے
ہونے لگے عیان - بیداری کی ترقی ہوئی خواب کم ہوا - غافل ؎
بہار خطِ خوبان سے ہین آثار خزان پیدا - عبث تو شیفتہ ہی اسقدر اُس
خط باطل کا -

آثار قیامت - قیامت یا قرب قیامت کی نشانیان - کیف ؎
ایک اِک بت مین ہین آثار قیامت آمسیح - آکے بام کعبتہ اللہ سے مرا تماشا
دیکھ - داغ ؎ قیامت کے آثار ہین صبح ہجر - نہ جانا تھا یہ دن دکھائیگی رات
اور بجاے قیامت حشر اور محشر بھی کہا گیا ہی - غافل ؎ روز ہجر آئین
تو سارے حشر کے آثار ہین - کیون زمین پھٹتی نہین شق آسمان ہوتا نہین
اوران سب مقامات مین قیامت اور حشر مجازی ہی -

آثم - ع - گنہگار - عاصی - عجز و انکسار سے اپنی نسبت استعمال کرتے ہین -

فصل الف ممدودہ مع جیم عربی

آج - ھ - اَدیَہ - س - (ادیہ مشتق ہی ادم سے) امروز - ف - نمبر (۱)
موجودہ دن - رشک ؎ قوتِ فردا کا رنج کیون کھائین - آج جسنے
دیا ہی کل دیگا -

ع؎ ڈھنگ - لچھن - علامتین - اطوار -

نمبر(۲) اسوقت - اسدم - بحر؎ جسم لاغر نظر نہین آتا - مرگ سے بھی مجھے حجاب ہی آج - ناسخ؎ بال سلجھاتا ہی وہ دستِ حنائی سے جو آج - پنجۂ مرجان ولاأن گیسوؤنکا شانہ ہی -

نمبر(۳) اندنون - فی زمانا - آتش؎ وہ گرم رو بادیۂ عشق وجنون ہون آج جلتا ہی چراغ آج مرے نقش قدم سے -

نمبر(۴) حین حیات - جیتے جی - کیف؎ دربار آج گہ ہی تراز ور شور پر - آئیگا کل کوئی نہ پس مرگ گور پر - آتش؎ ٹاٹ بھی ملنے کا مرقدین نہین کل بھر فرش - خوش نہو گو آج بندہ صاحبِ قالین ہوا -

آج آئے کل چلے - جملہ - جانے کی جلدی ظاہر کرنے کو بولا جاتا ہی - کہ ذرا ٹھہرے اور چلیگئے - بحر؎ مہمانسرا ے دہر مین کیا فکر بود و باش - ہم تم غریب لوگ ہین آج آئے کل چلے -

آج اِسکا دَور ہی تو کل اُسکا زمانہ ہی - یعنی زمانہ ہمیشہ کسی سے موافق نہین رہتا آج ایک سے موافق ہی تو کل دوسرے سے بحر؎ شکوہ نہ کر ازل سے یہی کارخانہ ہی - آج اسکا دور ہی تو کل اُسکا زمانہ ہی - اور دونون جگہ زمانہ یا دونون جگہ دور بھی بولتے ہین -

آج برسکے پھر نہ برسونگا - جب پانی بہت زور شور سے دیر تک برسے تو یہ جملہ پانی کی طرف سے کہا جاتا ہی - اور جس دن ہوا زیادہ چلے تو اُسکے واسطے بھی بولتے ہین کہ ہوا کہتی ہی آج چلکے پھر نہ چلونگی -

آجتک پڑے ہینگ ہگ رہے ہین - مثل - اُس مقام پر بولتے ہین جب اپنے کیے کو کوئی بھگت رہا ہو اپنے کیے کی سزا پا رہا ہو - اور آجتک کی جگہ ابتک بھی بولتے ہین - چونکہ اس مثل مین کریہ الفاظ بھی ہین اسیلیے فصحا اسکے استعمال سے بچتے ہین -

آج تو چُوٹ ہی - زیبائش اور آرایش کی تعریف مین کہتے ہین بحر؎ اللہ اللہ بنکیتی پہ کمر باندہی ہی - آج تو چوٹ ہی صاحب نے تپنچا باندہا -

آج زبان کُھلی ہی کل بَند ہی - یعنی زندگی کا کیا بھروسا ہی ابھی بھلے چنگے بیٹھے باتین کر رہے تھے ابھی چل بسے - سودا؎ راست ہی ٹک بولیو اُنکی ہی سوگند ہی - آج کُھلی ہی زبان کل کے تیئن بند ہی -

آج سے کَل نزدیک ہی - یعنی موجودہ دن سے آنیوالا دن قریب ہی اسیلیے کہ ہر آن یہ موجودہ زمانہ بعید ہوجا ے گا اور آیندہ زمانہ نزدیک - اسکا استعمال اُسجگہ ہی جہان کوئی آیندہ زمانے کو دور سمجھکر اچھے کامو مین غفلت اور تساہل کرتا ہی -

آجکا دِن - نمبر(۱) موجودہ دن -

نمبر(۲) گزشتہ دن - یعنی جو دن گزر کر موجودہ رات آئی ہو - فقرہ - آجکا دن تو پہاڑ ہو گیا تھا خدا خدا کرکے شام ہوئی ہی -

آج کا کام آج ہی کرنا چاہیے - جو کام آج کرنیکا ہی اُسے کر ہی لینا چاہیے ناصر؎ دیکھ کل پر نچھوڑ ای نادان - آج کا کام آج ہی کرلے -

آج کا کام کَل پَر ٹالنا - کام مین کاہلی کرنا - ٹالنا -

آج کا کام کل پر رکھنا یا اُٹھا رکھنا - جو کام آج کرنے کا ہو اُسکو دوسرے دن پر حوالہ کرنا - ناسخ؎ کوئی دن فرصت جسے ملجاے سمجھے مغتنم - رہگیا بس جسنے رکھا کام کل پر آج کا -

آج کِدہر آنِکلے - شکایتاً اُسوقت بولتے ہین جب کوئی باوجود قریب رہنے کے مدت کے بعد ملاقات کو آئے -

آج کِدہر بھُول پڑے - دیکھو آج کدہر آنکلے - ہلال ؔ مین اس آنیکے تصدق مین اس آنیکے نثار۔ تھا کدہر چاند حضور آج کدہر بھول پڑے - ظفر ؔ روز گھر غیر کے جانا ترا معمول پڑا - یان جو آنکلا ہی تو آج کدہر بھول پڑا -

آج کِدہر سے چاند نکلا - دیکھو آج کدہر آنکلے - انشا ؔ - یہان جو تشریف آپ لائے کدہر سے یہ آج چاند نکلا - کہ ماہ کنعان بھی جسکے آگے جو خوب سوچا تو ماند نکلا - نکہت ؔ دنکو جو آیا گھر مین مرے وہ سر سے پا تک سارا چاند - گردون سے خورشید پکارا آج کدہر سے نکلا چاند - اور کدہر کا چاند نکلا اور آج کدہر چاند نکلا بھی کہا ہی - جرات ؔ رخ جو پردے سے مرے رشک قمر کا نکلا - نہین معلوم کہ یہ چاند کدہر کا نکلا - مصحفی ؔ مرے گھر مین آیا وہ رشک قمر - الٰہی کدہر آج نکلا ہی چاند - اور نسیم لکھنوی نے گلزار نسیم مین چاند کی جگہہ خورشید بھی کہا ہی ؔ طالع سے کسے تھی ایسی امید - نکلا ہی کدہر سے آج خورشید -

آج کریگا کل پائیگا - یعنی زندگی مین جو کام برا بھلا کریگا اُسکی جزا سزا قیامت کے دن پائیگا - دردمند ؔ (رباعی) جو کوئی کسیکو یار کلپائیگا - یہ یاد رہے وہ بھی نہ کل پائیگا - اس دار مکافات مین سن اے غافل - جو آج کریگا تو وہ کل پائیگا -

آج کِسکا مُنہہ دیکھا ہی - یہ محاورہ وہان بولتے ہین کہ کوئی امر مکروہ پیش آئے اور دن بھر بری باتون کا سامنا رہے خصوصاً اتفاق سے جب فاقہ ہو - مراد یہ ہوتی ہی کہ کس منحوس یا کمبخت کا مُنہہ صبح کو دیکھا ہی - ذوق ؔ جس جگہہ بیٹھے ہین بادیدۂ نم اُٹھے ہین - آج کس شخص کا مُنہہ دیکھ کے ہم اُٹھے ہین - فقرہ - آج صبح صبح کسکا مُنہہ دیکھا تھا کہ دن پریشانیون ہی مین گزرا - اور آج صبح کو کس منحوس یا کنجوس کا نام لیا تھا بھی کہتے ہین - آتش ؔ وہ بوسہ یار دیتا تھا جو دنکو رات پڑ ٹالا - لیا تھا صبح مین نے نام کس کنجوس انسانکا -

آجکل - نمبر (۱) اندنون - فی زمانناً - ؔ بھیک مانگین جو ملازم تو عجب کیا ای تجر - آجکل باب عطا بند ہی دربارو مین - آتش ؔ سوز دل و جگر کی شدت پھر آجکل ہی - پھر پہلوؤنکے تکئے مشعل بنا دیے ہین -

نمبر (۲) بہت جلد - ناسخ ؔ گر یہی ہین ترے ابرو کے اشارے قاتل آجکل چلتی ہی تلوار ترے کوچے مین - ؔ آتش خدانے چاہا تو کرتے ہین آجکل ہندوستان سے جانب بیت الحرام کوچ -

نمبر (۳) حیلہ حوالہ - ٹال ٹول - جرات ؔ وعدہ خلاف آکے ملیگا بھی تو کبھی کب تک سنا کرین تری ہر بار آجکل - میر ؔ ملنے کی رات داخل ایام کیا نہین برسون ہوئے کہان تئین ای یار آجکل -

آج اُسکا زمانہ ہی - کسیکے عروج اور ذی اختیار ہونیکی جگہہ بولتے ہین یعنی اندنون زمانہ اُس سے بہت موافق ہی جو چاہتا ہی وہی ہوتا ہی - اور اُسکی کوئی تخصیص نہین ہی ہمارا تمھارا زید کا عمرو کا سب کے ساتھ مستعمل ہی - بحر ؔ آجکل محتسبون کا ہی زمانہ ساقی - مین بھی ہون جو نہ سرشار ہی کیا ہوتا ہی -

آجکل تُمہارے نام کمان چڑہتی ہی - مثل - کسیکی ترقی دولت اور منصب کے دور مین بولتے ہین اور تمہارے کی جگہہ کل ضمیرون کے ساتھ مستعمل ہی -

آجکل سے - تھوڑے زمانے سے - اب سے - ناسخ ؔ اپنا کچھ آجکل سے

ع ؔ اصل مین یہان ناؤن ہے مگر فصحا نام ہی بولتے ہین -

نہین کفر زاہدا - مثل شرر ازل سے ہین سنگ صنم کے ساتھ - آتش ؎
آجکل سے سلسلہ مہر و محبت کا نہین - عالم ارواح مین میرے ترے یارانہ تھا

آجکل کرنا یا کرتے رہنا - ٹالنا - حیلہ حوالہ کرنا - فقرہ - وہ تقاضا کرتے ہین
مین آجکل کر رہا ہون - نکہت ؎ واے قسمت جن پہ ہم مرتے رہے -
آجکل آرسے بلے کرتے رہے -

آجکل مین - عنقریب - اسی زمانے مین بہت جلد - مومن ؎
باد بہار مین ہی کچھ اور عطر بیزی - تم آجکل مین شاید سوے چمن گئے ہو -
ظفر ؎ جو ہمنشین ہے اُنکے یہی تو محفل سے - ہماری ہوتی ہی موقوف
آجکل مین نشست - اور اسی معنی مین آج ہی کل مین بھی مستعمل ہی - رند ؎ ق
کتنا سمجھایا سمجھتا نہین تو او ظالم - دل بیتاب بھی ہی جو ستاتا تیرا -
ڈالتا ہون کسی جلاد کے پالے تجکو - آج ہی کل مین لگاتا ہون ٹھکانا تیرا -

آجکل ہونا - ٹال ٹول ہونا - حیلہ حوالہ ہونا - ناسخ ؎ کہنا پیامبر کہ
یہان تو ہی آجکل - حالت دہان تباہ ہی بیتاب وصل کی - اور آجکل ہوتی رہنا
اور ہوا کرنا بھی مستعمل ہی -

آج کو - نمبر (۱) آجکے دن - فقرہ - آج کو تنخواہو نمین کمی کی ہی کل کو موقوف
کر دینگے - سودا ؎ ضاحک نے تب کہا یون تمنے زبان نکالی - بلے آج کو
کہا ہی کل دو گے مجکو گالی -
نمبر (۲) اس زمانے مین - بحر ؎ خدا کے فضل سے تمپر وہ رنگ روغن ہی
بدن پر آج کو ہوتے جو تل ہسپ جاتے -
نمبر (۳) حین حیات - ناسخ ؎ ق آج کو ای مہ جبینو شغل ہی تمکو یہی -

چہرہ ہی اور آئینہ ہی زلف ہی اور شانہ ہی - جاے آئینہ ہی کل آئینہ زانو جلا اور عوض شانے کے
ٹکڑے استخوان شانہ ہی -

آج کے آج اور آجکے سو برس مین - یہ جملہ عورتین وہان بولتی ہین
جہان یہ کہنا منظور ہوتا ہی کہ جو بات ہونیوالی ہی وہ ہو کے رہیگی - آج نہو سو
برسون مین ہو مگر ہو گی ضرور -

آج کیا جاتی دنیا دیکھی - جب کوئی دوست مدت کے بعد ملنے آے
یا التفات کرے تو یہ مثل کہتے ہین - اسیر ؎ نبض بیمار جو ای رشک مسیحا
دیکھی - آج کیا آپنے جاتی ہوئی دنیا دیکھی -

آجکے بنیے کل کے سیٹھ - یہ مثل اُسجگہ بولتے ہین جہان یہ کہنا
مقصود ہوتا ہی کہ زمانے کا انقلاب ہوتا ہی رہتا ہی جو کل امیر تھا آج فقیر ہی جو
آج غریب ہی ممکن ہی کہ کل امیر ہو جاے -

آجکے تھیپے آج ہی نہین جاتے ؎[1] - یہ مثل اُسجگہ بولتے ہین جہان
یہ کہنا مقصود ہوتا ہی کہ جس کام مین تدریج ضرور ہی وہ فوراً نہین ہو سکتا آہستہ
ہی آہستہ ہوگا اسکے قریب قریب فارسی مین یہ مثل ہی کہ آمدہی کہ پیر شدی

آجکے دن - نمبر (۱) موجودہ دن - انشا ؎ کوئی کمبخت ہمارا نہین
ایسا دلسوز - کہ ملا دیوے کسی ساتھ ہمین آجکے روز -
نمبر (۲) موجودہ زمانے مین - رند ؎ بندگی کرتا غلامونکی طرح سے تیری
آجکے دن نہوا یوسف کنعان جیتا -

آجکی رات - امشب - ف - نمبر (۱) موجودہ رات - صبا ؎
یاد گیسو مین ہوے اشک روان آجکی رات - بنگئی صاف پے چشم دھوان آجکی رات

ع ؎ اس مین اگرچہ کو زائد ہی مگر داخل زبان ہی فصاحت کے خلاف نہین -

[1] یعنی گیلے اُپلے نہین جلتے ہین -

آتش ؎ نظر آتا ہی مجھے اپنا سفر آجکی رات - نبض چل بسنے کی دیتی ہی خبر آجکی رات -

نمبر(۲) موجودہ دن کے بعد آنیوالی رات - **نوازش** ؎ صبح ہی سے جو نکھرتے ہین سنورتے ہین حضور - یہ تو فرما ییٔے جانا ہی کہان آجکی رات -

نمبر(۳) گزری ہوئی رات - فقرہ - آج کی رات جس تڑپ مین گزری دل ہی جانتا ہی -

آج گئی کل آئے - جملہ - جلد واپس آنیکے مقام پر بولا جاتا ہی - **بحر** ؎ حج کو جاؤ کہ زیارت کو تردد کیا ہی - زندگی شرط ہی بحر آج گئے کل آئے -

آج مُوے کل دُوسرا دن - مثل - بے ثباتی حیات اور ناپائداری عمر کے بیان مین بولتے ہین - **میر** ؎ یہی بلائین سر پر ہین تو آج موے کل دوسرا دن - یاری ہوئی بیماری ہوئی دردشتی ہوئی تنہائی ہوئی - موے کی جگہ مرے زیادہ مستعمل ہی - فقرہ - ہمارا کیا ہی قبر مین پاؤن لٹکائے بیٹھے ہین آج مرے کل دوسرا دن -

فائدہ - قدما کی زبان پر - موے اور مرے برابر تھا اور متاخرین نے اس زبان کو ریختی زبان ہونیکی وجہ سے ریختہ مین ترک کیا - اور موا کو صرف مرا کی جگہ جائز رکھا اسلیے کہ اسمین ذم کا پہلو ہی جو لوگ اس راز سے ناواقف تھے انہون نے مرے کی جگہ بھی موے کہنا شروع کیا حالانکہ اس سے احتراز کی کوئی وجہ نہین ہی -

آج مین کل تو - اسکا استعمال دو جگہ ہی ایک تو موت کی نسبت کہتے ہین کہ مرنا برحق ہی کوئی آج موا کوئی کل - دوسرے انقلاب زمانہ کے مثال مین کہتے ہین مطلب یہ ہوتا ہی کہ ہم پر کیا ہنستے ہو جو حال آج ہمارا ہی وہ کل تمہارا ہوگا ہی زمانہ یکسان نہین رہتا اور اسجگہ یون بھی کہتے ہین آج ہمارے لیے ہی کل تمہارے لیے -

آج مین نہین یا وہ نہین - کمال غصے اور عداوت کی جگہ اس جملے کا استعمال کرتے ہین مطلب یہ ہوتا ہی کہ آج یا اپنی جان دیدونگا یا اسکی جان لے لونگا -

آج مین ہون اور وہ ہی - کسی پر بہت غصہ ظاہر کرنیکے وقت کہتے ہین کہ آج مین ہون اور وہ ہی یعنی کوئی دقیقہ دارو گیر اور مواخذے کا اٹھا نہ رکھون گا -

آج نصیبون سے ہاتھ لگے ہو - قسمت کی خوبی سے یا اتفاق سے ملاقات ہوئی ہی - **کامل** ؎ اگرچہ تم نہین ملتے ہو ہم غریبون سے - پر آج ہاتھ لگے ہو مرے نصیبون سے - **نکہت** ؎ کل تک نہین چھوڑونگا لگا یا جو گلے سے تم آج نصیبون سے مرے ہاتھ لگے ہو -

آج نہین کل - اسجگہ کہتے ہین جہان کوئی امر ناگزیر ہونیوالا ہو کہ آج نہین کل ہوگا مگر ہوگا ضرور -

آج ہی سو کل نہین - مثل - یعنی روز بروز ابتری ہی زمانہ برا آتا جاتا ہی - **اسیر** ؎ انقلاب دہر ظاہر ہی عیان تغیر حال - آج جو ہی کل نہ تھا جو آج ہی وہ کل نہین -

آجھانکنا - کبھی کبھی آنکلنا - **مومن** ؎ آجھانک تو بھی تو کہین بیدید کب سے تکتی - بیٹھے ہوئے ہین روزن دیوار و در سے باندھکر - فقرہ - تم تو مہینون صورت نہین دکھاتے کبھی تو آجھانکا کرو -

فصل الف ممدودہ مع جیم فارسی

آچا - ت - باپ دادا - نانا - (لغوی معنی) اصطلاحاً پرانا نوکر - بوڑہی ذی عزت خادمہ - **رنگین**؎ نیند آتی نہین کمبخت دوانی آچا - اپنی بیٹی کوئی کھا آج کہانی آچا - اور لکھنؤ مین اُس بوڑہے خواجہ سرا کو کہتے ہین جو نو عمر خواجہ سرائن کو ادب قاعدے سکھانیکے لیے افسر کیا جائے -

آچڑہنا - نمبر (۱) چڑہ بیٹھنا - **انشا**؎ تاک جتنے تھے یہ ہوئے مبہوت - جسطرح آچڑہے کسی پر بھوت -

نمبر (۲) سما جانا - بھر جانا - **انشا**؎ خون عاشق آچڑہا آنکھون مین اُس قاتل کی آہ - کر سکے یون ورنہ کب انشا خمار بنگ سرخ -

آچُکنا - آجانا پہنچ جانا - **ناسخ**؎ وصل کی شب در پہ گر آتا ہی یار - آچکی ہوگی پس دیوار صبح - **ذوق**؎ آنا بلا سے اُسکا قیامت سے کم نہین - مرتے ہین انتظار مین اگر وہ آچکے -

آچلنا - آنیکے قریب ہونا - فقرہ - اب زخم اندمال پر آچلے ہین -

آچھپنا - اگر پوشیدہ ہونا - چھپ جانا - **مومن**؎ آفت جان ہی کوئی پردہ نشین - کہ مرے دل مین آچھپا ہی عشق - **انشا**؎ خم زلف یار مین ڈہونڈہے یہین آچھپا ہو مگر کہین - تپش و تحیر و بیخودی سے تو کچھ ملا نہ سراغ دل -

فصل الف ممدودہ مع خائے معجمہ

آخ - کھنکھارنے کی آواز اور آخ تھو کھنکھار کر تھوکنے کی آواز - یہ دونون تحقیق کی راہ سے الف مقصورہ مین قائم کرنے کے لغت ہین اسلیے کہ اَخ تھو ظاہراً اَخ و تُفو سے ماخوذ ہی جو فارسی مین انہین معنی مین مستعمل ہی اور انشا نے بھی الف مقصورہ ہی سے کہا ہی ؎ گول پگڑی نیلی لنگی مونچھ منڈی تکہ ریش - پھر وہ رومال ور وہ اَخ تھو نا سدانی آپ کی - مگر یہان اس ضرورت سے قائم کیا ہی کہ بعض کتابون مین الف ممدودہ کے ساتھ لکھا ہی اور جو لوگ ان لغات کو الف ممدودہ سے صحیح جانتے ہین وہ فصل الف ممدودہ مین ان لغات کو ڈہونڈہکر فروگذاشت کا خیال نکرین بلکہ اُن کو اسکی صحت ہو جائے اور الف مقصورہ مین دیکھین - وہین اسکے صلات وغیرہ بھی لکھے گئے ہین -

آختہ - وہ چارپایہ جسکے بیضیے ٹکلے یا نکالے گئے ہون یہ لفظ ان معنون مین الف مقصورہ سے فارسی ہی (دیکھو برہان قاطع و برہان جامع و بہار عجم وغیرہ) اور رنگین نے بھی فرسنامے مین اختہ بروزن تختہ کہا ہی - ؏ بظاہر جتنے ہین اختہ کے آثار - گر یہان اسوجہ سے بحث کی گئی کہ ناواقف تحقیق اگر فصل الف ممدودہ مین ڈہونڈہے تو واقف ہوکر فصل الف مقصورہ کیطرف رجوع کرے وہین اسکے صلات اور مرکبات وغیرہ سب لکھین گے -

آخر - ع - (اسکا مادہ اُخر ہی - پیچھے ہٹنا) ضد اول - نمبر (۱) پچھلا - **ناسخ**؎ مری آتش زبانی ہی خراب اس دور آخر مین - کیا اس شمع کو بزم جہا نمین صبحدم پیدا -

نمبر (۲) انتہا - حد - انجام - **ظفر**؎ ہر کام کے آخر پہ نظر پہلے ہی پہنچی - عقل اپنی جدہر پہنچی اُدہر پہلے ہی پہنچی - **بحر**؎ صفات سرمدی سے کم نہین احوال عاشق کا - وہ مطلب لکھ رہا ہون جسکا آخر ہی نہ اول ہی -

نمبر (۳)[1] تمام - **ظفر**؎ نہین ہونیکی آخر شرح اپنی تیرہ بختی کی -

---

[1] جب کسی روح کی نسبت اسکا استعمال ہوگا تو دہان مرجانے سے کنایہ ہوگا -

سیہ گریک قلم کاغذ کے لاکھون بند ہو دینگے ؎ تجر اب کہان وہ ولولہ وہ
جوش وہ اُمنگ - آخر ہوا شباب ہوی انتہاے عیش - ناسخ ؎ -
یا رسول عربی جلد کرو میری مدد - ورنہ آخر یہ غلام آپ کی تاخیر مین ہی -
نمبر (۴) قریب ختم - اسیر ؎ اک روز ہوا مین در پہ حاضر -
تھی شام قریب دن تھا آخر -
نمبر (۵) انجام کار - پچھلے درجے - آتش ؎ کھالیا داغ فراق یار نے
آخر مجھے - ہو نہ غافل مُلک پر عاقل کو سلطان چھوڑ کر - ذوق ؎
دیکھا آخر نہ کہ پھوڑ سے کیطرح پھوٹ بہے - ہم بھرے بیٹھے تھے کیون
آپنے چھیڑا ہمکو - ناسخ ؎ عشق کردیتا ہی سلطان و گدا کا ایک رنگ -
کوہکن کیطرح خون آخر کیا پرویز کا - حسن کلام کیواسطے زائد بھی آتا ہی - غالب ؎
کچھ تو جاڑے مین چاہیئے آخر - تا نہ دے باد زمہریر آزار - قلق ؎
بولی واللہ رحم کی جا ہی - یہ بھی آخر خدا کا بندا ہی - اور آخَر بفتح خاے
معجمہ دیگر کے معنی مین ہی جیسا کہ اکثر کہتے ہین - یہ "امر آخَر ہی" یعنی دوسری
بات ہی - اسجگہ بکسر خاے معجمہ بولنا غلط ہی -

آخِر آخِر - نمبر (۱) (بلا اضافت آخر اولین) آخر کار - انجام کو - ؎ -
ابتدا مین عشقبازی سہل سمجھے تھے ہوس - آخر آخر جان کا اسمین ضرر ہونے لگا
رند ؎ اول اول دل بھلائیان کین - آخر آخر بہت بری کی -
نمبر (۲) (باضافت آخر اول) سب سے پچھلا - منتہیٰ - اسیر ؎ رفتہ رفتہ
غیر نے اُس گھر مین پائی جاے صدر - آخر آخر مقدم پر مقدم ہوگیا -

آخر اپنی ذات پر گیا - جب کسی نیچ قوم سے کوی خراب کام ہوتا ہی تو کہتے
ہین کہ آخر اپنی ذات پر گیا اور ذات کی جگہ اصالت بھی کہتے ہین -

آخِرُالاَمر - انجام کار - آخر کو - قلق ؎ آخر الامر بعد صد دقت - نکلی صورت گری
کی یہ صورت -

آخِرُالدَّوا ءُ الکَّی - مثل - جہان تنگ آکے بناچاری کسی دفع ضرر کیواسطے
(آخری دوا داغ دینا ہی)
کوئی سخت تدبیر کرنی ہوتی ہی وہان ذی علم اور اہل استعداد بولتے ہین -

آخر بین - ف - انجام پر نظر رکھنے والا - تسلیم ؎ ایکدم کی زندگی پر
کسقدر بھولا حباب - وائے محرومی کہ حاصل چشم آخر بین نہین -

آخِر زَمانہ - نمبر (۱) قرب قیامت - فقرہ - آخر زمانے مین گناہون
کی کثرت ہوگی -
نمبر (۲) عہد پیری - چل چلاؤ کا وقت - زوال کے دن - فقرہ - تمام عمر
تو اُنکی عیش مین گزری آخر زمانے مین یہ ٹھوکرین کھانا قسمت مین تھا -
فقرہ - عالمگیر کے آخر زمانہ سلطنت مین مرہٹون نے سر اُٹھایا تھا -

آخِرَش - آخر کو - انجام کار - چونکہ شین اس لفظ مین زائد ہی
اسلیے محققین لکھنؤ کو اسکی صحت مین کلام ہی اور مستند شعراے لکھنؤ کے
کلام مین نہین ملا مگر اسوجہ سے کہ قدما و متاخرین شعراے دہلی کے کلام
مین بکثرت؎ پایا گیا - اُردو مین اسکے غلط ہونیکی راے نہین دیجا سکتی -
ذوق ؎ ہوتی ہی جمع زر سے پریشانی آخرش - درہم کی شکل صورت
درہم سے کم نہین - ولہ ؎ ندتون دل در پیکان دونون سینے مین رہے
آخرش دل بہ گیا خون ہو کے پیکان ہی رہا - ظفر ؎ کہد و غنچے سے نہ بھولے
مشت زر پر باغ مین - آخرش جانا ہی یان سے ہاتھ بالکل جھاڑ کے
سودا ؎ بڑبڑ کے آخرش وہ لگے تو مین داغنے - اُس پلے پر جہاں سے

؎ چونکہ لکھنؤ و دہلی کا اختلاف تھا اسلیے شعر زیادہ دیے گئے -

جزائر کی ہووے مار۔ سوزؔ چار دن قاقم و سنجاب بچھایا تو کیا۔

آخرش جان مری تو دہ خاکستر ہی۔ جراتؔ بس چلا کچھ نہ مرا اُس بت عیارؔ

سے آہ۔ آخرش لے ہی گیا دلکو وہ عیاری سے۔ انشاؔ آخرش

ہو کے جوان پھر تو کسے بھاوے گا۔ چند روز اور ہی مہمان یہ گالی دینا۔

آخر فنا آخر فنا ۔ یہ فقرہ۔ دنیا کی بے ثباتی بیان کرنے کے وقت

بولا جاتا ہی۔ سحرؔ گو جیے لاکھون برس آخر فنا آخر فنا۔ کیا کرین مرجائین

عمر خضر اگر ملتی نہین۔

آخر کار ۔ (باضافت آخر) دیکھو آخر الامر۔ آتشؔ آخر کار تہ خاک

ہی مسکن سب کا۔ اہل دولت کو بلند آج مکان کرنے دو۔ مومنؔ وے

باس طلب سے آخر کار۔ ہوے مستفسر مطلب وہ ناچار۔ زبانون پر بلا اضافت

زیادہ ہی۔

آخر کر دینا ۔ مار ڈالنا۔ ادہ موا کر دینا۔ ناسخؔ ہی چشم انتظار مین

جا نگاہ جان۔ آخر ہمین کریگی یہ تاخیر یار کی۔ رشکؔ۔

کر کے آخر حال عاشق پر نظر کرتے نہین۔ ہم نہ پھنستے روز اول وہ اگر

کرتے نہین۔

نمبر (۲) ختم کرنا۔ فقرہ۔ تمنے تو باتون ہی مین رات آخر کر دی۔

آخر کو ۔ آخر الامر۔ انجام کار۔ ذوقؔ آخر کو فیض بیعت دست سبو سے

آج۔ پیر مغان کے مین بھی مریدون مین ملگیا۔ آتشؔ درد دل سے

اسقدر کاہیدہ مین غمگین ہوا۔ جسم زار آخر کو تار بستر و بالین ہوا۔

آخر مر گئے روپیہ جوڑ جوڑ کیا کروگے ۔ ناصحانہ بخیل کی

نسبت کہتے ہین۔

آخر ہونا ۔ نمبر (۱) ختم ہونا۔ پورا ہونا۔ ناسخؔ کرون نالے ہوئی

آخر شب وصل۔ طلوع صبح ہی وقت اذان ہی۔ آتشؔ منزل مین

گور کی مین مسافر پہنچ چکون۔ آخر ہو قصہ راہ کا ہووے تمام کوچ۔

نمبر (۲) قریب ختم ہونا۔ فقرہ۔ اب رات آخر ہی گجر بجا چاہتا ہی۔

نمبر (۳) مرجانا۔ رشکؔ یہ نئی صورت کا لایا راگ تیرا ناچنا۔

محو رقص آخر ہوے ای بت دم آغاز رقص۔

آخری ۔ آخر کیطرف منسوب۔ پچھلا۔ اخیر کا۔ ناسخؔ شجاعت مین

کرم مین عدل مین صورت مین سیرت مین۔ امام آخری ہی مثل اپنے جد امجد کا

آتشؔ مر بھی دیکھیے شاید گور پر وہ شوخ آوے۔ یہ بھی آخری اپنی

قسمت آزمائی ہی۔

آخری بہار ۔ اخیر موسم۔ اخیر رُت۔ فقرہ۔ آخری بہار ہی ملا رگالو۔

ؔ دیکھ لو آخری بہار ای تجر۔ ابھی پھولون مین رنگ و بو ہی وہی۔

نمبر (۲) ہر چیز کے حسن و رونق کا زوال۔ فقرہ۔ جوانی کا اُتار ہی آخری

بہار ہی۔

آخری پوشاک ۔ وہ پچھلا لباس جسکے بعد پھر دوسرا لباس نصیب نہو۔

کفن۔ ناسخؔ گو بدلتا ہی لباس اپنا تو دنیا کتنی بار۔ گل کے اُترے گی

جو تیری آخری پوشاک ہی۔ میرزا والا جاہ عاشقؔ اس سے پہناتے ہین

جامۂ طفل کو شکل کفن۔ روز اول سے ہو خوگر آخری پوشاک کا۔

آخری چار شنبہ [۱] ۔ صفر کے مہینے کا آخری بدھ۔ مشہور ہی کہ حضرت

---

[۱] لکھنؤ مین بعض جگہ اس دن گھڑے یا لوٹے مین ایک پیسا اور ذرا سا پانی ڈالتے اور ہر شخص کے سر سے

اُتار کر پھینک دیتے ہین گھڑا ٹوٹ جاتا ہی اور پیسا مہترانی لے لیتی ہی اسی سے جب کسیکے یہان برتن بہت

ٹوٹتے ہین تو کہتے ہین "آج تو تمنے آخری چار شنبہ کر دیا"۔

پیغمبر آخرالزمان صلعم نے اس دن غسل صحت فرمایا تھا اسلیے اسدن کو مبارک جانکر خوشی مناتے ہین - مگر یہ روایت صحت کو نہین پہنچتی -

آخری دَوْر - نمبر (۱) آخرزمانہ - (کسی نامور کا) فقرہ - آصف الدولہ کے آخری دور مین سلطنت کا زوال شروع ہوگیا تھا -

نمبر (۲) خاتمہ دورۂ شراب - مسرور ؎ دیکھ پچھتائے گا زاہد نہ تقدس کی لے - آخری دور ہی کیا یاد کرے گا پی لے -

آخری دِیدار - نمبر (۱) وقت نزع کا دیدار - فقرہ - اُنکا بُرا حال ہی چلکے آخری دیدار کرلو - صبا ؎ وہ بت نہین ہی اور آنکھو نمین جان آ گئی ہی خدا دکھاے تو دیدار آخری ہوجاے -

آخری صُحبَت - مجلس اخیر - فقرہ - ایکے اور شریک ہوجاؤ یہ آخری صحبت ہی اور اسیطرح آخری محفل آخری مجلس وغیرہ بھی بولتے ہین -

آخری مُلاقات - وہ ملاقات جسکے بعد پھر ملنے کا اتفاق نہو - فقرہ - دور کا سفر ہے زندگی کا کیا اعتبار خدا جانے یہی آخری ملاقات ہو - مومن ؎ وہ ملاقات آخری ہی ہی - کیسی دلداریان مری ہی ہین

آخِرِیْن - ف - (یا اور نون نسبت کیواسطے) دیکھو آخری - ناسخ ؎ اول خیل آئمہ ثانی آل عبا - مقتداے اولین و آخرین پیدا ہوا - مومن ؎ نہ تاب تپش ہو تو آرام آے - دم آخرین فکر انجام آئے -

آخِری وَقْت یا آخِروَقْت - نزع کا وقت - موت کے قرب کا زمانہ رند ؎ نزع مین تھا مین تمہین منھ سے اُلٹنا تھا نقاب - آخری وقت تو دیدار دکھاتے جاتے - ؎ عمر ساری تو کٹی عشق بتان مین مومن - آخری وقت مین کیا خاک مسلمان ہونگے - کیف ؎ خدا کریم ہی پڑہ لین گے کلمہ آخر وقت - ابھی سے چاہیئے فکر مآل کیا ہمکو - آتش ؎ وقت آخر عشق پنہان یار پر ظاہر ہوا - نزع مین عیسی نے پہچانا مرے آزار کو - اور آخرین دم بھی کہا گیا ہی - مومن ؎ ہوئی خجالت سے نفرت افزون گلے کیے خوب آخرین دم - وہ کاش اکدم ٹھہر کے آتے کہ میرے لب پر بھی دم نہوتا -

آخِرَت - ع - مونث - عقبے - وہ عالم جہان مرنے کے بعد اعمال بد و نیک کی جزا سزا اور حساب کتاب ہوگا - آتش ؎ دونون جہانکے کام کا رکھا نہ عشق نے - دنیا و آخرت سے کیا بےخبر مجھے - ؎ بیفائدہ ہی کیف کو سوداے آخرت - عقبے نہین ہی عالم اسباب کیطرح

آخِرَت بِگاڑنا - بُرے اعمال بُرے کام کرنا - فقرہ - باپ کی نافرمانی کرکے کیون اپنی آخرت بگاڑتے ہو -

آخرت بِگَڑنا - لازم -

آخرت بنانا - اچھے کام اچھے اعمال کرنا - فقرہ - دنیا خراب کی تو کی اپنی آخرت تو بنالی -

آخرت بَننا - لازم - ناصر ؎ رات دن غافل کیا کر نیک کام - اس سے تیری آخرت بنجائیگی -

آخرت سنوارنا - آخرت بنانا - نوازش ؎ ای میرے گنہ کی ستر ساری تو نے مری آخرت سنواری -

آخرت سَنورنا - لازم -

آخرت کا بَھلا - عقبے کی اچھائی - فقرہ - ہمکو یہ فکر ہی کہ آخرت کا بھلا ہوجاے -

آخرت کا سودا - خیرات و حسنات جس سے اُس عالم مین نفع ہو -

آخرت کی خیر - عقبے کی بہلائی - فقرہ - خدا آخرت کی خیر کرے -

آخرت کی کمائی - نیک کام - نیک اعمال -

آخُور - ہ - (واو مجہول کے ساتھ) نکما - خراب - ناکارہ - فقرہ - ہمنے خربزے منگوائے تھے تم خدا جانے کیا آخور اُٹھا لائے ہو - ؎ ظفر
جو ہو گئے ہین آشناؤن کی لطافت سے - لگائین منھ وہ کیا دنیا کو یہ آخور دنیا ہی

فائدہ - ظاہرا یہ لفظ آخور سے ماخوذ ہی جو فارسی مین واو معدولہ کے ساتھ دواب کے دانے گھاس کی جگہ اور اُس گہاس کے معنون مین ہی جو گھوڑون کے کھانے سے بچ رہتی ہی اور نکال کے پھینکدیجاتی ہی -

آخور کی بھرتی - نکمی یا خراب چیز کی زیادتی - فقرہ - غزل مین صرف چار ہی شعر اچھے ہین باقی آخور کی بھرتی ہی -

آخُون - ہ - مذکر - معلّم - میان جی - صحیح لفظ فارسی مین آخوند ہی اس سے اُردو مین آخون ہو گیا - جانصاحب ؎ یہ نہین پڑھنے کی اس آتو سے فتنہ انگیز - اسے آخون ہمین کوئی جلا دکرو - انشا ؎ خال پشت چشم پہ اپنے وہ طفل انگشت رکھ - پوچھے ہی آخون جی یہ صاد ہی یا ضاد ہی - معروف ؎ آخون جی الف ہی کہون گا ہزار بار - کسواسطے کہ ہی یہ قد یار کی شبیہ

اور غایت تعظیم سے آخون جی صاحب بھی بولتے ہین - انشا ؎ بھلا آخون جی صاحب کو آنے دو کہون گا مین - کہ اے حضرت سلامت آپ سنئے یہ حقیقت ہی - ولہٗ ؎ لکھدو آخون جی صاحب کوئی ایسا تعویذ کہ مرے مُنھ سے لگے اُسکے گلے کا تعویذ -

آخُونزادہ - استادزادہ -

فصل الف ممدودہ مع دال مہملہ

آداب - ع - جمع ادب - نمبر (۱) حفظ مراتب - رشک ؎ بیٹھنے اُٹھنے نہین دیتا ہمین آداب یار - سجدے رکھتی ہی محبت کی شریعت کی نماز - ظفر ؎ ہمنے جو ان بتون مین ہی دیکھا وہ زاہدو - کہ سکتے ہم نہین کہ ہی آداب سے بعید -

اور کبھی صرف مراتب کے معنون مین بھی کہتے ہین - ذوق ؎ کوچۂ یار مین جاؤن گا تو مثل خورشید - پاس آداب سے مین سرہی کے بل جاؤن گا -
؎ ہوا ہی کیا کچھ اہل بیت پر سودا نہ دم مارا - خدا بن کون ہی آگاہ آداب محمد کا -

نمبر (۲) دستور - قاعدے - جیسے آداب دربار - آداب مجلس - قلق ؎ جھک کے آداب سے کیا مجرا - آنکھین قدمو نپہ مل کے کہنے لگا -

نمبر (۳) [ظ] سلیقہ - تمیز - سودا ؎ کیونکر ہو باغ جانا اُس میرزا منش کا - وان سر دمین نہین ہی آداب کورنش کا - اب ان معنون مین مستعمل نہین ہی -

نمبر (۴) تہذیب اخلاق - جیسے آداب کھانا - شہیدی ؎ اسی دو سطر مین ہی ختم کتاب آداب - لب خاموش مرے طرفہ بیان رکھتے ہین

نمبر (۵) [ع] تعظیم سے سلام - گلزار نسیم ؎ آداب اک کرکے حسب دستور - ٹھہرا وہ تو بادشاہ دستور - سمجھا کہ حسین آدمی ہی - کیا جانے کہ خود بکاولی ہی -

نمبر (۶) تعظیمی کلمے جو عنوان خطوط مین القاب کے بعد لکھے جاتے ہین - رشک ؎ لکھکے اُس بت کو خدا لکھتا ہون اپنی بندگی - اور کیا مکتوب مین

ع ؎ ہندوستان مین سلام علیک کی جگہ سلام تعظیمی کے لیے یہ لفظ بھی ہی -

القاب ہو آداب ہو۔

آداب بجالانا - نمبر (۱) عجز و انکسار سے سلام کرنا ۔ اسیر ؎ دیکھا جو مجھے تو سر اُٹھایا ۔ آداب بجا مین جھک کے لایا ۔ کئی جگہ اسکا استعمال ہوتا ہی شکریہ ادا کرنے اور احسان ماننے کی جگہہ ۔ فقرہ ۔ شب کو آم مرحمت ہوے تھے آداب بجالاتا ہون ۔ طنز کی جگہہ ۔ فقرہ ۔ آپنے تو مجھے خوب نوکر کھود ایا آداب بجالاتا ہون ۔ رخصت ہونیکے وقت ۔ فقرہ ۔ اب آداب بجالاتا ہون پھر حاضر ہون گا ۔ قائل ہوجانے کی جگہہ دو صورتون سے اسکا استعمال ہوتا ہی ۔ ایک یہ صورت ہی کہ قائل کردینے والا معقول کے شرمندہ کرنکو کہتا ہی "آداب بجالاتا ہون" دوسرے اُسجگہ کہ مثلاً شرط کرنے والا کہے "آپ یہ کام کرلین تو مین آداب بجالاؤن" ان مقامونمین محل شرط کے سوا فقط آداب بھی کہتے ہین یعنی بجالاتا ہون اور عرض کرتا ہون کو حذف کرتے ہین ۔

نمبر (۲) دستور اور قاعدے ادا کرنا ۔ فقرہ ۔ مرزا صاحب آداب دربار بہت اچھی طرح بجالاتے ۔

آداب شاہی - بادشاہون کو سلام اور اُن سے گفتگو کرنے کے طریقے حاضری دربار کے قاعدے ۔

آداب عرض کرنا ۔ دیکھو آداب بجالانا نمبر ۱ ۔ قلق ؎ خود یہ کہتے ہوے توڑتے ہین ۔ کہدے آداب عرض کرتے ہین ۔

آداب عرض ہی ۔ نمبر (۱) تعظیمی سلام ادا کرنے کا ایک جملہ ۔

نمبر (۲) جب کوئی کسی کام کے کرلینے کا دعوے کرے اور وہ اُس سے نہو سکے تو بطریق الزام طنزاً کہتے ہین آداب عرض ہی ۔

آداب کرنا (خفیف) ۔ ادب سے سلام کرنا ۔ گلزار نسیم ؎ آداب کیا ادب سے ٹھہرا ہیبت زدہ دور سب سے ٹھہرا ۔ اب یہ استعمال فصحا کے خلاف ہی ۔

آداب محفل ۔ محفل مین نشست و برخاست کے طریقے ۔ مجلس مین بات چیت کے قاعدے ۔ بحر ؎ آج تک آداب محفل سے رہی بیگانہ شمع ۔ سر کو کٹواتی ہی رکھکر پاؤن گستاخانہ شمع ۔ اور آداب صحبت بھی بولتے ہین ۔ فقرہ ۔ مرید کو پہلے آداب صحبت سے آگاہ ہونا چاہیئے ۔

آداب و القاب ۔ خط کے عنوان مین مکتوب الیہ کے مرتبے کے موافق کلمات و فقرات ۔ فقرہ ۔ کیا ہوشمندی ہی کہ قبلۂ ارباب ہوش کو خط لکھتا ہون نہ القاب آداب نہ بندگی (عود ہندی)

آداب و تسلیمات ۔ نہایت ادب سے سلام کی جگہہ یہ الفاظ استعمال کیے جاتے ہین اور کورنش اور مجرا بھی آداب کے ساتھ ملاکر کہتے ہین اور بغیر واو عطف کے بھی مستعمل ہی ۔ جیسے آداب تسلیمات ۔ یا کورنش مجرا ۔

آداب ہی ۔ نمبر (۱) دیکھو آداب عرض ہی ۔

نمبر (۲) جس جگہہ یہ کہنا ہوتا ہی کہ درگزرے ۔ باز آئے قطع نظر کی ۔ وہان بھی ان کلمات کا استعمال کرتے ہین ۔ رشک ؎ اول تحریر وصف یار نے آخر کیا ۔ لکھ چکے مکتوب اس القاب کو آداب ہی ۔

آدبانا ۔ دبوچ لینا ۔ فقرہ ۔ ایک مرض سے چھوٹے تو دوسرے مرض نے آدبایا ۔ فقرہ ۔ چھتری سے اُٹھتے ہی کبوتر کو بہری نے آدبایا ۔

آدلدر کا ندہے چڑہ بیٹھ (نحوست) ۔ مثل ۔ کاہل کی نسبت کہتے ہین کیتر تو وہ مثل ہی کہ آدلدر کا ندہے چڑہ بیٹھ ۔ یعنی خود دلدر کو بلاتا ہی اسلیے کہ کاہلی ادبار و نحوست کی نشانی ہی ۔

آدمؑ - ع - (اس لفظ کے اشتقاق مین کئی طرح کے اختلاف ہین اہل عربیت مین بعض کہتے ہین کہ یہ اُدمت سے مشتق ہی جسکے معنی گندم گونی ہین اور بعض کہتے ہین کہ اَدمت سے ماخوذ ہی جسکے معنی سزاوار امامت ہین - بعض کا قول ہی کہ ادیم سے بنا ہی جسکے معنی روے زمین ہین اور ایک احتمال یہ بھی ہی کہ اسکی اصل آدمن ہو آد کے معنی پہلا اور مَن منش کا مخفف جسکے معنی آدمی ہین چونکہ حضرت آدم ابوالبشر اور فرد اول و افراد الناس ہین اسیلیے اُنکو آدمن کہنا بیجا نہین اور آدمن سے متغیر ہوکر آدم ہوگیا مگر مولف کے نزدیک لفظ آدم کو عربی اور عجمی مادے سے چھوڑکر سنسکرت سے ماخوذ کرنا ٹھیک نہین نہایت کار یہ کہ عربی اور عجمی اور سنسکرت تینون زبانون کا توافق اتفاقی ہی اور حُسن عقلی کے اعتبار سے اسکا اشتقاق ادیم سے ترجیح رکھتا ہی اسواسطے کہ وجود مسعود حضرت کا ادیم الارض یعنی روے زمین سے ہوا ہی) ابوالبشر

نمبر (۱) وہ نبیؑ جنسے انسان کی نسل شروع ہوئی - غالبؔ نکلنا خلد سے آدم کا سنتے آئے ہین لیکن - بہت بے آبرو ہوکر ترے کوچے سے ہم نکلے -

نمبر (۲) بنی آدم انسان - ذوقؔ پرے جاکر نئی دنیا سے بھی گرڈھونڈو دنیا مین - تو خالی خاک آدم سے نہ چپا بہر زمین نکلے - میرؔ درپے خون میر کے نہ ہو - ہو ہی جاتا ہی جرم آدم سے -

نمبر (۳) متصف بہ صفات انسانی - ناسخؔ جانور ہی جسکو عشق کا کل پر خم نہین - جو نہ آجاے فریب یار مین آدم نہین - میرؔ اس بتکدے مین معنی کا کس سے کرین سوال - آدم نہین ہی صورت آدم بہت ہین یا اس مقام پر بول چال مین آدمی ہی ہی -

نمبر (۴) خدمتگار - قاصد - میر (مخمس کا بند) قصہ کوتاہ بعد چندین ماہ میری اُس پر جو چڑہگئی تنخواہ - جانے آدم لگا گہ و بیگاہ - یہ تو مغرور بے تہ و گمراہ - مفتری کاذب سفیہ وضلال - اب ان معنون مین بجاے آدم آدمی ہی مستعمل ہی -

نمبر (۵) کسی فن یا کسی بات کا موجد (حضرت ابوالبشر سے تشبیہ دیکر)

ع جب خالق عالم کو حضرت آدمؑ کا پیدا کرنا منظور ہوا تو حضرت عزرائیل سے نرم - سخت - سرخ - سفید اور سیاہ رنگ کی مٹی پردۂ زمین سے منگوائی (اسیوجہ سے بنی آدم مختلف رنگ اور مختلف طبائع کے پیدا ہوتے ہین) اور اُس سے حضرت آدمؑ کی شکل بنا کے (جس شکل کی اولاد آدم ہی) اُسمین جان ڈالی اور تخت عزت و کرامت پر بٹھلا کے فرشتونکو حکم دیا کہ آدم کو سجدہ کرو سب فرشتون نے حکم کی تعمیل کی مگر عزازیل نے عذر کیا کہ مین آدم سے بہتر اور افضل ہون اس نافرمانی سے اُسکی صورت بدل دی گئی اور شیطان لقب ہوا - اسکے بعد فرشتے حضرت آدم کو لباس بہشتی پہنا کر جنت مین لیگئے وہان حالت خواب مین آپکے پہلوے چپ سے حضرت حوا پیدا کی گئین اور اللہ تعالے نے دونونکا باہم نکاح کردیا اور ارشاد ہوا کہ تم دونون بہشت مین رہا کرو اور سب میوے کہانا مگر (ایک درخت کیطرف اشارہ کرکے) اس درخت کے پاس بھی نہ جانا (وہ درخت کاہیکا تھا اسمین علما کا اختلاف ہی مشہور گیہون کا درخت ہی اور بعض کہتے ہین کہ انگور کا درخت تھا مگر ابن قتیبہ نے کتاب المعارف مین علم خیر و شر کا درخت لکھا ہی کچھ عجب نہین ہی کہ جسے شجرۃ العلم تجویز کیا ہی وہ درخت گندم یا شجر تاک ہو کیونکہ علم منجملہ معقولات ہی اور معقولات کا عالم مثال مین کسی نہ کسی شکل پر پایا جانا اہل تحقیق کے نزدیک ثابت ہی) چنانچہ حضرت آدم و حوا علیہما السلام اسیطرح بہشت مین رہتے تھے آخر ایکدن ابلیس کے فریب مین آکر درخت ممنوعہ کا میوہ کھایا اور اس لغزش پر بہشت سے پردۂ زمین پر پھینکے گئے - آدمؑ کوہ سراندیپ پر گرے اور حوّا جدے مین دریا کے کنارے - حضرت آدمؑ تین سو برس تک گریہ زاری اور توبہ استغفار مین مشغول رہے جب غفور الرحیم نے اپنے کمال عنایت سے توبہ قبول فرمائی تب حضرت جبرئیل نے آکر مژدۂ عفو سنایا - بعد اسکے حضرت آدم کو حکم ہوا کہ کعبہ بنائین آپنے جبرئیل کی تعلیم اور ملائکہ کی مدد سے کعبے کی بنیاد رکھی اور حجر اسود کو کہ اپنے ساتھ بہشت سے لائے تھے کعبے مین ایکطرف نصب کیا پھر جبرئیل نے آپکو مناسک حج و طواف تعلیم کیے اس اثنا مین حضرت حوّا بھی آپکو ڈہونڈتے ڈہونڈتے وہان پہنچین دونون صاحبون نے زمین پر قیام کیا اور حضرت جبرئیل کچھ روٹیان گیہون اور لکڑیان لائے اور کھیتی وغیرہ سکھائی اب دونون صاحب ملکر حسب حکم بسر کرنے لگے - حضرت آدمؑ نے نو سو تیس برس کی عمر مین اور بقول بعض ہزار برس کی عمر مین انتقال فرمایا واللہ اعلم بالصواب -

فقرہ - ولی بنی نوع شعرا کا آدم ہے -

آدَم بَآدَم مے رَسَد - مثل - بہار عجم مین ہے کہ فارسی مین اُسجگہ بولتے ہین جب کوئی مفلس ہوکر مالدار کے پاس جاے اور وہ اُسپر مہربانی کرے تو مفلس یہ مثل استعمال کرتا ہے - مطلب یہ کہ شاید کل مین مقدور والا ہو جاؤن اور تم میرے پاس حاجت لیکر آؤ - مولف کہتا ہے کہ صاحب بہار عجم نے یہ معنی لکھکر سند مین شفیع اثر کا یہ شعر دیا ہے - ع شعر رنگین را بہرنا قابلے دیگر مخوان - ثبت کن در دل ترا آدم بآدم میرسد - اس شعر سے محل استعمال جو صاحب بہار عجم نے لکھا ہے پیدا نہین - اور اُردو مین وہان اس مثل کا استعمال ہے جہان یہ کہنا مقصود ہوتا ہے کہ آدمی آدمی ہی سے رجوع کرتا ہے - آدمی کا کام آدمی ہی سے نکلتا ہے - اور آدم بآدم میرسد کوہ بکوہ نمیرسد بھی فارسی مین مثل ہے جو خال خال اُردو مین بھی مستعمل ہے اور محل استعمال ایک ہی ہے -

آدم بے سایہ - کنایہ ہے ذات پاک سرور عالم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے - علامہ سخاوی نے مقاصد حسنہ مین لکھا ہے کہ "یہ حدیث مشہور ہے مگر تحقیق کو نہین پہنچتی" - شعرا کے کلام مین جو اسکا استعمال ہے تو اس اعتبار سے کہ حضرت کی ذات پاک بے مثال تھی اور سایہ شخص کا مماثل ہوتا ہے معہذا اکثر شاعری مین شہرت پر مدار استعمال ہے -

آدَمِ ثانی ع - حضرت نوح علیہ السلام -

ع حضرت نوح علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے وقت مین ایک عالم غرق طوفان ہوا تھا اور کشتی جو حضرت نے بنائی تھی اُسپر ایک ایک جوڑا ہر ذی روح کا ساتھ لیلیا تھا کہ انھین سے آگے نسل چلے اس مناسبت سے آپکو آدم ثانی کہتے ہین -

آدم خاکی - حضرت ابوالبشر - آتش ع ظہور آدم خاکی سے یہ ہمکو یقین آیا - تماشا انجمن کا دیکھنے خلوت نشین آیا - نصیر ع معنی نفخت فیہ کو کیا استاد ازل سے ہان سمجھا - یہ آدم خاکی بول اُٹھا تو اور نہین مین اور نہین -

نمبر (۲) انسان - بحر ع بام فلک پر آدم خاکی کو لے اُڑا - آیا کبھی جو ران تلے بادپاے عیش -

فائدہ - چونکہ خاک کا جزو انسان مین غالب ہے اسلیے آدم کے ساتھ یہ صفت مستعمل ہوتی ہے -

آدَم خوار - وہ جنگلی یا وحشی آدمی جو انسان کو کھا جاتے ہین -

آدَم را گَنْدُم بہِشْت نَسازَد ع - یہ مثل وہان بولتے ہین جہان کوئی نعمت کی قدر نہ کرے اور اسوجہ سے وہ نعمت اُس سے چھین لیجاے -

آدم زاد یا آدمی زاد - آدم کی اولاد - انسان - ناسخ ع شرم سے رکھتے ہین پوشیدہ پریزاد آپ کو - جیسے آشوب جہان ہے حسن آدم زاد کا - آتش ع بلاے جان ہین پتلے خاک کے بیداد کرتے ہین - پری کو بند شیشے مین یہ آدم زاد کرتے ہین - رند ع آدمی زاد تو کیا چیز ہے ای غیرت حور - دل لگائین ترے ہوتے نہ پریزاد سے ہم - گلزار نسیم ع وہ تینون تھے قوم کے پریزاد - چوتھا اُنمین یہ آدمی زاد - اور آدمی زادہ بھی شعرا نے کہا ہے مگر بول چال مین نہین ہے - ناسخ ع جیتے جی کیون نہوی دید میسر مجکو - آدمی زادہ وہ محبوب ہے کچھ حور نہین - قلق ع

ع اس مثل کا شان نزول یہ ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کو بہشت مین گیہون کھانیکی ممانعت تھی اور اُسیکا استعمال بہشت کی نعمتون سے حرمان کا باعث ہوا -

جیسے لائی ہی آدمی زادہ - ایسی کچھ ہوگئی ہی دلدادہ -

آدم شناس - اچھے برے آدمی کا پہچاننے والا - فقرہ - مین آدمی نہین ہون آدم شناس ہون (عود ہندی)

آدم کوہی یا صحرائی - پہاڑی یا جنگلی آدمی - وحشی آدمی - میر ؎ نسبت کیا لوگون سے ہمکو شہری ہین دیوانے ہم - ہی فرہاد اک آدمی کوہی مجنون اک صحرائی ہی -

آدم کی اولاد - بنی آدم - انسان - رند ؎ حاکم عادل ہی دیگا ہمکو املاک پدر - جائین گے جنت مین آدم کی اگر اولاد ہین -

آدم گری یا آدمی گری - مونث - اخلاق و مروت وغیرہ صفات انسانی - بحر ؎ جوبن نکالکر وہ پری بنگیا تو کیا - پیدا مزاج مین تو نہ آدم گری ہوئی - میر ؎ شب رفتہ مین اُسکے در پر گیا - سگ یار آدم گری کر گیا - ولہ ؎ شب سنکے شور میرا کچھ کی نہ بد دماغی - اُسکی گلی کے سگ نے کیا آدمی گری کی -

آدمی - انسان - ناسخ ؎ یہ آدمی ہی کہ برسون جمال رہتا ہی - وگرنہ ماہ کو اک شب کمال رہتا ہی - ؎ کہتے ہین ذوق آج جہان سے گزر گیا - کیا خوب آدمی تھا خدا مغفرت کرے -

نمبر (۲) انسانی اخلاق اور صفات سے موصوف - رند ؎ ہین بہایم بصورت انسان - آدمی اُٹھگئے زمانے سے - ظفر ؎ آدمی کہتے ہین جنکو کم ہین دنیا مین وہ لوگ - یون تو سب اولاد آدم سے یہ بستی ہی بھری -

نمبر (۳) نوکر - چاکر - قاصد - نواب مرزا شوق ؎ اتنے مین آدمی نے دی یہ خبر - اک سواری کھڑی ہی ڈیوڑہی پر - ذوق ؎ بلا سے آپ آئین پر آدمی اُن کا - تسلی آکے مجھے وقت اضطراب تو دے - وزیر ؎ اگر زمین کی پوچھی فلک کی اُسنے کہی - یہ اُنکا آدمی اچھا فرشتہ خو آیا -

اور لشکری لوگو نمین (نیچ قوم) جورو خاوند اور آشنا کو کہتی ہی اور خاوند جورو اور آشنا کو - فقرہ - ہمارا آدمی نوکری پر گیا ہی - فقرہ - جمعرات کو شہر کو جاتے ہو تو ہمارے آدمی کے لیے ایک چنری لیتے آؤ -

آدمی آدمی انتر کوئی ہیرا کوئی کنکر - مثل - سب آدمی یکسان نہین ہوتے کوئی اچھا ہوتا ہی کوئی بُرا -

آدمی اپنے مطلب کے لیے پہاڑ کے پتھر ڈہوتا ہی - مثل - یہ وہان بولتے ہین جہان یہ کہنا ہوتا ہی کہ آدمی اپنی غرض و نفع کے لیے کونسی مصیبت نہین جھیلتا - کیا کچھ نہین کرتا ہی -

آدمی اپنے مطلب مین اندھا ہوتا ہی - مثل - آدمی کو اپنا مطلب حاصل کرنے مین برے بھلے کی تمیز نہین ہوتی چاہتا ہی کہ کچھ ہی ہو مگر مطلب حاصل ہو جائے -

آدمی اناج کا کیڑا ہی - مثل - انسان کی زندگی کا مدار کھانے پر ہی -

آدمیان گم شدند ملک خدا خر گرفت - مثل - یہ اُس محل پر بولتے ہین جب کوئی نالائق ذی اقتدار و صاحب اختیار ہو جاتا ہی -

آدمی بنانا - نمبر (۱) آدمی کا عدم سے وجود مین لانا - مومن ؎ والشکر لصانع البریہ - جسنے ہمین آدمی بنایا - سحر ؎ یار کہتا ہی کہ منظور خدا وصل نہین - آدمی تجکو بنایا ہی پریزاد نہین -

نمبر (۲) مہذب اور لائق بنانا - آدمیت کے صفات سکھانا - مومن

(رباعی) ؎ احسان کیا اگر ستایا تو نے - قصے سے بناہ کے چھڑایا تو نے - کرنے لگے پھر وہی سمجھکی باتین - بارے ہمین آدمی بنایا تو نے -

نمبر (۳) آدمی کی شکل مین لانا - گلزار نسیم ؎ دن بھر تو وہ فاختہ پڑہاتی شب کو اُسے آدمی بناتی -

نمبر (۴)[1] آدمی کا پیکر بنانا - فقرہ - کل پتنگ باز نے ایکناگن بنائی تھی آج ایک آدمی بنایا ہی -

آدمی بننا - لازم - نمبر (۱) فقرہ - آدمی اسلیے بنا ہی کہ اپنے خالق کو پہچانے

نمبر (۲) رند ؎ آپ ہی ہو جاتا ہی تمیز نیک بد کا فہم - آدمی بنجاتا ہی انسان کو انسان دیکھکر - معروف ؎ یہ آدمی جو بنا اسکا ہی تن بدن مٹی - جو چاہتا ہی بنے آدمی تو بن مٹی -

نمبر (۳) گلزار نسیم ؎ دیو آدمی بن کے بن مین آئے - آتے جاتے کو گھیر لائے -

نمبر (۴) انجم ؎ سو تراشون سے بنے ہر چند یہ بت آدمی - آدمیت کی نہ نکلی بات کیا پتھر بنے -

آدمی بنو - جملہ - انسانیت سیکھو - حیثیت درست رکھو - بدحواس درپریشان نہو - فقرہ - لپٹے کیون جاتے ہو نچلے مٹھیو آدمی بنو - (عو) سحر ؎ بہلاؤ جی کو لوگو نمین بس آدمی بنو - اپنی بھی تمکو قدر نہین فخر شاعران - فقرہ - یہ کیا وحشیونکی سی صورت بنا رکھی ہی ہاتھ منھ دھو کپڑے بدلو آدمی بنو -

آدمی پانی کا بلبلا ہی - مثل - بے ثباتی حیات کی جگہ کہتے ہین یعنی جسطرح پانی کے بلبلے کو فنا ہوتے دیر نہین ہوتی یہی حال آدمی کا ہی

آدمی پر جیسی پڑتی ہی ویسا سہتا ہی - مثل - غایت جفاکشی یا صبر و تحمل کی جگہ بولتے ہین یعنی انسان پر کیسی ہی سخت مصیبت پڑے جھیل لیجاتا ہی اسی جگہ فارسی مین ہی - بر سر فرزند آدم ہرچہ آید بگذرد -

آدمی پیٹ کا کتا ہی - مثل - رزق کے لیے آدمی نہین معلوم کہان کہان دوڑتا پھرتا ہی - آدمی کو کھانے کو دیے جاؤ پھر جو کام چاہو اس سے لے لو -

آدمی ٹھوکرین کھا کر سنبھلتا ہی - مثل - آدمی مصیبت اُٹھا کر تجربہ کار ہوتا ہی - داغ ؎ پڑا ہون سنگ راہ دوست بنکر کوے دشمن مین - سنا ہی آدمی کچھ ٹھوکرین کھا کر سنبھلتا ہی -

آدمی جانے بسے سونا جانے کسے - مثل - اچھائی برائی بغیر امتحان کے نہین معلوم ہوتی جیسے سونے کا کھرا کھوٹا ہونا کسوٹی پر کسنے سے معلوم ہوتا ہی اسیطرح آدمی کا نیک و بد ہونا صحبت اور یکجائی سے کھلتا ہی - اور اس مثل کو یون بھی بولتے ہین - سونا جانے کسے آدمی جانے بسے -

آدمی را آدمیت لازم است - مثل - آدمی کو انسانیت ضرور ہی - یہ مصرع شیخ سعدی علیہ الرحمتہ کا ہی کثرت استعمال سے مثل ہو گیا -

آدمی سا پکھیرو کوئی نہین - یعنی آدمی خیالات اور عقل و فراست سے اتنا دور دور پہنچتا ہی کہ کوئی پرند اتنی دور پرواز نہین کر سکتا اور جب کوئی تھوڑے ہی دنو نمین بار بار سفر کر کے کہین سے کہین اور کہین سے

[1] پتنگ باز سانپ اور آدمی کی قطع کے پتنگ بناتے ہین -

کہین پہنچتا ہی تو اُسجگہ ان الفاظ مین کہتے ہین کہ آدمی بھی عجب پکھیرو ہی یا آدمی بھی پکھیرو سے کچھ کم نہین -

آدمی کا آدمی ہی سے کام نکلتا ہی - مثل - دیکھو آدم با آدم میسر -

آدمی کا بچہ - یعنی نہ چندان خوبصورت نہ چندان بدصورت - فقرہ - صورت کو کیا پوچھتے ہو آدمی کا بچہ ہی -

آدمی کا جنگل - وہ سرزمین جہان بکثرت آدمی ہون - وہ مجمع جہان خلائق کا انبوہ ہو - اسیر ؎ کیا دل لگے جنون مین وحدت پسند ہو مین مردم گیا سے صحرا جنگل ہی آدمی کا - ناسخ ؎ قیس کی قیس جانے ہی لیکن - وحشی ہون آدمی کے جنگل کا - اور آدمیون کا جنگل بھی کہتے ہین

آدمی کا شیطان آدمی ہی - مثل - آدمی کا بہکانے والا آدمی ہی نیک آدمی کو بد آدمی کی صحبت بد کر دیتی ہی -

آدمی کچھ کھو کے سیکھتا ہی - مثل - کچھ نقصان اُٹھانے کے بعد تجربہ حاصل ہوتا ہی - نواب مرزا شوق ؎ کدہی کا سیکو دیکھے یہ دہوکے آدمی سیکھتا ہی کچھ کھو کے -

آدمی کو آدمی سے سو دفعہ کام پڑتا ہی - مثل - جب کوئی کسی سے کسی بات مین رجوع کرنے سے انکار کرتا ہی تو اُسجگہ کہتے ہین یعنی تمہارا انکار چل نہین سکتا آدمی کو آدمی سے سو دفعہ کام پڑتا ہی -

آدمی کو ڈھائی گز زمین کافی ہی - مثل - جب کوئی عمارت وسیع بنانے کا ارادہ کرتا ہی اور ہوس ہوتی ہی کہ جہانتک زمین ملے گھیرتے چلے جایئے تو نصیحتاً یہ جملہ کہتے ہین مطلب یہ ہوتا ہی کہ جہان قیامت تک رہنا ہی وہ انتہا ڈہائی گز زمین ہی یعنی قبر کی زمین اس سے زیادہ نہین ہوتی پھر اس حرص و ہوس سے کیا حاصل -

آدمی کیا جو آدمی کو نہ پہچانے - یعنی انسان کو مردم شناسی ضرور ہی

آدمی کیا جو آدمی کی قدر نہ کرے - یعنی اہل ہنر کو دوست رکھنا انسان کو ضرور ہی -

آدمی کی دوا آدمی ہی - یعنی آدمی کا جی آدمی ہی سے بہلتا ہی کیسا ہی رنج ہو چار آدمیون مین بیٹھکر بھول جاتا ہی -

آدمی کی شکل بنو - جملہ - بدحواس و پریشان نہو تن بدن کا ہوش رکھو ھنسو بولو - قلق ؎ ای پری آدمی کی شکل بنو - عشق مین اتنی خود غلط تو نہو -

آدمی کی شکل ہی - جملہ معمولی حسن ہی کچھ بہت خوبصورت نہین ہی - جانصاحب ؎ نقشہ ہی بوا گول مصور کی بہو کا - ہان آدمی کی شکل ہی تصویر نہین ہی - فقرہ - نہ بہت اچھا نہ بہت بُرا آدمی کی شکل ہی - اور شکل کی جگہ صورت بھی بولتے ہین -

آدمی کے جامے مین آنا - غصہ اُترنا - بدحواسی جاتی رہنا - انسانیت کے پیرائے مین آنا - فقرہ - غصہ تھوک ڈالو آدمی کے جامے مین آؤ - فقرہ - وحشی کیون بنے ہوے ہو ذرا آدمی کے جامے مین آؤ نواب مرزا شوق ؎ آدمی کے لباس مین آؤ - ہوش پکڑو حواس مین آؤ -

نمبر (۲) آدمی کے بھیس مین آنا - انسان کی صورت بنجانا - گلزار نسیم ؎ قالب ترا انقلاب کھائے - جامے مین تو آدمی کے آئے -

آدمی کی قدر مرے پر ہوتی ہی - مثل - (اسجگہ آدمی سے مراد اچھا

آدمی ہی - جسطرح ہرایک نعمت کی قدر اُسکے زائل ہونیکے بعد ہوتی ہی اُسیطرح آدمی کی قدر بھی بعد مرنے کے ہوتی ہی - بیشتر اُسوقت کہتے ہین جب کسی دنیا سے گزرے ہوے کی کوی اچھی بات یاد آتی ہی -

آدمی کی کسوٹی معاملہ ہی - مثل - آدمی کے اچھے برے ہونے کا حال اُسوقت کھلتا ہی جب اُس سے کوئی معاملہ پڑے -

آدمی نہ آدم زاد - سنسان مقام کے بیان مین کہتے ہین مثلاً شاہزادہ چلتے چلتے اُس جنگل مین پہنچا جہان آدمی نہ آدم زاد ہو کا مقام فقط اللہ کی ذات - اور کہانیونمین یون بھی سُنا ہی کہ آدمی نہ آدمی کی ذات - چنانچہ سودا نے الفاظ بدلکر بات کے قافیئے کے ساتھ یہ مصرع کہا ہی - ع نہ وہ درخت ہین اب وان نہ آدمی کی ذات -

آدمی نے کچا دُودھ پیا ہی - مثل - انسان سے خطا ہو ہی جاتی ہی - جب کسی شخص سے اُسکی شان کے خلاف کوی بات ہو تو اُسوقت اُسکے عذر کے لیے یہ مثل بولی جاتی ہی اور یون بھی بولتے ہین آخر آدمی نے کچا دودھ پیا ہی -

آدمی ہو یا آسیب - کوئی شخص خلاف انسانیت کوئی کام کرے لپٹا ہی جاے کسیطرح پیچھا نہ چھوڑے تو کہتے ہین کہ آدمی ہو یا آسیب ہو - مسرور ؎ مین بہت لپٹا تو بولا وہ پری - آدمی ہو یا کوی آسیب ہو اور آسیب کی جگہ بلا اور جن اور بھوت بھی بولتے ہین -

آدمی ہو یا بے دال کے بُودم - چونکہ بودم کا دال نکالنے سے بوم رہجاتا ہی اسلیے احمق آدمی کی نسبت یہ جملہ استعمال کرتے ہین اور ہنسی (اُلو) دل لگی مین بے تکلفی سے کسی دوست کی نسبت بھی کہتے ہین - یہ اور اسکے بعد کا محاورہ عوام کی بول چال ہی ثقات کی زبان نہین ہی -

آدمی ہو یا بے نُون کے سنگ - چونکہ سنگ کا نون نکالنے سے سگ رہجاتا ہی اسلیے کسیکو بد تمیزی کی جگہ مذاقاً کہتے ہین - (کتا)

آدمی ہو یا جانور - کسی بدتمیزی بدتہذیبی کی بات پر غصے یا مذاق سے کسیکو کہتے ہین - اسیطرح مذاق مین ہر دوسری چیز سے تشبیہ دیتے یا پھبتی کہتے ہین جیسے بہت پھرنے اور رات دن گھومنے والے کو کہتے ہین - آدمی ہی یا چکر - ماما کا سیکو ہی چرخا ہی -

آدمی ہی - یعنی معمولی حسن کہتا ہی - (عام اس سے کہ حسن صوری ہو یا معنوی) وزیر ؎ دیکھا جو تجھکو کہتے ہین حسرت سے خوبرو - ہم آدمی ہوں اور وہ پریزاد یا نصیب - فقرہ - تم تو تعریفون سے اُسکو پری بنائے دیتے ہو ایسا تو نہین ہی خیر آدمی ہی - فقرہ - شاہ صاحب فرشتہ تمہارے نزدیک ہونگے میرے نزدیک تو آدمی ہین -

آدمی ہین مگر آدمی نہین - جس جگہ کسیکو یہ کہنا منظور ہوتا ہی کہ صورتاً انسان ہی مگر صفات انسانی نہین رکھتا وہان بولتے ہین -

آدمیّت - عقل و شعور - خُلق و مروت - ملنساری - وضعداری وغیرہ - جو صفات انسانی ہین - ذوق ؎ آدمیت (عقل و شعور) اور شی ہی علم ہی کچھ اور چیز کتنا توتے کو پڑھایا پر وہ حیوان ہی رہا - گلزار نسیم ؎ وہ سعی وہ دیونی کی صحبت - محمودہ کی وہ آدمیت (خلق) - وزیر ؎ آدمیت (ملنساری) یہ خداداد ہی اللہ اللہ - اُنس انسان سے کرتے ہو پریزاد ہو کر -

آدمیت آنا - صفات انسانی پیدا ہونا - داغ ؎ عشق سے آدمیت آتی ہی - آدمی کو مروت آتی ہی -

آدمیت اُٹھجانا - اچھی خصلتون کا جاتا رہنا - فقرہ - جسکو دیکھیے مطلب کا آشنا ہی دنیا سے آدمیت اُٹھگئی -

آدمیت پکڑنا - تہذیب سیکھنا - اخلاق حاصل کرنا - فصحا اس محاورے مین پکڑنے کے لفظ کو کریہہ جانکر اسکی جگہہ اختیار کرنا بولتے ہین -

آدمیت سے گزرجانا - انسانیت کی باتین چھوڑ دینا - بحر؎ اپنے سودائیون سے خوب نہین روپوشی - آدمیت سے گزرتے ہو جھلا ہوا ہوکر - فقرہ - تم تو اُس شُغُل کے پیچھے آدمیت سے گزرگئی

آدمیت کے جامے مین آنا - دیکھو آدمی کے جامے مین آنا نمبرا - فقرہ - پہلے تو غصے سے بہوت بنے ہوے تھے سمجھانے بجھانے سے آدمیت کے جامے مین آگئی -

آدہا - ہ - اَرْدہ - س - نصف - گلزارنسیم؎ دیکھا تو وہ بت تھی مٹھ کے اندر - جسم آدہا پری تھا آدہا پتھر - اور اسکا مخفف آدھ صرف گھڑی گھنٹے پیمایش اور وزن کے بعض مقدار کے ساتھ مستعمل ہی جیسے آدھ گھڑی آدھ گز - آدھ کوس - آدھ سیر - البتہ آدھ آنا بھی بولتے ہین -

آدہا آپ گھر آدہا سب گھر - مثل - حریص آدمی کی نسبت کہتے ہین یعنی آدہا تو اپنے گھر کے لیے اور آدہا سب گھرونکے واسطے -

آدھا آدھا - پورے دو حصے -

آدھا پاؤ - تھوڑا بہت - تھوڑا سا - ظفر؎ جو میرے رونے پہ ھنستے ہین یارب اُنکو یہ غم - نصیب اگر نہو سب آدہا پاؤ ہو تو سہی - جان صاحب؎ اس جواری خصم کا من میٹون - ادہی پو چھکے پردہ ہارا لوٹ - ہوگئے دیکھتے ہی نشے ہرن - پاؤ آدہا رہا نہ سارا لوٹ - لکھنو مین فصحا اسجگہہ تھوڑا بہت بولتے ہین -

آدھا تہائی - تھوڑا بہت - کسیقدر - فقرہ - مہاجن کو آدہا تہائی کچھ تو پہنچے آخر اُسکے آنسو کسطرح تھمین -

آدہا تیتر آدھا بٹیر - مثل - اُس مقام پر بولتے ہین جب کوئی بات یا کام ایک طور پر اور ایک قاعدے اور انتظام کے ساتھ نہو -

آدھا تِہا یا آدہے کا تِہا - چونکہ آدہے کا تہائی چھٹا حصہ ہی لہذا انکا استعمال قلیل حصے پر ہوتا ہی - اور نیز کی بربادی کو بھی کہتے ہین - فقرہ - باپ کی آنکھ بند ہوتے ہی اولاد نے ساری دولت آدہے کا تہا کردی - اولاد کی بدچلنی سے ساری دولت آدہا تہا ہوگئی -

آدہا تِہا یا آدِہے کا تِہا کردینا - بہت کم کردینا - چیز کا برباد کردینا -

آدہا تِہا یا آدہے کا تِہا ہوجانا - لازم -

آدہا رہجانا - گھٹ جانا - دُبلا ہوجانا - فقرہ - چار دن کے بخار مین لڑکا آدہا رہگیا - اسجگہہ مصدر اصلی رہنا مستعمل نہین ہی البتہ جب کوئی بہت لاغر ہوجاتا ہی تو سلب کے ساتھ بولتے ہین کہ تم تو آدہے نہین رہے - میر؎ دوری مین دلبرونکی کٹتی ہی کیونکہ سب کی - آدہا نہین رہا ہون تمسے تو مین بچھڑکر -

آدہا ساجھا - نصف حصے کی شرکت -

آدہا سیسی یا آدِہی سیسی - دردشقیقہ - آدہے سر کا درد -

عہ تہا بیاے معروف -

عہ سیسی کا مادہ شرش ہی - جسکے معنی سنسکرت مین سر ہین -

آدہا نام لینا - ناتمام نام لینا - کبھی بنظر تحقیر اور کبھی محبت اور پیار سے
ذوق ؎ بے تمیز ذنکو ہی نقصان لطف ذوق - لے ہین نام طفل آدہا
پیار سے - اور آدہے کی جگہہ ادہورا بھی مستعمل ہی -

آدہ پاؤ آٹا چوبال مین رسوئی - یہ مثل اُس شخص کی نسبت
بولتے ہین جسکو مقدور کم ہو اور شیخی بہت بگھارے -

آدہ سیر آٹا - روزی رزق - گزر اوقات کی صورت - سودا ؎
آدہ سیر آٹے کا خدا ہی کفیل - پیٹ اسکا عمرو کی ہی زنبیل - فقرہ مہینون
سے ٹھوکرین کہاتے ہین کہین آدہ سیر آٹے کی صورت نہین نکلتی -

آدہ سیر آٹے سے لگ جانا - بسر اوقات کے قابل نوکری ہو جانا -

آدہ سیر آٹے کے سر ہو جانا - دیکھو آدہ سیر آٹے سے لگ جانا -

آدہم ساجہا - ایک کہیل ہی لڑکے آپسمین شرط کرتے ہین کہ جو چیز ہم
کہائین اُسمین سے آدہی تمہین دین اور جو تم کہاؤ آدہی ہمین دو - اور اس شرط کے بعد سے
ایک دوسرے کو جہان کوئی چیز کہاتے دیکھتا ہی تو کہتا ہی آدہم ساجہا اور آدہی بانٹ لیتا ہی
آدہون آدہ - برابر دو ٹکڑے فقرہ - ہم تو برابر کے شریک ہین پہر کیون آدہون آدہ نہ لین

آدہے اساڑہ تو بیری کے بھی برسے - چونکہ موسم گرما کی
انتہا جیٹھ تک ہی اور جیٹھ کے بعد اساڑہ برسات کا پہلا مہینا ہی پس
جب آدہا اساڑہ تپ کے بھی نہین برستا تو گرمی کی شدت اور پانی برسنے
کی آرزو مین یہ جملہ کہتے ہین مطلب یہ ہوتا ہی کہ اب تو پانی نہ برسنے کی ایسی
مصیبت ہی کہ خدا دشمن کو بھی نصیب نہ کرے -

آدہی بات - نمبر (۱) ناتمام بات - ادہوری بات - فقرہ -
تمہاری ہمیشہ سے عادت ہی کہ آدہی بات کہتے ہو آدہی مُنہ مین رکھتے ہو -
نمبر (۲) ناگوار بات - بُری بات - فقرہ - اُنہون نے مجھے کبھی آدہی بات
نہین کہی -

آدہی بات کہنا - مجمل بات کہنا - پورا حال نہ بیان کرنا - فقرہ -
یہ تمہاری کیا عادت ہی کہ آدہی بات کہتے ہو آدہی اُڑا جاتے ہو -
نمبر (۲) بُری بات کہنا - کسیکو ایسی بات کہنا جو ناگوار ہو -
فقرہ - کسکی مجال ہی کہ تمکو آدہی بات کہے - جانصاحب ؎ جو آدہی
بات کہون سوت کو تو مُنہ توڑے - وقصائی کہینچلے گُدی سے یہ
زبان میری - رنگین ؎ جیتے جی میرے کہے کوئی تجھے آدہی بات
بات ہرگز یہ نہین مجکو گوارا ہوگا -

آدہی بات نہ اُٹھنا - بُرے کلمے کی برداشت نہونا - کیف ؎ -
نہ اُٹھے گی کسیکی بات آدہی - تمہارے ناتوان نیمجان سے -

آدہی بات نہ پوچھنا - قدر نہ کرنا - متوجہ نہونا - حقیر سمجہنا - معروف ؎
اسی آرزو مین گئی عمر ساری - پر اُسنے نہ پوچھی کبھی بات آدہی - اسجگہ لکھنؤ
مین فصحا فقط بات نہ پوچھنا بولتے ہین -

آدہی بات نہ سُننا - شان کے خلاف بات نہ سننا - معروف
؎ سنتا ہی معروف اب مجکو لاکہون - سنی تھی نہ جسکی کبھی بات آدہی

آدہی دنیا آباد آدہی ویران - پھبتی کے طور پر کانے کی نسبت
بولتے ہین -

آدہی رات - نیم شب - مومن ؎ روئیے کیا بخت خفتہ کو کہ آدہی
رات سے - مین یہان رویا کیا اور وہ وہان سویا کیا - وزیر ؎ -
دلا قسم تجھے زلفون کی دو دہر تو ہو چپ - کہ آدہی رات سے کرتے ہین

پاسبان فریاد -

آدہی رات اِدہر آدہی رات اُدہر - ٹہیک آدہی رات کا وقت کہانیونمین زیادہ آتاہی مثلاً آدہی رات ادہر آدہی رات اُدہر جنگل سنسان اندہیرا بیابان -

آدہی رات اور گہر کا پَرُوسنے[ع۱] والا - خاطرخواہ فائدہ اُٹہانے کے محل پر یہ مثل بولتے ہین - یعنی آدہی رات کا وقت اور اپنا آدمی حصہ بانٹنے والا پہر کیون بہرپور فائدہ نہو -

آدہی رات کو جَماہی آئے شام سے مُنہ پَہیلائے - مثل - وہان بولتے ہین جب کوی وقت سے بہت پہلے کسی کام کی تیاری کرے -

آدہے قاضی[ع۲] قُدُوہ آدہے باوا آدم - مثل - جب کوئی اپنے آپکو سب سے بڑہکر سمجہے اور بڑے حصے کا مستحق جانے وہان بولتے ہین -

آدہے کا تہاؤ یا آدہے کی تہائی - چہٹا حصہ - بہت ہی کم - فقرہ - تمہارا حصہ ہی کیا ہی جسکی اتنی پکار ہی کہین آدہے کا تہائی تمکو بہی پہنچے گا -

آدہے کا ساجہی یا شَرِیک - نصف کا حصہ دار - اسی سبب سے حقیقی بہائی کو کہتے ہین -

آدہے کا ساجہی بَرابَر کی چوٹ - چونکہ آدہے کا ساجہی مد مقابل ہوتاہی اسواسطے جہان کہین مدمقابل کہنا منظور ہوتاہی وہان یہ مثل بولی جاتی ہی - فقرہ - ہم اُس سے کیون دبنے لگے برابر کے شریک ہین سنا نہین کہ آدہے کا ساجہی برابر کی چوٹ -

آدہی کو چہوڑ ساری کو دَوڑنا - تہوڑی سی چیز پر قناعت نہ کرکے زیادہ کی خواہش کرنا - جس جگہ کوئی زیادہ حرص کرتاہی وہان بولتے ہین - ذوق ؎ گر خدا دیوے قناعت ماہ یکہفتہ کیطرح - دوڑے ساری کو کبہی آدہی نہ انسان چہوڑکر -

آدہی کو چہوڑ ساری کو دوڑے آدہی رہے نہ ساری - مثل - جو شخص موجود چیز کو چہوڑکر اُس سے زیادہ کو دوڑتاہی وہ اتنی بہی ہاتہ سے کہو بیٹہتاہی - مذمت حرص کی جگہ بولتے ہین -

آدہی کو چہوڑ ساری کو دہاے ایسا ڈوبے تہاہ نہ پائے - دیکہو اوپر کی مثل -

آدہے گاؤن دِوالی آدہے گاؤن ہولی - مثل - اُس جگہ بولتے ہین جہان کسی صفت یا کسی کیفیت مین تضاد ہو یا ایک جماعت مین بہت سے آدمی ایک رائے کیطرف ہون اور بہت سے دوسری رائے کی طرف اور آدہے گاؤن دِوالی آدہے گاؤن پہاگ بہی بولتے ہین -

آدہے ماگہ کملی کاندہے - مقولہ - نصف ماگہ سے سردی گہٹنے لگتی ہی اور دن کو سردی ناگوار ہوتی ہی بیشتر مسافر غریب کملی جو اوڑہتے ہین وہ اُتار کے کاندہے پر ڈال لیتے ہین اسی بنا پر یہ کہاوت مشہور ہوگئی ہی -

آدَہَمکنا - ڈہٹائی سے بے روک ٹوک چلے آنا - ظرافتاً بے تکلفی مین اکثر کہا جاتاہی - فقرہ - آپ کو کسنے بلایا تہا آپ کہان آدہمکے -

آدِیس - ہ - آدیش - س (آ - وش) جوگیون کا سلام - میر حسن ؎ یہ سمجہا بناوٹ کا کچہ بہیس ہی - لگا کہنے جوگی جی آدیس ہی -

آدیکہو - نمبر (۱) آکے دیکہ لو - وزیر ؎ نثار کرتے ہین آ دیکہو جان نثار

ع۱ کہانا چُننے والا -

ع۲ مشہور ہی کہ قاضی قدوہ کے ستر یا چوراسی بیٹے تہے اسواسطے مبالغے کے طور پر کہتے ہین کہ آدہے مین کل اولاد آدم اور آدہے مین قاضی قدوہ -

کے پاس - گلے کو آپ کے خنجر پہ سر کو ٹھو کر پر - میر ؎ بھڑ کے ہی آتش غم

منظور ہی جو تجکو - جلنے کا عاشقون کے آ دیکھ اب تماشا -

نمبر (۲) آزما لو - مقابلے مین آ جاؤ - فقرہ - دعوے ہو تو سامنے آ دیکھو

آدینہ - ف - مذکر - جمعہ - ناسخ ؎ کرتے ہین ہر روز مجھ وحشی کو

لڑ کے سنگسار - کون سا دن ہی جو آدینہ دلبستا نمین نہین - مومن ؎

بناؤن ہین بازیچہ اس حال کو - ہو شنبہ بھی آدینہ اطفال کو -

فصل الف ممدودہ مع ذال معجمہ

آذَر - ف - آگ - غالب ؎ ہی تنگ سینہ دل اگر آتشکدہ نہو - ہی عار دل

نَفَس اگر آذر فشان نہین -

آذری - آذاری - آذر کی طرف نسبت ہی - مومن ؎ نالے سے

میرے گرم و خشک زہرہ و ماہ کا مزاج - گرمی سے میری سرد و تر طبع

برج آذری - ولہ ؎ خندۂ برق تیغ مین گرمی مہر تیر ماہ - گریۂ زخم

تیر مین جوش سحاب آذری -

فائدہ - رسالہ قواعد فارسی مین ہی کہ ابر آذری غلط ہی اور ابر آذاری صحیح ہی

اسواسطے کہ آذار بہار کے مہینے کا نام ہی اور آذر خزان کے مہینے کا -

مولف کے نزدیک ابر آذری - ماہ بہار کے معنی مین بھی آیا ہی توضیح مقام

یہ ہی کہ آذار ایک رومی مہینے کا نام ہی کہ چیت اور مارچ کے مہینے سے

مطابقت رکھتا ہی اور اُن ایام مین سورج برج حوت مین ہوتا ہی

اس صورت مین آذار اول ماہ بہار ہی اور آذر سال شمسی کے نوین مہینے کا نام

ہی جو پوس اور جنوری سے مطابق ہوتا ہی - اور اس زمانے مین آفتاب

برج قوس مین ہوتا ہی پس یہ مہینا خزان کے مہینون مین سے ہی جیسا کہ

ارباب لغت نے تصریح کی ہی - پس جب ثابت ہو چکا کہ آذار ماہ بہار کا نام

ہی اور آذر ماہ خزان کا تو اطلاق ابر آذاری کا ابر بہار پر اور اطلاق ابر آذری

کا اُس ابر پر جو خزان مین برسے صحیح ہو گا اور رفع اختلاف اسطرح ہو سکتا ہی

کہ آذر مخفف آذار کا بھی آیا ہی جو نام ماہ بہار کا ہی جیسا کہ مولف غیاث نے لکھا ہی

کہ "آذر بفتح ذال معجمہ مخفف آذار ماہ رومی" پس جہان ابر آذری بمعنی ابر

بہار شعرا کے کلام مین ہو وہان آذر کو مخفف آذار جاننا چاہیئے نہ نام

ماہ خزان کا -

فصل الف ممدودہ مع راے مہملہ

آر - س - مؤنث - لوہے کی ایک نوکدار چیز جو پینیے مین لگاتے ہین -

چبھونا اور لگانا کے ساتھ مستعمل ہی - فقرہ - کسان ہل جوتنے مین مٹھے

بیل کی کبھی دُم مروڑتا ہی کبھی آر چبھوتا ہی - فقرہ - چلتے بیل کے کیون آر

لگائے جاتا ہی - مجازاً مٹھے اور سست آدمی کو چھیڑ چھیڑ کر ابھارنے کی

جگہ بھی آر لگانا کہتے ہین -

آرا - ھ - (اسکی اصل لفظ آرہ معلوم ہوتی ہی جو فارسی ہی اور بعض کا خیال ہی

کہ آر سے بنا ہی کیونکہ آر نوکدار چیز ہی اور اسمین بھی دندانے ہوتے ہین)

مذکر - ارّہ - ف - منشار - ع - نمبر (۱) لوہے کا ایک آلہ خمدار - تلوار

سے مشابہ جسمین نیم کی پتی کیطرح دندانے ہوتے ہین اور دونون سرون پر

لکڑی کا دستہ جسکو دو آدمی دونون طرف پکڑ کر موٹی لکڑیان چیرتے ہین -

ناسخ ؎ دلائی یاد مجھے تو نے قامت دلدار - کرین ترے لبے ای

سر دتیز آرے دانت -

نمبر (۲) ف - آراستن سے امر - اسم سے ملکر فاعل کے معنی دیتا ہی

مثلاً خودآرا - حسن آرا - **ناسخ** ؎ باغبان اپنی گل و میوہ سے رکھ خاطر جمع - مین تو مشتاق چمن مین ہون چمن آرا کا -

آراکش - ہ - جو آرے سے لکڑی چیرنے کا پیشہ کرے - صحیح ارہ کش ہے مگر زبانون پر یوہین ہے -

آراکشی کرنا - آرا چلانا - آرا کھینچنے کا پیشہ کرنا - فقرہ - وہ پہلے پتہر کاٹتا تہا اب آراکشی کرتا ہے -

آرا یا آرے چلانا - آرے سے چیرنا - مجازاً سختی و بیداد کرنا - **ناصر** ؎ کیا شانہ دشمن نے اُس زلف مین - مرے سر پر آرے چلایا کیا -

آرا یا آرے چلنا - لازم - **سحر** ؎ قد جانان دیکھکر کٹ گئے اہل چمن بال قمری سے چلے آرے سر شمشاد پر - **آتش** ؎ نقاب اُلٹے جو تو رخسار آتش رنگ سے اپنے - پر پروانہ سے آرے چلین شمعون کی گردن پر - **داغ** ؎ پاس غیرون کو بٹھا کر یہ دکھایا تمنے - سر پہ دیکھے نہ تھے چلتے ہوئے آرے ہمنے - **قلق** ؎ اُدہر اُس نامراد کے دل پر - غم کے آرے چلا کیے دن بہر اور آرے روان ہونا بھی کہا ہے - **وزیر** ؎ دیکھکر تجھکو حسین کٹتے ہین بہولے ہین بناؤ - کنگھیان کرتے نہین سر پہ روان آرے ہین -

آرا یا آرے کھینچنا - دیکھو آرا یا آرے چلانا - **سحر** ؎ محو آرائش سر محفل ہے وہ جانانہ آج - دیکھیے کس کس پر آرے کھینچتا ہے شانہ آج -

فائدہ - آرے چلانا - آرے چلنا اور آرے کھینچنا بیشتر بصورت جمع مجازی معنون مین - سر - گردن - جان اور دل کے ساتھ مستعمل ہے - واحد کے ساتھ شاذ و نادر ہے جیسے میر نے کہا ہے - ؎ پاون مین مارا ہے تیشہ مین نے راہ عشق مین - ہو سو ہو اب گو کہ آرا بھی مرے سر پر چلے -

اور **ہجر** کے اس شعر مین بھی واحد مستعمل ہوا ہے اگر کتابت کی غلطی نہو - ؎ جھکاؤنگا نہ سر اس چرخ ناہنجار کے آگے - اگر کھنچیگی آرا میرے سر پر کہکشان برسون -

آرے سر پر چلگئے تو بھی مدار ہی مدار[ع] - آفت اور مصیبت مین بھی اپنے اعتقاد اپنی بات پر مستقل رہنے کی جگہ یہ مثل بولتے ہین -

آرے سے چیرنا - مشہور ہے کہ بعض جابر بادشاہون کے عہد مین مجرم آرے سے چیرے بھی جاتے تھے -

آراستہ - ف - سنوارا ہوا - سجا سجایا - تیار - لیس - **منتظر** ؎ ہر سطر مین حُسن سورۂ نور - آراستہ مثل گیسوے حور - **ناسخ** ؎ کل تلک آراستہ دیکھی ہے جس جا بزم رقص - آج وان کوئی بگولون کے سوا رقصان نہین - **آتش** ؎ قاتل کے اشتیاق مین خود کاٹیے گلا - آراستہ ہے گور ہماری کفن درست -

آراستہ پیراستہ یا آراستہ و پیراستہ - استعمال مین دونون ایک دوسرے کے مرادف بمعنی مزین ہین - مگر نظر دقیق حکم کرتی ہے کہ آرائش کی چیزین بڑہانے سے جو تزئین ہو اُسکو آراستگی کہتے ہین - جیسے زیور اور لباس مسّی اور سرمے وغیرہ سے معشوق کی سجاوٹ - اور ناخوش آیندہ چیزین دور کرنے سے جو زینت ہو اُسکو پیراستگی کہتے ہین جیسے خط بنوانا اور بڑہے ہوے ناخن ترشوانا یا درخت سے کاواک شاخون کا چھٹوانا -

آراستہ کرنا - بنانا - سنوارنا - سجنا سجانا - **آتش** ؎ اب زمین پر

[ع] شیخ بدیع الدین مدار ایک ولی گزرے ہین اُس گروہ کے فقیر مدار مدار پکارتے ہین -

پاون بھی رکھکر نہین چلتا ہی یار - کرچکا آراستہ اسکو مقرر آئنہ - **نسیم** ؎ آرزو ہی گو ہر مضمون کی لڑیان گوندہکر - کیجیے آراستہ بازار معنی مین دکان

آراستہ ہونا - لازم - **بحر** ؎ مجکو تو غش آگیا پوچھو نہ حال - جسگھڑی آراستہ جانان ہوا - **قلق** ؎ ہو کے آراستہ بزنگ چمن - جلوہ آرا ہوا وہ غنچہ دہن -

آرام - ف (اسکا مادہ رم معلوم ہوتا ہی سنسکرت مین جسکے معنی دم لینا ہین) مذکر - نمبر (۱) قرار - سکون - چین - راحت - **ناسخ** ؎ روح کو آرام دم بھر باغ رضوان مین نہین - خاک اپنی بعد مردن کوے جانان مین نہین - **اسیر** ؎ جو دل ہو معتدل اعضا کو فیض عام ملتا ہی - اگر سلطان ہو عادل خلق کو آرام ملتا ہی -

نمبر (۲) افاقہ - صحت - شفا - **رند** ؎ جانبر ہوا نہ جسکو لگا روگ عشق کا - ہمکو مرض یہی ہی تو آرام ہو چکا -

نمبر (۳) استراحت - خواب راحت - نیند - **بحر** ؎ بچھا ہی پلنگ آج لب بام کسیکا - تڑپاے گا شب بھر مجھے آرام کسیکا - **کیف** ؎ اُٹھتے ہین قبرون سے مردے صور پھنکتا ہی پڑا - اب نہین ای بخت خوابیدہ محل آرام کا

آرام آنا - چین آنا - تڑپ جاتی رہنا - **آتش** ؎ پیوند خاک ہونیکا اندر سے اشتیاق - آیا نہ گور تک مجھے آرام دوش پر - **ناسخ** ؎ تڑپکر ایکدم آرام آجاتا ہی کیا اُسکو - مجھے کرنا ہی بسمل سرد ہونا مرغ بسمل کا -

آرام اُڑ جانا - چین جاتا رہنا - **مومن** ؏ اُڑ گیا اور بھی مرا آرام - **رشک** ؎ آرام اُڑ گیا شب تار لحد مین بھی - شور نشور نالۂ مرغ سحر ہوا -

آرام پانا - چین اور راحت پانا - **ذوق** ؎ لحد مین بھی ترے مضطر نے آرام - خدا جانے کہ پایا یا نہ پایا - **ناسخ** ؎ آرام خوش قدون سے کوئی پاسے ہی محال - جز سرو بیٹھتے ہین سب اشجار کے تلے -

آرام پائی - مونث - ایک قسم کا خوبصورت ملائم گھیتلا جوتا جسکی ایڑی بلند اور پنجہ چوڑا ہوتا ہی لکھنؤ والون کا ایجاد ہی - اس جوتے سے پاؤن کو زیادہ آرام ملتا ہی - اسلیے آرام پائی نام ہوا -

آرام پسند - ضد جفاکش - سست - کاہل - **کیف** ؎ دل مرا ضبط فغان تک بھی نہین کر سکتا - کوئی اتنا بھی نہو عشق مین آرام پسند - فقرہ - تمسے کوئی محنت نہوگی تم بڑے آرام پسند ہو -

آرام پسند ہو جانا - سست کاہل ور آسایش طلب ہو جانا - **امیر** ؎ اے جنون بادیہ گردی کی کہان اب طاقت - ہو گئے خانۂ زنجیر مین آرام پسند - فقرہ - تم اب ہلکے پانی بھی نہین پیتے بہت آرام پسند ہو گئے ہو -

آرام پہنچانا - چین دینا - راحت پہنچانا - فقرہ - انکی کیا بات ہی ہمیشہ آپ تکلیف اُٹھائی اورون کو آرام پہنچایا -

آرام پہنچنا - لازم - فقرہ - اپنی تکلیف سے کسیکو آرام پہنچے تو وہ تکلیف بھی آرام ہی -

آرام تلخ ہونا - عیش مین خلل پڑنا - **رند** ؎ شب کو سو دین دن کو کہا دین کچھ جو ہو دل کو قرار - ہو گئے ہین ہجر مین خواب و خور و آرام تلخ -

آرام جان - نمبر (۱) (بلا اضافت آرام و باعلان نون) چھوٹا سا پاندان جسکا ڈھکنا قبہ دار خاصدان کی قطع کا ہوتا ہی اور اندر تھالی بھی ہوتی ہی اُسکو حسندان بھی کہتے ہین لکھنؤ کا ایجاد ہی -

نمبر (۲) ظث (بغیر اعلان نون و باضافت آرام) معشوق - اولاد - **بحر** ؎

جوزندگی ہی تو جیتا رہونگا فرقت مین - سدہارے مرے آرام جان بہت اچہا
نادر؎ اب آیا یاد ای آرام جان اس نامرادی مین - کفن دینا تجہے بہولے تھے
ہم اسباب شادی مین -

آرام جانا - چین جاتا رہنا - میر؎ کس کس اپنی کل کو رد دے ہجران مین
بیکل اُسکا - خواب گئی ہی تاب گئی ہی چین گیا آرام گیا -

آرام چہوڑ دینا - راحت سے ہاتھ اُٹھانا - چین ترک کر دینا - فقرہ - ہمنے تمہارے
واسطے دنیا بہر کا آرام چہوڑ دیا -

آرام دان - دیکھو آرام جان - نمبر ۱ -

آرامِ دل ظنت (باضافت آرام) دیکھو آرام جان - نمبر ۲ - **مومن**؎ -
نہین ڈر جذبۂ طاقت گسل کا - دل آسودہ ہی اُس آرام دل کا -

آرام دینا - نمبر (۱) آسایش اور راحت پہنچانا - **گلزار نسیم**؎ رہرو کو دیا
بہ لطف و اکرام - آتے آرام جاتے پیغام - **سوز**؎ کیون ساکنان دینا
آرام دو گے اک شب - بچھڑا ہون دوستون سے گم گردہ کاروان ہون -
نمبر (۲) قرار لینے دینا - ٹھہرنے دینا - **مومن**؎ سدا آوارگی صحرا
نوردی - نہ دے آرام شوق دشت گردی - **داغ**؎ نہ دیا خواہش آرام نے
آرام کہین - مجکو کہینچے مری راحت طلبی پہرتی ہی -
نمبر (۳) شفا دینا - فقرہ - دوا علاج کیے جاتے ہین آرام دینا خدا کے
اختیار ہی -

آرام رسان ظنت - چین دینے والا - آسایش پہنچانیوالا - **مسرور**؎
راحت دہ عاشقان مہجور - آرام رسان جان رنجور - زبانون پر راحت
رسان ہی -

آرامِ رُوح - (باضافت آرام) دیکھو آرام جان - نمبر ۲ - **رشک**؎
حال کیا جانے کسیکا کوئی ای آرام روح - جسم کیسا دل بہی ہی ناواقف آلام روح
وزیر؎ زندہ درگور اب تو ہی بے تیرے او آرام روح - بنگیا ہی قالب
خشت لحد اندام روح -

آرام سے پاؤن پہیلانا - آزادی سے گزراننا - چین سے بسر کرنا -
ظفر؎ پاؤن آرام سے پہیلائے اُسی نے اپنے - ہاتھ دنیا سے ظفر
جسنے یہان کہینچ لیا -

آرام سے سُونا نمبر (۱) سکہ نیند سونا - بے کھٹکے پاون پہیلا کے سونا -
ناسخ؎ اب تو سو آرام سے ہی خیریت - دیکھلے او دیدۂ بیدار خط -
ظفر؎ ای دل آزار تو سویا کیا آرام سے رات - مجھے پل بہر بہی دل زار
نے سونے نہ دیا -
نمبر (۲) موت کی نیند سونا - **بحر**؎ سو رہا آرام سے کچھ کھا کے مین - زہر
میرے درد کا درمان ہوا - **غافل**؎ عزیز سوتے ہین آرام سے سب ای
غافل - ملا نہ چین ہمین کو فقط زمین کے تلے -

آرام سے کٹنا - راحت اور چین سے بسر ہونا - **سودا**؎ اتنا مین
کیا عرض کہ فرمائیے حضرت - آرام سے کٹنے کیطرح کوئی بہی یان ہے -
سنکر یہ لگے کہنے کہ خاموش ہی رہجا - اس امر مین قاصر تو فرشتو نکی زبان ہی -

آرام سے گُزَرنا - چین سے بسر ہونا - **مشہور شعر**؎ اب تو آرام سے
گزرتی ہی - عاقبت کی خبر خدا جانے -

آرام طَلَب - دیکھو آرام پسند - **کیف**؎ اوصاف سراپا مین وہ آرام
طلب تھے - تعریف دہن چہوڑ دی وقت کے سبب سے - **ظفر**؎ بے لکھے

خط جو گیا نامۂ و پیغام طلب - کاہلی لکھنے کی تھی آپ ہین آرام طلب -

آرام کرسی - وہ کرسی جسپر آدمی تکیہ لگا کے پاؤن پھیلا کر بیٹھتا ہی بعض لوگ اُسکو آرام چوکی بھی بولتے ہین -

آرام کرنا - نمبر (۱) آسایش کرنا - چین کرنا - ناسخ ؎ کیجیے سایۂ طوبےٰ مین بخوبی آرام - یار کے سایۂ دیوار سے کچھ کام نہین - گلزار نسیم ؎ آرام کرو کرم کرو آؤ - ہم رام ہوے نہ رم کرو آؤ -

نمبر (۲) سونا - استراحت کرنا - رند ؎ نہایت نیند مین ہین قصد ہی آرام کرینگا - بڑہاتے ہین چھپڑون کو بجلیان بالے اُترتے ہین - بحر ق؎ پھیلا کے پاؤن چین سے آرام کیجیے - رفع ملال آپکا اے یار ہو چکا - جسکے فغان سے نیند نہ آتی تھی آپ کو - وہ شخص دفن بھی پس دیوار ہو چکا -

آرام کھونا - چین اور قرار مٹا دینا - وزیر ؎ پھر غم فرقت ہوا ہی باعث آلام روح - بیقراری دلکی پھر کھونے لگی آرام روح - میر حسن ؎ رو رو کے کیا ابتر سب کام مرے دل کا - کھویا مری آنکھون نے آرام مرے دل کا -

آرام کھینچنا - آسایش پانا - سودا ؎ کھینچا نہ مین چمن مین آرام یک نفس کا - صیاد تیری گردن ہی خون اس ہوس کا - یہ پہلا محاورہ ہی اب متروک ہی -

آرام کیجیے - جب کسیکو رخصت کرنا منظور ہوتا ہی تو کہتے ہین کہ اب آپ آرام کیجیے یعنی تشریف لیجائیے - آتش ؎ شب کو جاتا ہون تو مُنھ پھیر کے وہ کہتے ہین - نیند آئی ہی ہمین آپ بھی آرام کرین - اسیر ؎ کہو لکر زلف کو کہتے ہین وہ مجھسے شب وصل - رات آئی ہی بہت آپ اب آرام کرین - فقرہ - مجھے دیوان جی سے کچھ باتین کرنا ہی اب آپ آرام کیجیے -

آرام گاہ - مونث نمبر (۱) رہنے کا مکان - سونے کا مقام - قلق ؎ - سوچی تدبیر راہ مین اُسکی - گئی آرام گاہ مین اُسکی - اور آرامگہ اُسکا مخفف نظم مین مستعمل ہی - گلزار نسیم ؎ بیتاب آرامگہ تک آئی - ہمخواب کی آنکھ بند پائی -

نمبر (۲) مجازاً - مدفن - ناصر ؎ کروٹ نہین بدلتے ہین آسودگان خاک - پھیلائے پاؤن سوتے ہین آرامگاہ مین -

فائدہ - یہ لفظ جنت اور فردوس وغیرہ کے ساتھ ملکر بادشاہون اور رئیسونکا مرنیکے بعد لقب ہوتا ہی جیسے جنت آرامگاہ - فردوس آرامگاہ - عرش آرامگاہ -

آرام لیجانا - بیچین اور بیقرار کر دینا - اسیر ؎ گل چہرہ بتان نازک اندام لیجاتے ہین دل سے کیسا آرام -

آرام لینا - نمبر (۱) دم لینا - سستانا - فقرہ - دور سے چلے آتے ہو ذرا آرام لے لو تو جانا - مومن ؎ سحر تک شام سے تجھ بن یہی حالت رہی دل نے نہ مجکو چین دیتا تھا نہ آپ آرام لیتا تھا -

نمبر (۲) قرار و آسایش چھین لینا - راحت مٹا دینا - انشا ؎ تمنے تو نہین خیر یہ فرمائیے بارے - پھر کن نے لیا راحت و آرام ہمارا -

آرام ملنا - چین ملنا - وزیر ؎ قسمت مین ہی جلنا نہ وہان بھی ملے آرام پیدا ہو ترے سایۂ دیوار مین گرمی - رند ؎ پس از مردن لحد مین جا کے سوے پاؤن پھیلا کر - ملا آرام فرش خاک پر ہمکو چھپر کٹ کا -

آرام مین رہنا - سوتے رہنا - فقرہ - اسوقت پر کیا ہی آپ ہر وقت آرام مین رہتے ہین -

آرام مین ہونا - سونا - استراحت کرنا - فقرہ - حضور آرام مین ہین اسوقت ملاقات نہین ہو سکتی -

آرام نہ دیکھنا - چین نہ پانا - راحت نہ ملنا - **کیفؔ** نالۂ دل بے اثر تھے اشک بے تاثیر تھے عشق مین آرام مین کسکی بدولت دیکھتا - **رشکؔ** ای رشک شب وصل نہ دیکھینگے ہم آرام - ہین آفت جان نرگس جادو کے اشارے -

آرام نہ لینا - چین نہ لینا - بیقرار رہنا - **مومنؔ** سحر سے شام تک تجھ بن یہی حالت رکھی دل نے - نہ مجکو چین دیتا تہا نہ آپ آرام لیتا تھا - **میرؔ** پہلوے عاشق نہ بستر سے لگے تو ہی بجا - دل سی آفت ہو بغل مین جسکی کیا آرام لے

آرام ہونا - نمبر (۱) آسایش ہونا - چین آجانا - **مومنؔ** خوہو گئی ہجر انمین تڑپنے کی شب وصل - گو چین ہو دلکو مجھے آرام نہو گا

نمبر (۲) افاقہ ہونا - شفا حاصل ہونا - **قلقؔ** اب خدا چاہے تو ہو جلد آرام دور ابھی ہو یہ بے خودی بھی تمام - **کیفؔ** مژی نوشیدۂ جانان ہی مداوا دل کا نوشدارو یہ کوی دے تو ہو آرام ابھی -

آرایش - نمبر (۱) ف - (آراستن سے حاصل مصدر) بناؤ - سنگار - سجاوٹ - **کیفؔ** آرایشون سے یار کو فرصت کہان ملی - رکھا جو آئنہ کبھی شانہ اُٹھا لیا - **بحرؔ** مزار و نمین نہین ہی خانۂ دنیا کی آرایش - مرے پر فیصلہ ہی جیتے جی سارا بکھیڑا ہی - **قلقؔ** بیلچے کھرپیان مرصع کار - شغل آرایش چمن ہر بار -

نمبر (۲) ھ - کاغذین باغ - ف - کاغذ اور ابرک سے ٹٹیان درخت اور پھول پھل بناتے ہین ہندؤن مین برات کے ساتھ اور مسلمانونمین ساچق کے ساتھ دلہن کے گھر لیجاتے ہین اور ہندؤن کے یہان اُسکو سہگی کہتے ہین - چونکہ اُس سے برات اور ساچق کی زیبایش ہوتی ہی لہذا اسکو آرایش کہنے لگے - **ذوقؔ** - (تہنیت شادی مین) آرایش ایسی دروہ گلہاے رنگ رنگ - ادنٰے سا جنمین غنچہ نیلوفر آسمان - **رشکؔ** جب تو نہو تو یون گل گلشن ہین مستعار - آرایشونمین جیسے لگا مین کتر کے پھول -

آرایش بنانا - کاغذ اور ابرک کی رنگین ٹٹیان وغیرہ بنانا -

آرایش بننا - لازم -

آرایش پسند - بناؤ - سنگار کا شوقین - **آتشؔ** دیکھکر آئینہ کہتا ہی وہ آرایش پسند - طرے کے قابل ہی سر گردن ہی لایق ہار کے -

آرایش دینا - سنوارنا - سجنا - سجانا - **ظفرؔ** دیتا تہا دہ زلفکو شب آرایش کیا کیا آنکھون سے - لیتا پنجۂ مژگان سے مین اپنے کار شانہ تہا -

آرایش کرنا - دیکھو آرایش دینا - **بحرؔ** بیفائدہ آرایش تن کرتے ہین انسان اس خاک کے انبار سے ہاتھ آئیگا کیا خاک - ہمیشہ کرتا ہون داغون سے دل کی آرایش - مرا تو بیسا ظفر اس مکان نے کھایا -

آرایش کے پھول - کاغذ اور ابرک وغیرہ کے پھول - **سوداؔ** - بنائے پھول آرایش کے ایسے - کہ گویا کام ہی یہ زرگری کا -

آرایش کے تخت - کاغذ اور ابرک کے وہ چھوٹے چھوٹے تخت جن پر آرایش کے پھل پھول سجے ہوتے ہین - **سوداؔ** آرایش کے تختون اوپر یا ہو نمین ہو شمع و چراغ - اُسکے بدلے یان ہر ایک کی چھاتی پر لاکھون داغ -

آرایش لوٹنا - جب برات دلہن کے گھر پہنچتی ہی تو براتی یا اور تماشائی آرایش کو لوٹ لیتے ہین - **سوداؔ** آرایش شادی کے بدل گھر کو یہ لوٹا - چھوڑا کسی سمدہن کے نہ پھر رخت بدن کا - اور لٹنا لٹنا کے ساتھ بھی مستعمل ہی -

آرایش لٹنا - لازم -

آرایش ہونا - بناؤ سنگار ہونا - زیبایش ہونا - **بحرؔ** کبھی زلفونکی آرایش کبھی جوڑے کی بندش ہی - یہ کیا غصہ ہی بالون پر ادہر کھولے اُدہر باندہے **ظفرؔ**

ہوگئی کچھ صفحۂ گردون پہ آرایش ہی اور - جدولین جو میری آہ آتشین کی کھچ گئین

آرپار - ھ (پار وار اسکی اصل ہی جسکے معنی سنسکرت مین اِسطرف اُسطرف ہین) جو سوراخ ایک طرف سے دوسری طرف برابر نکلجائے فصحا وار پار بولتے ہین -

آرتیع کے وقت سوگئے مال بھوگ کے وقت جاگ اٹھے

اُس شخص کی نسبت یہ مثل کہتے ہین جو اپنے مطلب کے وقت موجود ہوجائے اور کام کے وقت کنائی کاٹ جائے فصحا اسکو کام چور نوالے حاضر کہتے ہین -

آرٹکل - انگریزی - جو مضمون کسی خاص معاملے پر لکھا جائے -

آرڈر - انگریزی - حکم -

آرڈِنَری - انگریزی - رسمی معمولی - جیسے آرڈنری تار -

آرزُو - ف - (آر اور زو سے مشتق معلوم ہوتا ہی - زُو مخفف ہی زُود کا - چونکہ خواہش اور تمنا کا جلد بر آنا مقصود ہوتا ہی اسیلیے اسکو آرزو کہتے ہین) مونث - نمبر (۱) حسرت تمنا - **آتش** ؎ خوشا وہ دل کہ ہو جس دل مین آرزو تیری - خوشا دماغ جسے تازہ رکھے بو تیری - **نسیم** ؎ یہ کیون ہی نا امیدی درگاہ کبریا سے - جیسا کچھ کہ آرزو ہی ویساہی پائیے گا -

نمبر (۲) منت - سماجت - التجا - **قلق** ؎ آرزو سے ابھی کرین شادی - فخر سمجھین وہ خانہ دامادی -

آرزو بر آنا - حسرت نکلنا - مراد پوری ہونا - **اسیر** ؎ بر آئین آرزوئین سب پر اب ہی آرزو اتنی - خداوندا نہو تا زیست کوئی آرزو ہمکو - **مومن** ؎ اڑگیا رنگ امید چارہ جو - نا امیدی کی برائی آرزو -

آرزو بَرلانا - ارمان نکالنا - مراد پوری کرنا - **بحر** ؎ مشتاق دید سیکڑون آئے چلے گئے برلائے تم نہ ایک بھی مائل کی آرزو -

آرزو بَڑھانا - خواہش اور تمنا کو ترقی دینا - **رشک** ؎ کیا بتاؤن نفع و نقصان ہوائے برشکال - آرزوئے مے بڑھاتی ہی گھٹا برسات کی -

آرزو پُوری کرنا - دیکھو آرزو برلانا - فقرہ - یہ آرزو تو خدا ہی پوری کرے -

آرزو پوری ہونا - لازم - **مسرور** ؎ سُنگھا کر مجھے کاکل مشکبو - کہا اب تو پوری ہوئی آرزو -

آرزو ٹپکنا - حسرت کا چھپ نسکنا - فقرہ - کیون بہلاتے ہو تمھاری تو ہر بات سے یہی آرزو ٹپکتی ہی - **داغ** ؎ ہر سخن مین گرچہ پہلو بچاتا ہون مگر - آرزوئین ٹپکی پڑتی ہین مری تقریر سے -

آرزو چھپانا - حسرت اور شوق ظاہر نہونے دینا - **اسیر** ؎ چھپائی دلمین اُس پردہ نشین کی آرزو برسون یہ وہ غنچہ ہی سربستہ نہ پہوٹی جسکی بو برسون -

آرزو خاک مین ملا دینا - مایوس کرنا - **صبا** ؎ ای فلک تھہرٹین تجہپر غضب تو نے کیا - خاک مین کیسی ملادی کوہکن کی آرزو -

آرزو خاک مین مِلجانا - لازم - **مومن** ؎ ہی یقین یہ کہ خاک ہی مین ملے آرزوے وصال سیمین بر -

آرزو دِلکی دِل ہی مین رَہگئی - جملہ - حسرت نہ پوری ہوی - مدعا نہ حاصل ہوا - یہ جملہ امید بر نہ آنیکی حسرت اور افسوس کی جگہہ بولا جاتا ہی - اور کلمہ حصر یعنی ہی کو حذف کرکے بھی کہتے ہین - **بحر** ؎ دم نہ نکلا کسیکے زانو پر - رہگئی دلکی آرزو دل مین -

آرزو رکھنا - آرزو مند ہونا - **سالک** ؎ گر حصول لذت الفت کی رکھے آرزو پھول تربت پر مری آکر چڑھائے عندلیب - **صبا** ؎ سفر کے جاینگی کیونکر تمھین

ع؎ اصل مین ایک پیتل کا کئی بتیون کا چراغ ہوتا ہی جو ہندو لوگ بتون کے سرون کے گرد پھراتے ہین - اب وہ بھجن بھی جو اُسوقت گائے جاتے ہین آرتی کہلانے لگے ہین -

اجازت دین - کہو یہ اُس سے جو رکتا ہو آرزوے فراق -

آرزو رہجانا - حسرت نہ نکلنا - وزیر ؎ ساقی سے ایک جام کی بس آرزو ہے شیشے بنے ہی سنگ سے ٹوٹے بھی سنگ سے - آتش ؎ آرزو رہگئی اُس کوچے مین پامال کی - دہوم ہی دہوم فقط چرخ جفاکار کی تہی - غالب ؎ مرتے مرتے دیکھنے کی آرزو رہجائیگی - واے ناکامی کہ اُس کافر کا خنجر تیز ہے -

آرزو ساتھ لیجانا - مرتے دم تک حسرت نہ نکلنا - آرزو لیجانا بہی انہین معنی مین ہے - اسیر ؎ اور کیا دنیا سے ہم بیگانہ خو لیجائینگے - ایک تری آرزو کی آرزو لیجائینگے -

آرزو عیب نہین - مثل - حاصل یہ ہے کہ اپنی حیثیت سے بڑہ چلنا تو عیب ہے مگر اُس چیز کی آرزو کرنا جو اپنے مرتبے سے زیادہ ہو عیب نہین - مثلاً گدا بادشاہ کی لڑکی کے ساتھ نسبت کا پیام دے تو یہ اپنی حد سے باہر قدم رکھنا اور معیوب ہے مگر شاہزادی کے ساتھ شادی کی آرزو کرنا کچھ عیب نہین ہے -

آرزو کا خون ہونا - یاس ہونا - مصحفی ؎ دل غم ہجر سے لہو ہوگا مفت مین خون آرزو ہوگا -

فائدہ - شعرا کے کلام مین ایسا بہت ہے کہ کسی چیز کو شخص قرار دے کر شخصی لوازم و خواص اُسکے لیے ثابت کیا کرتے ہین اسی قبیل سے ہے - آرزو کا قتل ہونا گشتہ ہونا - مرنا - تڑپنا - سسکنا - اسواسطے آرزو کا خون ہونا جو بول چال مین بہی ہے اسکو لکھکر ذیل مین اور بعض استعمالات کی بہی مثالین دیدی ہین - صبا ؎ ہمیشہ آرزو مین دل کی کشتہ ہوتی ہین - ہزارون خون کے دعوے ہین آسمان سے ہمین - ناسخ ؎ روز مرگ آرزو ہے تا بکے غم کیجیے - تا کجا دست دعا کو وقف ماتم کیجیے -

آرزو کرنا - نمبر (۱) تمنا اور خواہش کرنا - نسیم ؎ آرزو جنت کی ہین کرتا نہین اسواسطے - نام سنکر جو رکا وہ بدگمان ہوجائے گا -

نمبر (۲) منت اور التجا کرنا - آتش ؎ دیدار عام کیجیے پردہ اُٹھائیے - تا چند بندہاے خدا آرزو کرین - اسجگہ التجا اور خوشامد ہی زیادہ بولتے ہین

آرزو گور مین لیجانا - دیکھو آرزو ساتھ لیجانا - فقرہ - ایسا جانا کہ آرزو گور مین لیجاؤنگا تو آرزو نکرنا - (عود ہندی)

آرزو مٹجانا - یاس ہوجانا - ناصر ؎ دل اُڑا لیگئے جو بیرستم - آرزو مٹگئی ہماری آج -

آرزو مند - تمنا کرنیوالا - جرأت - آتش ؎ آرزو مند شہادت مرگئے حسرت سے یار - بیگنہ جب تیغ سے تیری ہمارا خون ہوا -

آرزو نکالنا - ارمان پورا کرنا - مومن ؎ ڈہب پر اپنے اُسے لگاؤنگا - حسرت و آرزو نکالونگا -

آرزو نکلنا - لازم - ہجر ؎ اگر ناراض کرکے دل یا اُسکو تو کیا حاصل - نہ اُسکی آرزو نکلے نہ اپنا مدعا نکلے - اسیر ؎ ہزارون آرزوئین سیکڑون نکلین تمنائین - یہ کسکی جنبش مژگان نے دی دستک دل پر -

آرزوے خام - خیال خام - آتش ؎ وہی تحصیل محبت کا ہے عالم تا حال پختہ کرتے ہین ہنوز آرزوے خام کو ہم -

آرسی - ھ (سنسکرت مین آدرش آئینے کو کہتے ہین جسکا مادہ درش ہے (دیکھنا) ہندی مین ش کو اکثر س سے بدل دیتے ہین اسلیے آدرس ہوا اور یہ تصغیر کی بڑہائی اور حرف د کثرت استعمال سے گرگیا) مونث - نمبر (۱) سونے یا چاندی کی ایک انگوٹھی سی ہوتی ہے جسمین نگینے کی جگہ گول بڑا شیشہ جڑا ہوتا ہے - یہ زیور سادہ بہی ہوتا ہے اور جڑاؤ بہی - عورتین اسکو بائین ہاتھ کے انگوٹھے مین پہنتی اور

اور ضرورت کے وقت اُسمین مُنھ دیکھتی ہین۔ بحر ؎ ہزارون کے دل اُسکے
ہاتھون پسے - جو پہنی کبھی آرسی سل ہوئی - میر حسن ؎ انگوٹھے کی لے
سامنے آرسی - وہ صورت کو دیکھ اپنی گلزار سی - اِدہر اُدہر ؏ رکھکے کاندہے
یہ ہاتھ - چلی ناچنے اپنی سنگت کے ساتھ -

نمبر (۲) چھوٹا آئینہ - سوز ؎ یقین تو جانیو عاشق کا چہرہ زرد ہوتا ہی - صبا تو سوز سے کہیو کہ پیارے آرسی دیکھے - اب آئینے کے معنی مین آرسی نہین کہتے ہین البتہ ایک آرسی مصحف مین آئینے کے معنی پر اب بہی مستعمل ہی -

آرسی تو دیکھو - (عو) اپنی حالت تو دیکھو - اپنی صورت تو دیکھو - جب کوئی حسن پر ناز یا اپنی لیاقت سے بڑہکر کسی بات کا دعوے کرتا ہی تو اُسوقت یہ جملہ کہا جاتا ہی اور مطلب یہ ہوتا ہی کہ لیاقت تو پیدا کرو یہ صورت اور یہ دعوی بہت بے تکلفی سے ظرافتاً بہی کہتے ہین میر ؎ ابر سا رو تا جو مین نکلا تو بولا طنز سے - آرسی جا دیکھ گہر سے ہی مُنھ پر نور کیا - او آرسی مین مُنھ تو دیکھو - آرسی مین صورت تو دیکھو بہی کہتے ہین

آرسی مُصْحَفْ - ہندوستا نمین بعض جگہ مسلمانون کے یہان یہ رسم ہی کہ نکاح کے بعد دُلہن کے گہر مین دولہا کو بُلاتے ہین اور عورتین دولہا دُلہن کو آمنے سامنے سر سے سر ملاکے بٹھلا کر دوشالہ یا سُرخ دوپٹا دلہن کے سر پر ڈالکر آئینہ اور قرآن شریف سورۂ اخلاص کے مقام پر کہولکر بیچ مین رکھدیتے ہین - آئینہ اس غرض سے رکھا جاتا ہی کہ دولہا دُلہن ایک دوسرے کا مُنھ آئینے مین دیکھ لین حجاب اُٹھجاسے - اور سورۂ اخلاص سے یہ مطلب ہوتا ہی کہ دُلہن کی صورت دیکھکر دولہا کی نظر سورۂ اخلاص پر پڑے تاکہ آپسمین محبت اور اخلاص رہے عورتین دولہا سے اصرار کرتی ہین کہ کہو " بی بی مین تمہارا غلام آنکھین کہولو " دولہا کہنے مین تامل و راغماض کرتا ہی اُدہر سے اصرار ہوتا ہی آخر وہ ہنگا دہینگی کہواہی لیتی ہین دُلہن جب اُس پر بہی شرم سے آنکھین نہین کہولتی ہی تو چار طرف سے عورتین منت سماجت کرتی اور سمجہاتی ہین کہ بی بی آنکھین کہولکر آئینہ دیکہو تو جب دُلہن ذرا ذرا آنکھین کہولدیتی ہی تو دولہا کہ اُٹھتا ہی کہ آنکھین کہولدین اور اپنے ہاتھ کی انگوٹھی دُلہن کے ہاتھ مین پہنا دیتا ہی - مرزا والاجاہ عاشق ؎ جب جہکا سر شرم سے لطف عروسی ملگیا - آرسی مصحف تمہارے چہرۂ وزانو مین ہی -

آرسی مصحف دِکھانا - دولہا دُلہن کو بعد عقد کے قرآن شریف اور آئینہ دکہانا - قلق ؎ شور یہ عورتونکا چار طرف - جلد دکہلاؤ آرسی مصحف - میر حسن ؎ دکہا مصحف اور آرسی کو نکال - دہرا بیچ مین سر پہ آنچل کو ڈال -

آرسی مصحف دِیکھنا - لازم - انشا ؎ اجی دیکھوگے جب تم آرسی مصحف تو وان انشا - پڑہیگا سورۂ الحمد اور اخلاص کا جوڑا - جانصاحب ؎ جلد دیکہین آرسی مصحف کہین دولہا دُلہن - مانگتی ہون یہ دعا پڑہ پڑہکے مین قرآن روز - سودا ؎ آرسی مصحف لگا جب دیکھنے - آسمان اوپر لگا تب دیکھنے -

آرہنا - نمبر (۱) چلے آنا - آجانا - ناسخ ؎ کبہی کہسار پر جا تا کبہی وادی مین آرہنا (چلے آنا) - رہا وحشت مین بہی عالم ترقی و تنزل کا - ولہ ؎ ہمارے ہاتھ سے دامن جہٹک کر تو گیا جسدم - گریبان آرہا (آگیا) بس ایک ہی جہٹکے مین دامن پر -

نمبر (۲) پہسل پڑنا - گر پڑنا - فقرہ - دیوار پر پر چہتی ڈالو ورنہ بارش مین نیچے آرہیگی

نمبر (۳) جُہک پڑنا - ناسخ ؎ پاؤن پہ سر آرہا ہی ناتوانی سے جنون - پڑگئے حلقے مری آنکھو نمین اب زنجیر کے -

نمبر (۴) دستور و معمول ہوجانا - ناسخ ؎ آرہی ہی تن پرستی حق پرستی کے عوض - رہگیا ہی گاؤ خواری سے نشان اسلام کا - اب رہگئی ہی سمجھ زیادہ بوتے ہین

ع ؎ درمیان کے شعر طول کے سبب سے چھوڑ دیے گئے اسلیے کہ مقصود پہلے شعر سے حاصل تہا مگر خبر کیلیے آخر کا شعر لکھدیا -

نمبر(۵) آبسنا - مومن ؎ تجکو دکھلاؤن تماشا مین جنون کا اپنے - آرہے
کوئی پریوش جو ترے قرب جوار - فقرہ - سودا و میر اصل مین تو دونون دلی
کے تھے مگر لکھنؤ مین آرہے تھے -

نمبر(۶) متصل چلے آنا - پے درپے آنا - رند ؎ آرہی ہی قلقل مینا سے
حق حق کی صدا - وہ بت کافر ہوا ہی ساقی میخانہ آج -

آری -ھ- مونث - نمبر(۱) چھوٹا آرا جسکی ایک طرف لکڑی کا دستہ ہوتا ہی
اور ایک ہی شخص اُس سے کام کرتا ہی - بخلاف آرے کے کہ اُسکو دو شخص
ملکر کھینچتے ہین - بحر ؎ ہمسری قامت جانان سے نہ کرنے پائین - کہدو کنگھی سے
ہر اک سرو کو آری ہو جائے - آتش ؎ خاک کا پتلا ہی آہن سے بھی سختی مین فزون
جسم پر انسان کے تلوارین ہوئی ہین آریان -

نمبر(۲) عاجز - تنگ - اختر ؎ کوئی زخمون سے سخت آری تھا - کسیکو وقت دم شماری تھا

آری آجانا - تنگ آجانا - زچ ہوجانا - فقرہ - ہم سمجہاتے سمجہاتے آری آگئے
مگر تم نہین مانتے -

آری کرنا - تنگ و زچ کرنا - آتش ؎ سخت جانی نے مری جب سے کیا ہی
آری - مُنھ دکھانے نہین پھر خنجر فولاد آیا -

آری ہونا - لازم - فقرہ - اس لڑکے کی شرارت سے اُدھر میان جی زچ ہین
ادہر مین آری ہون -

آریا - نمبر(۱) س - (صحیح لفظ آریہ ہی جسکے معنی بزرگ و معزز - اسکا مادہ رہی ہی
وہ لوگ جنکی بولی آریا (یعنی ارین کی) تھی - سنسکرت زبان اُنہین کی ہی -
کہتے ہین ہندی یونانی انگریزی وغیرہ زبانون کو آریا سے علاقہ ہی اور اکثر زبانون
مین آریا کے لفظ پائے جاتے ہین -

نمبر(۲) ھ- ایک ترکاری کا نام ہی جو ککڑی اور کھیرے کے مشابہ ہوتی ہی -

آریا سماج - سماج - سنسکرت مین انجمن کو کہتے ہین آریا سماج کے لغوی معنی ہین وید
کے مذہب پر چلنے والون کی کمیٹی - اور آجکل اصطلاحاً دیانند کی پیروی کرنے والون
کی کمیٹی کو کہتے ہین -

آریا ورت - س - (یہ مشتق ہی آری اور آورت سے - آری کے معنی بزرگ
اور اچھے لوگ - اور آورت کے معنی چار دن طرف سے آکے رہنا) چونکہ چار طرف سے
عمدہ عمدہ لوگ آکے ہندوستان مین رہی اسلیے اسکا نام آریا ورت ہو گیا -

آرے بلے کرنا - ٹالنا - حیلہ حوالہ کرنا - نکہت ؎ واے قسمت جن پہ ہم مرتے
رہے - آج کل آرے بلے کرتے رہے -

آرے طرق دے دولت چالاکی ست و چستی - سستی چھوڑنے اور چالاکی
و چستی اختیار کرنیکے لیے نصیحتاً یہ مصرع مثل کے طور پر مستعمل ہوگیا ہی -

فصل الف ممدودہ مع رائے ثقیلہ

آڑ - ھ - آلی - س (مادہ اسکا آلی ہی) مونث - نمبر(۱) اُوٹ - اوجھل - پردہ -
حجاب - آتش ؎ اب نقاب اُلٹے ہو ابھی تو نہین کچھ ہوتا - تمنے کر لی ہی بڑی آڑ
حیا سے پیدا - رشک ؎ اوٹ کی پردے کی دروازے کی دیوار کی آڑ -
کتنے رکھتا ہی وہ سامان حیا کے گھر مین -

نمبر(۲) پناہ - حفاظت - کیف ؎ مردون کیواسطے ہی یہ ٹیکا کلنگ کا -
گھونگھٹ ہی عورتون کا جو لون مین سپر کی آڑ -

نمبر(۳) ٹیک - سہارا - فقرہ - دیوار کی آڑ لگا کے بیٹھو -

آڑ باندھنا - پردہ ڈالنا - انشا ؎ پردے کی ہے سے ٹھہری تو چلمن کی آڑ
کیا چلمن ہی اور دیکھے ڈوپٹے کی آڑ باندہ - یہ محاورہ اب مستعمل نہین ہی -

آڑبند - ایک قسم کا لنگوٹ ہی جو قطرات بول کی آلودگی سے حفاظت کو باندہا جاتا ہی

آڑپاڑ - برائے نام ذمہ داری - اور اعتبار اسکا استعمال یون ہی کہ کچھ آڑپاڑ کر کے کام نکال لو یعنی پوری ذمہ داری نسہی اعتبار کی صورت دکہا کے کام نکال لو - فقرہ - ضامن ڈہونڈنے کون جاتا یار لوگون نے آڑپاڑ کر کے کام نکال لیا - فقرہ - کچھ آڑپاڑ کر کے مہاجن سے روپیہ پیلو پہیر سمجہ لینا -

آڑپکڑنا - پناہ لینا - کیف؎ مثل شغادع تیر خزان وار پار تہا - پکڑی بہت بہار نے ایک اک شجر کی آڑ -

آڑتوڑنا - حجاب توڑنا - پردہ درمیان سے اُٹھا دینا - انشا؎ کچھ مُنہ سے پہوٹیئے تو سہی پہر نہین کہ ہان - آپسمین ہی حجاب کی جو آڑ توڑیے

یہ محاورہ اب ذرا کم مستعمل ہی -

آڑڈہونڈہنا - پناہ چاہنا - کیف؎ دن کو جو میرے نالۂ سوزان بلند ہون ڈہونڈے فلک پہ مہر فلک ابر تر کی آڑ -

آڑکرنا - نمبر (١) پردہ کرنا - فقرہ - سقا آتا ہی ذرا آڑ کرو - ناسخ؎ آگے اُس خورشید تابان کے جو ہوتا ہی خجل - ماہ تابان ابر سے کرتا ہی جلدی آڑکر - کیف؎ مین ہون جو گوشہ گیر تو مانند مردمک - مژگان کی ٹٹیون سے کرون اپنے گہر کی آڑ -

نمبر (٢) پناہ لینا - رند؎ کرنا سپر کی آڑ شجاعت سے دور ہی - رہ کے جو دار تیغ کا مُنہ پردہ سور ہی -

آڑلگانا - تکیہ لگانا - ٹیک لگانا - انشاء؎ کیا آپ نے لگائی ہی تکیے کی آڑ خوب -

آڑلینا - پناہ لینا - مثال کے لیے دیکھو آڑ - نمبر ٢ -

ع شغاد برادر رستم کا نام ہی رستم نے اُسکو تیر سے مارا تہا اگرچہ اُسنے درخت کی آڑ پکڑی تہی مگر تیر اُسکو توڑکر نکل گیا -

آڑمین آجانا - اوٹ مین آجانا - فقرہ - ڈہیلے سے سر پہوٹ ہی چکا تہا مگر مین دیوار کی آڑ مین آگیا -

آڑمین چھپنا - پردہ کرنا - کسی چیز کی اوٹ مین چھپنا - قلق؎ گاہ ہر ہر قدم پہ اِٹہلانا - آڑ مین در کی گاہ چھپ جانا - ہوس؎ شرم سے مُنہ تو چھپایا کیون نہون وابستہ صید - آڑ مین جہنڈی کی چھپنا قہر ہی صیاد کا -

آڑہونا - اوٹ اور حجاب ہونا - حائل ہونا - کیف؎ داغون نے یون چھپائی دل زار کی بہار - پتے ہون جسطرح کہین ملکر ثمر کی آڑ -

آڑا - ھ - محرف - ع - اُریب - ف نمبر (١) ٹیڑہا ترچھا - فقرہ - یہ گھوڑا آڑا چلتا ہی - نمبر (٢) ایک کپڑے کا نام ہی جسمین دہاریان ہوتی ہین اور ریشمی سوتی دونون قسمون کا ہوتا ہی - ناسخ؎ کوئی سیدہی بات صاحب کی نظر آتی نہین - آپکی پوشاک کو کپڑا بہی آڑا چاہیے - جانصاحب؎ ٹیڑہے ہوتے ہو جو سیدہی بات پر توخوش رہو مین نے منگوایا تہا آڑا لائے ہو ترچہا عبث -

آڑا اُتارنا - زوردار پتنگ کو ہوا کے رُخ سے بچا کر دہنے بائین جانب ہوا کی تہ پر لگا کر اُتارنا -

آڑاپاجامہ - ایک قطع کا چوڑی دار پاجامہ -

آڑاترچہا ہونا - خفا ہونا - بگڑنا - قلق؎ سیٹہ جی تنے آڑے ترچہے نہو - واجبی نین سُکہ کا مول کرو -

آڑاچڑہانا - حریف کے پتنگ پر اپنے پتنگ کو ترچہا لیجانا -

آڑاچوتالا - موسیقی مین جو تال کے اصول ہین اُنمین سے ایک تال کا نام ہی اسمین اور چوتالے مین ضربون کا فرق ہی چوتالے مین پہلی ضرب کے بعد بقدر ایک ضرب کے وقفہ دیکر بقیہ تین ضربین بے توقف ادا کرتے ہین اور آڑے چوتالے مین پہلے

دو ضربین توقف کے ساتھ ہین اور دو اخیر کی بے توقف کیئے ہوئے -

آڑا کہینچ جانا - پتنگ کو حریف کے پتنگ کے اوپر یا نیچے سے جانب مخالف کہینچنا

آڑا گوڑی - پہلوانون کا ایک پیچ ہی کہ حریف کی ٹانگ مین اپنی ٹانگ اڑا کر اُسکا پاؤن زمین سے اُکھاڑ دیتے ہین -

آڑا گوڑی چڑہانا
آڑا گوڑی دینا } آڑا گوڑی کا پیچ کرنا -
آڑا گوڑی مارنا

آڑا لگا لینا - جو پتنگ کسیطرف کو زیادہ رُخ کرتا ہو اُسکو ڈور دیکر ذرا کنا اور ہوا کی تہ پر لے آنا -

آڑا لگنا - پتنگ کا آڑا اُڑنا -

آڑا ماننا - پتنگ کا دہنے یا بائین کسی رُخ دبکر اُڑنا -

آڑِی - کہیلنے مین وہ لڑکے جو ایک سرگروہ کے تابع ہون (جب کہیلنے مین دو گروہ کیئے جاتے ہین اور اُنمین ایک ایک اپنی جماعت کا افسر ہوتا ہی تو وہ افسر اپنی جماعت کے ہر ایک لڑکے کو اپنا آڑی کہتا ہی - فقرہ - میرے میرے آڑیو اِدہر آؤ - فقرہ - اپنے اپنے آڑی کو اُدہر بلا لو) ارمغان

آڑی یا آڑیان آنا - آوازہ کسنا - دوسرے پر رکہکے بُرا بہلا کہنا - بازاری گُنڈون کے محاورے مین کنایتاً ڈہول دہپے سے بہی مراد ہی -

آڑے آنا - کام آنا - حمایت درمدد کرنا - پناہ مین لینا - بحر ۹ ٹل گئی غیر کے سر پر مرے سر کی آفت - میرے آڑے بخدا میری وفائین آئین - اسیر ۹ بت پرستون سے کہو پوچ رہے ہو کسکو کبہی مشکل مین بہی آڑے یہ صنم آتے ہین - آتش ۹ حسن آڑے آگیا مرے بخشا کریم نے - شایان عفو عشق کی تاثیر سے ہوا -

آڑِی بیل - محرمات کی ضد - ترچہی ٹیڑہی کی بیل

آڑی ترچہی سُنانا - بُرا بہلا کہنا - فقرہ - ذراسی بات پر سیکڑون آڑی ترچہی سنائین

آڑی ترچہی سُننا - لازم - فقرہ - میان تمہین ایسے ہو کہ اُس بدزبان کی آڑی ترچہی سُنکر برداشت کرتے ہو -

آڑی گوٹ - اُریب تراش کی گوٹ -

آڑے ہاتہون لینا - تاڑنا - قائل معقول کرنا - بحر ۹ آستین سے نہ کہلا ساعد رنگین اُسکا - آڑے ہاتہون تجہے اے پنجۂ مرجان لیتا - سودا ۹ کیا جانیئے کہ کسکے دل کا لہو پیا ہی - کنگہی نے آڑے ہاتہون کیون زلف کو لیا ہی

آڑے ہونا - دیکہو آڑے آنا - اختر ۹ درد دل پر یہ کون تہا مانع - شرم آڑے ہوئی حیا مانع - اس محاورے سے کیچہ آڑے آنا زیادہ مستعمل ہی -

آڑی ہیکل - ایک زیور ہی - گلے مین ڈالکر بدہی کیطرح پہنی جاتی ہی -

آڑہت - ہ - (اسکا مادہ اڑہی جسکے معنی سنسکرت مین تدبیر اور روزگار مین) ساہوکار کی کوٹہی یا دُکان جہان لین دین کے معاملے ہوتے ہون اور مال بہیجدینے اور بہیجدینے اور حفاظت سے رکہنے وغیرہ کا حق اُسکو دیا جاتا ہو -

آڑتی - آڑہتی - یائے نسبت ہی یعنی جسکے یہان آڑہت ہو اور آڑتیا یا اُڑہتیا بہی کہتے ہین - فقرہ - قربانی ہوتی تو کہال میرے پاس آتی صدقے کا مین آڑہتیا ہون یا زکات کا ٹہیکہ دار (عود ہندی)

آڑو - ہ - شفتالو - ف - ایک میوہ ہی - سرور ۹ بہیجین جو اُنکو تحفے مین آڑو کی ڈالیان - دین آڑے ترچہے ہو کے ہزارون ہی گالیان -

فصل الف ممدودہ مع زائے معجمہ

آز - ف - حرص - ع - اعتدال سے زیادہ ہوس (پڑہے لکہے لوگونکی بول چال مین

حرص و آز آتا ہی تنہا آز نہیں بولا جاتا اور کلام میں بھی اسی کو ترجیح ہی) مومن ؎ خاکستر اُنکے نسخہ اکسیر اثر کی ہی کحل الجواہر رمد چشم حرص و آز - کیفؔ ؎ جان دیتے ہین حرص نعمت ہین یکسر شہد آز ہین ہم لوگ -

آزاد - ف - نمبر (۱) ضد بندہ - وہ مرد جو کسیکا غلام نہو یا وہ عورت جو کسیکی لونڈی نہو یا غلامی خواہ کنیزی سے آزاد ہوجائے - آتشؔ ؎ جو دیکھتے تری زنجیر زلف کا عالم - اسیر ہونیکی آزاد آرزو کرتے - ولہ ؎ یاد دور افتادگان ہی آتشؔ اُس بت سے بعید - دہیان کب مولے کو آیا بندۂ آزاد کا -

نمبر (۲) رہا - رستگار - گلزار نسیم ؎ جیتا جو پہر آدہ رشک شمشاد - قیدی کئے بیسوا نے آزاد - داغؔ ؎ کہودیا عیش قفس اپنی وفاداری نے - لطف صیاد سے ہم رات دن آزاد رہے -

نمبر (۳) فارغ - بری - ناسخؔ ؎ آزاد ہین قیود سے افتادگان خاک - اُڑتا پہر اشجر سے جو برگ خزان گرا - کیفؔ ؎ درویش مرد ہین کہ قید سر سے - آزاد کلاہ ہی ہماری

نمبر (۴) ثلث الگ - جدا - ناسخؔ ؎ قید ہستی تک ہین تیرے دام گیسو مین اسیر - تن سے سر آزاد ہوجائے تو ہون آزاد ہم - اس شعر کے سوا ان معنی مین کسی اور کے کلام مین نہین ملا -

نمبر (۵) ایک قسم کے فقیر جو ملت اور مقام وغیرہ کے مقید نہین ہوتے بے پروائی اور حاضر جوابی اُنکے خاص صفات مین ہی بعض لوگ اُنمین سے کفنی پہنتے اور سر کے بال - بہوین - ڈاڑہی - مونچہین - منڈاتے ہین جسے چار ابرو کا صفایا بہی کہتے ہین - یہ لوگ اکثر شادی بیاہ نہین کرتے - تخمیناً دو سو برس سے یہ فرقہ نکلا ہی (مثالین باعتبار خصائص صفات) صباؔ ؎ قید مذہب واقعی اک روگ ہی آدمی کو چاہئیے آزاد ہو - ولہ ؎ ہم فقیر ونکو بہلا دیر و حرم سے مطلب - جب کہ آزاد ہوے قید مکان کیا معنی - وزیرؔ ؎ چار ابرو کا صفایا جو کرین ہم آزاد - چار جوہر سے کبھی آئینۂ جان دور رہے - ناسخؔ ؎ مدح سنج قامت جانان ہی سر بر فاختہ - سرو موزون ہی مشابہ بینوا آزاد سے - آتشؔ ؎ بینوایان محبت پر گمان بد نکر - چار ابرو سے بہی یان دل صاف ہی آزاد کا - سحرؔ ؎ اُٹھ گئے جنکے قدم سے تہی فقیری کی نمود - اب قلندر رہے دنیا مین نہ آزاد رہے - قلندرون اور صوفیون اور ملامیتون پر بہی آزادی کا اطلاق باعتبار تجرید و تفرید کے ہوتا ہی -

نمبر (۶) حاضر جواب گستاخ - فقرہ - وہ کہین نہین چوکتے بڑے آزاد ہین - داغؔ ؎ میرے نالے نے سنائی ہی کہری کس کسکو - مُنہ فرشتون پہ یہ گستاخ یہ آزاد آیا - سوزؔ ؎ حرمت خدا ہی دین کی رکھے آج بچتے - جاتا ہی شیخ سوز سے آزاد کیطرف

نمبر (۷) مجرد آدمی - فقرہ - شادی ہوی نہین اُنکو ابہی کیا فکر ہی آزاد ہین -

نمبر (۸) بے غم - بے پروا - دُنیا کے بکہیڑون سے الگ - غالبؔ ؎ غم نہین ہوتا ہی آزادون کو بیش از یک نفس - برق سے کرتے ہین روشن شمع ماتم خانہ ہم - ناسخؔ ؎ سایۂ سرو سے ثابت یہ ہوا گلشن مین - پہیلین جز پانہ کبہی مردم آزاد کے ہاتھ

نمبر (۹) راست و مستقیم - جیسے قد آزاد -

فائدہ - سرو و شمشاد و سوسن و قد کی صفت مین جو آزاد آتا ہی اُسکے وجوہ مختلف تجویز ہوئے ہین بعض کی رائے ہی کہ سرو آزاد سرو راست کے معنی مین ہی اور بعض کہتے ہین کہ یہ قید خزان سے آزاد ہی اور سوسن سپید کی صفت مین اس سبب سے آتا ہی کہ وہ بار رنگ سے آزاد ہی — اور بعض کا قول ہی کہ سپید سوسن کی تخصیص نہین ہی ہر سوسن کی صفت مین آزاد آتا ہی جیسا کہ آتشؔ نے کہا ہی ؎ ہستی اُن لبونکی تعلق جنہونکو ہی - تہو کہین کبہی نہ سوسن آزاد کیطرف - اور قد کو راستی کے سبب سے کہتے ہین - ناسخؔ ؎ سرو آزاد[1] سے ہین شرمندہ - سرنگون ہین ج.

[1] گو سرو مین چہوٹے چہوٹے پہل لگے ہی ہین اور کتب طبیہ مین بہی اسکا ثمر ہونا مذکور ہی چنانچہ اسکے پہلون کو جوز السرو کہتے ہین لیکن شہرت کے سبب سے شعرا اسکو اکثر بے ثمر ہی قرار دیتے ہین -

باردار درخت - ولہٗ ؎ ہی فقیری کا سبب الفت قد آزاد کی - چاہیے ہم بینوا رکہین چہڑی شمشاد کی -

نمبر (۱۰) خود مختار - جیسے آزاد ریاست -

آزادانہ - آنہ کلمہ نسبت - آزاد کیطرف منسوب -

نمبر ۱ - کیطرف منسوب - فقرہ - اب کیا وہ کسی کا غلام ہی کیون آزادانہ نہ پہرے -

نمبر ۵ کیطرف منسوب - فقرہ - ابہی ایک شخص ادہر سے گیا ہی کچھ آزادانہ قطع تہی

نمبر ۶ کیطرف منسوب - فقرہ - یہ آزادانہ باتین دربار مین زیبا نہین کہ بات سُنی اور بے سوچے سمجھے تڑ سے جواب دیدیا -

نمبر ۷ - کیطرف منسوب - فقرہ - ابہی آزادانہ بسر کرتے ہو جب جورو بچے ہونگے تو معلوم ہوگا -

نمبر ۸ - کیطرف منسوب - فقرہ - شاہ صاحب کے استغنا کا کیا کہنا وہ نہایت آزادانہ بسر کر رہے ہین -

آزادانہ رائے - وہ رائے جو اپنے نزدیک ٹہیک ہو اور کسیکی رعایت اسمین نہ ملحوظ ہو

آزادانہ وضع - نمبر (۱) رندانہ اور اوباشانہ وضع - فقرہ - یہ آزادانہ وضع آپنے رندونکی صحبت سے اُڑائی ہی -

نمبر (۲) دنیا اور اہل دنیا سے الگ تہلگ - فقرہ - سچّے فقرا کی آزادانہ وضع کا کیا کہنا -

آزاد رکہنا - بے قیدی کی حالت مین رکہنا - داغ ؎ اُسکے پہندے مین پہنسے دیکہیے کیونکر نکلین - جو نہ آزاد رکہے اور نہ آزاد رہے -

آزاد رہنا - قید سے رہا رہنا - مومن ؎ کرہ خاک ہی گردش مین تپش سے میری مین وہ مجنون ہون کہ زندان مین بہی آزاد رہا - داغ ؎ پابندیون نے عشق کی بیکس رکہا مجہے - مین سوا سیر ہو نہین بہی آزاد رہگیا -

آزاد طبع - جسکی طبیعت اور فطرت مین آزادی ہو اور تکلفات سے بری ہو - فقرہ - اُن کو کسی بات کا غم نہین وہ بڑے آزاد طبع ہین - ناصر ؎ آزاد طبع لوگ ہین اللہ کے فقیر - منصب سے کچھ غرض ہی نہ مطلب ہی مال سے

آزاد کا اَلِف - وہ سیدہی سی لکیر جو فقرائے آزاد اپنے ماتہے پر کہینچتے ہین اور اُسکو اللہ کا الف جانتے ہین - بحر ؎ کہولا آزادون نے قفل قل ہو اللہ احد - ہو گیا مفتاح ماتہے پر الف اللہ کا - آتش ؎ مل نہین چلتے ہین کج طبعون سے ہرگز راست باز - چین پیشانی سے باہر ہی الف آزاد کا صبا ؎ اُس سرو قد کا عشق جو ہوتا نہ پیشوا - ماتہے پہ کہینچتے الف آزاد کسلیے -

آزاد کا سونٹا - نمبر (۱) آزاد کے ہاتھ کا ڈنڈا -

نمبر (۲) نہنگ آدمی - منہ پہٹ - جو کہین نہ چوکے - اکہڑ جو کسی سے نہ دبے -

آزاد کا شجَرَہ[1] - شجرہ وہ کاغذ جسپر ترتیباً نام مرشدون کے لکہے ہوتے ہین اور ان اسما کو سلسلہ کہتے ہین - بحر ؎ یار نے زلف کی سیلی جو گلے مین ڈالی سرو قد سے شجرہ[2] مانگنے آزاد آیا - ولہٗ ؎ طرہٗ شمشاد سے بالا ہی اپنا سلسلہ ہین مرید اِک سرو قد کے پیر ہین آزاد کے -

آزاد کا قشقہ - پیشانی پر آزاد فقیرونکی علامت - ناسخ ؎ کوہکن بہی

---

[1] آزاد کا شجرہ اسواسطے قایم کیا گیا کہ بعض لوگونکا خیال یہ ہی کہ فقرائے آزاد بے پیرے ہوتے ہین ورنہ شجرے کی تخصیص کچھ آزاد کے ساتہ نہین ہی سب خاندانون کے ساتہ شجرے کا تعلق برابر ہی -

[2] شَجَرہ لغت عربی بفتحتین ہی اور بسکون جیم قادر سخنان فارس کا تصرف ہی - شعر فطرت ؎ فیض ازان ساعد پر نور ندیدست کسے - حاصل از شجرہٗ طنبور ندیدست کسے - بول چال مین بسکون جیم زیادہ ہی اور شعرا نے دونون طرح سے کہا ہی - ناسخ ؎ گر سلسلہ ہی گیسوے مشکین مصطفےٰ - بے سایہ سرو شجرہ ہوا میرے پیر کا -

ہوگیا تیری محبت مین فقیر-ہی مشابہ زخم تیشہ قشقۂ آزاد سے -

آزاد کرنا - نمبر(۱) قید غلامی سے نجات دینا - **آتش** ؎ عاشق کیطرح مین جو لگا کرنے بندگی - آزاد داغ[1] دیکے خریدار نے کیا - **قلق** ؎ مثل سرو وصنوبر وشمشاد - سیکڑون کر دیئے غلام آزاد -

نمبر(۲) رہا کرنا - خلاصی دینا - **ناسخ** ؎ غم سے کردے مثل سرو آزاد خط جلد بہیج او غیرت شمشاد خط - **آتش** ؎ گردن مری ای دست جنون تو نے جہکائی - آزاد کیا بند گریبان سے نکالا - **سوز** ؎ بال و پر توڑ کے صیاد کر ہی آزاد - آہ بے رحم یہ کس کام کی آزادی ہی -

نمبر(۳) رخصت کردینا - موقوف کرنا - نکالدینا - **قلق** ؎ چار دن کیلیے بخاطر شاد - کیجئے خانہ زاد کو آزاد - (مگر اسجگہ بول چال مین نہین ہی) -
(رخصت)
جانصاحب ؎ دونون محل ہین صنوبر بھی محل سے نکلے - ایک شمشاد کو تم کرتے ہو آزاد عبث -

آزاد لوگ - نمبر(۱) آزاد فقیرون کا گروہ - **انشا** ؎ ہولی مین جو گن ایسی بنی وہ کہ جسکو دیکھ - آزاد لوگ بہول گئے اپنی چال ڈہال -

نمبر(۲) بے پروا بے تعلق - فقرہ - ہم آزاد لوگ ہین جہان شام ہوئی وہین ڈیرا ہوگیا -

آزاد مرد - بے قید - یکرنگ - لوث سے پاک - **غالب** ؎ یہ نعش بے کفن اسد خستہ جان کی ہی - حق مغفرت کرے عجب آزاد مرد تہا - بجاے مرد آدمی بھی بولتے ہین -

آزاد منش - دیکھو آزاد طبع - ؎ **داغ** آزاد منش وہ ہی کہ ای بندہ نواز -

آپکا بندہ رہے اور پہر آزاد رہے -

آزاد وضع - دیکھو آزاد مرد -

آزادہ (مثلث) - ف - قید سے فارغ - بے پروا - بے تعلق - ہاے مختفی اظہار حرکت ماقبل کے لیے ہی اصل آزاد ہی ہی - **ناسخ** ؎ کرتے ہین نالے خانۂ زنجیر سے گریز - آزادۂ جنون کو نہین گہر کی احتیاج - **غالب** ؎ بندگی مین بہی وہ آزادۂ و خودبین ہین کہ ہم - اُلٹے پہر آئے در کعبہ اگر وا نہوا -

فائدہ - بعض اہل تدقیق یہ فرق تجویز کرتے ہین کہ آزاد وہ ہی جسکی رہائی دوسرے کے اختیار مین ہو جیسے لونڈی غلام - اور آزادہ اُسے کہتے ہین جسکی رہائی خود اُسکے ہاتھ مین ہو جیسے خواہش نفس سے آزادہ -

آزادہ مزاجی - بے پروائی طبیعت مین بے تکلفی - فقرہ - اس آزادہ مزاجی کی بہی کوئی حد ہی کہ گہر لُٹ رہا ہی اور تم خبر نہین ہوتے - فقرہ - مہمان مین ہزار آزادہ مزاجی ہو مگر میزبان کچھ نہ کچھ تکلف کرتا ہی ہی -

آزادی - نمبر(۱) غلامی سے نجات - **آتش** ؎ استادہ دیکھتا ہون گلستان مین سرو کو - آزادی پر بہی خو نہین جاتی غلام کی -

نمبر(۲) رہائی - رستگاری - **ناسخ** ؎ مرگ عیسیٰ ہی تری چشم کے بیمارونکو گو رآزادی ہی زلفونکی گرفتارونکو - اور اسجگہ آزادگی بہی کہا ہی **رشک** ؎ - کیفیتین ہین وصل کی آزادگی کے ساتھ - قید حیات سے جو چہٹا یار سے ملا - **داغ** ؎ یہ قید محبت اک آزادگی ہی - مگر کوی جانے بہی محبوس رہنا -

نمبر(۳) فراغت - برات - فقرہ - ابھی انکو ہر قید سے آزادی حاصل ہی -

نمبر(۴) بے غمی - بے پروائی - فقرہ - یہ آزادی اُسیوقت تک ہی جب تک بال بچون کا بکھیڑا انکے سر نہین ہی -

[1] پہلے دستور تہا کہ آزاد کرتے وقت غلام کی پیٹھ یا سرین پر داغ دیدیتے تہے تاکہ مدۃ العمر نشان قائم رہے -

نمبر (۵) راستی - کجی کی ضد - فقرہ - سوسن کو بھی آزاد کہا ہی مگر سرو کی آزادی بہت مشہور ہی -

نمبر (۶) خود مختاری - فقرہ - ریاست کو آزادی ملگئی -

آزادی کا خط - آزاد نامہ - ف - رہائی کی سند[1] - **مومن** ؎ - کیون لگے دینے خط آزادی - کچھ گنہ بھی غلام کا صاحب - **غافل** ؎ نشۂ مے نے کیا بند دو عالم سے رہا - خط آزادی ہمین تو خط پیمانہ ہوا - آزادی کا نوشتہ اور سند بھی کہتے ہین اور ذوق نے آزادی کا کاغذ[2] بھی کہا ہی - **ذوق** ؎ مژدۂ قتل سے اُس عہد شکن کا کاغذ - ہی مری روح کو آزادی تن کا کاغذ -

آزادی ملنا - نمبر (۱) نجات ملنا - چھٹکارا ہونا - **ناسخ** ؎ کیا فقط مجکو غم دنیا سے آزادی ملی - چھٹگیا تکلیف دینی سے بھی جو دیوانہ ہی -

نمبر (۲) خود مختاری حاصل ہونا - مثال کیلیے دیکھو آزادی نمبر ۶ -

آزار - ف - (اصل اسکی آسار دری لفظ ہی - سار رنج کو کہتے ہین اور آ- زائد ہی) مذکر - نمبر (۱) آزاریدن سے حاصل مصدر - ایذا - رنج - **ناسخ** ؎ وصل مین حاضر تو غائب ہجر مین - دیتی ہی ہر شب نیا آزار صبح - **سودا** ؎ پڑا ہی رے ہی اسی فکر مین سدا ظالم - کسیطرح سے کسی دل کو دیجئے آزار - اور کبھی ایذا دینے ستانے کے معنی پر بھی آتا ہی - **غالب** ؎ مہربانیہائے دشمن کی شکایت کیجئے - یا بیان کیجے سپاس لذت آزار دوست - **بحر** ؎ ہمارے درپئے آزار ذرہ ذرہ ہی - زمین کا بھی طبق

[1] دستور ہی کہ جب کوئی غلام کو آزاد کرتا ہی تو اُسکو ایک نوشتہ سند آزادی کا لکھدیتا ہی تاکہ اُس سے کوئی مزاحمت نہ کرے -

[2] کاغذ کے ساتھ استعمال دوسری جگہہ نظر سے نہین گزرا -

ہمکو آسمان ہوا -

نمبر (۲) روگ - بیماری - **ناسخ** ؎ ہم انتظار شربت دیدار مین موے - کرتے ہو خوب عشق کے آزار کا علاج - **ذوق** ؎ ہاتھ اُٹھاؤ عشق کے بیمار سے - کوئی بچتا بھی ہی اس آزار سے - جب عورتین وہ آزار یا بڑا آزار کہتی ہین تو دق اور سل مراد ہوتی ہی - **جانصاحب** ؎ - ترش ہو وین وہ تو ہون کر منع اُنکو نہار - ہی بڑا آزار نرگس کو ندیون فالسے - **ولہ** ؎ سوت کے غم سے بڑا ہوگیا آزار اُسے - چھوٹی نرگس کی روش رہتی ہی بیمار اصیل -

نمبر (۳) آزاریدن مصدر سے صیغۂ امر حاضر اسم کے ساتھ ملکر اسم فاعل کے معنی دیتا ہی - **ناسخ** ؎ آبلون کو دیکھکر عبرت کرو ای ظالمو - اشک خونی روتی ہین آنکھین غریب آزار کی - **آتش** ؎ طرۂ اُسے جو حسن دل آزار نے کیا - اندھیر گیسوے سیہ یار نے کیا -

آزار اُٹھانا (ث) - درد دکھ جھیلنا - تکلیف کا برداشت کرنا - **میر** ؎ ایسے آزار اُٹھانے کا ہمین کب تھا دماغ - کوفت نے دل کی تو جینے سے بھی بیزار کیا - اسکی جگہہ صدمہ اُٹھانا فصیح ہی -

آزار اُڑ کے لگنا (ث) - ایک کی بیماری دوسرے کو ہو جانا - کہتے ہین کہ بعض بیماریان چیچک اور خارشت وغیرہ کی شل ایک سے دوسرے کو ہوجاتی ہین اسلیے ایسے بیمارون کے قرب سے بچتے ہین - **جانصاحب** ؎ دم مین کرتا یہ بھلے چنگے کو بیمار ہی عشق - چھوٹی بی اُڑ کے لگے وہ بڑا آزار ہی عشق -

آزار پانا (نث) - مصیبت اُٹھانا - اذیت پانا - **داغ** ؎ نہ کہا یا تھا کبھی

خونِ جگر ہمنے مگر کھایا - نہ پایا تھا کبھی آزار الفت مین مگر پایا - اسکی جگہ اذیت پانا ایذا اُٹھانا فصیح ہی -

آزار پہچاننا - مرض کی تشخیص اور شناخت کرنا - آتش؎ وقت آخر عشق پنہان یار پر ظاہر ہوا - نزع مین عیسی نے پہچانا مرے آزار کو - اسکی جگہ مرض پہچاننا فصیح ہی -

آزار پہنچانا - ستانا - دکھ دینا - فقرہ - کسی کو ہاتھ اور زبان سے آزار نہ پہنچاؤ -

آزار پہنچنا - تکلیف پہنچنا - اسیر؎ مخلوق کی سواریونمین زنہار - پہنچے نہ کسیکو رنج و آزار -

آزار پھیلنا - کسی بیماری کی کثرت اور شدت ہونا - جرأت؎ جو ہی سو آہ عشق کا بیمار ہی دلا - پھیلا ہی بے طرح سے یہ آزار آجکل - اسکی جگہ بیماری پھیلنا فصیح ہی -

آزار پیٹ مین ہونا - پیٹ مین کوئی سخت بیماری ہونا - جانصاحب؎ بچہ نہین ہی پیٹ مین آزار ہی کوئی - دائی کو باجی بھیجئے اپنی ضرور آپ - اور جو شخص کھانا کھاتا ہی چلا جائے کسیطرح سیری نہو اُسکو مزاحاً کہتے ہین کہ اسکے پیٹ مین کوئی آزار ہی یعنی جوع البقر کا مرض ہی - زبانون پر زیادہ یون ہی کہ پیٹ مین آزار ہی یعنی پیٹ کا لفظ آزار پر مقدم ہی -

آزار دینا - نمبر (۱) دُکھ دینا - ستانا - ذوق؎ لاکھ دیتا فلک آزار گوارا تھے مگر - ایک تیرا نہ مجھے درد جدائی دیتا - میر؎ کچھ خوب نہین اتنا ستانا بھی کسی کا - ہی میر فقیر اسکو نہ آزار دیا کر -

نمبر (۲) روگ لگا دینا - رشک؎ وصل بھی ای رشک تجویز طبیب خلق ہی -

آپکے آزار عشق آپہی دوا پیدا کرے - داغ؎ کونسا تھا وہ آئنہ رخسار تجکو سکتے کا دے گیا آزار -

آزار کھینچنا - مصیبت اور تکلیف جھیلنا - سختی گوارا کرنا - آتش؎ ٹھوکرین کھائی ہین جو ہمنے بتون کے عشق مین - آب ہوجاتے جو یہ آزار پتھر کھینچتے - میر؎ آزار بہت کھینچے یہ عہد کیا ہی اب - آیندہ کسی سے مین دلکو نہ لگاؤنگا - ایذا کھینچنا یا صدمہ اُٹھانا اسکی جگہ فصیح ہی -

آزار لگانا - روگ لگانا - جرأت؎ دل تجھسے جو بیدرد سے ای یار لگایا - اک جان کو سو طرح کا آزار لگایا -

آزار لگنا - لازم - مومن؎ بسکہ اک پردہ نشین سے دل ہمارا لگا - جو مریضون سے چھپاتے ہین وہ آزار لگا - فقرہ - اسکی جان کو اک نہ اک آزار لگا رہتا ہی -

آزاری - ف - نمبر (۱) یائے فاعلی - روگی - بیمار - دائم المرض - رند؎ ایک عالم کو تری چشم کی بیماری ہی - اک جہان نرگس بیمار کا آزاری ہی - ولہ؎ جانبر ہو یہ ممکن نہین آزاری فرقت - بیمار اسیطرح سے بہت کم ہی سنبھالے - اور عوام صرف بیماری کے معنی مین بولتے ہین - فقرہ - یہ بیماری آزاری تو چلی ہی جاتی ہی - چونکہ آزار کے معنی خود ہی بیمار کے ہین اور آزاری بیمار کے معنی مین ہی اسلیے خواص اسجگہ نہین بولتے -

نمبر (۲) یائے مصدری (اسم کے ساتھ ملکر مستعمل ہوتا ہی) - ستانا دکھ دینا - جیسے مردم آزاری - دل آزاری - آتش؎ نالہ کرنے سے نہ کمظرف کو جلاد و - ضبط فریاد بس اب آگے دل آزاری تھی - مومن؎ الغرض چندے یہ دلداری رہی - دوست کامی

دشمن آزاری رہی -

آزرع - ایک بت تراش کا نام - **غالب** نقش پا کی صورتین وہ دلفریب - تو کہے بتخانۂ آزر کہلا - **سحر** طاق کسرے کو انہین ابروُون نے دی ہی شکست - پتلیان وہ ہین جنہون نے بت آزر توڑا -

آزُردَہ - ف - خفا - ناخوش - افسردہ - فقرہ - آپ اتنی سی بات پر آزردہ ہوگئے - **آتش** یار آزردہ ہی آتش آسمان ہی برخلاف - کون سُنتا ہی ہماری آہ وزاری اندنون - **میر** مدت سے اب ہی ہی مرا ہمکنار دل - آزردہ دل ستم زدہ دل بیقرار دل -

آزردہ خاطر یا آزردہ دل - اُداس - خفا - **ناسخ** ہوا آزردہ خاطر اسقدر جو اُسکے سنتے ہی - ہمارا شعر بہی کیا ای لیئم آواز سائل ہی - **میر** آزردہ دل کو حرف پہ لانے کا لطف کیا - کرتی ہی خونچکان مرے لب سے گزار بات -

آزردہ رہنا - خفا اور ملول رہنا - **خلیل** بے سبب مجہسے رہا کرتا ہی یار آزردہ - بغض بیمار سے رکہتا ہی مسیحا دل مین - **ناسخ** ہر ایک ملک کی ہوتی ہی اور رسم - آزردہ وضع دہر سے ہم بے سبب ہے -

آزردہ کرنا - خفا کرنا - ملول کرنا - **داغ** کرین گے خوب ہی آزردہ خاطر احباب - پڑے گا صبر کسیکا تو جان مضطر پر - **سودا** سے شخص کے تئین آزردہ کیجیے - ای خودپرست حیف نہین تو خداپرست -

آزردہ ہونا - بگڑنا - رنجیدہ اور ناخوش ہوجانا - **آتش** باغبان آنے دے صیاد کو آزردہ نہو - نظر آویگی نہ پہر بلبل گلزار کی شکل - **مومن** ایمان قبول دل سے مجہے - وہ بُت آزردہ گر نہو جائے -

آزمانا - ھ - آزمودن - ف - تجربہ اور امتحان کرنا - فقرہ - ابہی تمنے آزمایا ہی نہین اور گشتے کی تاثیر سے انکار کردیا - **قلق** دیکہنا تہا فقط لیاقت کا آزمانا تہا حلم و غربت کا - **اسیر** غنی ہین ہم فقیری سے ہمین کیا کام تہا لیکن فقط اچہے بُرون کو آزماتے ہین گدائی مین -

آزمایش - ف - مونث - آزمودن سے حاصل بالمصدر - تجربہ - امتحان - **غالب** حضور شاہ مین اہل سخن کی آزمایش ہی چمن مین خوش نوایان چمن کی آزمایش ہی - **رشک** کس کس طرح فلک نے نہ کین آزمایشین - سب امتحان کے ہین دل ممتحن مین داغ -

آزمایش مین نہ ٹھہرنا - امتحان مین پورا نہ اُترنا - **اسیر** رقیب آزمایش مین اُسکی نہ ٹہرا - کسانے مین ناقص تہی شمشیر ٹوٹی - یہ محاورہ سلب کے ساتہ زبانون پر زیادہ ہی اور ایجاب کے ساتہ بہی کہا گیا ہی مگر کم - **سحر** آزمایش مین ٹھہرنے کا سہارا ہوگیا - تیر قاتل کا ظفر تکیہ ہمارا ہوگیا -

آزمودہ را آزمودن جہل است - جسکو ایک مرتبہ آزما چکے پہر اُسکو بار بار آزمانا جہالت ہی -

آزمودہ کار - ف - تجربہ کار - ہوشیار - جہاندیدہ **قلق** ساتہ کچہ آزمودہ کار کرین - تا وہ آگاہ کارزار کرین -

ع اس لغت مین دو طرح کا اختلاف ہی اول یہ کہ ذال مُعجمہ سے صحیح ہی یا زاے ہوز سے چنانچہ صاحبان صراح قاموس تاج اللغات مدار الافاضل برہان قاطع کنز اللغات و جہانگیری نے زاے ہوز سے صحیح ہونے پر متفق ہین البتہ صاحب منتخب اللغات اور موید الفضلا نے ذال مُعجمہ سے لکہا ہی - دوسرا اختلاف یہ ہی کہ آزر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے باپ کا نام ہی یا آپ کے چچا کا صراح میں آزر نام پدر ابراہیم علیہ السلام اور قاموس مین عم ابراہیم علیہ السلام اور آپکے باپ کا نام تارخ لکہکر لکہا ہی کہ شاید یہ دونون ایک ہون اور تاج اللغات مین بہی قاموس کے موافق ہی اور اہل تاریخ نے لکہا ہی کہ آزر درحقیقت عم ابراہیم ہین اور عرب مین عم پر اطلاق پدر کا بہی ہوتا ہی -

فصل الف ممدودہ مع سین مہملہ

آس ھ آشا یس (اسکا مادّہ شاس ہی) بندوبست مونث - امید - ف - رجا اور توقع - ع - نمبر(۱) آسرا - بہروسا — ناسخ ؎ یار کے آنے کی جو آس نہین - موت کے آنے سے تو یاس نہین - مومن ؎
رحم کی اُسکے آس کہان تک - رازہنا کا پاس کہانتک
نمبر(۲) حمل - بچہ پیدا ہونے کی امید - فقرہ - کیون بیگم صاحب صاحبزادی کی شادی کو تو برس روز سے زیادہ ہوا اللہ رکھے کچہہ آس ہے - م (عو)
نمبر(۳) ٹیک - ٹیکن - سہارا (معمار وغیرہ کاریگرون کی اصطلاح) فقرہ - کڑی مین آس لگا کر چشمے کی اینٹین نکال ڈالو -
نمبر(۴) وہ آواز جس سے سنگت والے گوّیے کو سہارا دیتے ہین خواہ وہ گلے سے ہو یا کسی ساز سے - فقرہ - ستار نہین ہی تو گلے ہی سے آس دو
نمبر(۵) ظث - ف - آسیا کا مخفف - چکّی - عرش ؎ نہین معلوم گردون نے یہ کس دانا کو پیا ہی - کہ ملتا ہی کف افسوس پتہر آسِ گردان کا -

آس باندہنا - امیدوار ہونا - آسرا لگانا - مسرور ؎ آس والون کی تو اللہ مرے آس نہ توڑ - آس باندہے ہوے بیٹھے ہین یہ تیرے در پر -

آس بِگانی جو تکے وہ جیوت ہی مرجاسے - مثل - پرایا بہروسا کرنا زندہ درگور ہونے کے برابر ہے - فصحایون کہین گے " آس پرائی جو تکے وہ جیتا ہی مرجاسے - دو

آس بندہنا - آس باندہنا کا لازم - کیف ؎ مرض عشق سے بچتے ہی نہ دیکہا کوئی - کیا تری آس ہمین اے دل بیمار بندہے -

آس پُوری کرنا - امید برلانا - مصحفی ؎ گو دہلدی بہرے خدا تیری آس پوری کرے خدا تیری -

آس پوری ہونا - لازم - گلزار نسیم ؎ کنیا تہی غرضکہ راس اُسکی پوری نہ ہوئی وہ آس اُسکی -

آس توڑنا - نمبر(۱) متعدی مایوس کرنا - ذوق ؎ مومیائی ہو حمایت تری حق مین اُسکے - سخت گیری سے فلک توڑے کسیکی گر آس -
نواب مرزا شوق ؎ کیسی مدت کی آس توڑ چلے - سپٹتے روتے ہمکو چہوڑ چلے -
نمبر(۲) لازم نومید ہونا - مایوس ہونا - قلق ؎ تو بہی اب صبر کر خدا پر چہوڑ - سب سے امید اُس سے آس نہ توڑ - ان معنی مین سلب کے ساتہہ زیادہ مستعمل ہی

آس ٹوٹ جانا - آسرا جاتا رہنا - قلق ؎ آس ٹوٹی ہراس سا چہایا صدمۂ دل سے غش یہ آیا - مومن ؎ کیسی قسمت ہماری پہوٹ گئی - تیرے ملنے کی آس ٹوٹ گئی -

آس جاتی رہنا - امید جاتی رہنا - مومن ؎ مرگ سے تہی زندگی کی آس سو جاتی رہی - کیون بُری حالت نہو وے غیر اچہا ہو گیا -

آس چہوڑ دینا - امید ترک کرنا - فقرہ - پرائی آس چہوڑ دو -

آس دینا - گوّیے یا مرثیہ خوان کو گلے یا ساز سے سُر مین مدد دینا -

آس رکہنا - امید اور بہروسا رکہنا - آتش ؎ کیا تری شان ہی قربان ہون اے عفو کریم - آس رکہتا ہی ہر اک فاسق و زانی تیری -

آس رہنا - لازم - فقرہ - جبتک کچہہ بہی بچ جانیکی آس رہتی ہی تب تک علاج سے ہاتہہ نہین کہینچا جاتا -

آس سے ہونا - حاملہ ہونا - فقرہ - کہو بہن تمہاری بہو آس سے ہی م (عو)

آس کا نام دُنیا ہی- مثل- امید سے کارخانہ دنیا کا جاری ہی- فارسی مین اسکی جگہہ یہ مثل ہی" دنیا بامید قائم است "

آس کرنا- بہروسا کرنا- فقرہ- ہمتو بڑی آس کرکے آئے تہے آنکہہ آس لگانا زیادہ آیا

آس لگانا- نمبر (۱) امید کرنا- قلق ؎ گاہ کہتی تہی روکے وہ محزون آس اُسی پر لگائے بیٹہی ہون-

نمبر (۲) ٹیک لگانا- مثال کے لیے دیکہو آس نمبر ۳

آس لگی ہونا یا لگی رہنا- امید بندہی ہونا- آسرا لگا رہنا- فقرہ- اور کوئی سہارا تو رہا نہین مگر خدا سے آس لگی ہوئی ہی میر ؎ وصل خاطر خواہ تو معلوم تہا میرے تئین- آس ونکو لگ رہی تہی جب تلک تہا مین جدا-

آس مُراد- آل اولاد (عو) فقرہ ہم کسیکا بُرا چیتین تو ہماری آس مراد کے آگے آئے-

آس مُراد والی (عو) جو عورت صاحب اولاد ہو-

آس ہونا- نمبر (۱) امید اور بہروسا ہونا- مَثَل- جب تک سانس ہی تب تک آس ہی میر حسن ؎ وہ دارو بلا دلکو جو راس ہو- کہ جینے کی بیمار کو آس ہو مومن ؎ کیونکر نہو تیری آس تو نے- افلاک کو بے ستون تہمایا-

نمبر (۲) حمل ہونا (عو) مثال کے لیے دیکہو آس نمبر ۲

آسا- نمبر (۱) ایک پاک بی بی جنکے نام سے عورتین منت مانتی ہین بعض مُسن عورتون سے معلوم ہوا کہ اصل مین یہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نام ہے عائشہ رضہ سے بدلکر آسا ہو گیا- لیکن لکہنؤ مین اکثر حضرت سیدہ خاتون جنت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا سے مراد لیتے ہین-

نمبر (۲) ظلث- ف- مثل و مانند- آتش ؎ حباب آسا مین دم بہرتا ہون تیری آشنائی کا- نہایت غم ہی اس قطرہ کو دریا کی جدائی کا غالب ؎ زکوۃ حسن دے اے جلوہ بینش کہ مہر آسا- چراغ خانہ درویش ہو کاسہ گدائی کا

آسا جیئے نراسا مرے (امیدوار)- امیدوار امید کے سہارے جیتا ہی اور مایوس مرتا ہی-

آسا کا کاسہ- یہ ایک منت ہی مراد پوری ہونے پر لکہنؤ مین اکثر عورتین جناب سیدہ حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے نام کا کاسہ بہرکر نذر دلواتی ہین اور پرہیزگار سیدانیون کو کہلاتی ہین-

آسا کے گُلگُلے- عورتون کی رسم ہی کہ منت پوری ہونے کے بعد بی بی آسا کے نام کے گُلگُلے پکاتی ہین اور سیدانیون کو کہلاتی ہین- عورتون مین مشہور ہی کہ اگر حالت نجاست مین کوئی عورت وہ گُلگُلے کہالے یا چہولے تو اُسکے حق مین بُرا ہوتا ہی اور مردون کا کہانا بہت ممنوع جانتی ہین جان صاحب ؎ کہا گئے گُلگُلے یہ آسا کے- ٹوٹین ٹانگین جو جو بدار گرے-

آسا کے نام کا چہلّا اُٹھانا یا اُٹہا رکہنا- یہ ایک منت ہی- عورتون کا اعتقاد ہی کہ بی آسا کے نام کا چہلّا پانی مین غوطہ دیکر اُٹہا رکہنے سے بگڑی ہوئی بات بنجاتی ہے اور مراد برآتی ہی- بعد حصول مراد اُس چہلّے کی چاندی بیچکر اسکے دامون سے شیرینی منگا کر نذر دلوا لیتی ہین- جان صاحب ؎ نکلی ہی کہوٹ شیخ کی گرفال مین بُوا- چہلّا اُٹہاؤ دہو کے بی آسا کے نام کا-

آسا مرے نراسا جیے- امیدوار کی زندگی صدمۂ انتظار سے تلخ ہوتی ہی اس سے تو نومید اچہا کہ اُسکو صدمۂ انتظار نہین اُٹہانا پڑتا-

آسام- یہ ایک ملک برہما کے شمال و مغرب مین انگلش گورنمنٹ کا مقبوضہ ہی جسمین گیارہ ضلع ہین-

آسان - ف - سہل - ضد مشکل - کیف ؎ عاشقون سے یہی وہ
پردہ نشین کہتا ہی - تمکو آسان ہی ہمکو ہی محبت مشکل -

آسان جاننا یا آسان سمجھنا - سہل سمجھنا - ناسخ ؎ اُس پری رو
کے مسخر کرنے مین حیران ہون - ورنہ آسان جانتا ہون دیو کی تسخیر کو غالب ؎
ابہی ہم قتل گہہ کا دیکھنا آسان سمجھتے ہین - نہین دیکھا شناور جوے خون مین تیرے توسن کو

آسان کرنا - سہل کرنا - آتش ؎ بیطرح پہنا ہی تو اُس زلف کے پہندے مین
اللہ کرے آسان اسے دل تری مشکل کو -

آسان ہونا - سہل ہونا - غالب ؎ رنج سے خوگر ہوا انسان تو مٹ
جاتا ہی رنج - مشکلین مجھپر پڑین اتنی کہ آسان ہوگئین -

آسانی - ف - مونث - ضد دشواری - کیف ؎ فرقت یار کٹ جاے
کس آسانی سے - آج کی رات اگر جسم سے جان دور رہے -

آسانی ہوجانا - دقت جاتی رہنا - فقرہ - آپکی توجہ سے کام مین آسانی ہوگئی

آسایش - ف - مونث - آسودن سے حاصل مصدر - چین - آرام -
ناسخ ؎ تم جو یان شب باش ہو پہرتا ہی کیا نالان رقیب - خواب آسایش
مین ہم تم پاسبان گردش مین ہی -

آسایش اُٹھانا - آرام اور چین پانا - فقرہ - ہمنے اس شہر مین پہلے جیسی
آسایش اُٹھائی آخر مین ویسی ہی تکلیف اُٹھائی -

آسایش پانا - چین پانا - فقرہ - خدا اس گہر کو سلامت رکہے ہم نے
بہت آسایش پائی -

آسایش دینا - آرام دینا - فقرہ - اس سرا کی بھٹیاریان مسافرون
کو بڑی آسایش دیتی ہین -

آسایش طلب - آرام کا طالب کنایہ ہی کاہل سے - فقرہ - اجی
تم سے کچھہ نہوگا تم بڑے آسایش طلب ہو -

آسایش کیجیے - رخصت ہوجیے - فقرہ - اب کچھہ کام نہین آپ آسایش کیجیے

آسایش ملنا - دیکھو آسایش پانا - داغ ؎ ملے جو بے وطنی مین
ذرا بہی آسایش - عقیق جاکے عدن مین گہر مین رہے -

آس بی بی - انکی منت مانی جاتی ہی اور نیاز دلائی جاتی ہی یہ نیاز حضرت
عایشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا کی ہوتی ہے انھین کو عورتین آسا کہتی
ہین اُسی آسا کا مخفف آس ہی -

آس بی بی کی ٹکیان - یہ ٹکیان میٹھی پکائی جاتی ہین اور حضرت
عایشہ ؓ کی اُن پر نیاز دلائی جاتی ہی اور یہ نیاز اکثر بیساکہہ کی پہلی
تاریخ ہوا کرتی ہی -

آس پاس - ہ - ارد گرد - گردو پیش قریب مومن ؎ یون ہی
شعاع داغ مرے دل کے آس پاس - ہالہ ہو جسطرح مہ کامل کے آس پاس
ناسخ ؎ کیا تو کہتا ہی کیون ہوا صدقے - ارے مین تیرے آس پاس نہین
نصیر ؎ چاہیے ہی نام صفحہ گیتی پہ نصیر مثل نگین نہ رکہہ تو قدم گہر کے آس پاس

آس پاس برسے دلّی پڑی ترسے - مثل - اُس جگہہ بولتے ہین
جہان کسی کی ذات سے اغیار فائدہ اُٹھائین اور حقدار محروم رہین -

آس پاس پہرنا - گرد پہرنا - صدقے ہونا - مومن ؎ کافر ہی کون
ہم مین سے مومن پہرے ہی تو - کعبے کے آس پاس تو مین دل کے آس پاس

آستان - آستانہ - ظث - ف - مذکر - چوکہٹ - دہلیز کیف ؎
کسنے درگاہ خدا سے پائی ہی یہ منزلت - عرش اعلی سے ہی اعلی آستان مصطفی

ناسخ؎ نقش شیرین کو ہوس ہی آپ کے پابوس کی-
بس اسی پتھر کو اپنا آستانہ کیجیے -

فائدہ آستان اور آستانہ چوکھٹ کے معنی میں ہی مگر تعظیماً آستان اور آستانہ بولکر مکان اور درگاہ اور بارگاہ مراد لیتے ہین- جہان کہتے ہین آستانۂ عالی پر حاضر ہوا تہا وہان مقصود بارگاہ عالی ہوتی ہی-

آستان بوس- آستانہ بوس- چوکھٹ چومنے والا- خادم- اظہار عجز وانکسار سے کہتے ہین-

آستان بوس ہونا- اُمرا یا اکابر فقرا کے دروازے خواہ مزار پر حاضر ہونا- فقرہ- یہ خواجہ غریب نواز کا مزار ہی آستان بوس ہو لو-

آستان- آستانہ چومنا- ظث- دیکھو آستان بوس ہونا- ذوق؎ قصد کعبے کا تہا پہر سے اُلٹے- چُوم کر اُسکے آستانے کو

آستانے کو بوسہ دینا- بادشاہون کے سنگ در اور اولیا کے مزار ہاے مطہر کو تعظیماً چومنا-

آستائی ہ (یہ آستہا سے نکلا ہی جسکے معنی سنسکرت مین سہارا دینا ہین) کسی گانے کی چیز کا ابتدائی ٹکڑا خواہ وہ ایک مصرع کے طور پر ہو یا دو مصرعوں کے طور پر اور متاخرین گویّون نے خیال کو بہی آستائی قرار دیا ہی-

آستین ف (اسکے اشتقاق کی کئی صورتین ہین ایک یہ کہ اسکی اصل ہستین قرار دیجائے اس بنا پر کہ ہست سنسکرت مین ہاتہ کو کہتے ہین اور یا و نون نسبت کا اور ہاے ہوز الف سے بدلگئی- دوسری صورت یہ کہ اسکی اصل دستین ہو مرکب دست اور یا و نون نسبت سے- اور مؤلف بہار عجم نے لکہا ہی کہ یہ مرکب ہی آس اور تین سے- آس بمعنی سودن و تین کلمۂ نسبت جیسے آبتین نام پدر فریدون مرکب ہی آب بمعنی رونق اور تین سے- چونکہ آستین ساعد کو گہستی ہی اسلیے اسکو آستین کہتے ہین مگر یہ وجہ ضعیف ہی) مونث- نمبر (۱) انگرکھے اور کُرتے وغیرہ کا وہ حصہ جسمین بانہ رہتی ہی

آتش؎ پہنا کے تجہکو دیکہتے اسے جامہ زیب حیف- کلیان قبائے گل مین نہین آستین نہین- وزیر؎ اتنو ہی مینہ کا برسنا اپنے ہاتہ- آستینین ابر دریا بار ہین-

نمبر (۲) جو کپڑا محرم مین لگا ہوا بازو پر رہتا ہی اور وہ بیشتر جالی کا ہوتا ہی ناسخ؎ جالی کی آستین نہین نازنین تری- عاشق کے مرغ دل کو ہی یہہ دام دوش پر-

آستین (یا آستینین اُلٹنا) نمبر (۱) آستین کو روگردان کرلینا- (جب ایک رُخ میلا یا کچہہ خراب ہوجاتا ہی تو ایسا کیا کرتے ہین)-

نمبر (۲) کسی کام کے کرنے پر مستعد ہونا- بیشتر غُصّے کی حالت مین لڑنے اور ذبح و قتل کرنے کے وقت آستینون کو اُلٹ لیتے ہین اور یہی پہلو شعرا کے استعمال مین زیادہ ہی اسیر؎ تیغ کہنچی تو کیا برہم و درہم عالم- آستین یار نے اُلٹی تو زمانا اُلٹا- وزیر؎ اُلٹین جو آستینین تو اُک صف اُلٹ گئی- تیغ برہنہ ہوگئے اُس دلربا کے ہاتہ بحر؎ منظور عاشقون کا اگر امتحان ہی- پہر دیر کیا ہی میان سے لے آستین اُلٹ

آستین پکڑنا- نمبر (۱) دار و گیر کرنا- نصیر؎ لڑاتے آنکہہ جو دیکہا چمن مین نرگس سے- صبا نے برگ ہزارا کی آستین پکڑی-

نمبر (۲) کسی کام سے روکنا- ظفر؎ ہم اُٹھے جہاڑ کے دامن تو اُس نے مستی مین- عجب ادا سے کہا آستین پکڑ کر بیٹھہ-

آستین (یا آستینین) چڑہانا- آستین برچیدن- ف- نمبر (۱) آستین کو اوپر چڑہا کر کسی کام کو مستعد ہونا- معمول ہی کہ کسی کام پر مستعد ہونے کے وقت آستینین کھُنیون تک یا اس سے اوپر چڑہا لیتے ہین خصوصاً ذبح کے وقت خون کی آلودگی سے بچانے کو- تو اب آستین چڑہانا کسی کام پر مستعد ہونے لڑنے مارنے مرنے پر تیار ہونے کے معنی مین مستعمل ہی صبا؎ پہر آئی فصل گل پہر شوق عریانی ہوا ہمکو- چڑہائی آستین دستِ جنون نے پہر گریبان پر ناسخ؎ قیامت کیون نہو جسدم چڑہائے آستین قاتل- صفائے ساعدِ سیمین بیاض صبح محشر ہی- اسیر؎ قتل کو کافی ہی آنا آپ کا دامن کشان- آستینین قتل عاشق پر چڑہانا کیا ضرور-

نمبر (۲) انگرکھے وغیرہ مین مونڈہے سے آستین کا وصل کرنا- فقرہ- اچکن سب تیار ہی فقط آستینین چڑہانا باقی ہین- جب انگرکھے وغیرہ کی آستینین پہٹ جاتی ہین اور انکو بدل ڈالتے ہین تو اسکو بہی آستینین چڑہانا کہتے ہین-

آستین (یا آستینین) چڑہنا- لازم- نمبر ۱- کی مثالین- صبا؎ آستین ہر گہڑی چڑہتی ہی مرے دامن پر- دست وحشت بہی بڑا رستم دستان نکلا آتش؎ تیغ برہنہ کب نہین قاتل کے ہاتہ مین- کس وقت کھُنیون سے چڑہی آستین نہین- نصیر؎ قتل کو پہرتا ہی عاشق کے وہ یان تک مستعد- نت چڑہی رہتی ہی قاتل کی بدستور آستین-

نمبر (۲) کی مثال فقرہ- مغلانی انگرکھا تو سارا سیا ہوا تہا فقط آستینین چڑہانا تہین اسکو چار دن ہو گئے اب تک آستینین نہین چڑہین-

آستین (یا آستینین) چُننا- آستینون مین بیل بوٹے بنانا- برابر برابر چُنّتین ڈالنا- (بعضے ہاتہ سے اور بعضے املی کے بیج سے جو بہت بڑا ہوتا ہی چُنتے ہین-)

آستین سے آنکہین (یا آنسو) پوچہنا (با واو مجہول)- آستین سے روتی ہوئی آنکہون کے آنسوون کا خشک کرنا- بحر ظش؎ آستین سے پوچہتا ہون چشم گریان دمبدم- یاد کرتا ہون تجہے اے راحت جان دمبدم وزیر؎ آستین سے پوچہیے کاہیکو اشک- اب تو منہ پر زخم دامن وار ہین-

آستین سے چراغ بجہانا- ظش- آستین کی ہوا سے روشن چراغ کو گُل کرنا- انشا؎ پرے اے نسیم سحر پرے نہ ذلیل ہو کہ صبا ابہی بہت آستین سے بجہا رہی نہ بجہا وہ لے یہ چراغ دل- آتش؎ گل ہوتے ہین بہار چمن سے چراغ عقل- کام آستین کا کرتی ہی گو آستین نہین-

آستین کا چاک- آستین کی درز (کلائی کیطرف) جسکو کہُلا رکہتے ہین یا بوتام لگا لیتے ہین- اسیر؎ جہان مین جتنے ہین ماہ پیکر وہ تیرے وحشی ہین اے گل تر- نہو جو تجہکو یہ بات باور دلیل ہی چاک آستین کا-

آستین کا سانپ- مار آستین- ف- چہپا ہوا دشمن- وہ شخص جو پردۂ دوستی مین دشمنی کرے- وزیر؎ عبث چہُوا ترے گیسوے عنبرین کا سانپ- ہوا ہی ہاتہ مرا میری آستین کا سانپ- بحر؎ چلو بلا سے اگر ہی یہ آستین کا سانپ- بغل مین پال کے مین کیا کرون گلہ دل کا-

آستین کا سانپ بننا- دوستی کے پردے مین دشمن ہونا- اسیر؎ عجب ہی رسم جہان پُر فن کہ دوست ہوتے ہین جیکے دشمن- چہپائیے جسکو زیر دامن وہ سانپ بنتا ہی آستین کا-

آستین کا سانپ ہونا- دیکہو آستین کا سانپ بننا؎ نصیر دیکہیے کیا ہو بقول انشا اب- کہ موج اشک ہوئی اپنی آستین کا سانپ-

آستین کا کف - اکثر کُرتے مین اور کبھی اچکن اور کوٹ مین سر آستین الگ سے دُہرا کپڑا الٹ کر سیا ہوتا ہی اور بوتام لگائے جاتے ہین جن کے لگا لینے سے آستین تنگ اور کہولدینے سے کشادہ ہوجاتی ہی-

آستین کا کُوس - جب کپڑے کا عرض کم ہوتا ہی یا آستین کسی وجہ سے چہوٹی پڑجاتی ہی تو کلائی بہر کا کپڑا آستین مین الگ سے سلواتے ہین اسکو کوس کہتے ہین اور بعضے خوبصورتی کیواسطے لگاتے ہین -

آستین کے پہول - بیل بوٹے وغیرہ کے وہ نقش و نگار جو جامہ کی آستین مین بناتے ہین - اسیر ؎ پہنکے آئے ہوا سے گل تر لباس پہولام کا معطر مری لحد پر بہی ہاتہہ رکہکر چڑہائیے پہول آستین کا - ولہ ؎ رکہکر جو ہاتہہ فاتحہ پڑہتے ہین جامہ زیب - کیا قبر پر چڑہائین گے یہ آستین کے پہول -

آستین کی چین - آستین کی چُنّت -

آستین مین چہری رکھنا - کبھی دشمن حریف پر وار کرنیکو آستین مین چہری چہپائے رکھتا ہی -

آستین مین چہری رہنا - لازم - اسیر ؎ شب وصال مرے حق مین ہوگئی شب جنگ - بغل مین تیغ چہری اسکی آستین مین رہی - اور غالب نے چُہری کی جگہہ دشنہ کہا ہی - غالب ؎ گرچہ ہون دیوانہ پر کیون دوست کا کہاؤن فریب - آستین مین دشنہ پنہان ہاتہہ مین نشتر کُھلا -

آستین مین سانپ پالنا - دشمن اور بدخواہ کے ساتہہ سلوک کرنا - اور مصاحب بنانا - آتش مرحوم ؎ دشمنون کو جانکے دل کیطرح رکھنا نہ بیر - گرگ کو پالا بغل مین آستین مین مار کو -

آستین مین کوس پڑنا - آستین مین کوس ڈالنا کا لازم -

آستین مین کوس ڈالنا - آستین مین کوس لگانا -

آستینون دار کُرتی - لمبی آستینون کی کرتی - قلق ؎ کُرتی شبنم کی آستینون دار - تکلّیجے پن پہ اُسکے زور بہار - اور اسی کُرتی کو آستینون کی کُرتی بہی کہا ہی - نواب مرزا شوق ؎ آستینون کی وہ پہنسی کرتی - جسم مین وہ شباب کی پُہرتی - فائدہ شرفا کی کنواری لڑکیان اکثر یہی آستینوندار کُرتی پہنتی ہین -

آسٹریلیا - انگریزی - یہ ملک برّ اعظم اوشنیا مین واقع ہی -

آسرا - ہ - آشری - س - (اسکا مادّہ شری ہے) مذکر - نمبر (۱) امید - آس - سہارا - قلق ؎ اب تو ملنے کی بہی امید نہین - دل کو کس آسرے پہ دون تسکین - میر حسن ؎ مین جیتی ہون اس آسرے پر فقط - کہ ہوتا ہی تجہسے مرا غم غلط - اسیر ؎ زور بازوے جوان ہی آسرا ہر پیر کا - دیکہہ لو دست کمان مین بہی عصا ہی تیر کا -

نمبر (۲) بہروسا - انشا ؎ اور کسکا آسرا ہو سرگروہ اس راہ کا - آسرا اللہ اور آل رسول اللہ کا -

آسرا باندہنا - امید رکھنا - سہارا ڈہونڈنا - مسرور ؎ سوا تیرے نہین ہمکو سہارا دین و دنیا مین - ترے دروازے پر بیٹھے ہین تیرا آسرا باندہے -

آسرا بندہانا - سہارا دینا - امیدوار کرنا - مومن ؎ ہی عام خطاب یا عبادی - اس نے تو کچہہ آسرا بندہایا - بندہانا کی جگہہ بندہوانا فصیح ہی بلکہ لکھنؤ مین اب بندہانا کوئی نہین لکھتا -

آسرا بندہنا - امید بندہنا - سہارا ہونا - فقرہ - کچہہ آسرا تو بندہا ہی کیا تعجب ہی کہ کام ہوجاے -

آسرا تکنا- سہارا ڈہونڈ نا- اسکا استعمال کم ہی-

آسرا توڑ دینا- مایوس کر دینا- فقرہ- اُنہون نے تو آج آسرا ہی توڑ دیا-

آسرا ٹوٹ جانا- لازم- فقرہ- ایسا جواب ملا کہ جی چہوٹ گیا آسرا ٹوٹ گیا-

آسرا دینا- سہارا دینا- امید دلانا- فقرہ- جب کام کرنا نہین ہی تو آسرا دینے سی کیا حاصل

آسرا ڈہونڈ نا- سہارا ڈہونڈ نا- منتظر ؎ جسکو اللہ پر بہروسا ہو
کیون کسی کا وہ آسرا ڈہونڈے-

آسرا رکھنا- بہروسا رکھنا- امید رکھنا- بحر ؎ اہل دنیا خوش ہون یا ناخوش
ہون کچہہ پروا نہین- آسرا رکھتا ہی یہ بندہ خدا کی ذات کا- رند ؎
مالک نار و جنان ہی ساقیِ کوثر بہی ہی- رند کسکا آسرا رکہے سوائے بوتراب-

آسرا رہنا- لازم- مومن ؎ تو فلک مرگ ہم سے سب غافل-
اب کسی کا بہی آسرا نہ رہا-

آسرا کرنا- بہروسا کرنا- تکیہ کرنا- فقرہ- خدا پر آسرا کیے بیٹھے رہو-
سودا ؎ تو ہمین یان چہوڑ کے جاتا ہی تنہا یا نصیب- آسرا کسکا
کرین ہم وا دریغا یا نصیب- اسجگہہ آسرا لگانا زیادہ بولتے ہین-

آسرا لگانا- دیکھو آسرا رکھنا- اسیر ؎ کبہی تو خاطرِ غسّال و گورکن
اے مرگ- غریب دیر سے ہین آسرا لگائے ہوے-

آسرا لگا ہونا- لازم-

آسرا لینا- مدد کی امید رکھنا- سہارا ڈہونڈ نا- آتش ؎
قلزم عشق مین تنکے کا سہارا بہی نہ ڈہونڈہ- آسرا وہ نہین لیتے جو خدا رکھتے ہین
رند ؎ سامنا لاکہہ مصیبت کا پڑے پر کوئی- آسرا غیر کا مردان خدا لیتے ہین-

آسکت- ھ- مونث- آلکس- سستی- کاہلی- عوام کی زبان ہی-

آسکتی- ھ- سست- کاہل- عوام کی بولی ہی-

آسکتی گر اکنوین مین کہے ابہی کون اُٹھے } سست اور کاہل کو ملامت
آسکتی گرا کنوین مین کہے یہین بہلے } کرنیکے وقت طنزاً ان جملونکا استعمال ہوتا ہے

آسکنا- میتوان آمدن- ف- پہنچ سکنا- ناسخ ؎ ہون جان بلب
مگر نہین آسکتی ہی اجل- ظلمت کدے سے ایسی دہلتی ہی ہجر مین-

آسمان- ف- (مرکب ہی آس مخفف آسیا اور مان بمعنی مانند سے اس
نام رکہنے کی وجہہ یہ ہی کہ چکّی کی طرح دَور کرتا ہی) مذکر- اَکاس- ھ اَکاش
س- سما- فلک- ع- اسکائی- انگریزی-

صفات

اثیر- مومن ؎ وہ حاکم کہ سب جسکے فرمان پذیر- عناصر سے لے تا بچرخ اثیر- بالند

اخضر- برق ؎ غرق کیا رونے سے میرے ساری دنیا ہوگئی-
کہکشانِ چرخِ اخضر موج دریا ہوگئی-

اشکبار- برق ؎ دیکھے جو میری طرح یہ چہرہ وہ چاند سا-
تارون کے آنسوؤن سے فلک اشکبار ہو-

بخیل- اسیر ؎ وہ مست ہون مری آنکھون مین یہ سپہر بخیل-
ذلیل صورت مینائے بے شراب رہا-

بداختر- ذوق ؎ یہی کہتا تہا گہبرا کر فلک سے کہ او بیمہر بداختر کمینے-
کہان مین اور کہان یہ شب مگر تہے- مری جانب سے تیرے دلمین کینے-

بدافعال- صبا ؎ لے گئی ہمکو یار سے آغوش مین زمین- کیا
غم عدو جو چرخِ بدافعال ہوگیا-

بدبین - ذوق ؎ چرخ بدبین کی کبھی آنکھ نہ پھوٹی سو بار - تیر نالے نے مرے چشم زحل مین مارا -

بدچلن - مومن ؎ بعد چندے فلکِ ناہنجار - بدچلن بدروش اور کج رفتار - سر پہ اک آفت تازہ لایا - بدسلوکی سے مرے پیش آیا -

بدخصال - صبا ؎ شاکی ہون گردشِ فلکِ بدخصال کا - آئی شبِ فراق گیا دن وصال کا -

بلند پیشانی - مومن ؎ لطف چرخِ بلند پیشانی - دیدۂ مہ نے کی نگہبانی

بوقلمون - مومن ؎ ہاے نیرنگ چرخ بوقلمون - ہر نئے رنگ سے کیا دل خون

بے تمیز - میر ؎ آسمانِ بے تمیز و بے تہ و دشمن کمال - دوستی کے پردے مین کرتا ہی مجھکو پایمال -

بیدادگر - مومن ؎ بعد یک سال خصم دیرینہ - چرخ بیدادگر زمین کینہ آگیا اپنی کج خرامی پر - غش ہوا اژگو نہ کامی پر -

بے مہر - سودا ؎ اے چرخ سفلہ پرور اے آسمان بے مہر - واژون ہی عقل تیری اوندھا ہی تو جنم سے -

پیر - آتش ؎ کیا جوانمردون کو اُجلا یہ دنی رکھے گا - اوڑھ لے آپ تو چادر فلکِ پیر سفید -

تفرقہ انداز - ناسخ ؎ ہی تعجب آسمان تفرقہ انداز سے - ایک جا ہین عاشق و معشوق کیونکر ڈاب مین -

جفاکار - صبا ؎ ثابت ہی انقلاب زمانہ سے اے صبا - قائم نہین ہی چرخ جفاکار کا مزاج -

جلّاد - ناسخ ؎ جی نہین بچتا نظر آتا شب فرقت مین آج - کہکشان تلوار ہی اور آسمان جلّاد ہی -

چنبری (منوّر) - برق ؎ بلند شعلۂ عارض جو اے پری ہوجاے - تنور ہجر زمین چرخ چنبری ہوجائے -

حُقّہ باز (مکّار) - مومن ؎ ہاتھون سے اپنے مہرۂ تریاک کھو دیا - بگڑا ہی کھیل کیا فلک حُقّہ باز کا -

خضرا (سبز) - مومن ؎ انتظار ماہوش مین تو ہوئین آنکھین سفید - شب یہ وہم آیا ہی سوے چرخ خضرا دیکھکر -

خونریز - ناسخ ؎ فلک سا تو بھی ہی خونریز مثل مہر و ماہ نو - سپر سونے کی تجھکو چاہیے شمشیر چاندی کی -

دَنی - میر ؎ ڈر چشم شور چرخ سے گل پھول اک طرف - آنکھ اس دنی کی دوڑے ہی اک برگ کاہ پر -

دُون - ناسخ ؎ ہمت اگر نہین فلک دُون کو کیا ہے غم - یان لب ہی آشنا نہین حرف سوال کے -

روسیہ - میر ؎ آبلے جیسے ستارے ہین مرے دل کے بیچ - بسکہ اس چرخ سیہ رو سے رہا ہون مین جل -

زمین گیر - اسیر ؎ آوارگی مین ساتھ ہمارا نہ دے سکا - تھک تھک کے آسمان بھی زمین گیر ہوگیا -

زنگاری - آتش ؎ دہی نشو و نماے سبزہ ہی گور غریبان پر - ہواے چرخ زنگاری جو آگے تھی سو اب بھی ہی -

ستمگار - ستمگر - ناسخ ؎ کج ایسی نہ تھی آگے مرے یار کی رفتار - سیکھا ہی مگر چرخ ستمگار کی رفتار - اسیر ؎ گلبدن خاک مین کیا کیا نہ

ملائے تو نے یعقل پر تیری پڑین چرخ ستمگر پتھر-

سرگردان-مومن ؎ آز بے صرفہ مین افلاک ہین کیون سرگردان
کب ہوا ایسے شریرون کو تری بزم مین بار-

سفلہ پرور-اسیر ؎ کبھی راحت نہ پائی دور چرخ سفلہ پرور مین-
نکلکر شیر کے مُنہ سے گرا مین کام اژدر مین-

سیہ کاسہ (بخیل)-میر ؎ جام خون بن نہین ملتا ہی ہمین صبحکو آب-جب سے
اس چرخ سیہ کاسہ کے مہمان ہوے-

ضدی-ذوق ؎ چرخ ضدی ہی کوئی ضد نہ دلائے اسکو-گر ہنسے
عود کو غرق تو جلائے اُسکو-

فتنہ-مومن ؎ آسمان فتنہ کچھہ ایسا نہین اے اہل جہان-
کوئی باقی نہین رہنے کا امان ہوتے تک-

فتنہ گر-مومن ؎ دل پہ جب یہ غبار بہلایا چرخ سے فتنہ گر کو رحم آیا

کاواک (جوفدار)-میر ؎ دیوار کہنہ ہی یہ مت بیٹھہ اسکے سایے-اُٹھہ
چل کہ آسمان تو کاواک ہو گیا ہی-

کبود (نیلگون)-اسیر ؎ چرخ کبود جسکو سمجھتے ہین اہل خاک- نالے کیے
ہین ہم نے ہوا ہی دُھوان بلند-

کج ادا-میر ؎ چرخ کی بھی کج ادائی ہم ہی پر جاتی ہی پیش-ناز کو
اُس سے تو اک دم بھی جدا کرتا نہین-

کجباز-رشک ؎ کریگا چرخ مری گور سے بھی کج بازی-کوئی
زمین نہین آسمان سے باہر-

کجرو-مومن ؎ بدلجاتا ہی اک دم مین زمانا-نہین اس چرخ کجرو کا ٹھکانا-

کج مدار-صبا ؎ مری طرح سے بگڑنا ہی اک دن اُسکو بھی-
خرابی فلک کج مدار باقی ہی-

کمینہ-برق ؎ بے عقل ہین امید جو رکھتے ہین فلک سے-
بڑھجائے اگر لاکھہ کمینا نہین اچھا-

کہن-رشک ؎ ذلتِ منتِ کج طبع نئی بات نہین-
ترا احسان ہم اے چرخ کہن کیون لیتے-

گدا-میر (خمس مین) ؎ مرتبہ کچھہ نہ پوچھو اس گھر کا-بندگی یانگی فخر
قیصر کا-شاہ چین پیش دست قنبر کا-آسمان ہی گدا اسی در کا-

گردان-ناسخ ؎ جو سرخی آتی ہی عکس شفق سے بھی مرے منہ پر-
حسد سے رنگ ہوتا ہی مُبدّل چرخ گردان کا-

ماتمی جامہ-ذوق ؎ عزاداری مین کسکی ہی یہ چرخ ماتمی جامہ-
کہ جیب چاک کی صورت ہی خط کہکشان ہوتا-

مُحیل (حیلہ گر)-اسیر ؎ کیا کام ہی شکایت چرخ محیل سے-سائل نہین کر
خجفن ہو مجھکو بخیل سے-ذوق ؎ لاتا نیرنگ سے ہی رنگ نئے
چرخ محیل-واہ بگڑا ہی کچھہ اس خُم مین عجب رنگ سے نیل-

معکوس (اوندھا)-اسیر ؎ کس طرح سے بادۂ عشرت نصیب خلق ہو-
جام خالی کی طرح سے آسمان معکوس ہی-

مُقَوَّس (بشکل کمان)-آتش ؎ جانب چرخ مقوس آہ ہوتی ہی روان-
یہ کمان اک دن نشانہ ہی ہمارے تیر کا-

مینا رنگ-مینو-ذوق ؎ ہی تری بزم طرب مین پئے بسم نوروز-
صورت بیضۂ رنگین فلک مینا رنگ مومن ؎ چرخ مینو مضطرب آن

آن مین - خضر ڈوبے چشمۂ حیوان مین -

ناانصاف - غالب ؎ کچہ تو دے اے فلک ناانصاف -
آہ وفریاد کی رخصت ہی سہی -

ناساز - میر ؎ اتفاق ایسے پڑے ہم تو منافق ٹھہرے - چرخ ناساز
نے غیرون سے اُسے یار کیا -

ناہنجار - مثال کے لیے دیکھو بدچلن -

نژند - میر ؎ سارے عالم سے کرے ہی کجروی چرخ نژند - قافیہ ہی
(نژگون) تنگ ازبس امن کی راہین ہین بند -

نیلا - نیلگون - نیلی - میر ؎ نیلا نہین سپہر تجھے اشتباہ ہی - دود جگر
سے میرے یہ چھت سب سیاہ ہی - آتش ؎ بحر ہستی سا کوئی دریائے
بے پایان نہین - آسمان نیلگون سا سبزہ ساحل کہان - میر ؎ ٹھہرے نہ
چرخ نیلی پہ انجم کی چشم شوخ - اس قصر مین لگا جو ہی کیا لاجورد ہی -

نیلوفری - سودا ؎ کرون ہون کشت مین جس گل زمین پہ تخم امید -
تو چرخ نیلوفری کو ہی سبز کرنا شاق -

وارژگون - اسیر ؎ مطلب ہو خاک حاصل اس چرخ وارژگون سے -
سمجھے ہوئے تھے دریا جسکو سراب نکلا -

آبگون[1] آبگینہ رنگ - آسیا - آسا - آئینہ فام - بدگوہر - بدلگام -
بےغبار - بیوفا - تردامن - تنگ چشم - تنگ میدان - جہانگیر خضر لباس
خردہ بین - دغاباز - دورنگ - تیرہ کار - سنگین دل - شب زندہ دار
شیشہ رنگ - شیشہ ساز - عربدہ جو - غم آئین - کاسہ پشت - کوزہ پشت
گرم عنان - لاجورد قبا - مردافگن - نادرہ فن - نادرہ کار - نیلی رواق -

تشبیہات

آبلہ - ناسخ ؎ کیون نہ کھٹکون آسمان کی آنکھ مین مین ناتوان -
آبلے کی شکل اُس مین مجھہ مین عالم خار کا -

آسیا - آتش ؎ گردش نے اُسکی سرمہ کیے اپنے استخوان
چکّی ہمارے پیسنے کو آسمان ہوا -

آشیان - ناسخ ؎ آشیان آسمان مین مرغ زرین دب رہا -
ہجر مین دیکھا جو میری شام وحشت ناک کو -

آئینہ - مومن ؎ کیا کہون قصہ طغیانی دریاے سرشک - دیکھہ لو
آئینہ چرخ ہی زیر زنگار -

اطلس - ذوق ؎ کیسۂ گوہر انجم ترا صرف انعام - طاقۂ
اطلس گردون ترا وقف خلعت -

بام - ناسخ ؎ بیخودی مین آنکھ پڑجاتی ہی جب خورشید پر -
آسمان کو جانتا ہون اُس پری کا بام ہی -

بیضہ - غالب ؎ نالہ سرمایۂ یک عالم و عالم کف خاک - آسمان
بیضۂ قمری نظر آتا ہی مجھے -

پُل - ناسخ ؎ افق سے تا افق بس ایک ہی سطحہ ہی پانی کا -
ہمارے اشک کا دریا ہی عالم آسمان پُل ہی -

تخت - اسیر ؎ تم بھی نکلو گھر سے اپنے اے شہ اقلیم حسن -
تخت گردون پر شہ خاور برآمد ہو گیا -

تنور - سودا ؎ نہ دیر و زود پہنچنے کا شکوہ کر سودا -

[1] دیکھو حاشیہ صفات آب کو وہان وجہ انکے لکھنے کی مرقوم ہی -

تنور ایک فلک جسمین نان ہی سب کی -

ٹاپو- اسیر ؎ دیدۂ گریان نے برپا اسقدر طوفان کیا- بنگیا دریا زمانہ آسمان ٹاپو ہوا-

جام- اسیر ؎ فیض ساقی سے یہ اپنا ظرف عالی ہوگیا- آسمان جام شراب پیالی ہوگیا-

جہاز- دہوین کا جہاز- بحر ؎ آنے دو جوش پر مرے طوفان اشک کو - پوچہین گے ہم کدہر کو جہاز فلک گیا - اسیر ؎ نالے نے جب سے قصد کیا ترکتاز کا- عالم ہی آسمان مین دہوین کے جہاز کا-

چاک- ناسخ ؎ کیا کلال خزان نے خمیر خاکِ بتان - یہہ مہر و ماہ پیالے مین چرخ گردان چاک -

حباب- برق ؎ یہانتک میری نوبت لاغری مین غم سے پہنچی ہی- حباب چرخ ہر قطرہ ہوا ہی مجہکو آنسو کا-

حصار- ذوق ؎ فلک کے رنگ سے ظاہر ہے ماتمی آثار- خوش اپنا کیونکہ ہو اس نیلگون حصار مین دل-

حلقۂ زنجیر- اسیر ؎ سات حلقے مری زنجیر کے ہین ہفت فلک - نظم عالم ہی مری سلسلہ جنبانی سے -

خُم- ناسخ ؎ میکشو روز ازل سے ہین وہ صاحب ظرف ہون- جسکے اک پیمانے سے خالی خُم گردون ہوا-

خوان- ناسخ (رباعی) ؎ ہی روز ازل سے دانہ زدیہ دوران - کیا خاک ہو سیر کوئی اسکا مہمان- خورشید کو دیکہو آسمان کو دیکہو- اتنے بڑے خوان مین ہی اک گردۂ نان-

خوشۂ انگور- ناسخ ؎ اسقدر شب مین مسرت رکہتے ہین ہم مے پرست اپنے گلشن مین فلک اک خوشہ ہی انگور کا-

خیمہ- ناسخ ؎ تیرے رہنے کو اے رفیع القدر- خیمۂ آسمان بلند ہوا-

دامن پُرگوہر- ذوق ؎ تیری گُہرفشانی دست کرم سے ہی- گویا کہ ایک دامن پُرگوہر آسمان-

دانۂ انگور- برق ؎ عین مستی مین جو عالی نظری سے تاکا - گنبد دور فلک دانۂ انگور ہوا-

دُود- وزیر ؎ آتش فرقت سے عالم کورۂ آتش ہوا- آسمان ہی دود ہم انگر ہین اور مجمر زمین-

دولاب[1]- مومن ؎ گرتری بے رضا کرے گردش- ٹوٹے دولاب چرخ کا محور[2]

دیو- صبا ؎ صبا کچہہ پیچ پڑ جائے نہ تم پر- لٹو کُشتی نہ دیو آسمان سے

رخش- ناسخ ؎ تابع ہی یون ہی رخش فلک شاہِ جہان کا- جسطرح سدا تابع فرمان ہی یہہ گہوڑا -

سائبان- میر ؎ کرون جو آہ زمین و زمان جلجائے- سپہر نیلی کا یہ سائبان جلجائے -

سبو- اسیر ؎ برق کی آتش پہ پانی گرم کرتا ہی سحاب- بہر کے لاتا ہی سبوے آسمان مین بار بار -

سپر- ذوق ؎ فریادِ ستمکش ہے وہ شمشیر کشیدہ- جس کا نہ رکے وار فلک کی ہی سپر سے-

سقف- اسیر ؎ دار دنیا مین بجا ہی دب کے مرجانیکا ڈر-

[1] چرخی جسپر رسی ڈالکے پانی بہرتے مین-
[2] وہ لکڑی جسپر چرخی گردش کرتی ہی-

دیکھتے ہین آسمان کی سقف بے دیوار ہم-

شامیانہ- اسیر؎ بعہ عردن پھونکدیگی اپنی آہِ آتشین- کون کھتا ہی
فلک کا شامیانہ دور ہی-

شیشہ- ناسخ؎ ساقیا شیشۂ گردون ہوا ہی چکنا چور-
پھینک مارین ہم اگر مستی مین ساغر اپنا-

طاؤس- ناسخ؎ مجھکو اپنے گوشۂ دل مین ہی اُس گلشن کی سیر
آسمان نیلگون بھی جسمین اک طاؤس ہی-

طبق- رشک؎ ہی عالمون مین عالم عشق تبان الگ- خوان
زمین الگ طبق آسمان الگ-

طلسم- اسیر؎ جوش جنون مین بخم دم جست توڑیے- افلاک کا
طلسم سر دست توڑیے-

غبار- میر؎ نزدیک عاشقونکے زمین ہی مزار عشق- اور آسمان غبار سر رہگزار عشق

غنچۂ نیلوفر- ذوق؎ آرایش ایسی اور وہ گلہاے رنگ رنگ-
ادنیٰ سا جن مین غنچۂ نیلوفر آسمان-

فانوس فانوس خیالی- اسیر؎ کیا تری محفل قدرت کی ہی
وسعت کہ جہان- آسمان صورت فانوس ہی مہتاب چراغ ولہ؎
مہ و خورشید و انجم کی پھرا کرتی ہین تصویرین فلک سمجھے ہین سب جسکو
یہ فانوس خیالی ہی-

فسان- ناسخ؎ کام کیا بے جوہرون سے گردش افلاک کو-
واقعی کیا تیغ چوبین کو فسان درکار ہی-

فیروزہ- برق؎ وہ قیصر ہی کہ جسکے قصر کا دربان دارا ہی- وہ
رشک جم ہی فیروزہ فلک ہی جسکے خاتم کا-

فیل- اسیر؎ سپہر کینہ جو دیکھا ہوا ہی اپنے نالون کا- یہ فیل
بے جگر کب سامنا کرتا ہی بھالون کا-

قرابہ- ناسخ؎ وہ گل ہی تو کہ گلشن عالم مہک گیا- ہی آسمان ایک
قرابہ گلاب کا-

قفس- اسیر؎ دامِ زمین سے اپنی رہائی ہوئی اگر- تقدیر
نے کیا قفس آسمان مین بند-

کاسہ- ذوق؎ پوچھین گر مجھسے تو عیش ہوئی کب سے تلخ-
کہون جس دن سے فلک کاسۂ زہراب بنا-

کاغذ- سودا؎ کہکشان خامہ آسمان کاغذ- ہو مرکب اگر شب دیجور
اتنے سامان پر ترے انصاف- آوین تحریر مین یہ کیا مقدور-

کٹورا- ذوق؎ نکرتا ضبط مین گریہ تو اے ذوق اک گھڑی بھر مین
کٹورے کیطرح گھڑیال کے غرق آسمان ہوتا-

کرہ- ناسخ؎ تصور ہی جو اک خورشید رو کا- کرہ دل کا مثال آسمان ہی

کشت سبز- ناسخ؎ کشت سبز آسمان روز ازل سے خشک ہی-
جسمین ہی سیراب کردون چشم دریا بار سے-

کشتی- صبا؎ کشتی گردون مرے رونے سے طوفانی ہوئی-
بہہ گیا امواج مین مثل کفِ دریا سحاب-

کمان- مثال کے لیے دیکھو مقوس (صفات مین)

کوہ- اسیر؎ شام فرقت کی سیاہی جو فلک پر دوڑی- مین یہ سمجھا
کہ کسی کوہ سے اژدر اُترا-

گنبد۔ آتش ؎ گنبد گردون سے نکلو جس طرح سے ہو سکے۔ ڈر ہی
گر پڑے کا آتش یہ مکان گردش مین ہی۔

مجمر۔ ذوق ؎ بدبین کی ہی نظر کے جلانے کیواسطے۔ انجم سپند
آگ شفق مجمر آسمان۔

محل۔ اسیر ؎ عقل حیران ہی کہ سو بار زمانہ بدلا۔ چرخ کا آج کے
دن تک ہی بدستور محل۔

مقبرے کی جالی۔ ناسخ ؎ آسمان پر نظر جو کی شب ہجر۔ سمجھے
ہم مقبرے کی جالی ہی۔

منبر۔ ذوق ؎ خطبے کیواسطے ترے نام بلند کے۔ گر مشتری خطیب ہو
تو منبر آسمان۔

مینا۔ ناسخ ؎ جوش حباب بادہ نہین خم مین ساقیا۔ مینائے
آسمان مین ہین اختر بھرے ہوے۔

نقارہ۔ اسیر ؎ شب یہ نالے کیجیے اُسکی سواری کر کے یاد۔
آسمان نقارہ ہو فیل شب دیجور پر۔

ورق۔ سودا ؎ کرین ہین نہ ورقِ آسمان کوتاہی۔ شہا
اگر تری بخشش کا کیجیے طومار۔

ہنڈولا۔ آتش ؎ روز و شب چرخ ہنڈولے کیطرح پھرتا ہی۔
کس طرح سے نہ زمانہ تہ و بالا ہو جاے۔

اُمّ النجوم[۱] ۔ ایوان سیمابی۔ بحر اخضر۔ پردۂ شبرنگ۔ پردۂ
نیلگون۔ تاج فیروزہ۔ تخت فیروزہ۔ چادر کبود۔ چادر کحلی۔ چادر نیلگون۔
چادر نیلی۔ چتر آبگون۔ چتر مینا۔ چشمۂ زنگاری۔ چشمہ کبود۔ چنبر

حصار فیروزہ۔ حصار کبود۔ حصار معلّق۔ خم لاجورد۔ خوان سبز
خیمۂ ارزق۔ خیمۂ روحانیان۔ خیمۂ زنگاری۔ خیمۂ سبز۔ خیمۂ کبود
خیمۂ لاجورد۔ دائرۂ مینا۔ دیو ہفت سر۔ سبز پل۔ سپر زنگاری۔
سقف لاجوردی۔ صدف مشکین رنگ۔ طارم اخضر۔ طارم فیروزہ
طارم نیلگون۔ طاق خضرا۔ طاق فیروزہ رنگ۔ طاق کحلی۔
طاق لاجوردی۔ طاق منقش۔ طاق نیلوفری۔ طاؤس آبگون
طشت کبود۔ طشت نگون۔ طوطی طاؤس پر۔ فانوس خیال۔
فانوس گردان۔ قبائے زربفت۔ قبائے کحلی۔ قبہ
زبرجدی۔ قبۂ علیا۔ قبۂ گردندہ۔ قبۂ مینا۔ قدح لاجوردی۔
قفس سیمابی۔ کاسہ پشت۔ کاسۂ سرنگون۔ کوزہ پشت۔ کوزۂ
سربستہ۔ گرداب۔ گنبد زرنگار۔ گنبد فیروزہ۔ گوے لاجورد۔
لگن زمردی۔ مہرۂ لاجورد۔ نقاب خضرا۔ نیلی رواق۔ ورق لاجورد

آسمان بنانا۔ ادنی کو اعلے بنانا۔ آتش ؎ خار پیدا ہون
نہ جس جا گل شگفتہ ہوئے ہین۔ آسمان اُسکو بنادون جو زمین افتادہ ہو
ناسخ ؎ ہمت عالی تو دی یارب مگر زر چاہیے۔ آسمان مجھکو بنایا ہی تو اختر چاہیے

آسمان پر پہنچا دینا۔ نمبر(۱) سربلند کرنا۔ عزت دینا۔ داغ ؎
مری افتادگی نے آسمان پر مجھکو پہنچایا۔ زمین پر وہ نہ ٹھہرے جو تمہاری
خاک پا ٹھہرے۔ آتش ؎ آسمان پر جس نے پہنچا دیا دلدار کو
دہوپ سائے کو کیا سورج کیا رخسار کو۔

نمبر(۲) دماغدار بنا دینا۔ مغرور کر دینا۔ تعریف مین مبالغہ کرنیکی جگہہ
اکثر کہتے ہین۔ فقرہ۔ تم نے تو تعریفین کر کے اُن کو

[۱] دیکھو اشبیہ صفات و تشبیہات آب قسم دوم۔

آسمان پر پہنچادیا-

آسمان پر ٹوپی پہینکنا- کلاہ بر آسمان انداختن یا افگندن- ف- نہایت خوش ہونا فخر کرنا- سودا ؎ آوے جو سیر کرنے اکبار وہ چمن مین- گل آسمان پہ پہینکین اپنی سدا کلاہین-

آسمان پر چڑہا دینا- دیکھو آسمان پر پہنچادینا- نمبر ۲ فقرہ نواب صاحب ہی نے تو مُنہ لگا کر اُنکو آسمان پر چڑہا دیا ہی-

آسمان پر چڑہا کے اُتارنا یا گرانا- مرتبہ بڑہا کر گھٹانا- جرأت ؎ اُس شوخ نے کل باتون ہی باتون مین فلک پر- سو بار چڑہایا مجھے سو بار اُتارا-

آسمان پر چڑہنا- دُون کی لینا غرور کرنا- بحر ظلث ؎ آگے اُن ابروؤنکے مہ نو بڑہے نہین- گر جائیگا نظر سے فلک پر چڑہے نہین-

آسمان ظلث پر دماغ پہنچانا- اِترانا- غرور کی لینا- فخر کرنا- رشک ؎ تو نکہت چمن سے نہو بد دماغ اگر- پہنچائین عرش پر ابہی اپنا دماغ باغ- اب یہ محاورہ متروک ہی-

آسمان پر دماغ پہنچنا- لازم- برق ؎ وہ آفتاب حسن جو نکلے برائے سیر- پہنچے ابہی دماغِ زمین آسمان پر- قلیل الاستعمال ہی-

آسمان پر دماغ چڑہا دینا- نمبر (۱) مغرور کردینا- حد سے زیادہ بڑہا دینا- فقرہ- خوشامدیون نے اُنکا دماغ آسمان پر چڑہا دیا- نمبر (۲) فخر و مباہات کرنا- ناسخ ؎ میرے نالے سنکے چڑہ آیا وہ ظالم بام پر- آسمان پر اب دماغ اپنا چڑہایا چاہیے- ان معنی مین اب استعمال نہین ہی-

آسمان پر دماغ چڑہنا- لازم- رشک ؎ کیون آسمان پر نہ چڑہے مغز کا دماغ- کہانیکو ہڈیان سگ کوے بتان جُہکا-

آسمان پر دماغ رہنا- دماغدار اور مغرور ہونا- ناسخ ؎ آسمان پر اندنون رہنے لگا تیرا دماغ- چاہیے رنگ شفق ظالم تری تصویر کو- بحر ؎ آسمان پر دماغ یار رہا- کبہی جُہک کر وہ مہ لقا نہ ملا-

آسمان پر دماغ ہونا- مغرور ہونا- فخر کرنا- اسیر ؎ آسمان پر دماغ یار کا ہی- خاکسارون پر التفات نہین- مومن ؎ دیکھ زانو پر اُسکے سر اپنا- تہا دماغ آسمان پر اپنا- وزیر ؎ کسکے شمع رخ سے ہی روشن چراغِ آفتاب- اندنون کچہ آسمان پر ہی دماغِ آفتاب- اور میر نے جمع کے ساتھ بہی اس محاوریکو کہا ہی ؎ گرچہ انسان ہین زمینی ولے- ہین دماغ انکے آسمانون پر- مگر اب جمع کے ساتھ استعمال نہین ہی-

آسمان پر سر پہنچنا- سرفرازی حاصل ہونا- رشک ؎ کرون سجدے جو تیری چوکہٹ پر- پہنچے سر تا بہ آسمان میرا-

آسمان پر لے اُڑنا- نمبر (۱) بیخود کردینا- (کسی نشے کی چیز کا) ناصر ؎ ایک ساغر مین ہوگئے بیخود- لے اُڑی ہمکو آسمان پہ شراب- نمبر (۲) مغرور کردینا- بحر ؎ بام فلک پر آدم خاکی کو لے اُڑا آیا کبہی جو ران تلے بادپائے عیش-

آسمان پر مزاج ہونا- دیکھو آسمان پر دماغ ہونا- رشک ؎ قاصد کا مزاج ہی فلک پر- اُس ماہ نے خط پڑہا ہمارا-

آسمان پر ہونا- بہت بلند ہونا- میر ؎ کچہ بہی مناسبت ہی یان عجز وان تکبر- وہ آسمان پر ہین مین ناتوان زمین پر- فقرہ- چہینکا تو

آسمان پر ہی ہاتھ کیونکر پہنچے۔

آسمان پہاڑ کے تھگلی لگانا۔ دشوار یا محال کام کرنا۔ جہان کوئی نہ جا سکے وہان پہنچنا۔ رند ؎ کیا آسمان پہاڑ کے تھگلی لگائیگی صاحب اُسہر چلی ہی بہت گات آپ کی۔

آسمان پہاڑے تھگلی لگائے۔ مثل۔ بڑی عیّار اور چالاک عورت کی نسبت کہتے ہین کہ وہ مکّاری اور عیّاری مین ایسی طاق ہی کہ آسمان پہاڑے تھگلی لگائے۔

آسمان پھٹ پڑے۔ بد دعا۔ غارت ہو جائے۔ تباہ ہو جائے نوازش ؎ مین کہان اور قفس کہان صیاد۔ پھٹ پڑے تجھپر آسمان صیادُ

آسمان پھٹنا۔ قہر الٰہی غضب بادشاہی نازل ہونا۔ سخت مصیبت سخت حادثہ واقع ہونا۔ میر ؎ مجھسے کیا واقعی ہوا چارہ۔ آسمان جو پھٹے تو کیا چارہ۔ یہ محاورہ اگلا ہی اب آسمان پھٹ پڑنا ہی بولتے ہین

آسمان تک جانا۔ تعلی کی لینا۔ حد سے بڑہنا۔ فقرہ۔ پیر جی ابھی تو آسمان ہی تک جاتے ہین تھوڑے دنون مین عرش پر بھی جانے لگینگے۔

آسمان تھرّانا یا کانپنا۔ اس محاورے کا استعمال چند مقام پر ہی ظلم شدید ہونیکی جگہہ۔ فقرہ۔ اُس آسمان وقار کو پشت زین سے زمین پر گرایا زمین کانپی آسمان تھرایا۔ کسی واقعۂ عظیم کی جگہہ۔ فقرہ۔ دہاوے کی صدا آنے لگی آسمان تھرایا زمین چکر کہانے لگی۔ فریاد بیکس کی جگہہ۔ غافل ؎ زیر خنجر جب ترے مذبوح نے نالہ کیا۔ کانپ کانپ اُٹھین زمینین آسمان تھرّا گئے۔

شجاعت کی دہاک بندہانے کیجگہہ۔ دبیر ؎ کس شیر کی آمد ہی کہ رن کانپ رہا ہی۔ رن ایک طرف چرخ کہن کانپ رہا ہی۔

آسمان ٹوٹ پڑے۔ دیکھو آسمان پھٹ پڑے۔ نصیر ؎ ہنوز اُن سے کرے ہی حباب ہمچشمی۔ الٰہی ٹوٹ پڑے آسمان دریا پر۔ رند ؎ اُجاڑا موسم گل ہی مین آشیان میرا۔ الٰہی ٹوٹ پڑے تجھپہ آسمان صیاد

آسمان ٹوٹنا یا ٹوٹ پڑنا۔ دیکھو آسمان پھٹنا۔ وزیر ؎ ہجر مین اک ماہ کے آنسو ہمارے گر پڑے۔ آسمان ٹوٹا شب فرقت ستارے گر پڑے۔ اسیر ؎ گور پر ساقی نے توڑا آکے جب مینائے مے۔ ہم یہ سمجھے آسمان ٹوٹا ہماری خاک پر۔ صبا ؎ باد خزان سے باغ پر افتاد پڑگیی کیا آسمان ٹوٹ پڑا باغبان پر۔

آسمان جاہ۔ آسمان جناب۔ آسمان بارگاہ۔ آسمان رفعت۔ آسمان پایہ۔ آسمان منزلت۔ آسمان قدر۔ آسمان وقار۔ آسمان اورنگ اور مثل اسکے سلاطین وزرا اور رؤسا کے القاب ہین۔

آسمان جہانکنا۔ مُرغبازون کی اصطلاح مین مرغ کا مست اور لڑائی کے قابل تیار ہونا اور زور مین بھر کر غرور سے آسمان کی طرف دیکھنا۔ اور سودا نے آسمان پر اُچکنے کا قصد کرنے کے معنی مین گھوڑے کی نسبت کہا ہی ؎ جہانکے ہی ہفت آسمان کو جلدی اُسکی ہر قدم۔ بسکہ عرصہ شش جہت کا اُسکے اوپر تنگ ہی۔

آسمان دُور ہی زمین سخت ہی۔ بے بسی کے مقام پر بولتے ہین اور یون بھی مستعمل ہی۔ زمین سخت ہی آسمان دُور ہی۔ نواب مرزا شوق ؎ پر مین اب اسکو کیا کرون کمبخت۔ آسمان دور ہی زمین ہی سخت۔

آسمان زمین ایک کردینا یا کرڈالنا- نمبر(۱) حد سے زیادہ کوشش کرنا- فقرہ- نوکری کی تلاش مین بہت خاک چھانی آسمان زمین ایک کردیا مگر نہ ملنا تھا نہ ملی- مشہور شعر ؎
ایک کرڈالے آسمان وزمین- نہ ملا اُسکا پر سراغ کہین-

نمبر(۲) ہل چل ڈالدینا- ہُلّڑ مچادینا- محشر دہلوی ؎ آسمان اور زمین ایک نہ کردون پیارے- تیری فرقت مین تو محشر ہی مرا نام نہین-

آسمان زمین سیاہ ہوجانا- پریشانی اور غم سے کچھہ نہ سوجھنا- ناسخ ؎ ہوگیا ہجر مین جہان سیاہ- ہی زمین اور آسمان سیاہ-

آسمان زمین کا رونا- غم و تاسف کا عام ہونا- فقرہ- اُس کی مصیبت پر تو آسمان زمین روتے تھے-

آسمان زمین کا فرق- بہت بڑا تفاوت- رشک ؎ ہی زمین و آسمان کا فرق اصل و نقل مین- عارض جانان کہان روئے مہ کامل کہان میر ؎ رخ اُسکا کہان اور مہ وخور کہان- تفاوت زمین آسمان کا ہی یان-

آسمان زمین کہا گئے- یعنی کہین پتا نشان نہین- نواب مرزا شوق ؎ رشک یوسف جو تھے جہان مین حسین- کہا گئے اُن کو آسمان وزمین- اور یون بھی بولتے ہین کہ آسمان کہا گیا یا زمین- مگر وہان مطلب یہ ہوتا ہی کہ یہ چیز ہوئی کیا کہان نیست و نابود ہوگئی- ظفر ؎ کہان گیا مرا قاصد خبر نہین اُسکی- زمین نے کہا یا کہ ہی آسمان نے کہایا-

آسمان زمین کے پردے مین نہین- نایاب اور مفقود ہی کہین نشان نہین- فقرہ- وفا جسکو کہتے ہین وہ کہین آسمان زمین کے پردے مین نہین-

آسمان زمین کی خبر نہونا- دنیا ومافیہا سے غافل ہونا- مشہور شعر ؎ کچھہ نہین مجھکو جسم و جان کی خبر- نہ زمین کی نہ آسمان کی خبر-

آسمان زمین کے قُلّابے مِلانا- نمبر(۱) انتہا کی کوشش کرنا- کیف ؎ ابھی ملادون زمین آسمان کے قُلّابے- اگر تلاش سے میری وہ مہ لقا ملجائے-

نمبر(۲) ہل چل مچانا- ہنگامہ برپا کرنا- اسیر ؎ گھبرا کے ایک آہ بھی کھینچون اگر اسیر- قُلّابے آسمان وزمین کے ملاؤن مین-

نمبر(۳) جھوٹ بولنا- بیفائدہ باتین بنانا- ظفر ؎ بس زمین و آسمان کے تو نہ قُلّابے ملا ہمنشین ہی سخت مشکل ماہ یارون کا ملاپ- ذوق ؎ قلابے آسمان و زمین کے ملا نہ تو- اُس مہر وش سے ملنے کی ناصح بتا صلاح-

آسمان وزمین کیون نہین شق ہوجاتے- کسی سخت صدمے یا گناہ عظیم کے ہونے پر بولتے ہین کہ آسمان زمین کیون نہین پھٹ جاتے مطلب یہ ہوتا ہی کہ قیامت کیون نہین آجاتی (اسلیئے کہ یہ امور قیامت کے دن ہونگے) غافل ؎ روز ہجران مین تو سارے حشر کے آثار ہین- کیون زمین پھٹتی نہین شق آسمان ہوتا نہین-

آسمان زمین ملا دینا- دیکھو آسمان زمین ایک کردینا- نمبر ۲ برق ؎ بیتابی فراق کیحالت نہ پوچھیے- تڑپا تو آسمان زمین کو ملا دیا- میر (صفت عشق مین) ؎ لیا کاہ کا کوہ سے کین کہین- ملائے کہین آسمان وزمین-

آسمان زمین مین پتا نہین- معدوم ہی کہین نشان نہین اسیر ؎ آسمان تہ زمین مین ہی نشان درویش- عالم ہُو نظر آتا ہی مکان درویش-

آسمان زمین مین ٹھکانا نہین - نمبر(۱) کمال تباہی اور بربادی کیجگہہ کہتے ہین - رشک ؎ بے خانمان ہون جاؤن کہان کوے یار سے - ہی آسمان مین نہ ٹھکانا زمین مین -

نمبر(۲) کھین سمائی نہین ہی - کھین گزارا نہین - فقرہ - اس جہوٹ کا تو کہین آسمان زمین مین ٹھکانا نہین - فقرہ - لڑکی ذراسی بات تجہے ایسی بُری لگی اس مزاج کا تو کھین زمین آسمان مین ٹھکانا نہین - (عو)

آسمان زمین مین دُہوم پڑنا - بہت شہرت ہونا - میر حسن ؎ لگا ہئیت و ہندسہ تا نجوم - زمین آسمان مین پڑی اُسکی دہُوم -

آسمان زمین مین سنّاٹا ہوگیا - لوگون پر سکتے کا عالم طاری ہوگیا جب کوئی اچہا گانیوالا گا چکے یا کامل شاعر اپنا کلام پڑہ چکے یا مثل اِسکے اور کسی موثر بات کے غایت اثر سے لوگون پر ایک محویت و بیخودی سے سکوت کا عالم ہوجائے اُس جگہہ کہتے ہین - فقرہ - میر علی صاحب جو سوز پڑہکر اُٹھہ گئے تو مجلس کیا زمین آسمان مین سنّاٹا ہوگیا -

آسمان زمین مین فرق نہ رہے یعنی نظم عالم برہم و درہم ہوجاے - صبا ؎ باقی رہے نہ فرق زمین آسمان مین - اپنا قدم اُٹھالین اگر درمیان سے ہم -

آسمان زمین ہلا دینا - ہنگامہ برپا کرنا - ہل چل ڈالدینا - مومن ؎ دکھاؤن گا تماشا بس نہ چہیڑو مجہے مجنون کو - ہلا دون گا زمین و آسمان زنجیر تو کھینچو -

آسمان زمین ہلجانا - لازم - غافل ؎ زمین و آسمان ہل ہل گئے ہین - شب فرقت مری آہ حزین سے -

آسمان سر پر اُٹھانا - نمبر(۱) بہت شور غل مچانا - رند ؎ شور و شر کرتے نہین ہستی دوروزہ پر - آسمان اہل زمین سر پہ اُٹھالیتے ہین - آتش ظلث ؎ - نالہ کرتا ہون تو کہتے ہین سبہی اہل زمین - کیون اُٹھایا چاہتا ہی آسمان بالاے سر -

نمبر(۲) اِترانا - خوشیان منانا - رند ؎ نہو آغاز پر نازان مآل کار کو دیکھے - یہ پتلا خاک کا کیون آسمان سر پہ اُٹھاتا ہی -

آسمان سر پر پہٹ پڑنا - دیکھو آسمان پہٹنا - بحر ظلث ؎ نکلی جاتی ہی زمین بہی پاؤن کے نیچے سے آج - پہٹ پڑا ہی بیکسی کا آسمان بالاے سر

آسمان سر پر توڑنا - سخت صدمہ پہنچانا - صبا ؎ سرزمین کوچۂ جانان کی چہڑائی مجہسے - آسمان غم کا فلک نے مرے سر پر توڑا -

آسمان سر پر ٹوٹ پڑنا - دیکھو آسمان ٹوٹ پڑنا - بحر ؎ پست بختی نے مجہے محفوظ رکہا شکر ہی - ٹوٹ پڑتا آسمان سر پر جو رفعت مانگتا -

آسمان سر پر گرنا - ظث - سخت آفت نازل ہونا - بحر ؎ جب سے گرا ہی سر پہ یہان آسمان داغ - رہتا ہی مہر و ماہ پہ مجہکو گمان داغ -

آسمان سے اُترنا - نہایت عمدہ اور نایاب چیز کی تعریف مین کہا جاتا ہی - فقرہ - کیا یہ مٹھائی آسمان سے اوتری ہی - فقرہ - ہر شعر مین آسمان سے اُترے ہوے مضمون بندہے ہین -

آسمان سے باتین کرتا ہی - بلندی کی تعریف مین مبالغہ کرنے کی جگہہ استعمال ہی - فقرہ - وہ عالیشان محل کہڑا ہی کہ آسمان سے باتین کرتا ہی -

آسمان سے پتال تک جانا - انتہا کی سعی اور کوشش کرنا۔
جان صاحب ؎ گر آپ آسمان سے پتال جائیے - مانونگی
اب نہ ایک نہ یہہ راگ لائیے -

آسمان سے تارے اُتار لانا - دشوار اور ناممکن کام کرنا
گلزار نسیم ؎ وہ بولی جو تو کہے زبان سے - تارے تو اُتارون
آسمان سے - فقرہ - ایسے نایاب اور عالی مضامین کہتے ہین گویا
آسمان سے تارے اُتار لاتے ہین -

آسمان سے ٹکر کھاتا ہی - یعنی بہت بلند ہی - فقرہ - یہ عمارت
تو آسمان سے ٹکر کھاتی ہی -

آسمان سے ٹکر لینا - نمبر (۱) بہت اونچا ہونا - فقرہ - جامع مسجد
کے مینار تو آسمان سے ٹکر لیتے ہین -
نمبر (۲) دُگنے چوگنے سے مقابلہ کرنا - جیسے پہلوان کی تعریف مین کہا جائے
کہ رستم کی کیا حقیقت ہی وہ تو آسمان سے ٹکر لیتا ہی -

آسمان سے گرا کھجور مین اٹکا - مثل جہان سے کار برآری مشکل
ہو وہان سے کام نکل کے اُس جگہہ اٹک جائے جہان پھنسا دے
کا گمان نہو اُس جگہہ بولتے ہین اور اب اسکی تخصیص نہین رہی عموماً
ایک جگہہ سے کام نکلکر دوسری جگہہ اٹک جانے پر کہتے ہین -

آسمان سے گرنا - نمبر (۱) مجازاً - جو چیزین فضاے آسمان مین
ہوتی ہین اُنکا زمین پر آنا - فقرہ - معاذ اللہ آج کسقدر اولے آسمان سے
گرے ہین (حالانکہ اولے) کائنات الجو یعنی فضاے آسمان مین ہوتے ہین)

نمبر (۲) بے محنت و جستجو ملنے یا مفت ہاتھ آنے سے چیز کی قدر نہونا
مرزا جان تپش ؎ گو کہ تو گل ہی اور جون شبنم - طالب رنگ
بو ترا ہون مین - پر نہ اتنا بھی جان سہل مجھے - آسمان سے نہین گرا ہون مین -

آسمان سے گزرنا - آسمان کے پار ہو جانا - مجازاً بہت دُور پہنچنا -
مومن ؎ منفعل سازِ دمِ ناہید نغمے کیا ہوے - کیون گزرتی
ہی فلک سے آہ و زاری آپ کی -

آسمان کا تارا - مجازاً نایاب اور نادر چیز - فقرہ - حسین سبھی مگر انسان
ہی ہی آسمان کا تارا تو نہین ہی -

آسمان کا تھوکا اپنے ہی مُنہ پر آتا ہی - مثل - پاک دامن
بھتان اور طوفان سے بدنام نہین ہوتا طوفان جوڑنے والا ہی
رسوا ہوتا ہی بڑے کی اہانت چھوٹے کے لیے باعث ذلت ہی
اور اعلے کا مقابلہ ادنی کے لیے سبب خفت - کیف ؎ اللہ ہی
نگھبان اعلے کی آبرو کا - مُنہ پر پڑا اُسی کے جسنے فلک پہ تھوکا -

آسمان کا رکھا نہ زمین کا - غارت کر دیا - خراب کر دیا - نصیر
؎ دل شق رہا ہی تیرے ہاتھون سے گنبد آسا - اس کو زمین کا
رکھا نے آسمان کا رکھا -

آسمان کھونچا - نمبر (۱) بہت بڑے لمبے نیچے کا حقّا اگلے دستور تھا کہ میلون
مین جو لوگ بلند مقامون پر بیٹھتے یا ہاتھیون پر سوار ہوتے تھے
اُنکو گڑوالے وہ حقّا پلاتے تھے -
نمبر (۲) مزاحاً بہت لمبے آدمی کو بھی کہتے ہین -

آسمانکی باتین - جو باتین سمجھہ مین نہ آئین جیسے مجذوب کی باتین -

عـه تحت الثریٰ - زمین کا سب سے نیچے کا طبق -

آسمان کے پار ہونا۔ دیکھو آسمان سے گزرنا۔ رند ؏ نالہ ہونے لگا افلاک کے پار آجکی رات ۔ضبط مجھسے نہوا آخر کار آج کی رات۔

آسمان کے تارے توڑنا یا توڑلانا ۔ محال کے درپی ہونا۔ بہت دشوار کام کرنا۔ (کٹنی کی تعریف مین) فقرہ۔ کہو تو آسمان کے تارے توڑلائے۔

آسمان کی چیل زمین کی اُچیل۔ وہ چالاک عورت جسکا پاؤن ایک جگہہ نہ ٹکے اور بہت چالاکی سے دوڑ دوڑکر اندر باہر کام کرے۔

آسمان کی سیر کرنا۔ خیالات کا دُور دُور پہنچنا۔ (بیشتر نشے اور بیخودی کی جگہہ اسکا استعمال ہی) کیف ؏ آسمان کی سیر کرتا ہون مین ساقی کے سبب۔ نشۂ بادہ مجھے عقل فلاطون ہوگیا۔

آسمان کی طرف دیکھنا۔ حسرت کیوقت اکثر آسمان کیطرف نظر اُٹھہ جاتی ہی۔ فقرہ۔ اُس بیکس نے مایوسی مین آسمان کیطرف دیکھکر ایک آہ کھینچی۔ ذوق ؏ ۔ دیکھکر غیرون مین مہتابی پر اُس ہوش کو رات ۔ آہ کی اک دل سے ہمنے سوے گردون دیکھکر

آسمان کے نیچے۔ کھلا ہوا مقام جہان چہت وغیرہ کوئی آڑ نہو فقرہ۔ آسمان کے نیچے برہنہ ہوکر نہ نہاؤ۔ انشا ؏ بندا پھنکے یون تو نہ پہر زیر آسمان۔ ایسا نہو کہ زہرۂ گردون ٹپک پڑے۔

آسمان گرجنا۔ مجازاً بادل کا کڑکنا۔ رعد کا شور کرنا۔ ذوق ؏ گرجگر گردون کیطرح سے وہ بآواز مہیب۔ جوہری جسکو کہ تبلاے ہی گرجا گوہر[ع]۔

آسمان گرنا یا گر پڑنا۔ دیکھو آسمان پہٹ پڑنا۔ قلق ؏

ہم پہ گرتا ہی آسمان ستم۔ محفلِ عیش ہوتی ہی برہم۔ ولہ ؏ دفعتاً اُسپر اے مہ عالم۔ گر پڑے آسمان رنج والم۔ یہ محاورہ قلیل الاستعمال ہی۔ آسمان پہٹ پڑنا اور ٹوٹ پڑنا زیادہ مستعمل ہی۔

آسمان مین تہگلی لگانا۔ دیکھو آسمان پہاڑ کے تہگلی لگانا۔ صبا ؏ ممکن نہین گزر ہو جو اُنکے مکان مین۔ تہگلی بہی ہم لگائین اگر آسمان مین۔ سحر ؏ کوٹھے تک اُسکے ایک کبوتر نہ جا سکا۔ تہگلی لگا دی لگڑیون نے آسمان مین (کٹنی کی نسبت کمال عیّاری اور فریب کیجگہہ) جانصاحب ؏ مہتاب اور زہرہ ہین وہ دونون کٹنیان۔ تہگلی لگائین چھید کرین آسمان مین۔

آسمان مین چھید ہوگئے ہین۔ کثرت سے مینہ برسنے کی جگہہ بولتے ہین۔ فقرہ۔ آج تو آسمان مین چھید ہوگئے ہین پانی رُکتا ہی نہین۔

آسمان مین ڈوب جانا۔ بہت اونچا اُڑنا۔ فقرہ۔ اب تو کبوتر نظر نہین آتے آسمان مین ڈوب گئے۔ اس محاورے کا استعمال بلند پرواز طائرون اور پتنگ کے ساتھہ ہی۔

آسمان مین لگجانا۔ دیکھو آسمان مین ڈوب جانا۔ (پتنگ اور کنکوے کیواسطے اکثر کہتے ہین۔)

آسمان نہ پہٹ پڑے ۔ جملہ۔ جب کوئی بہت جھوٹ بولتا ہی یا صریح تہمت لگاتا یا ظلم کرتا ہی یا علانیہ گناہ کبیرہ کرتا ہی تو یہ جملہ اوسکے کہتے ہین مثلاً اتنا جھوٹ نہ بولو کہین آسمان نہ پہٹ پڑے۔ اتنا طوفان نہ جوڑو نہین آسمان پہٹ پڑیگا۔ اس ملک مین ایسے ایسے ظلم ہوتے ہین تعجب ہی کہ آسمان نہین پہٹ پڑتا۔

[ع] جس موتی مین بال پڑا ہوتا ہی اوسکو گرجا ہوا موتی کہتے ہین۔

آسمان نے ڈالا زمین نے جھیلا - اعلےٰ کی ذات سے ادنیٰ
کو جو تکلیف پہنچتی ہی وہ جھیلنا ہی پڑتی ہی اسکا استعمال اُس جگہہ
ہوتا ہی جہان کسی زبردست کی زور آوری سے زیردست کو
اطاعت کے سوا چارہ نہین ہوتا -

آسمان ہلا دینا - دیکھو آسمان زمین ہلا دینا - مومن ؔ اسکی تپش
اک جہان ہلا دے - ہر زلزلہ آسمان ہلا دے -
اور آسمان ہلا مارنا بھی کہاہی مگر اب متروک ہی - ظفر ؔ اک ذرا ہلکے
ادہر آؤ نہین تو دیکھو - آسمان تک بھی مرا نالہ ہلا مارےگا -

آسمان ہلجانا - تاثیر فریاد کی جگہہ اسکا استعمال ہی -

آسمان ہونا - تشبیہاً صفات آسمان کے اعتبار سے کہتے ہین مثلاً
بلندی مرتبہ کی جگہہ - اسیر ؔ یہ کسکے نقش قدم سے ملا ہی تاج شرف
زمین پکار رہی ہی کہ آسمان ہون مین -
جفاکاری کی جگہہ - وزیر ؔ چلا ہی او دل راحت طلب کیا شادمان
ہوکر - زمین کوے جانان رنج دیگی آسمان ہوکر -

آسمانی - ف - نمبر (۱) آسمان کی طرف نسبت - ذوق ؔ گزرتی
عمر ہی یون دور آسمانی مین - کہ جیسے جاے کوئی کشتیِ دخانی مین -
نمبر (۲) آسمان کے رنگ سے مشابہ رنگ - اسیر ؔ دوپٹا آسمانی
اوڑہکر دہ روبرو آئے - الہی سامنا ہی کس بلائے آسمانی کا - نعیم
ؔ دیکھہ جانے دے ہین مت آسمانی چوڑیان - ہائے پرستم
ڈہائین گی جانی چوڑیان -
نمبر (۳) ناگہانی - رشک ؔ یکایک آکے آفت ہی یہ زلف دوقد
دکہا جانا - قضاے ناگہانی ہو بلاے آسمانی ہو -

آسمانی آفت - ناگہانی مصیبت - رشک ؔ جان کی خیر
ہی نہ مال کی خیر - عشق آفات آسمانی ہی -

آسمانی آگ - خط - وہ آگ جو آتشی شیشے کو آفتاب کے سامنے
کرنے سے شیشے مین پیدا ہوجاتی ہی - انشا ؔ لڑی جو انکو اُس
خورشید رو سے توجہ انشا - ہوئی اک آسمانی آگ سی محسوس شیشے مین

آسمانی بلا - دیکھو آسمانی آفت - میر حسن ؔ گری اُس پہ جو
آسمانی بلا - دل اُس نازنین کا ہوا ہو چلا - آتش ؔ بڑے اڑی
سے چوٹی اُس پری کی - زمین پکڑے بلاے آسمانی -

آسمانی تھپیڑا - ناگہانی صدمہ جس سے انسان کو مفر نہو -

آسمانی تیر - نمبر (۱) تیر ہوائی یعنی وہ تیر جو آسمان کیطرف لگائین -
نمبر (۲) شہاب ثاقب -

آسمانی دہکا - دیکھو آسمانی تھپیڑا - فقرہ - اُس ظالم کو ایسا
آسمانی دہکا لگا کہ پہر نہ سنبھلا -

آسمانی رنگ - آسمان کے رنگ سے مشابہ رنگ - ناسخ ؔ
آفتاب کا کھنا ہی شراب کو زیبا - اسلیے کہ شیشے کا رنگ آسمانی ہی -

آسمانی زبان - ہنود سنسکرت زبان کو دیوبانی یعنی آسمانی
زبان کہتے ہین -

آسمانی صدمہ - دیکھو آسمانی آفت -

آسمانی غضب یا قہر - قہر و غضب الٰہی - ظفر ؔ وہ چشم قہر قہر آسمانی
کا نمونہ ہی - نگہہ اُسکی بلاے ناگہانی کا نمونہ ہی -

آسمانی کتاب- وہ کتابین جو خدا نے پیغمبرون پر اُتارین یعنی زبور- توریت- انجیل- قرآن شریف-

آسمانی گولا- برف اولے وغیرہ- جن چیزون سے ناگھانی سخت صدمہ پہنچے-

آسمانا- حلول کرنا- کسی چیز کے اندر سما جانا- سوز ؎ چڑہاتا ہی مرا سینہ مین سنے کسکو کچہہ کھایا رو- ابے کوئی بڑا شیطان تجہہ مین آسمایا ہے
اب اسجگہہ در آنا یا سما جانا بولتے ہین-

آسن- س- (اسکا مادّہ آس ہی جسکے معنی بیٹہنا ہین) مذکر- نمبر (۱) گھوڑے پر بیٹھنے مین سوار کی ران کا وہ حصہ جو گھوڑے کی پیٹھہ سے لگا ہوتا ہی- اسیر ؎ کرے یہ ابلق ایام شوخی جسقدر چاہے- کھین آسن بھلا ہم شہسوارون کے اُکھڑتے ہین-
نمبر (۲) انداز نشست- جوگیون کے بیٹھنے کا ڈھنگ- فقرہ- چالیس چلّے چوراسی آسن جب تک ختم نہون پورا جوگی نہین ہوتا- جرات ؎ شاید آجائے کبھی ہاتہہ عروس گیتی- اسی امید مین ہم بیٹھے ہین آسن مارے- مصحفی ؎ اے خوشا حال کہ جو لوگ ترے کوچے مین- خاک پنڈے سے ملے بیٹھے ہین آسن مارے-
نمبر (۳) وہ ادنی یا ریشمی کپڑا جسپر فقرائے ہنود بیٹھکر پوجا پاٹ کرتے ہین- اسکو آسنی زیادہ کہتے ہین-
نمبر (۴) مٹھ وغیرہ جوگیون کے رہنے اور جوگ رمانے کی جگہہ- مثل- جوگی تھا سو اُٹھہ گیا آسن رہے بھبوت-

آسن اُکھڑ جانا- سوار کی ران گھوڑے پر قایم نہ رہنا- پٹری نہ جمنا- اسیر ؎ سنبھلنے دیتی ہی کب ابلق ایام کی شوخی- اُکھڑ جاتے ہین آسن شہسوارون کے یہان جمکے-

آسن پہچاننا- کم سوار اور شہسوار کی طرز نشست سے گھوڑے کا آگاہ ہو جانا- آتش ؎ کرتا ہی مجھسے ابلق ایام شوخیان- پہچانتا نہین مگر آسن سوار کا-

آسن تلے آنا- نمبر (۱) ران کے نیچے آنا- سواری دینا- فقرہ- ابھی یہ گھوڑا آسن تلے نہین آیا ہی یعنی سواری نہین دی ہی-

آسن جلنا- ایک کل سے بیٹھے بیٹھے ران یا زانو مین گرمی پیدا ہو جانا- میر ؎ کب تلک دھونی لگائے جوگیون کی سی رہون بیٹھے بیٹھے در پہ تیرے تو مرا آسن جلا-

آسن جمانا- ران جما کے گھوڑے پر بیٹھنا- فقرہ- دیکھو گھوڑا شوخیون پر ہی آسن جمائے رہو-

آسن جمنا- لازم- (مثال کے لیے دیکھو آسن اُکھڑ جانا)

آسن جوڑنا یا آسن سے آسن جوڑنا- زانو بزانو ایک دوسرے کے مقابل بیٹھنا- فقرہ- دونون جوگی کیا آسن سے آسن جوڑکر بیٹھے ہین-

آسن لگانا- بستر لگانا- فروکش ہونا- (بیشتر جوگیون کی لئے) فقرہ- بابا فقیرون کو کیا پوچھتے ہو جہان شام ہوگئی وہین آسن لگا دیا

آسن مار کر بیٹھنا- جوگیون کیطرح بیٹھنا- اس قصد سے بیٹھنا کہ اب نہ اُٹھین گے مصحفی ؎ اے خوشا حال کہ جو لوگ ترے کوچے مین- خاک پنڈے سے ملے بیٹھے ہین آسن مارے- مشہور شعر

ع اب تو بیٹھا ہون مین در پر تیرے آسن مار کے - چھوڑ کر گھر بار اپنا اور تن من مار کے -

آسن مارنا - جوگ کی قطع سے بیٹھنا - انشا ع برج اُڑتے ہوئے گر دیکھے تو یون عقل کہے - جوگی جیپال چلا مار ہوا پر آسن - ولہ ع شیر کی کھال بچھا اور ملے تن پہ بھبوت - گاہ جوگی کی طرح رہتے ہین آسن مارے -

آسنی - ایک چھوٹا سا بستر جس پر ہنود بیٹھکر پرستش کرتے ہین - مسرور ع آسنی پر جو وہان بیٹھا ہی آسن مارے - کہین جوگی کی ہی وہ شوخ نہ گردن مارے - اور چھوٹا سا بستر یا چٹائی وغیرہ جسے ہندو چوکے مین بچھا کر کھانا کھاتے ہین اُسکو بھی کہتے ہین -

آسُودَہ - ف - نمبر (۱) جو آرام سے ہو - سوز ع آرام پھر کہان ہی جو دلمین ہی جاے حرص - آسودہ زیر چرخ نہین آشناے حرص - نمبر (۲) خوشحال - مرفہ حال - فقرہ - وہ بہت آسودہ ہین بھلا نوکری کاہیکو کرین گے -

نمبر (۳) سیر - بھوکے کی ضد - فقرہ - بھئی مین تو آسودہ ہو گیا اب مجھہ سے نہین کھایا جاتا -

آسودگانِ خاک - اہل قبور - مُردے ناسخ ع رقص مین آتی نہین یہ اُنکے گھنگرو کی صدا - کرتے ہین آسودگان خاک شیون زیر پا نصیر ع آسودگان خاک کے شاید ہین بحو دید - نرگس کے دیکھتے ہین جو آنکھین جھکا کے پہول

آسودہ حال - خوشحال - امیر -

آسودہ دِل - ظث - خوشحال - فارغ البال - بحر ع سر زمین لکھنؤ بھی تختۂ شطرنج ہی - کیا پیادہ کیا سوار آسودہ دل گھر سے نہین - ذوق ع کہا یہ اُس نے کہ قید حیات مین انسان - کبھی نہوگا دل آسودہ گو ہوست الست -

آسودہ ہونا - نمبر (۱) سیر ہونا - نیت بھرجانا ع رغبت نہین ہی اب کسی نعمت کی مصحفیؔ - غم کھاتے کھاتے ہجر مین آسودہ ہو گیا - نمبر (۲) خوشحال - مرفہ حال ہونا - میر حسن ع رعیت تھی آسودہ و بے خطر - نہ غم مفلسی کا نہ چوری کا ڈر -

نمبر (۳) ظث - مطمئن ہونا - راحت و آرام مین ہونا - مومن ع نہین ڈر جذبۂ طاقت گسل کا - دل آسودہ ہی اُس آرام دل کا - کیف ع ٹھنڈی مری سانسون سے آسودہ خلایق ہو - جب گرم ہو ہنگامہ خورشید قیامت کا -

آسِیَا - ظث - ف - مونث - چکّی - عرش ع آسیا کہتی ہے ہر صبح باواز بلند - رزق سے بھرتا ہی رزاق دہن پھر کے ع یہ نشان ہی ناسخ سرگشتہ کے ویرانے کا - آسیا کی طرح سنگ آستان گردش مین ہی - علاوہ اس آسیا کے جو قدیم سے مروج ہی دو چکیان اور ہوتی ہین پن چکّی اور ہوا کی چکّی جنکو آسیاے آب اور آسیاے باد بھی کہتے ہین - نصیر ع آسیائے آب کی مانند پھرتا ہی بھنور - کیون نہو اسکو تلاش مشت ارزن آب مین - ذوق ع مین ہون چکّر مین لگی جسدن سے دنیا کی ہوا - حال میرا ہی بعینہٖ آسیاے باد کا -

آسیب - ف - مذکر - نمبر (۱) صدمہ - تکلیف - آتش ع وہ شکر لب ہے آسیب نظر سے محفوظ - چشم بدخواہ ہو شل قدح شیر سفید -

نمبر (۲) خلث - دشمنی - مخالفت - رشک ؎ ضرر کرتا نہین بعد فنا
آسیب دشمن کا - چراغ برق کا جلوہ ہی دیوانون کے مدفن پر -
نمبر (۳) آفت - بلا - مشہور شعر ؎ عشق پریون کا دشمن جان ہی -
عشق آسیب جان انسان ہی -
نمبر (۴) دیو - جن - بھوت - پری کا سایہ - ناسخ ؎ عاملون نے
اوس پہ آسیب پری ثابت کیا - پڑ گیا جس شخص پر سایہ تری دیوار کا -
بحر ؎ کیونکر نہو سڑی تمہین انسان دیکھکر - آسیب ہوا دامن
چھلاوا ہو آن مین -
آسیب اُتارنا - نمبر (۱) عمل اور عزیمت کی قوت سے کسی پر
آئے ہوئے بھوت جن کو دفع کرنا -
نمبر (۲) زدوکوب سے ٹھیک کر دینا - فقرہ - اُس مکّارہ مجنونہ
پر آسیب آج آنے دو مین اُسکا آسیب اُتار دونگا یعنی خوب پیٹونگا -
آسیب آنا - بھوت یا جن کا کسیکو ستانا -
آسیب اُترنا - نمبر (۱) بھوت اور جن کا دفع ہو جانا - رند ؎
اُترا کسی طرح سے نہ آسیب کوے یار - ہونگے فتیلے سایۂ دیوار کے لیے -
نمبر (۲) وحشت دور ہونا - غصہ اُترنا - فقرہ - خدا خدا کرکے آسیب اُترا
آدمی بنے عقل کی باتین کرنے لگے -
نمبر (۳) زدوکوب سے ٹھیک ہونا - فقرہ - جب تک جوتیان
نہ کھائیگا اُسکا آسیب نہ اُترے گا -

ع؎ کمینون مین جہان بناوٹ کا خیال ہوتا ہی درحقیقت آسیب نہین ہوتا بلکہ بنتے
ہین وہان کفش کاری سے اُتارتے ہین -

آسیب پہنچانا - خلث - ایذا پہنچانا - تکلیف دینا - ناسخ ؎
اُس رشک پری کے ہجر مین اے یار و - پہنچاتے ہین آسیب شیاطین مجھکو
نسیم ؎ پابوسیِ کاکل کوئی آسیب نہ پہنچاے - شانہ بھی نہ آجاے
کھین ہوے کمر تک -
آسیب پہنچنا - خلث - لازم - سودا ؎ نہ پہنچا میرے اشک گرم
سے آسیب مژگان کو - بہا خاشاک کے سائے تلے سیلاب آتش کا -
آسیب زَدَہ - وہ شخص جو آسیب کا ستایا ہوا ہو - جس پر
بھوت جن وغیرہ آتا ہو -
آسیب سر پر آنا - پری یا جن کا خلل ہونا -
آسیب سر پر چڑہنا - نمبر (۱) دیکھو آسیب آنا - سوز ؎
عشق کا آسیب جب سر پر چڑہا - کٹ گئی مت اور بھی سودا بڑہا -
نمبر (۲) بہت غصے مین بہرا ہونا - فقرہ - تم ہوش سے باہر کیون ہو
کیا آسیب سر پر چڑہا ہی -
آسیب سر سے اُتارنا - دیکھو آسیب اُتارنا -
آسیب سر سے اُترنا - دیکھو آسیب اُترنا - رند ؎ آسیب
عشق سر سے اُترتا نہین مرے - لکہتا ہی نقش روز پری خوان نئے نئے
فقرہ - شام سے بھوت بنے ہوئے تھے بہت خوشامدین کین تو
آسیب سر سے اُترا -
آسیب کا اثر - بھوت جن کا اثر - پری کا سایہ - رند ؎ یہ بھی
ہشیار کو دیوانہ بنا دیتی ہی - اثر الفت مین بھی آسیب پری کا دیکھا -
آسیب کا خَلَل - دیکھو آسیب کا اثر -

آسیب کا سر پر آکر بولنا- جن یا بھوت کا کسی کے سر پر آکر اپنا نام و نشان بتانا- فقرہ- شاہ جی کا تعویذ باندھتے ہی لڑکی کھیلنے لگی اور آسیب سر پر آکر بولنے لگا- ظفر ؎ - افسون عشق سے دل عاشق کے سر پہ روز ہے وہ بلائے زلف گرہ گیر بولتی-

آسیب کا سر پر کھیلنا- عوام میں مروج ہے کہ جب جن یا بھوت کسی کا پیچھا نہیں چھوڑتا تو منت خوشامد کرکے گانا سنواتے ہیں اور پھول اور عطر وغیرہ خوشبو رکھتے اور بخور سلگاتے ہیں اُسوقت خوش ہو کر وہ آسیب زدہ خوب سر ہلاتا اور کھیلتا اُچھلتا ہے- ظفر ؎ ہزار کوئی سیانے لائے کوئی بلائے کوئی کھلائے- جسے کہ آسیب زلف کا ہے نہ مُنہ سے بولے نہ سر سے کھیلے-

آسیب کا گزر ہونا- کسی جگہ آسیب کا خلل اور دخل ہونا- اسیر ؎ ہر وقت دل میں چاہئے یاد بتان رہے- آسیب کا گزر ہو جو خالی مکان رہے- اور گزر کی جگہ دخل بھی کہتے ہیں-

آسیب کا لپٹنا- جن بھوت کا کسی کے پیچھے پڑ جانا جان نہ چھوڑنا- رند ؎ سر سے سودائے خط و زلف نکلنا ہے محال- عشق لپٹا مجھے آسیب پری کا ہو کر-

آسیب نہ آئے- نخش - ضرر نہ پہنچے- صدمہ نہ آئے- ناصر ؎ لیتا نہیں ہوں بچہ مژگان سے بلائیں ڈرتا ہوں کہ اُس زلف پہ آسیب نہ آئے-

آسیبی- جسکو آسیب کا خلل ہو- اور اُسکو آسیبیا بھی کہتے ہیں-

آسیبی مکان- وہ مکان جسمیں جن بھوت کا گزر اور قیام ہو-

آسیہ- فرعون کی بی بی- یہ بی بی حضرت موسیٰ کے دین پر تھیں-

فصل الف ممدودہ مع شین معجمہ

آش (خاش) - ف - (اسکی اصل آش معلوم ہوتی ہے جسکے معنی سنسکرت میں کھانا ہیں) مونث- غذا- خصوصاً جو رقیق ہو مثل شوربا و حریرہ- شہیدی ؎ کہا عیسیٰ نے مجھسے نوش جان کر خون دل اپنا- مریض عشق کی بہتر غذا یہ آش ہے گویا- کیف ؎ غم ملے جائے روز کھانیکو- نہ سہی گر میسّر آش نہو-

آش پکانا- در پے ایذا ہونا- سودا (ہجو بخیل میں) ؎ مجھکو باورچی یون دُہراتے ہیں (دھمکاتے) - رہ تری آش کیا پکاتے ہیں- اب یہہ محاورہ متروک ہے-

آش پُلاؤ- (بلا اضافت آش) ایک قسم کا پُلاؤ جو مریضوں کے لیے پکایا جاتا ہے-

آش جو- ف- مذکر- چھلے اور بُھنے ہوئے جو کا جوش دیا ہوا پانی- سودا ؎ اور جو کھانیکی لگے اِسکو لو- کچھ نہ اِسے دیجے بجز آش جو- اسکو جمع ہی کے ساتھ بولتے ہیں یعنی آش جو بنائے اور پلائے کہتے ہیں آش جو بنایا اور پلایا نہیں بولتے-

آشام- ف- نمبر (۱) آشامیدن سے امر- اسم سے ملکر فاعل کے معنی دیتا ہے جیسے مے آشام (شراب پینے والا) خون آشام (خون پینے والا)- ناسخ ؎ خلد کی نہر عسل کو زاہدا جانتے ہیں رند مے آشام تلخ-

نمبر (۲) ایک قسم کا لطیف حریرہ-

آشتی- ف- (غالباً اسکی اصل استھر تیا ہے جسکے معنی سنسکرت میں ٹھہراؤ ہیں) مونث- صلح- ضد جنگ- رشک ؎ مکتب سے ہی نکلے جہالت کی گفتگو-

کیا آپ آشتی کی کتابین پڑہی نہین- مومن؎ نہ سمجھی ظلم کو وہ فتنہ گر ظلم- عداوت آشتی سے رحم پر ظلم-

آشفتہ (ضمّ ظث) - ف - پریشان - حیران - عاشق - دیوانہ - رشک؎ کیون نہ مرتا عاشق ہیچشم و لب و زلف و کمر- زار تھا آشفتہ تہا خاموش تہا بیمار تھا داغ؎ جمع ہین کسقدر آشفتہ خدا خیر کرے- اُسکی ہر ہر شکن زلف مین اِک اِک دل ہی- صبا؎ دیکھے انجام کو آشفتۂ مژگان کیونکر- جاے اس صید کو یہ شیر نیستان کیونکر- ظفر؎ گر نہین آشفتہ میری طرح یہ اُس زلف پر- باغ مین اتنا پریشان حال سنبل کیون ہوا-

آشفتہ حال- ظث- پراگندہ دل- پریشان حال- رشک؎ وبال آشفتہ حالون کی پریشانی کا پڑتا ہی- جو کنگھی کو سوا د زلف مین تشہیر کرتے ہین- مومن؎ اسی اندیشے سے آشفتہ احوال- اسی دل بستگی مین فارغ البال-

آشفتہ خاطر- آشفتہ دِل- ظث- پراگندہ دل- رشک؎ نام سفاک سے آفاق کا زہرہ ہی آب- خاطر آشفتہ جسی پا گیا پتا کھینچا-

آشفتہ رہنا- ظث- حیران پریشان رہنا- داغ؎ جو مین ہون عشق مین مضطر وہ ہی میرے لیے مضطر- زیادہ مجھسے آشفتہ مرا دل سوز رہتا ہی-

آشفتہ سر- ظث- سڑی- سودائی- بدحواس- غالب؎ کہا ہی کسنے کہ غالبؔ بُرا نہین لیکن- سواے اسکے کہ آشفتہ سر ہی کیا کہیے- سوز؎ ہوگیا آشفتہ سر ہر ایک اُسکو دیکھکر- باندہکر نکلا نہ کر یہ لٹ پٹی دستار تو

آشفتہ طبع- آشفتہ طبیعت- ظث- پریشان خاطر- میر؎ لائق تری صفت کی صفت تیری ہی محال- آشفتہ طبع شاعر خستہ کی کیا مجال بحر؎ آشفتہ طبیعت کے آثار نہین چھپتے- آزار محبت کے بیمار نہین چھپتے-

آشفتہ کر دینا- ظث- پریشان کر دینا- دیوانہ بنا دینا- ناصر؎ دیوانہ پہلے ہی دل عاشق مزاج تھا- آشفتہ اور کاکل جانان نے کر دیا-

آشفتہ مِزاج- ظث- دیکھو آشفتہ خاطر- داغ؎ تمکو آشفتہ مزاجون کی خبر سے کیا کام- تم سنوارا کرو بیٹھے ہوے گیسو اپنا-

آشفتہ مُو- ظث- جسکے بال پریشان ہون- کنایتًا مغموم پریشان حال اسلیے کہ غم و ماتم کی حالت مین بیشتر بال کھول دیے جاتے ہین- آتش؎ تلاش مشک مین چین و ختن کی خاک چھانی ہی- پہرے ہین زلف کے سودے مین ہم آشفتہ مو برسون-

آشکار- آشکارا- ف (اسکی اصل آکار معلوم ہوتی ہی جسکے معنی سنسکرت مین صورت اور ظہور ہین اور ش اسمین زائد ہی) ظاہر- فاش ناسخ؎ یاد آگئین شباب کی رنگین مزاجیان- جب شام کو شفق کا ہوا آشکار رنگ- آتش؎ حقیقت دہنِ یار کھولتا کیونکر- نہفتہ راز کو مین آشکارہ کیا کرتا- مومن؎ غم چین جبین سے آشکارا- اک دم بھی فراق ناگوارا-

اور آشکارا علانیہ کی جگہ بہی مستعمل ہی- ذوق؎ پئین مے آشکارا ہمکو کسکی ساقیا چوری- خدا کی گر نہین چوری تو پہر بندیکی کیا چوری آتش؎ چھپکے آؤ آشکارا میرے گھر آئے تو کیا- اجر ہا اُسکا بڑا جو خیر پنہان کیجیے-

آشکار یا آشکارا کرنا- ظاہر کرنا- فاش کرنا- آتش؎ دونگا سزا مین تار گریبان سے باندہکر- راز جنون کرینگے اگر آشکار ہاتھ -

ناسخ ؎ دل کی صورت سی گریبان پارہ پارا کیجیے۔ رازِ پنہان جی مین ہی وہ آشکارا کیجیے۔

آشنا۔ ف۔ نمبر(۱) ضد بیگانہ۔ شریک حال۔ دوست۔ آتش ؎ حالت بدین نہین کوئی کسی کا آشنا۔ کوچ کرجاتا ہی پیش از مردنِ بیمار خواب۔ ذوق ؎ رہتا ہی اپنا عشق مین یون دل سی مشورہ جس طرح آشنا سے کرے آشنا صلاح۔

نمبر(۲) جان پہچان۔ روشناس۔ غالب ؎ دے وہ جسقدر ذلت ہم ہنسی مین ٹالین گے۔ بارے آشنا نکلا اُنکا پاسبان اپنا۔

نمبر(۳) ظش۔ پیراک۔ شناور۔ ناسخ ؎ زورقِ آلِ نبی کے واسطے لنگر بنا۔ بحرِ توحید خدا کا آشنا پیدا ہوا۔ وزیر ؎ کب ہین حریص بحرِ توکل کے آشنا۔ موتی کا ایک قطرے ہی مین کام ہوگیا۔

نمبر(۴) واقف۔ آگاہ۔ فقرہ۔ ہمارے کان اس بات سی آشنا نہین۔ ناسخ ؎ ہون وہ غمین کہ لب نہ ہنسی سے ہون آشنا۔ دیوار قہقہہ بھی جو آئے نظر مجھے۔

فائدہ۔ ترکیب کے ساتھ بھی آتا ہی۔ جیسے صورت آشنا۔ حرف آشنا قلق ؎ پرورش ایک جا لگے ہونے۔ جبکہ حرف آشنا لگے ہونے۔ وزیر ؎ بیگانہ کوئی نظر نہ آیا۔ آئینہ بھی صورت آشنا ہی۔

نمبر(۵) جس عورت کو مرد کے ساتھ یا جس مرد کو عورت کے ساتھ ناجائز تعلق ہو۔ قلق ؎ دل کو روکو ذرا خدا کے لیے۔ آبرو دو گی آشنا کے لیے۔ آتش ؎ ابر مین بے نشے کے اک دم رہا جاتا نہین۔ دختر رز ہی ہماری آشنا برسات کی۔ ذوق ؎ شورِ قلقل یہ کیون ہی دختر رز۔ کیا کسی آشنا سے لڑتی ہی۔

نمبر(۶) بندہ۔ فقرہ۔ ہر شخص غرض کا آشنا ہی۔

آشنا پرست۔ احباب کا قدردان۔ سودا ؎ ہندو ہین بُت پرست مسلمان خدا پرست۔ پوجون مین اُس کسیکو جو ہو آشنا پرست۔

آشنا پرور۔ دوستون کا مربی۔ رشک ؎ شاہدِ گل کو خیالِ بلبل بے پر نہین۔ گلشن ہستی مین بوئے آشنا پرور نہین۔

آشنا رہنا۔ دوست رہنا۔ میر ؎ جی چاہی مل کسی سے یا سب سے تو جدا رہ پر ہوسکے تو پیارے ٹک دل کا آشنا رہ۔ فقرہ۔ عجب زمانے کا رنگ ہی کہ قدیم آشنا بھی آشنا نہین رہی۔ اور آشنا رہنا۔ مناسبت اور لگاؤ نہ رہنا۔ فقرہ۔ میان شاعری چھوڑے اک زمانہ ہوا اب اُس سے ہم آشنا ہی نہین رہے۔

آشنائی۔ مونث۔ نمبر(۱) ف۔ محبت۔ دوستی۔ چاہ۔ پیار۔ اختلاط۔ آتش ؎ حباب آسا مین دم بھرتا ہون تیری آشنائی کا۔ نہایت غم ہی اس قطرے کو دریا کی جدائی کا۔ گلزار نسیم ؎ گھاتین ہوئین دلرباؤن کی۔ باتین ہوئین آشنائیون کی۔

نمبر(۲) ف۔ شناسائی۔ صاحب سلامت۔ مومن ؎ ہر پیر و جوان سی آشنائی سارے ہی جہان سے آشنائی۔ رند ؎ آستان یار تک اپنی رسائی کیجیے۔ جی مین ہی دربان سے اُسکے آشنائی کیجیے۔

نمبر(۳) ھ۔ ناجائز علاقہ۔ لوث کی محبت۔ قلق ؎ گھر مین مین غیر مردون کو بلاؤن۔ ساری دنیا پر آشنائی جتاؤن۔

آشنائی چھوٹ جانا۔ علاقہ محبت ترک ہوجانا۔ فقرہ۔ مطلب تک ساری راہ و رسم تھی مطلب نکلگیا آشنائی چھوٹ گئی۔ مصحفی ؎ قطع ہو سارے زمانے سی خدائی چھوٹ جائے۔ یہہ نہین ممکن کہ اُس سے آشنائی

چھوٹ جاے - اس جگھ آشنائی جاتی رہنا فصیح ہی-

آشنائی چھوڑ دینا-متعدی-فقرہ-ارے میان تمنے تو ذراسی بات مین برسون کی آشنائی چھوڑ دی-**جان صاحب** ؎ اٹک پر مین جو اٹکی ایک مانجھی سے اری خضر و-ڈبویا نام کنبے کا نہ چھوڑا آشنائی کو-

آشنائی رہنا-محبت اور دوستی بدستور رہنا-**مومن** ؎ ایسی ہی رہی گی آشنائی-آتی نہین مجھکو بیوفائی-

آشنائی کا جھوٹا-وہ شخص جو دوستی کو نباہ نہ سکے-وقت پر نکلجاے-**ذوق** ؎ خدا جانے ہی ذوق جھوٹا کہ سچّا-مگر وہ نہین آشنائی کا جھوٹا-

آشنائی کا سچّا-وہ شخص جو دوستی کو نباہ دے-فقرہ-ہم نے تو اپنے دوستون مین کسیکو آشنائی کا سچا نہ پایا-

آشنائی کرنا-نمبر(۱) دوستی کرنا-یارانہ پیدا کرنا-**قلق** ؎ باغ مین مثل بو رسائی کی-باغبانون سے آشنائی کی-**بحر** ؎ ہجر مین یہ حال ہی کوئی نہین پہچانتا-آشناؤن سے دوبارہ آشنائی کیجیے-

نمبر(۲) مرد کا کسی عورت سے اور عورت کا کسی مرد سے ناجائز راہ و رسم پیدا کرنا-

آشنائی کھٹ کرنا-محبت اور یارانہ قطع کرنا-**انشا** ؎ لی چٹکیے سی مین نے جبکہ اُسکے چٹکی-بولا کہ پڑے جان پہ تیری پٹکی-پھر دانت تلے کھٹک کی ناخن یہ کہا بس چل بی اب آشنائی تجھسے کھٹ کی-

آشنائی مُلّا تا سبق-جو شخص غرض تک آشنا رہتا ہی اور غرض نکلجانے کے بعد بیگانہ ہوجاتا ہی اُسکی نسبت کہتے ہین-فقرہ-کیون صاحب اب ہم سے کچھہ کام نہین رہا آپ کی وہی مثل ہی کہ آشنائی مُلّا تا سبق-

آشنائی نباہنا-پاس وضع سی محبت ترک نہ کرنا-**بحر** ؎ خدا نباہی یہ آشنائی ہمین یہ الفت کی لاگ بھائی-کسی دن اُس پر جو دھوپ آئی یہان قلق سے بخار آیا-

آشنائی نبھنا-لازم-فقرہ-وہ ایسے ہی خود غرض ہین لا اب آشنائی نبھتی نہین معلوم ہوتی-

آشوب-ف-مذکر-نمبر(۱) ظلث-شور-غوغا-**میر** ؎ اب وہ نہین کہ شورش رہتی تھی آسمان تک-آشوب نالہ اب تو پہنچا ہی لامکان تک-

نمبر(۲) ظلث-فتنہ-فساد-**بحر** ؎ خونِ بُلبل ہی غازہ رُخ گل-کیا یہ آشوب ہی دیار چمن-**رشک** ؎ جن دنون آشوب عالم حُسن چشم یار تھا-جسکو دیکھا نرگس بیمار کا بیمار تھا-

نمبر(۳) آنکھہ کے جوش کر آنے کی حالت-**ناسخ** ؎ ہنسکے کہتا ہی تجھے ہی نشہ یا آشوب ہی-دیکھتا ہی جب وہ میرے دیدۂ خونبار سُرخ-**آتش** ؎ سرمہ نہ سمجھے جو کہ تری گرد راہ کو-آشوب ہو اُس آنکھ کو اندر غبار ہو

آشوب اُٹھانا-ظلث-فتنہ و فساد برپا کرنا-**میر** ؎ ہو شرم آنکھ مین تو بہاری جہاز سے ہی-مت کر کے شوخ چشمی آشوب سا اُٹھاؤ-

آشوب اُٹھنا-ظلث-لازم-**میر** ؎ اُس غصیلی کی سُرخ آنکھین دیکھ اُٹھے آشوب خانقاہ کے بیچ-

آشوب چشم-آنکھ کا جوش کر آنا-**رشک** ؎ چلی فصل بہاران اگر گلشن کی نہ کی تو نے-یہ ہی آشوب چشم نرگس بیمار کا باعث-

آشوب دبجانا-ظلث-فتنہ و فساد کا زور گھٹ جانا-**انشا** ؎ ناظم الملک بہادر وہ جناب عالی-دب گئے جس سے بانکے سب آشوب و فتن

آشوب روزگار-ظلث-فتنۂ زمانہ-آفت دہر-**داغ** ؎ فلک سے طور قیامت

کے بن نہ پڑتے تھے - اخیر اب تجھے آشوب روزگار کیا - اور آشوب
عالم اور آشوب زمانہ بھی مستعمل ہی مثال کے لیے دیکھو آشوب - نمبر ۲
مین رشک کا شعر -

آشوب گاہ - ف - فتنہ و فساد کا مقام - اسیر ؎ بحر جہان نہین
کوئی آشوب گاہ ہی - کشتی ہی موج موج سے جلدی گزر گزر -

آشوبِ محشر - ہنگامۂ قیامت - میر ع - عنایت کی اسی سے چشم
رکھ آشوبِ محشر مین -

آشیان آشیانہ[1] - ف - (آشینہ سے مشتق معلوم ہوتا ہی جسکے
معنی دری مین پرند کا انڈا ہین -) مذکر - نمبر (۱) پرندون کا گھر جسے گھوسلا
کہتے ہین - رند ؎ اُجاڑا موسم گل ہی مین آشیان میرا - الٰہی ٹوٹ
پڑے تجھ پہ آسمان صیاد - ناسخ ؎ دل مین ساکن ہی خیال اک
بُت بے پروا کا - آشیانہ مرے ویرانے مین ہی عنقا کا - داغ ؎
خدا کرے ابھی اے باغبان گرے بجلی - ترے چمن مین لگی آگ آشیانون کی
نمبر (۲) خلش - آدمیون کی سکونت کا مکان - رہنے سہنے کا مقام - سرور
؎ سراسر دل دکھاتا ہی کوئی ذکر اور ہی چھیڑو - پتا خانہ بدوشون سے
نہ پوچھو آشیانے کا - بحر ؎ ہمارے رہنے سے تجھکو جو آگ لگتی ہے -
جلائے دیتے ہین ہم آشیان بہت اچھا -

فائدہ - بعد وفات سلاطین اور رؤسا کے القاب بطور خطاب
اس لفظ سے ترکیب پاتے ہین جیسے خلد آشیان - عرش آشیان -

آشیان (یا آشیانہ) اُٹھانا - گھوسلا چھوڑ دینا - بحر ؎
شل ہی بلبلو کیا اُجڑے گا نون سنانا - اب آشیانے اُٹھاؤ بہار دیکھ چکے

آشیان (یا آشیانہ) اُجاڑنا - گھوسلا برباد کرنا - کیف ؎
کہین نہ پھٹ پڑے بجلی فلک سے او صیاد - نہ او اُجاڑ کے بلبل کا آشیان محظوظ -

آشیان باندھنا - خلش - گھوسلا بنانا - ناسخ ؎ جا رہا ہی کوے جانان
مین رقیب روسیاہ - زاغ نے باندھا ہی اپنا آشیان گلزار مین - ذوق ؎ کیا مجنون
مجھے آشفتگی نے زلف کی کسکی - کہ میرے سر پہ مرغ شانہ سر نے آشیان باندھا -

آشیان بلند کرنا - اونچی جگہ گھوسلا بنانا - ناسخ ؎ بجلی جلائے گلشن
ہستی مین ہم صفیر صیاد کے جو ڈر سے کرون آشیان بلند -

آشیان (یا آشیانہ) بنانا - آتش ؎ لکھ کے خط حسرت مین قاصد کی ہون
مین مجنون ہوا چاہیے ہدہد بنائے آشیان بالائے سر - بحر ؎ اپنے سر پہ لین
جفائے باغبان کسکے لیے - چار دن گل مین بنائین آشیان کسکے لیے -

آشیان (یا آشیانہ) بندھنا - خلش - گھوسلا بننا - جرأت ؎ قفس مین سنوا ے
اسیران کہنہ بہر شاخ نو آشیانے بندھے ہین - اب یہ محاورہ نہین ہی -

آشیان (یا آشیانہ) چھانا - آشیانہ بنانا - بحر ؎ آئی بہار سبزۂ خط
کی مراد پر - طوطی کا آشیان گل و سنبل سے چھائے زلف -

آشیان کرنا - خلش - آشیان بنانا - سوز ؎ باغ دنیا کی ہی حریف خزان -
کس بھروسے پہ آشیان کیجے - یہ محاورہ اب متروک ہی -

آشیان (یا آشیانہ) لگانا - آشیانہ بنانا - رشک ؎ بال و پر بند ہوا ہین
مین کیونکر لگا کر آشیان - میری جانب سے ہی کھٹکا خاطر صیاد مین - ناسخ
؎ آشیان میرے چمن مین جو لگائے آکر - بیضۂ زاغ سے ہو مرغ
خوش الحان پیدا -

[1] آشیان زیادہ نظم و نثر ہی مین مستعمل ہی بخلاف آشیانہ کے کہ وہ زبانون پر بھی ہی -

فصل الف ممدودہ مع صاد مہملہ

آصَف - نمبر(۱) حضرت سلیمان علیہ السلام کے وزیر کا نام جو برخیا کے بیٹے تھے - غالب ؎ آصف کو سلیمان کی وزارت سے شرف تھا - ہی فخر سلیمان جو کرے تیری وزارت -

نمبر(۲) مجازاً ہر وزیر پر اطلاق ہوتا ہی - نسیم ؎ نام نامی سنکے رکھتا ہون ہوس پا بوس کی - اے وزیر خسروان اے آصفِ ہندوستان -

آصَفُ الدّولہ - ایک فرمانروائے اودہ کا لقب ہی - ؏

آصَف جاہ - بعضے امرا کا لقب - چنانچہ فرمانروایان حیدر آباد اسی لقب سے ملقب ہین -

آصَف خانی - شلوکے کی قسمون مین سے ایک ملبوس کا نام ہی آگے بہت رواج تھا اب کم پہنتے ہین -

آصَفی - یائے نسبت آصف کی طرف - جیسے خلعت آصفی - چونکہ آصف بن برخیا بڑے نامور وزیر حضرت سلیمان علیہ السلام کے تھے اسلیے آصفی کے معنی وزارت کے ہو گئے ہین - مومن ؎ بہر تاریخ یون کہا بے فکر - خلعتِ آصفی ؏ مبارک ہو -

آصَفِیّہ - آصف کیطرف منسوب - جیسے سرکار حیدر آباد کو آصف جاہ ؏ کیطرف نسبت دیکر سرکار آصفیہ کہتے ہین

فصل الف ممدودہ مع غین معجمہ

آغا - ت - مذکر - آقا - ف - نمبر(۱) مالک - بڑا بھائی - ؎ انشا ؎ آغا کی سلامی کو جھکی ہے - سکان سراپردۂ تقدیس کی ٹوپی - (آقا)

نمبر(۲) مغلون اور کابلیون وغیرہ کا تعظیمی لقب جیسے بڑے آغا منجھلے آغا - آغا صاحب - جان صاحب ؎ جم جم آئین منجھلے آغا منع مین کرتی نہین پھر یہ ہی ساتھ اُسکے بد نظر آنے لگے -

آغا میر - غازی الدین حیدر شاہ اودہ کے ایک نامور وزیر کا لقب ہی جنکا خطاب نواب معتمد الدولہ تھا -

آغا میر کی دائی سب سیکھی سکھائی - مثل - جو عورت سب گنون پوری نہایت چالاک اور عیّار ہو اُسکی نسبت کہتے ہین -

آغا مینا - نمبر(۱) پیار سے پالتو مینا کو کہتے ہین - انشا ؎ بیگمانے جو کیا جھک کے سلام آتو کو - آغا مینا نے سنائی اُسے یون ہی آواز -

نمبر(۲) پیاری پیاری باتین کرنے والا بچہ -

آغاز - ف - مذکر - ضد انجام - ابتدا - عنوان - ناسخ ؎ نہین آغاز خط اُس رشک گل کے روے رنگین پر - دلا یہ برگ گل پر عکس ہی مژگان بلبل کا - مومن ؎ موئے آغاز الفت مین ہم افسوس - اُسے بھی رہ گئی حسرت جفا کی - فقرہ - ادب مقتضی اسکا ہوا کہ آغاز نامہ بنام اقدس ہو - (عود ہندی)

آغاز انجام نہ سوچنا - بے سوچے سمجھے کام کر بیٹھنا - مآل اندیشی

؏ انکا نام محمد یحییٰ عرف میرزا امانی تھا - نواب شجاع الدولہ عرش منزل کی بڑے بیٹے تھے ۱۱۶۱ھ مین پیدا ہوئے اور ۲۵ - ذیقعدہ ۱۱۸۸ ہجری مطابق یکم فروری ۱۷۷۵ء کو مسند آرا ہوئے وزیر الممالک آصف الدولہ نواب محمد یحییٰ خان بہادر ہزبر جنگ خطاب ملا ؎ گشت از پائے آصف الدولہ - رونق مسند وزارت ہند - تاریخ مسند نشینی ہی - سخاوت انکی مشہور ہی حتیٰ کہ ابتک اکثر لکھنؤ کے دکاندار صبحکو کلمہ کہنے کے بعد ان کا نام لے لیا کرتے ہین ۲۳ برس کچھ مہینے سلطنت کرکے ۵۰ برس کی عمر مین ۲۹ - ربیع الاول ۱۲۱۲ھ مطابق ۲۰ ستمبر ۱۷۹۷ء کو دنیا سے کوچ کیا عدن مقام لقب قرار پایا ؎ نقش بند کاف و نون بر تربت آصف نوشت - فہنا روح و ریحان و جنات النعیم - تاریخ وفات ہی -

؏ تاریخ مسند آرائی نواب محمد سعید خان بہادر جنت آرامگاہ والی رامپور -

نکرنا- مقصود یہان انجام نہ سوچنا ہی ہوتا ہی مگر آغاز بہی داخل محاورہ ہی

آغازِ بد کا انجام بد ہی- جملہ- جس کام کی ابتدا بُری ہو اُسکی انتہا بہی بُری ہوتی ہی- **مومن** ؎ بُرا انجام ہی آغاز بد کا- جفا کی ہوگئی خو امتحان سے-

آغاز کرنا- شروع کرنا- **ناسخ** ؎ تیری زلفون کی طرح ہونے لگا دونون کو طول- داستان اپنی شب فرقت مین جو آغاز کی-

آغشتہ- خلث- ف- آغشتن مصدر سے اسم مفعول- آلودہ- **نصیر** ؎ تیغ آغشتہ بخون نگئی رنگ پان سی- برگ گل کیون نہ کرے تیری زبان کی تعریف- **ہوس** ؎ شاید بہار مین ترا دیوانہ مرگیا- آغشتہ خون سے باغ کے دیوار و در نہین-

آغشتہ کرنا- خلث- ترکرنا- آلودہ کرنا-

آغوش ف- (اصل اسکی آگوش ہی جسکے معنی ژند مین بغل ہین) مذکر- گود- کنار- بغل- **رند** ؎ مین وہ محروم محبت ہون لڑکپن مین بھی- واکسی نے نہ مرے واسطے آغوش کیا- **آتش** ؎ دُور ہون یکجائی پر بہی صورتِ فانوس وشمع- ہی بغل مین یار پر خالی مرا آغوش ہی ؎ شاہد مقصود ہی کس کی بغل مین اے ظفر- دیکھہ ہی آغوش چرخ پیر بہی خالی پڑی ہی- **رشک** ؎ شب فرقت کی آمد پا کے آغوش لحد پھیلی قضا کی مہربانی ہی اجل سرگرم احسان ہی- شعرا نے مذکر بہی کہا ہی اور مونث بہی استعمال کیا ہی چنانچہ مثالون سے پیدا ہی- مگر مولف کے نزدیک اسکی تذکیر کو ترجیح ہی-

آغوش بہرنا- بہرپور گود مین آنا- **ناسخ** ؎ جنکے آغوش کو تم بہرتے نہین- زندگانی کے وہ دن بہرتے ہین- **داغ** ؎ بہر دے اگر قدم سے وہ آغوش نقش پا- پہولا سمائے پہر نہ تن و توش نقش پا- اور بہرنا کی جگہہ لبریز ہونا بہی کہا گیا ہی- **نسیم** ؎ لا دُرشہوار مضمون بذل کر جلد اے خیال- تا کھین لبریز ہو آغوش گوش سامعان-

آغوش پھیلانا- گود مین لینے کو دونون ہاتہہ پھیلانا- **اسیر** ؎ برنگ ہالہ دوڑا دل مرا آغوش پھیلا کر- اسیر اُس رُخ کا دہوکا ہوگیا کیا ماہ کامل پر-

آغوش پھیلنا- لازم- مثال کے لیے دیکھو آغوش مین رشک کا شعر-

آغوش خالی کرنا- گود سے نکلجانا- **ناسخ** ؎ کرگیا ہی پہر کوئی خالی مرے آغوش کو- پہر خیال آیا ہی مجھکو گور کے آغوش کا- **رند** ؎ جب سے وہ آرام جان آغوش خالی کرگیا- اے اجل مشتاق ہون تب سے کنار گور کا-

آغوش خالی ہونا- لازم- **ناسخ** ؎ لوگ کہتے ہین کہ ہالے مین عیان چاند نہین- یان جو آغوش ہی بے حور شمائل خالی- اور خالی کی جگہہ تہی بہی کہا ہی- **رند** ؎ جیتا ہون جب تلک مرا آغوش ہی تہی- پہر مین ہون اور پہلوئے حورا بہشت مین-

آغوش سے نکلنا- دیکھو آغوش خالی کرنا- **داغ** ؎ جسطرح تو مرے آغوش سے نکلا اے شوخ- یون ہی ہاتہون سے نکلتی ہی طبیعت میری

آغوش کا پالا- گود کا پالا- اولاد سے کنایہ ہی- **ناسخ** خلث ؎ دل کے جانے کا نہو کیون غم مجہے- وہ مرے آغوش کا پروردہ ہی-

آغوش کشادہ یا کشودہ- (بلا اضافت آغوش) گود پھیلائے

ہوے (با ضافت آغوش) پھیلی ہوئی گود- مومن ؎ امید نقل وصال جانان- آغوش کشادہ چشم حیران- غالب ؎ آغوش گل کشودہ براے وداع ہی- اے عندلیب چل کہ چلے دن بہار کے -
اور آغوش کشائی بھی کہا ہی- غالب ؎ گلشن کو تری صحبت از بسکہ خوش آئی ہی- ہر غنچے کا گل ہونا آغوش کشائی ہی-
آغوش کھولکر لپٹنا- کمال شوق سی بغلگیر ہونا ؎ بسان ساحل دریا ہو شکل چھوٹنا ناسخ- لپٹ جاؤن اگر مین کھولکر آغوش جانان سے-
آغوش کھولنا- دیکھو آغوش پھیلانا- سوز ؎ تیغ ابرو سے مرے دلکو لگا ہی دھڑکا- جی نکلتا ہی میان کھول ہی آغوش کھین- صبا ؎ جب اُس بے مہر کو اے جذب دل کچھ جوش آتا ہی- مہ نو کی طرح کھولے ہوئے آغوش آتا ہی- ناسخ ؎ مجھکو تو یار سے ہی ہم آغوشی کا خیال- وا میرے اشتیاق مین آغوش گور ہی-
آغوش گرم کرنا- پیار سے گود مین لینا (معشوق کو) قلق ؎ یار سے گرم کیجیے آغوش- مے وصلت سی ہو جیسے مدہوش-
آغوش مین آنا- گود مین آنا- ہمکنار ہونا- آتش ؎ وہم ہے یار کا آغوش مین آنا شب وصل- پیرہن مین مجھے مشکل ہی سمانا شب وصل
ظفر ؎ دل چاہتا ہی یہ کہ وہ آغوش مین آئے- بیہوش سی کہدو کہ ذرا ہوش مین آئے
آغوش مین بٹھانا- گود مین بٹھانا-
آغوش مین بیٹھنا- لازم-
آغوش مین دبانا- گود مین بھینچکے لینا-
آغوش مین رہنا- ذوق ؎ مجھ مین اُسمین ربط ہی گویا بزنگ بو و گل- وہ رہا آغوش مین لیکن گریزان ہی رہا-
آغوش مین سونا- رند ؎ وہ راحت پائی ہی کنج لحد مین خود مین حیران ہون- کنار گور مین سوتا ہون یا آغوش مادر مین- رشک ؎ دیا تھا سب کو آرام اُسکا نعم البدل پایا- نہین ہین گور مین سوتے ہین ہم آغوش مادر مین-
آغوش مین کھینچنا- (غلبۂ تمنا و شوق کی جگہہ کہتے ہین) ظفر ؎ کھینچتے ہین غیر اُنکو اپنی جب آغوش مین- دل سے ہم ہین نالۂ پُر درد و حسرت کھینچتے-
آغوش مین لینا- آتش ؎ بہا گتا ہی اپنی آنکھون سے خیالِ روے یار- کسطرح آغوش مین لیتا ہی ہالہ ماہ کو-
آغون- دودہ پیتے ہوئے بچون کی آواز-
آغون غٹّے دودہ پی پی کر میان ہوئے مٹّے- دایہ اطفال کو یہ کلمات کہکر کھلاتی بہلاتی ہی- (خالا ننھے بچے کیطرف مخاطب ہوکر) فقرہ- کیون جی بڑے میان تم کچھ اپنی اماجان کو نہین سمجھاتے- (بچہ) آغون- (خالا) آغون غٹّے دودہ پی پی کر میان ہوئے مٹّے-
(توبۃ النصوح)
آغون کرنا- دودہ پیتے ہوے بچون کا آواز نکالنا- جس کی تعبیر آغون سے کیجاتی ہی-

فصل الف ممدودہ مع فا

آفات- مذکر- آفت کی جمع- بلائین- مصیبتین- بحر ؎ پڑ کر غل عشق ہو آفات سے محفوظ- سودا جنہین وہ ہین مکافات سے محفوظ

قلق ؎ واقعی کہتی ہی صلاح کی بات - سچ ہی جلدی ہی باعث آفات -

آفات آسمانی یا سماوی - آسمانی حوادث - ناگہانی بلائین - رشک

؎ جان کی خیر ہی نہ مال کی خیر عشق آفاتؔ آسمانی ہی - فقرہ - کھیتی

تیار ہی پر تو آگئی ہی مگر خدا آفات آسمانی سے بچائے - بحر ؎ کیا ہی آفات

سماوی جو خدا حافظ ہی - دانے چکّی سے نکلتے ہوے سارے دیکھے -

آفات ارضی - زمین سے پیدا ہونے والی خرابیان - رشک ؎

ہتو آفات ارضی ہو بلائے آسمانی ہو - خدا کا قہر بے حد ہو عذاب ناگہانی ہو

بحر ؎ مری آہ فلک فرسا ہی گویا آفت ارضی - حصار اپنے لیے کیونکر نہ ہالے

سے قمر باندہے - آفات ارضی و سماوی ملاکے زیادہ بولتے ہین - فقرہ -

کیا سر سبز کھیتی ہی خدا آفات ارضی و سماوی سے محفوظ رکھے -

آفت - ع - اگفت - ژند - آپد - س - مونث حقیقی معنی آسیب بلا و زحمت -

اُردو کے مستعملات

نمبر (۱) دُکھ - سختی - صدمہ - ذوق ؎ ہوتا نہ اگر دل تو محبت بھی نہوتی -

ہوتی نہ محبت تو کچھ آفت بھی نہوتی - غافل ؎ ایک دل جس پہ لاکھ آفت

ہی - درد ہی داغ ہی جراحت ہی - صبا ؎ بندے کے لیے جو آفتین

ہین - اے عشق تری کرامتین ہین -

نمبر (۲) ظلم - اندھا دُھند - اندھیر - رشک ؎ ایک ایک زخم آفت

دنیا سے کم نہین - زخمی ہون تیغ فرقت آفت شعار کا - فقرہ - یہ آفت

کھین نہین دیکھی کہ جسکا حق مار لین اُسیکو آنکھین دکھائین -

؎ اس شعر مین رشک نے آفات کو واحد اور اس شعر مین ؎ واقف نہون جناب اگر جذب عشق سے - یوسف سے پوچھہ لیجیے آفات راہ کی - کیف نے واحد کے ساتھ مونث بھی کہا ہی - مگر مولف کے نزدیک جمع اور تذکیر کو ترجیح ہی -

نمبر (۳) فتنہ - قہر - غضب - کیف ؎ چھوڑ دے مشاطہ گر تیری

طبیعت پر اُسے - اک نہ اک آفت تری زلف دوتا پیدا کرے -

غافل ؎ چُھٹتے ہی مین یار آفت ہی - کچھ بڑھا قد تو پہر قیامت ہی -

نمبر (۴) عیار - شریر - بدذات - ظفر ؎ سمجھ نہ اشک کو لڑکا

کہ یہ وہ آفت ہی - لگاکے آگ جو پانی کو چشم نم دوڑے -

نمبر (۵) دشواری - مشکل - دقّت - شیفتہ ؎ ہم ہی دکھاتے غیر سے

اخلاص کا مزہ - آفت تو یہ پڑی ہی کہ تم بدگمان نہین -

نمبر (۶) وبا - قحط وغیرہ - (حوادث) فقرہ - سخت بیماریان پھیلی تہین

مگر خدائے تعالیٰ نے سب آفتون سی بچایا -

نمبر (۷) غل - شور - فقرہ - لڑکون نے وہ آفت مچائی کہ دوپہر کو سونے ندیا

نمبر (۸) عذاب - وبال - قلق ؎ سچ ہی کیا قہر عشق انسان ہی -

دل لگانا ہی آفت جان ہی -

نمبر (۹) دشمن - قلق ؎ وہ بُت کم نگاہ و آفت ہوش - ہوگئی جبکہ زینت آغوش

نمبر (۱۰) جلدی - گھبراہٹ - ظفر ؎ کہا سنکر زبانی حال قاصد سے

یہ اُسنے - مصیبت کیا تہی آفت کیا تہی خط لکھا تو ہوتا -

نمبر (۱۱) ظرف - نہایت - بہت - جان صاحب ؎ فتنہ انگیز او -

آفت شوخ - بچّی خیرن کی ہی قیامت شوخ -

آفت آنا - نمبر (۱) قہر نازل ہونا - صدمہ پُہنچنا - ناسخ ؎ موذیون

کو خانمان برباد کرتا ہی فلک - جب نہ تب آتی ہی آفت خانہ زنبور پر - مومن ؎

پامال ہم نہ ہوتے فقط جور چرخ سی - آئی ہماری جان پر آفت کئی طرح -

نمبر (۲) خفگی پڑنا - غصہ اُترنا - (کسی پر) قلق ؎ ہم غریبون پر

آفت آئیگی-مفت عزت ہماری جائیگی-

نمبر(۳) وبا آنا-قحط پڑنا-فقرہ-اُس شہر مین ایسی آفت آئی ہی کہ سیکڑون آدمی مرتے چلے جاتے ہین-فقرہ-پانی نہ برسنے سے ایسی آفت آئی ہی کہ خلقت بہوکون مری جاتی ہی-

آفت اُٹھانا-نمبر(۱) مصیبت اور تکلیف کا برداشت کرنا-دکھہ سہنا-نواب مرزا شوق ؎ کبھی آفت نہ یہہ اُٹھائی تھی-چھائین ہوئین مین نوج آئی تھی-سوز ؎ خوف رقیب وحسرت عجز ونیاز ومنت-جیوڑے پہ یہ اذیت آفت اُٹھائین کیا کیا-اب صدمہ اور تکلیف اُٹھانا ہی بولتے ہین-

نمبر(۲) غضب ڈہانا-فتنہ برپا کرنا-میر حسن ؎ یہ کیا عشق آفت اُٹھانے لگا-مرے دل کو مجھہ سے چھوڑانے لگا-انشا ؎ جہان دو دل لگاوٹ سے ہوئے گرم-تو اک آفت اُٹھاتا ہی یہ ہٹ دہرم-

نمبر(۳) غل کرنا-شور مچانا-فقرہ-شام سے اُس لڑکے نے وہ آفت اُٹھا رکھی ہی کہ نہ خود سوتا ہی نہ سونے دیتا ہی-

آفتِ بالائی-یہ صفت اسوجہہ سے ہی کہ آفات کا نزول عالم بالا سے ہوا کرتا ہی اور شعرا قد کی رعایت سی کہا کرتے ہین-آتش ؎ دہیان رہتا ہی قدِ یار کی رعنائی کا-سامنا روز ہی یان آفت بالائی کا-رند ؎ مین ہون مارا ہوا اک آفت بالائی کا مجہکو کیا دیکھتی ہو وہ قدِ بالا دیکھو

آفت برپا رہنا-نمبر(۱) مصیبتون کا سامنا رہنا-فقرہ-اُن کی بدمزاجی سے روز ایک نہ ایک آفت برپا رہتی ہی-

نمبر(۲) شور غل رہنا-فقرہ-ان لڑکون کی ذات سے وہ آفت برپا رہتی ہی کہ خدا کی پناہ-

آفت برپا کرنا-نمبر(۱) قہر وستم توڑنا-قیامت اُٹھانا-نصیر ؎ تو عہد جوانی مین برپا کن آفت ہی-خط شام قیامت ہی رُخ صبح قیامت ہی-

نمبر(۲) شور غل کرنا-رونا-چلّانا-فقرہ-آج لڑکون نے ایسی آفت برپا کر رکھی تھی کہ دوپہر کو نیند حرام ہوگئی-

آفت برپا ہونا-لازم-نمبر(۱) بحر ؎ تابش داغ جنون سے ہی یہ آفت برپا-آتشین اژدہی جادے ہین بیابان دوزخ-

نمبر(۲) فقرہ-دُلہن کی رخصت کیوقت گھر مین ایسی آفت برپا تھی کہ کان پڑی آواز نہ آتی تھی-

آفت برسانا-غضب ڈہانا-پامال ستم کرنا-(تیر وتفنگ کی بوچہار اور گولیون کی مار کی جگہہ اسکا استعمال زیادہ ہی) فقرہ-دونون طرف سے تیراندازون اور گلچلون نے آفت برسا رکھی ہی-

آفت برسنا-لازم-فقرہ-یہ پانی پڑ رہا ہی کہ آفت برس رہی ہی فقرہ-گراب کی مار کیا پڑ رہی ہی ایک آفت برس رہی ہی-

آفت پڑنا-نمبر(۱) قہر وغضب نازل ہونا-انشا ؎ کیا یار آفت پڑے اس سحر پر-اُداسی برسنے لگی بام و در پر-

نمبر(۲) صدمہ پہنچنا-صبا ؎ گنبدِ گردون پڑے دل آہ سے کچھ نہ کچھ آفت پڑے افتادہ ہو-

نمبر(۳) مشکل پڑنا-دقّت ہونا-مثال کے لیے دیکھو آفت نمبر(۵)

نمبر(۴) جلدی پڑنا-فقرہ-ایسی آفت کیا پڑی ہی کہ کھانا کھا لو تو جانا-

آفت توڑنا-نمبر(۱) ستم کرنا-غضب ڈہانا-رند ؎ ہجر کی شب

اضطرابِ دل نے آفت توڑ دی۔صبح تک تڑپا کیا دم بہر نہ نیند آئی مجھے

نمبر(۲) غصہ اُتارنا۔خفا ہونا۔فقرہ۔آج تو سرکار نے نوکروں پر آفت توڑ رکھی ہے

آفت ٹالنا۔مصیبت سے بچانا۔مشکل آسان کرنا۔قلق ؎

مین اس آفت کو ٹالے دیتی ہون۔ڈر تمہارا نکالے دیتی ہون۔

آفت ٹلنا۔لازم۔فقرہ۔خدا ہی یہ آفت ٹالے تو ٹلے۔

آفت ٹوٹنا۔آفت توڑنا کا لازم۔فقرہ۔یہ آفت تو دلّی ہی پر ٹوٹ

پڑی ہی کہ کوئی مسلمانون کو نوکر نہین رکھتا۔(عود ہندی)

آفت جان۔نمبر(۱) جان کا دشمن۔جان کا عذاب۔قلق ؎

تیغ کی چال آفتِ جان ہی۔صاف رفتارِ نازِ خوبان ہی۔آتش ؎

آفت جان سامنا اُسکا ہی انسان کے لیے۔خوبصورت جسکو کہتے

ہین وہ عزرائیل ہی۔

نمبر(۲) مجازاً معشوق۔ناسخ ؎ روتے روتے جو مری بیٹھ چلی

ہین آنکھین۔کیا مرے پاس سے اے آفت جان اُٹھتا ہی۔

آفت جان پر آنا۔دیکھو آفت آنا۔نمبر ۱ داغ ؎ آئیگی اسی

جان پر آفت ہو کسی کی۔ہم اپنے ہی سر لین گے مصیبت ہو کسی کی۔

آفت جان پر لینا۔دُکھ سہنا۔مصیبت گوارا کرنا۔ظفر ؎

وہ دلبر آفت جان ہی دل اُسکو دون تو کیونکر دون۔اک آفت مین

جو اپنی جان پر لون کسطرح سے لون۔

آفت جوتنا۔ہنگامہ برپا کرنا۔فقرہ۔شریر لڑکے تو چھٹّی پاتے ہی

آفت جوت دیتے ہین۔یہ محاورہ فصحا کے استعمال مین کم ہی۔

آفت جھیلنا۔صدمون اور بلاؤن کا برداشت کرنا۔رند ؎

دن تو مر مر کے کٹا ہجر مین اُسکے اے رند۔جھیلنی ہی ابھی آفت

شب تنہائی کی۔سحر ؎ ہماری جان نے گن گن کے آفتین جھیلین

شب فراق مین روزِ شمار دیکھ چکے۔

آفت خیز۔جس مقام سے آفت اُٹھے۔(یہان امر نے اسم سے

مل کر ظرف کے معنی دیے ہین) آتش ؎ منزل مقصود تک اللہ پہنچائے

ہمین۔وقت شب ہی ابر ہی صحرا اے آفت خیز ہے۔وزیر ؎ کیا یہ خانہ

مرا پُر ہول و آفت خیز ہی۔افعیٔ شام جدائی کا بنا ہی من چراغ۔

آفت دکھانا۔ظش۔بلا اور مصیبت سے دوچار کرنا۔رند ؎

آفت ہجر دکھاتا ہی رہا وصل کے بعد۔کب یہ عادت تری او چرخِ

ستمگار نہ تھی۔ناسخ ؎ آفتین دکھلائین بیتابی نے کیا کیا عشق

مین۔کیون نہ مین حسرت سے دیکھون کور مادرزاد کو۔

آفت دیکھنا۔لازم۔ذوق ؎ نہ دیکھ لی کیسی کیسی آفت جہان

مین ہم نے تمہارے باعث۔اور آگے کیا کیا غم والم ہم تمہاری دولت

نہ دیکھ لینگے۔کیف ؎ خاک ہو تا جلکے مرتا لاکھ آفت دیکھتا۔

کوئی صورت ایسی ہوتی اُنکی صورت دیکھتا۔

آفت ڈالنا۔قہر توڑنا۔مصیبت مین گرفتار کرنا۔رشک ؎

عجب صدمے مین ہون اے رشک جب سے اُنکو دیکھا ہی۔نہ ڈالے

چرخ یہ آفت کسی دشمن سے دشمن پر۔

آفت ڈھانا۔قیامت برپا کرنا۔ستم توڑنا۔صبا ؎ تیری رفتار نے

کس روز نہ آفت ڈھائی۔پاؤن آکر نہ پڑا فتنۂ محشر کس دن۔اسیر ؎

جوانی مین کیا کیا نہ ڈھاؤگے آفت۔ابھی سے ہین باتین قیامت تمہاری

آفت رسیدہ - مصیبت مین گرفتار - درد ؎ مژگان تر ہون
یا رگِ تاک بریدہ ہون - جو کچھ کہ ہون سو ہون غرض آفت رسیدہ ہون ؎
اے داغ جسکے واسطے روز جزا بنا - وہ کون ہی وہ مین ہی تو آفت رسیدہ ہون
آفت روزگار نمبر(۱) قہر و بلاے زمانہ - بیشتر اسکا استعمال معشوق کی نسبت ہوتا ہے
داغ ؎ آفت روزگار جب تم ہو - شکوۂ روزگار کون کری - اور آفت دوران
آفت زمانہ بہی ہی - رشک ؎ کون ہی صدمۂ دوران و رمد سے خالی - گردشِ چشم کا
عشق آفت دوران نکلا - میر ؎ جہان کو فتنے سے خالی کبہی نہین پایا - ہمارے
وقت مین تو آفت زمانہ ہوا -

نمبر(۲) مفسد - فتنہ پرداز - فقرہ - یہ ایک ہی آفت روزگار ہی اسکا شریکِ صحبت
ہونا اچھا نہین - قلق ؎ چند ہم صحبتین تہین آفت دہر - مکر مین بدبلا فریب مین قہر -
آفت زدہ - دیکہو آفت رسیدہ - بحر ؎ کسی آفت زدہ کو پوچھتا ہی کون عالم مین بحر گلچین
کوئی پرسان نہین برگ خزانی کا - نسیم ؎ بہت اچھی نہایت خوب گزری - ابہی آفت و نکبا پوچھنا کیا
آفت سر پر ڈالنا - دیکہو آفت ڈالنا - رند ؎ ڈالی کیون سر پہ ترے کوہکنی کی
آفت - پیار کرتی نہین شیرین تجھے فرہاد ابہی - جرات ؎ نہ اُس بیرحم سے ملتے تو
کیون ہم خاک مین ملتے - خرابی ہی یہ از خود آفت اپنے سر پہ ڈالی ہی -
آفت سر پر لینا مصیبت مول لینا - بلا مین پڑنا - بحر ؎ مین اس دلکا ساتھی
نہین ہم عاشقی مین - بلا میری لے سر پہ آفت کیسی - داغ ؎ اپنے سر کوئی بہی لیتا ہی
پرائی آفت - طور آگاہ نہ تہا اس سے کہ جلجاؤنگا -
آفت سر پہ ہونا مصیبت اور تکلیف مین گرفتار ہونا - خلیل ؎ اُفتادگی نے
جادہ صحرا کا بنایا ہی - ہر شخص کے پاؤنسے سر پر مرے آفت ہی -
آفت سر سے ٹالنا - دیکہو آفت ٹالنا - صبا ؎ زلفونکے پھندونسے نکلے - ٹالی سر سے آفت کیسی

آفت سر سے ٹلنا - لازم - فقرہ - خدا خدا کرکے یہ آفت سر سے
ٹلی ہی - اور سر کی آفت ٹلنا بہی ہی - بحر ؎ ٹلگئی غیر کے سر پہ مرے سر
کی آفت - میرے آڑے بخدا میری وفائین آئین -
آفت سہنا - صدمے اور دُکہ کا تحمل کرنا - نسیم ؎ سہنی پڑی ہین
مجھکو بڑی آفتین نسیم - عاشق ہوا ہون ایک بتِ خرد سال کا -
آفت سے چُھڑانا - مبتلاے مصیبت کو مصیبت سے بچانا - فقرہ - بڑے
پامرد ہین جو اپنی جان پھنسا کر دوسرے کو آفت سے چھڑاتے ہین -
آفت سے چھوٹنا - لازم - فقرہ - روزگار گیا تو گیا روز کی آفت سے تو چھوٹے
آفت طلب - خلش - بلا و مصیبت کا خواستگار - آتش ؎
ایک مدت سے ہون آفت طلب اے گردشِ چرخ - کوئی معشوق مجھے
آگ بگولا دکہلا - رشک ؎ محو خط عارض و رخسار ہین آفت طلب
زلزلہ درکار ہی سورج گھن درکار ہی -
آفت کا - بیحد - بے انتہا - صبا ؎ آفت کا زور ضعف پکڑتا
ہی ہجر مین - انسان تو کیا ہی دیو بچھڑتا ہی ہجر مین - داغ ؎ قیامت کی
خلش آفت کی کاوش قہر کی سوزش - مرے دل مین تری حسرت ہی یا
کانٹا ہی چھالے مین -
آفت کا بنا ہوا - سراپا شوخی اور چالاکی -
آفت کا پرکالہ - نمبر(۱) بلاے روزگار - سراپا آفت - ہمہ تن شرارت
جان صاحب ؎ نہ تم آتی سی ہٹ پر جاؤ اس لڑکی کی اے مرزا -
یہ آفت کی ہی پرکالہ یہ شر کرنے کی بانی ہی -
نمبر(۲) ذہین - ذکی - زود فہم - فقرہ - وہ ایک ہی آفت کا پرکالہ

ہی فوراً بات کی تہ کو پہنچ جاتا ہی - اور معشوق کو بھی کہتے ہین - مصحفیؒ
عجب آفت کا پرکالہ ہی جسکو دل دیا ہمنی - کہ دل لیتی ہی ظالم ہو گیا ہی جانکا دشمن

آفت کا ٹکڑا - دیکھو آفت کا پرکالہ - غالبؒ مین اور اک آفت کا
ٹکڑا وہ دلِ وحشی کہ ہی - عافیت کا دشمن اور آوارگی کا آشنا - بحرؒ
مقدر نے دیا ہی ہاتھہ مین کاسہ ہلاکت کا - گدا ہون اوس پری پیکر کا
جو ٹکڑا ہی آفت کا - میر حسنؒ قد و قامت آفت کا ٹکڑا اتمام - قیامت
کرے جسکو جہک کر سلام -

آفت کا گہر - جہان بلا اور مصیبتون کا ہجوم ہو - بحرؒ خانۂ یار
گہر آفت کا ہی اے رہگیر و - جسم پر سائہ دیوار نہ آنے پائے -

آفت کا مارا - دیکھو آفت رسیدہ - فقرہ - تنخواہین دس دس مہینے
کی چڑہی ہین جو کوئی آفت کا مارا جا پڑے تو اُسکی بری گت بنے -

آفت کا نمونہ - آفت کا پتا دینے والا - رشکؒ قد قیامت
ہی نگر قہر ہے انداز نگاہ - دین خدا نے تجھے آفت کا نمونا آنکھین -

آفت کی پُڑیا - نمبر (۱) عیارہ - دغاباز - فقرہ - یہ بڑہیا آفت
کی پُڑیا ہے -

نمبر (۲) شریر بچہ - فقرہ - ذراسی ڈیل پر نہ جاؤ یہ لڑکی آفت کی پُڑیا ہی -

آفت کی پوٹ - دیکھو آفت کی پُڑیا -

آفت کی چیز - عیار - چالاک -

آفت کے لوگ - چالاک اور عیار آدمی - کیفؒ اے کیف
نہ لگ چلنا خوبان ستمگر سے - باتین ہین غضب انکی یہ لوگ ہین آفت کے -

آفت گزرنا - آفت پڑنا - مگر اسقدر فرق ہی کہ آفت گزرنا مین زمانہ
گزشتہ ملحوظ ہوتا ہی - اسیرؒ سر فرہاد پر آفت جو جبل مین گزری -
خبر اُسکی دل شیرین کو محل مین گزری -

آفت لانا - بلا مین پھنسانا - ستم توڑنا - غضب ڈہانا - قلقؒ
عزت اپنی گنوایا چاہتی ہو - آفت اور ون پہ لایا چاہتی ہو - میرؒ
عشق کیا کیا آفتین لاتا رہا - آخراب دوری مین جی جاتا رہا - بحرؒ
تیری طفلی سے تو نازل ہی بلا جانو پر - دیکھین لاتی ہی جوانی تری آفت کیسی -

آفت مچانا - شرارت کرنا - شور مچانا - فقرہ - بچہ کیا ہی بہونچال ہی
دو گھڑی مین کیسی آفت مچادی -

آفت مول لینا - جان بوجھکے مصیبت مین پڑنا - فقرہ - اس نادہند
بدمعاملہ کے ہاتھ مال بیچ کر کون آفت مول لے -

آفت مین آجانا - مصیبت مین پڑجانا - ظفرؒ دل و جان عشق کے ہاتھون جو آجاتے
ہین آفت مین - تو عاشق کو مصیبت پر مصیبت دونی ہوتی ہی -

آفت مین پڑنا - بلا مین گہرنا - مصیبت مین پہنسنا - بحرؒ یہ دل ہی تو آفت مین
پڑتے رہینگے - یونہین ایڑیان ہم رگڑتے رہینگے - رندؒ بت سے مطلب
تہا نہ کچھ کام تہا الفت سے ہمین - دفعتاً پڑ گئے آفت مین خدایا کیسے -

آفت مین پھنسانا - مصیبت مین ڈالنا - فقرہ - اُسی کی بدچلنی نے تو سارے
گہر کو آفت مین پہنسایا ہی -

آفت مین پھنسنا - لازم - اسیرؒ پہنس گیا ہی تو جو آفت مین تو گہبراتا ہی کیون
غمزے کرتی ہی یہ دنیا ناز معشوقانہ ہی - صباؒ جورِ گلچین عشقِ گُل خوف خزان
ایذائے خار - لاکھ آفت مین پہنسی ہی ایک جانِ عندلیب -

آفت مین ڈالنا - آفت مین پہنسانا - اسیرؒ آفت مین ڈالا ہی فراق یار نے ہمکو

تڑپتے ہین سسکتے ہین نہ مرتے ہین نہ جیتے ہین۔

آفت مین گھر جانا۔ بہت سی مصیبتون مین مبتلا ہونا۔ رشک ۵ عشق کی شرمین پڑے فرقت کی آفت مین گھرے۔ ہم ہوئے تھے تیرے گرویدہ شرافت دیکھکر۔ نواب مرزا شوق ۵ گھر گئی آکے کیسی آفت مین۔ پڑ گئی جان کس مصیبت مین۔

آفت نازل رہنا مصیبتین آتی رہنا۔ فقرہ۔ وہان ہر روز ایسی ہی آفتین نازل رہتی ہین

آفت نازل ہونا مصیبت پڑنا۔ ناسخ ۵ جہانمین تیرہ دل جو ہین وہی بیرنج رہتے ہین۔ کہ نازل ہوتی ہی آفت ہوا کی شمع روشن پر۔

آفت نصیب ستمکش مصیبت زدہ۔ رشک ۵ وحشت مین سنگسار ہوا یہ دعا یہ ہی۔ آفت نصیب اے سرشوریدہ تو رہی۔ ۵ گیا جب داغ مقتل مین کہا خوش ہو کے قاتل نے۔ مرا آفت نصیب آیا مرا ایذا طلب آیا۔

آفتین ٹوٹ ٹوٹ کر آنا۔ بہت سی بلائین مصیبتین نازل ہونا۔ داغ ۵ آئینگی ٹوٹ ٹوٹ کے قاصد پر آفتین۔ غافل ادہر اُدہر ہی ذرا دیکھتا چلے۔

آفاق طیش ع۔ افق کی جمع کنارہائے آسمان مطالع آفتاب۔ مجازاً دنیا جہان۔ ناسخ ۵ کسطرح سیح ہی نہ خورشید کو حجبت ہو جائے۔ تجھسا آفاق مین جب ماہ لقا پیدا ہو۔ آتش ۵ ظرف پیدا کر جو چاہے شہرۂ آفاق ہو۔ نام اک عالم مین چینی نے کیا فغفور کا۔

آفتاب۔ ف۔ مذکر۔ شمس ع۔ سورج۔ ھ۔

صفات آفتاب

احمر (سرخ)۔ اسیر ۵ تیرے حضور رنگ بدلتا ہی شرم سے۔ احمر سحر کو شام کو ہی اصفر آفتاب

انور۔ منور۔ منیر۔ برق ۵ مہر انور ہی روے صاف نہین متفق ہے جہان خلاف نہین۔ ولہ ۵ گردن پرنور سے ہوگا گریبان کو کمال ماہ نو نہر منور سے قمر ہو جائگا۔ مومن ۵ صبح سے تا شام جون مہر منیر۔ دمبدم رنگ رُخ وحالت تغیر۔

تابان۔ آتش ۵ یاد دلواتی ہی فصل گل مے انگور کو۔ تاک خشک اے پرتو خورشید تابان سبز ہو۔

جہانتاب۔ عالمتاب۔ میر ۵ اک روز بے نقاب ہوا تھا وہ صبح کو۔ ابتک ہی آفتاب جہانتاب پر زوال۔ غالب ۵ صبحدم دروازۂ خاور کھلا۔ مہر عالمتاب کا منظر کھلا۔

جہانگیر۔ سودا ۵ وہ معرکے یون اُس سے تھے جون لشکر خفّاش ہو معرکہ پرواز بخورشید جہانگیر۔

درخشان۔ بحر ۵ چشم تحقیر سے دیکھا نہ کسی کی جانب۔ ذرّے ذرّے کو مین خورشید درخشان سمجھا۔

ذرہ پرور۔ آتش ۵ حال پر اپنے توجہ کی نظر تہی جن دنون۔ آفتاب ذرہ پرور جلوۂ جانانہ تھا۔

روسیاہ۔ میر ۵ شام شب وصال ہوئی یان کہ اُس طرف۔ ہونے لگا طلوع ہی خورشید روسیاہ۔

زرد۔ اصفر۔ رشک ۵ شاید گیا فلک تک اثر تیرے عشق کا۔ ہی جرم آفتاب جو اے رشک ماہ زرد۔

اصفر کی مثال احمر مین دیکھو۔

طلائی۔ برق ۵ رنگت مثال مہر طلائی ہی جسم کی۔ گل کی طرح جدا ترے ہاتھون سے زر نہین۔

نورانی۔ برق ۵ کہان خورشید نورانی کہان رخسار لاثانی۔ شرف ہی تیرے پرتو سے لب لعلین کو لالون پر۔

آتشین دل۔ انجم سوز۔ بلند اختر۔ پاک گوہر۔ تازہ رو۔

ـــ

۵ دیکھو حاشیہ صفات وتشبیہات آب قسم دوم۔

تنہاگرد-جہان آرا-صبح آرا-عالم سوز-فلک سیر-گیتی پرور-

تشبیہات واستعارات

آتش-ذوق ؎ آتش خورشید سے دیکھا نہین اُٹھتے دہوان
آکھڑے ہو بام پر تم بال سکھلاتے ہوئے-

آئینہ-آتش ؎ خط کے یہ رونگٹے نہین رخسار یار پر-بال آگئے
ہین آئینۂ آفتاب مین-

اُجاغ (چولہا)-ناسخ ؎ دانۂ انجم جیا بلبلیا ہی ہر صبح آسمان-گرم رہتا ہی عبث
دن بہر اُجاغ آفتاب-

باغ-گلزار-وزیر ؎ سیر کرتا ہی دل پُرداغ کی وہ رشک مہر-ہی بجا
کہیے اگر اب اُسکو باغ آفتاب-برق ؎ کھلائے داغ ہجر ہی قابل
ہین دید کے-دیکھا ہی کسنے آنکہ سے گلزار آفتاب-

بیضہ-اسیر ؎ آنے کب دیتا ہی مرغ نامہ برہم تک فلک-بیضۂ
خورشید کو پوچھا تو گندہ کہدیا-

پنجہ-ناسخ ؎ کھلگئی ہی جیسے مٹھی پنجۂ خورشید کی-اسقدر پُرنور ہین
اُس فتنہ گر کی اُنگلیان-

پہاہا-صبا ؎ خدا کیواسطے جام شراب لاساقی-جگر کے داغ پہ
رکھ آفتاب کا پہاہا-

پیالہ-قدح-کاسہ-وزیر ؎ ہی آفتاب پیالہ فرشتہ خو ساقی-
خُم فلک ہی سبوئے شراب خانۂ عشق-آتش ؎ بیخود ہوئے نہ رند
چڑہا کر خم وسبو-جگر مین چرخ ہی قدح آفتاب سے-صبا ؎ اُسکے روئے
آتشین کے عشق کا یہ جوش ہی-کاسۂ خورشید بنتا ہی حباب شیر صبح-

تیغ-میر ؎ ہی کشیدہ جیسے تیغ آفتاب-میان مین رہتی نہین شمشیر یار
اسیر ؎ گہر سے جب اپنے وہ نکلا مثل تیغ آفتاب-صاف مطلع ہوگیا
میدان خالی ہوگیا-

جام-ساغر-آتش ؎ حیف ہی بے نشہ اس میخانے مین انسان
رہی-روز وشب جام مہ وخورشید یان گردش مین ہی-وزیر ؎ جس
بزم مین ہی شیشۂ فلک ساغر آفتاب-پہنچا وہان مین نشۂ مے کی ترنگ سے-

چتر-میر ؎ تجھپہ ظل اللہ کا اطلاق شاہا راست ہی-چتر ہی خورشید
تیرا چرخ تیرا سائبان-

چراغ-اسیر ؎ اے شمع حسن تیرے فروغ جمال سے-گل آفتاب
کا ہی چراغ آسمان پر-

چشم-برق ؎ تیری پرچھائین وہ بے مثل جہان ہوتی ہی-چشم
خورشید بہی جسکو نگران ہوتی ہی-

چشمہ-ناسخ ؎ تیرے رخسار عرق آلود سے نسبت ہی کیا-
ایک قطرہ چشمۂ مہر درخشان مین نہین-

چہرہ-رُخ-رشک ؎ تیرے عکس جبین تابان سے-چہرۂ آفتاب
روشن ہی-ولہ ؎ آثار داغ دل ہین رُخ آفتاب مین-چاک سحر کسی
کا مگر چاک جیب ہی-

خال-ناسخ ؎ تیرے آگے نظر آتا ہی یہ خورشید سیاہ-کہ مری عقل
مین جز خال لب بام نہین-

خشت زر-اسیر ؎ کیا کہیے منزلت ترے قصر بلند کی-مہتاب
خشت سیم ہے خشت زر آفتاب-

خنجر-اسیرؔ ہین جو روشن طبع کب لیتے ہین وہ احسان غیر-خنجر خورشید کو سنگِ فسان سے کیا غرض-

دستار-اسیرؔ دوچار رند ہم سے جو محشر مین آگئے-دستار آفتاب قیامت اُچھل گئی-

دست رعشہ دار-دست سائل-اسیرؔ سمجھے یہ آفتاب کو مستی مین دیکھکر-ہی دست رعشہ دار کسی بادہ نوش کا-سوداؔ خورشید دست سائل ہوجاے آسمان پر-تیری علوئے ہمت جسوقت زرفشان ہو

دیدہ-مومنؔ سرمۂ دیدۂ خورشید ہون مین-خاک مین کسنے ملایا مجھکو-

رخسار-ناسخؔ بیخودی مین دیکھکر خورشید کو کھتا ہون روز آج ہی رخسار جانان کا نظارا ہوگیا-

زر-اسیرؔ زرگر کا تیرے ہاتھ جو پہنچے سپہر تک-زیور بنا کے لائے زرِ آفتاب کا-مومنؔ اے فلک دلکو داغ کرتی ہی-زرخورشید کی درخشانی-

زر دیتا-آتشؔ غم نہین گو اے فلک رتبہ ہی مجھکو خار کا-آفتاب اک زر دیتا ہی مرے گلزار کا-

زنبور-آتشؔ نیش سے لگتے ہین ہجر یار مین تارشعاع-آسمان نیلگون چھتا ہی زنبور آفتاب-

سان-ناسخؔ اُس بُت کو آفتاب پرستی بہانہ ہی-تیغ نگہ کو چاہیے سان آفتاب کی-

سپر-میرؔ کرے نیزہ بازی یہ آہ سحر-کہ خورشید کی پھوٹ جاوے سپر-

شرارہ-ناسخؔ بے ثباتی جو ہوئی عالم کی ثابت اے فلک-آفتاب اپنی نظر مین اک شرارہ ہوگیا-

شمع-رشکؔ ہجر کی رات چاہیے اے چرخ-دن کو ہی شمع آفتاب عبث-

صفحہ-ناسخؔ خوب سا دیکھا جو مینے صفحہ خورشید کو-صاف ہی تصویر یہ میرے دلِ بیتاب کی-

عقیق-منیرؔ خورشید پائمال ہو دورِ شراب مین-پس جاے گردشون سے عقیق آفتاب کا-

غزال-بحرؔ اپنے کوٹھے پر چڑھا دنکو جو وہ صیاد خلق-آسمان پر چوکڑی بھولا غزال آفتاب-

فرد-اسیرؔ حق تو یہ ہی کہ ترے صفحۂ عارض کے حضور-فرد خورشید کو بھی خارج دفتر پایا-

قرص-ناسخؔ ساغرمے جلوہ گر ہی مثل قرص آفتاب-خشک اپنا زاہدو دامان تر ہو جائیگا-

قندیل-اسیرؔ قندیل کی شبیہ بنا ہے سپہر پر-تا آئے تیرے کعبۂ ابرو مین آفتاب-

کرمک شب تاب-ناسخؔ جلوہ گاہ اُسکا ازل سے یہ دل بیتاب ہی-جسکے آگے آفتاب اک کرمکِ شب تاب ہی-

کلاہ-صباؔ ہی اپنے داغ پرانگی نقاب کا پہاہا-نمونہ ہی کلۂ آفتاب کا پہاہا-

گرداب-ناسخؔ جلوۂ رخسار جانان سے ہی گرداب آفتاب-

ہو گئے خط شعاعی سے زیاد انوار موج-

گردۂ نان-نان-ناسخ (رباعی) ؎ ہی روز ازل سے دانہ زد یہ دوران- کیا خاک ہو سیر کوئی اسکا نہان-خورشید کو دیکھو آسمان کو دیکھو- اتنے بڑے خوان مین ہی ایک گردۂ نان- ولہ ؎ نان خورشید تو ہر صبح دکھاتا ہی کسے-مجکو گردون ترے تنور سے کچھ کام نہین

گُل-ناسخ ؎ ہوتے ہین روز اُس گل بے خار کے حضور-تارِ شعاع خار گل آفتاب مین-

مجمر-برق ؎ خال روئے آتشین کو دیکھکر کہتی ہی خلق-تارے ہین اسپند اسے مہتاب مجمر آفتاب-

نقاب-ناسخ ؎ کسکو ہمارے یار کے نظارے کی ہی تاب-خورشید جسکو کہتے ہین اُسکی نقاب ہی-

آتش ہدیو د ؏ -افسر یاقوت-بیضۂ زرین-تاجِ زر-تُرنج-جام زر جام مسیحا-چتر زرین-چراغ عالم افروز-خسرو انجم- دائرہ-زرین بالغ زرین سپر-شاہ خاور-شاہ مغرب-شُعلہ-طاسِ زر-قبۂ زرین-قرصِ زر-گوے-لالہ-لعل-مردمک مشعل-یاقوت-

آفتاب-نمبر (۲) ظلش-دہوپ-وزیر ؎ چہرے پہ تیرے آئین تری کیون ہون سیاہ-ہوتا ہی آفتاب سے کالا ہرن کا رنگ-ظفر ؎ یہ عمر ہمنے بسر سب شراب مین کی ہی-سفید ریش نہین آفتاب مین کی ہی-

نمبر (۳) (عمدہ صفات مین) مشہور-کامل-بلند رتبہ-کیف ؎ تعریف کس زبان سے کرین مغبچون کی ہم-اے کیف آفتاب ہی یہ خاندان تمام

فقرہ بمولانا فضل الرحمن صاحب کا کیا کہنا ہی وہ آج آفتاب ہین-

نمبر (۴) نخش شراب آتش ؎ کھلی ہی چاندنی مے پیجیے تو موقع ہی-طلوع ماہ ہے اور آفتاب شیشی مین-گلزار نسیم ؎ ساقی قدح شراب بدیدے-مہتاب مین آفتاب دیدے-

نمبر (۵) معشوق-خوبصورت-صبا ؎ ہچکی لگی ہی دہیان مین اک آفتاب کے-کیونکر گلے سے گھونٹ اُتارین شراب کے ؎ آتش شب فراق مین پوچھو نگا ماہ سی-یہ داغ ہی دیا ہوا کس آفتاب کا-

نمبر (۶) گنجفے کی چھٹی بازی کا پہلا ورق جس سے دن کو کھیل شروع ہوتا ہی-ہلال ؎ گنجفے کا شوق ہو تجھکو جو اے خورشید رو-آفتاب آسمان آئے بجائے آفتاب مصحفی ؎ آیا تو جسکے ہاتھ گیا جیت وہ صنم-بازی ہو گنجفے کی فزون آفتاب سے-

آفتاب برآمد ہونا-نمبر (۱) سورج نکلنا-صبح ہونا-سحر ؎ اے آفتاب محشر اب جلد ہو برآمد-ڈیوڑہی پہ منتظر ہی شور نشور تیرا-

نمبر (۲) گنجفے مین آفتاب کا دوسرے پتے کے ساتھ پہنکا جانا-جس سے کھیل شروع ہوتا ہی اوسوقت کہتے ہین کہ آفتاب برآمد-

آفتاب بلند ہونا-سورج کا اُفق سے اونچا ہونا-ظفر ؎ سمند ناز پہ تو ہو جو مہ رکاب بلند-تو شرم سے ہو گردون پہ آفتاب بلند-

آفتاب بنا دینا-مرتبہ بلند کرنا-فقرہ-قطرے کو دریا ذرّے کو آفتاب بنا دیا-

آفتاب پرست-سورج پوجنے والا-ظفر ؎ پہر آفتاب کو دیکھین نہ آفتاب پرست-ظفر جو یار کے رخسار آتشین کو تکین-

غالب ؎ ہر ایک ذرۂ عاشق ہی آفتاب پرست-گئی نہ خاک ہوے

؏ ؎ دیکھو حاشیہ صفات و تشبیہات آب قسم دوم-

پر ہوائے جلوہ ناز - اور فارسی مین سورج مکھی (پہول) اور گرگٹ کو بھی کہتے ہین (برہان جامع)

آفتاب چھپ جانا - نمبر (۱) سورج ڈوبنا - کیف ؎ اندہیر ہو نہان اگر آنکھون سے جام ہو - چھپ جائے آفتاب تو کیونکر نہ شام ہو -

نمبر (۲) بدلی یا غبار کا سورج پر آجانا - ظفر ؎ دود جگر مین دیکھو شعلے کو آہ کے - اگر چھپا ہی ابر کے دامان مین آفتاب -

آفتاب حشر - جو سورج قیامت کے دن نکلیگا - وزیر ؎ تر دامن اسقدر ہون کہ ای آفتاب حشر - سایہ مرا خجل کرے ابر بہار کو - آتش ؎ ای آفتاب محشر آنکھون سے گر گیا تو منہ پہیر تا جدہر سے پہر مین اُدہر نکرتا - رشک ؎ بغیر یار یہی دن ورز حشر ای ساقی - ہی آفتاب قیامت مرے حضور شراب -

آفتاب ڈوب جانا - سورج کا غروب ہوجانا - وزیر ؎ لگایا غوطہ جو اُس مہر وش نے دریا مین - تو لوگ کہنے لگے آفتاب ڈوب گیا -

آفتاب ڈہلنا - آفتاب کا وسط آسمان سے مغرب کیطرف جہکنا - دن کا زوال شروع ہونا - رشک ؎ جب آفتاب ڈہلا شام زلف یاد آئی - ہمارے روز مصیبت نے یہ نکالی رات -

آفتاب سر آنا - دوپہر ہونا - اختر شاہ اودھ ؎ سر پہ جب آفتاب آتا تہا - پاؤن مین سایہ لپٹا جاتا تہا -

آفتاب شام - سورج جب قریب غروب ہو - ناسخ ؎ تو نظر آتا نہین لیکن منور بام ہی - جلوہ تیرا بھی برنگ آفتاب شام ہی -

آفتاب غروب ہونا - سورج کا چھپ جانا - شام ہونا - وزیر ؎ تارے نمود ہون جو غروب آفتاب ہو - آنسو بہین کہی جو ہو ساغر شراب کا -

صبا ؎ اسی مین ہوگا مرا آفتاب عمر غروب - کوئی گہڑی جو شب انتظار باقی ہی -

آفتاب کا ایک نیزے پر یا سوا نیزے پر آنا - قیامت آنا - آثار قیامت سے ہی کہ آفتاب اُس دن زمین سے سوا نیزے کے فاصلے پر ہوگا - ظفر ؎ حق مین پروانون کے تہا اک نیزے پر خورشید حشر - شمع کے سر پر جو شعلہ ای ظفر پیدا ہوا - وزیر ؎ مجھے وہ طفل بازیگر قیامت یاد آئیگا - سوا نیزے پہ جب دیکھونگا مین خورشید محشر کو -

آفتاب کا طلوع کرنا - آفتاب برآمد ہونا - انشا ؎ بوقت صبح ہوین نشۂ شراب طلوع - کہ جیسے شرق سے کرتا ہی آفتاب طلوع - اور آفتاب طلوع ہونا اسکا لازم ہی اور اس جگہہ طلوع بمعنی طالع ہی -

آفتاب کا مغرب سے نکلنا - قیامت کے آثار کبرے مین سے ہی - ع؎ صبا ؎ وہ مست ہین ادہر تو رکہتے نہین ہین ساغر - مغرب سے ہان نمایان حبب آفتاب ہوگا -

آفتاب گرم یا تیز ہونا - دہوپ تیز ہونا - دوپہر کا وقت ہونا - خلیل ؎ یار مین شوخی شباب نہین - ابتلک گرم آفتاب نہین - ظفر ؎ گرمی ہی کیون سوا ترے چہرے کی زیر زلف - ہوتا ہی آفتاب کہان وقت شام تیز -

آفتاب لب بام - آفتاب قریب غروب - اور کنایۃً ہر چیز قریب زوال اسی وجہ سے سن رسیدہ آدمی کو بھی کہتے ہین - بحر ؎ حسین ہین کلہ

ع؎ شرع اسلام کی رو سے قرب زمان قیامت مین ایکدن آفتاب مغرب کیطرف سے نکلیگا چاند کے ساتھ اور چوتھائی آسمان تک آکر پہر جائیگا بعد اُسکے پہر بدستور سابق مشرق سے طلوع کیا کرے گا -

نقرہ باف پر مغرور- وہ آفتاب لب بام ہی خیال نہین **خلیل** ؎ خط سے حسن اُسکا
ہی قریب زوال - اب لب بام آفتاب ہی یہ -

اور آفتاب بام اور آفتاب بر سر دیوار بھی اسی معنی مین کہا گیا ہی - **رند** ؎ ظش
ہم آفتاب بام ہین یا ہین چراغ صبح - کیا اعتبار شام گئے یا سحر گئے **بحر** ؎ ظش
جب سفیدی آئی سر پر کیا بھروسا زیست کا - بحر اب ہم آفتاب بر سر دیوار ہین -

آفتاب نکلنا - نمبر(۱) دیکھو آفتاب برآمد ہونا نمبر ۱ - **اسیر** ؎ تارے
چھپین آفتاب نکلے - خاطر کی ہوس شتاب نکلے - **درد** ؎ شب گزری اور
آفتاب نکلا - تو گھر سے بھلا شتاب نکلا -

نمبر(۲) غبار اور بدلی کا آفتاب کے مُنھ سے ہٹ جانا - **رند** ؎ زلفون سے
اُسکا روے منور عیان نہین - ابر سیہ کو چیر کے نکلا ہی آفتاب -

آفتابہ - ف - مذکر - ایک وضع کا لوٹا ہی جسکے پیچھے گرفت کیواسطے دستگی لگی ہوتی
ہی اور مُنھ پر سرپوش ہوتا ہی اُس سے اکثر مُنھ ہاتھ دہوتے ہین - **ناسخ** ؎
ماہ کامل تیرے مُنھ دہونیکی ہی سیلابچی - آفتاب اِی ماہ تابان آفتابا ہوگیا -

آفتابی - مونث - نمبر(۱) ایک قسم کی آتشبازی جسکے چھوٹتے ہی دہوپ
سی پھیلجاتی ہی جیسے ماہتابی چھوڑنے سے چاندنی سی چھٹک جاتی ہی
بحر ؎ جب کبھی بام پر اُسکا رُخ تابان چمکا - آفتابی سی لگی چھوٹنے مہتابی سے
نمبر(۲) ماہی مراتب مین چاندی سونے کا ایک دائرہ ہوتا ہی جسمین ایک ڈنڈی
لگی ہوتی ہی اور بادشاہون کے جلوس مین سواری کے ساتھ ہوتا ہی اُسکا سایہ
چتر کیطرح سر پر پڑتا ہی - **ذوق** ؎ وہ آفتابی اُسکی خجل جس سے آفتاب -
وہ چتر اُسکا جس سے نہو ہمسر آسمان -
نمبر(۳) دہوپ کھایا ہوا - (صفت مین آتا ہی) جیسے آفتابی گلقند - یا دہوپ کا
مارا ہوا یعنی داغدار شکستہ رنگ جیسے سیب آفتابی -
نمبر(۴) گول - مدور - جیسے آفتابی دائرہ - آفتابی چہرہ -
نمبر(۵) امرا کے مکانات مین ایک بلند مقام ماہتابی کیطرح ہوتا ہی - **شعور**
؎ چلے آتے ہین کثرت سے جو مرغ نامہ بر بہیم - بنی ہی آفتابی یار کی چھتری
کبوتر کی -
نمبر(۶) ایک قسم کی چھوٹی سی پنکھیا طاوس کی کُھلی ہوئی دم سے مشابہ جس سے
چہرے کی دہوپ بچاتے اور کبھی پنکھے کیطرح جھلتے بھی ہین اور اُسے سورج مُکھی
بھی کہتے ہین - **ناسخ** ؎ رشک سے تا نہ آفتاب جلے - اسلیے حائل آفتابی ہی
اسیر ؎ ہون وہ مجرم دہوپ مین بیٹھا تو سایے کے لیئے - آفتاب اکر
فلک سے آفتابی ہوگیا - **ظفر** ؎ دیکھکر اُس مہ کو وقت بیحجابی آفتاب -
ہوگیا مُنھ پر بجائے آفتابی آفتاب -
نمبر(۷) ایک قسم کی ڈہال جو سرخ رنگ ہوتی ہی - **ظفر** ؎ وہ ہلال بروا گر
چمکائے تیغ مغربی - نکلے مشرق سے لیے وان آفتابی آفتاب -

آفتابی چہرہ - گول چہرہ - چہرے کی دو قسمین ہین - دوسرے کو کتابی
چہرہ کہتے ہین جو ذرالنبا ہوتا ہی -

آفتابی دائرہ - گول دائرہ - خوشنویسون نے دو قسم کے دائرے
خط نستعلیق مین قرار دیے ہین - دوسرے کو بیضاوی کہتے ہین جسمین
ذرا لنبا پن ہوتا ہی اگر اُسکے اوپر ایک حلقہ کھینچدین تو انڈے کی شکل ہو جائے -

آفریدگار - ف - خالق - ع - پیدا کرنیوالا -

آفریدہ ظش - ف - آفریدن مصدر کا مفعول - پیدا کیا گیا - **ظفر** ؎ -
بندۂ خدا کا کون وہ خاص آفریدہ ہی - پشت فلک سلام کو جسکے خمیدہ ہی

داغ؎ سروسہی ہون اور نہ شاخ خمیدہ ہون - تسلیم و راستی کے لیے آفریدہ ہون -

آفرینش - ف - مونث - آفریدن سے حاصل مصدر -

نمبر(۱) پیدائش - **قلق؎** باعثِ آفرینش عالم - نور تابندۂ رخِ آدم - نمبر(۲) کائنات عالم - ؎ نخلبند آفرینش سے دعا مانگو یہ تجبر - دفن ہون صحن چمن مین جان نثار سبز رنگ -

آفرینندہ - ف - آفریدگار - **رشک؎** رکھیگا موئے سرِ شوریدۂ عاشق کی شرم - آفرینندہ سمور و قاقم و سنجاب کا -

آفرین - ف - نمبر(۱) مونث - کلمۂ تحسین - سبحان اللہ - واہ وا - شاباش - **مومن؎** پڑہتا ہون اور مطلع رنگین کہ سن جسے - سرگرم آفرین ہو لبِ خونچکان تیغ - **داغ؎** آفرین داغ تجہے خوب نباہی تو نے - مرحبا کوچۂ دلدار سے مرکر نکلا - اور یہ اور اسکے امثال محل طنز مین بھی بولے جاتے ہین - **ناسخ؎** یہ گل کھلے ہین تمہارے ہی ہجر مین صاحب - ہمارے دیکھتے ہو داغ آفرین دیکھو - **سوز؎** کیون جی ہم بدنظر بھلا صاحب - آفرین تیری بدگمانی کو - **میر؎** جب گیا مین یاد سے تب کسکا گھر کاہی کا پاس - آفرین صد آفرین ای مردمانِ روزگار -

نمبر(۲) آفریدن سے صیغۂ امر اسم کے ساتھ ملکر فاعل کے معنی دیتا ہی جیسے جہان آفرین - **ذوق؎** یہی گر تری چشم سحر آفرین ہی - تو نے دل نہ جان ہی نہ ایمان نہ دین ہی - **وزیر؎** بنایا تجکو ایسا خوبصورت - کہ نازان تجھ پہ صورت آفرین ہی -

آفرین آفرین - آفرین کی تکرار مزید تعریف کے لیے - **رند؎** - آفرین آفرین مجہ مست کے می پینے پہ - مرحبا مرحبا ساقی ترے پلوانے کو - اور تعریف مین مبالغے کی جگہ اور کبھی طنز سے آفرین صد آفرین - آفرین ہزار آفرین آفرین صد ہزار آفرین بھی کہتے ہین - ؎ نکی آہ سوز خم دل پر اٹھائے تجہے آفرین ذوق صد آفرین ہی -

آفرین باد برین ہمت مردانۂ تو - یہ مصرع عالی حوصلگی اور یامردی کی تعریف مین کہتے ہین -

آفرین کرنا - تعریف کرنا - تحسین کرنا - فقرہ - اُستاد نے غزل سُنکر آفرین کی - فقرہ (طنز سے) بیٹا ایک مین کیا جھینکتا ہون سارا زمانہ تمکو آفرین کرتا ہی -

آفرین کہنا - تعریف کرنا - **اسیر؎** ہماری فہم کو انصاف ہو تو آفرین کہئے - نکالا ایک تمکو ڈہونڈکر سارے زمانے مین - **مومن؎** کہے کون جز طعن یا آفرین - زبان اور حمد زبان آفرین -

آفرین ہو رہی ہی - تعریف ہو رہی ہی بیشتر طنز کی جگہہ کہتے ہین - فقرہ - تمہاری سعادتمندی پر زمانے مین کیا آفرین ہو رہی ہی -

آفرین ہی - کیا بات ہی - کیا کہنا ہی - شاباش - مرحبا - مدح اور ذم دونون جگہہ مستعمل ہی -

فصل الف ممدودہ مع قاف

آقا - ف - مذکر - مالک - خداوند - حاکم - **آتش؎** پہلو مین مرے دل نہین ای اہل جہان ہی - بندہ ہو نہین جسکا یہ اُس آقا کا مکان ہی - ؎ تجر آقا کی جدائی سے تڑپتا ہی غلام - کربلا یا دآئی جب دیکھا حسینؑ آباد کو - **قلق؎** ہمسے آقا ہمارا چھوٹا ہی - گھر سے چھُپٹ کر نصیب پھوٹا ہی -

ع؎ لکھنؤ مین ایک امام باڑہ ہی محمد علی شاہ بادشاہ اودہ کا بنوایا ہوا جسمین وہ خود بھی دفن ہین -

آقاے ولی نعمت - خداوند نعمت - سرکار - ملازم اپنے آقا کو کہتے ہین اس لغت کو اسلیے قائم کیا کہ بعض کم استعداد آقاے نعمت انہین معنی مین بولتے ہین حالانکہ وہ صحیح نہین ہے۔

فصل الف ممدودہ مع کاف عربی

آکا - ت - مذکر - نمبر (۱) بہائی - خصوصاً بڑا بہائی - نمبر (۲) کلمہ خطاب - جسطرح میان یا دوست - اس لفظ کا رواج اکثر سپاہیون اور بانکون ترچھون مین ہے - فقرہ - سنو آکا یار لوگون سے یہ چالین اچھی نہین - فقرہ - (مثالاً) زبردست پہلوان پر دو گٹھے لکڑی کے لادو اور کہو کہ آکا اٹھو یقین ہے کہ آکا سے اٹھانہ جاے (اچند پند)

آکاس بیل - مونث - (عوام اکاس بیل) امر بیل جسکی فارسی افتیمون ہے ایک قسم کی زرد بیل درختون سے لپٹی ہوتی ہے بال بڑہانے کے لیے سر پر ڈالتے ہین اور امراض سوداوی مین بھی اسکا استعمال کرتے ہین -

آکسفورڈ - انگلینڈ کا ایک شہر اپنی یونیورسٹی (مدرسۃ العلوم جہان سے فضیلت کے خطاب ملتے ہین) کے سبب سے مشہور ہے -

آکھٹکنا - ذوق ؎ دلمین نشتر نگہ یار کا آہی کھٹکا - وہی پیش آیا جو مدت سے تہا کھٹکا ہمکو -

آکھر - ھ - مونث - مسکن بہائم عموماً اور خصوصاً شیر کا مسکن - سحر ؎ زندگی چاہیے جنگل ہین بہی کچھ خوف نہین - اے جنون شیر کی آکھر کبھی گھر تہا اپنا - والہ ؎ جنون عشق ہو دلمین تو عقل کیا ٹھہرے - جہان ہو شیر کی آکھر وہان غزال نہین - انشا ؎ تہے جتنے کہ ارنے اور گینڈے - آکھر اپنی اپنی اینڈے -

آکھڑا ہونا - گلزار نسیم ؎ وہ ناچنے کیا کھڑی ہوئی تہی - خود راگنی آکھڑی ہوئی تہی - ذوق ؎ آتش خورشید سے دیکھا نہین اٹھتے دہوان - آکھڑے ہو بام پر تم بال سکھلاتے ہوئے -

آکھلاپن - ھ - (مشتق ہے آکھل سے جسکے معنی سنسکرت مین چنچل ہین) مذکر - گھوڑے کی کود پہاند - شوخی - شرارت مصحفی ؎ روند ڈالا دلکو ہر جا بناز کے - آکھلاپنے سمند ناز کے -

آکھنا - انشا ؎ دیوار پہاندنے مین دیکھو گے کام میرا - جب ہم سے آکہونگا صاحب سلام میرا - آپ کے کہنا بولتے ہین -

فصل الف ممدودہ مع کاف فارسی

آگ - ھ - اگن - س (اسکا مادہ اگ ہے جسکے معنی پہیلنا ہین) - مونث - آتش - ف - نار - ع - نمبر (۱) یہی مشہور اور متعارف آگ - آتش ؎ دہوکا جو تیرے آتش رخسار کا نہ کہاے - سیماب آگ مین نہ کبھی بیقرار ہو - نمبر (۲) موسم تابستان کی گرمی - فقرہ - اس فصل مین کہ ابھی سے آگ برستی ہے اچھا ہوا کہ زحمت سفر نہ کھینچی - (عود ہندی) رشک ؎ چلنے رونے کو بنایا ہے عناصر مین مجھے - گرمیونکی آگ داخل ہے ہوا برسات کی - نمبر (۳) سوزش - تپک - فقرہ - چھالونمین آگ بہری ہے - انشا ؎ کیا کیا آہ ناتوان تونے - آگ سی پہونکدی یہان تونے - بحر ؎ حال گرمی محبت کا نہ پوچھو ہمسے - آگ ہتی ہے دماغونمین تپش جانونمین - نمبر (۴) چرپراہٹ - تیزی - فقرہ - اتنی مرچین تہین کہ زبان مین آگ لگ گئی - نمبر (۵) آتشک - باد فرنگ فقرہ - اسکے حسن پر نہ جاؤ آگ مین جہلک رہی ہے -

نمبر(۶) بہوک پیاس کی شدت - ہی کوئی ان داتا جو پیٹ کی آگ بجہا دے -
(فقیر کی صدا) **مومن** ؎ آب خنجر سے کہین پیاس مری بجہتی ہی - اور بہی آگ
لگاتا ہی یہ پانی مجکو -

نمبر(۷) مامتا - جوش خون - فقرہ اولاد کی آگ بُری ہوتی ہی -
نمبر(۸) سوز و گداز - عشق و محبت - دلکی لگی - **مومن** ؎ مری چشم دریا بہاتی
رہی - مری آگ عالم جلاتی رہی - **ناسخ** ؎ دبی تہی آگ جو سینے مین بہڑ بہڑک
اُٹھی - کل اس بہبوکے نے دکہلائی جو بہڑک ہمکو - **عرش** ؎ آب گریہ سے مٹے
کیا دل بیتاب کی آگ - آتش برق کبہی بجہتی نہین باران سے -
نمبر(۹) مصیبت - آفت - مثل - پرائی آگ مین کون پڑتا ہی - **داغ** ؎
سچ ہی پرائی آگ مین پڑتا نہین کوئی - ہمراہ کوہ طور کے موسےٰ نہ جلگئے -
نمبر(۱۰) غصہ - تیہا - جہلاّپن **نسیم** ؎ تہوڑے خلاف حکم سے ہوتا ہی
خشمگین - کیسی بہری ہوئی ہی مزاج بشر مین آگ -
نمبر(۱۱) حسد - جلاپا - عداوت - فقرہ - سوت میری آگ مین جلی جاتی ہی - (عو)
نمبر(۱۲) لڑائی - جہگڑا - فساد - فتنہ - **بحر** ؎ دیکہنا پہر وہی شر ہمسے اور
اُنسے ہوگا - لوگ آئے ہی ہین بجہی آگ کے بہڑکانے کو -
نمبر(۱۳) گرم - حار - ایک تو باعتبار تاثیر کے جیسے اجواین آگ ہوتی ہی - فقرہ -
ابہی پانی نہین پڑا آجکل کے آم آگ ہوتے ہین -
دوسرے بہت گرم جلتا ہوا جسمین بظاہر گرمی ہو کہ چہوا نہ جاے - فقرہ -
چنبر نہ چہونا آگ ہو رہا ہی - **ناسخ** ؎ ہجر مین آگ ہوگیا پانی - دلکو کردیتی
ہی کباب شراب -
نمبر(۱۴) جلے تن - غضبناک - جہلا - **مومن** ؎ لگائی آہ نے غیرونکے گہر

آگ - ہوئے کیا کیا وہ اتنی بات پر آگ - **اسیر** ؎ ہوے وہ آگ فوراً پانی پانی
دیکہکر مجکو - غضب کی برخلافی ہی ٹہکانا بہی ہی اس ضد کا -
نمبر(۱۵) تشبیہاً بہت سرخ - ؎ گلشن مین آگ لگ رہی تہی رنگ گل سے میر
بلبل پکاری دیکہکے صاحب پرے پرے - **آتش** ؎ بہار لالہ و گل سے
لگی ہی آگ گلشن مین - گریبان پہاڑ کر چل بیٹہیے صحرا کے دامن مین -
نمبر(۱۶) مدار کا درخت - **قلق** ؎ یہ فیض ابر بہار اندنون ہی عالم مین - درخت
آگ کا پیدا ہو گر پڑے جو شرار - **عرش** ؎ اصل کی نقل سے گر کارروائی ہوتی
آگ کے پہول نے بہی آگ لگائی ہوتی -
فائدہ - ان معنی مین اسے لوگ بکاف تازی اک بہی کہتے ہین اسلیے کہ اصل
اسکی ارک ہی اور ارک سے اک - اک سے آگ ہوگیا -
نمبر(۱۷) تشبیہاً چمک دمک - روشنی - **مومن** ؎ وہان آب رخ اور
یان آتش دل - جدہر دیکہو اُدہر ہی جلوہ گر آگ -
آگ اُبلنا - شدت تپش اور بہت گرمی کی جگہہ کہتے ہین - کہ زمین سے
آگ اُبلتی ہی -
آگ اُٹھنا - فساد اور فتنے کا پیدا ہونا - فقرہ - غدر مین جو ہزارون
جانین تلف ہوگئین یہ آگ میرٹھ ہی سے اُٹھی تہی -
آگ اور بیری کو کم نہ سمجھے - آگ چاہے کتنی ہی کم ہو اور دشمن کیسا ہی
حقیر ہو مگر ان دونون کو تہوڑا نہ سمجہنا چاہیے جہان آگ تیز ہوئی یا دشمن نے
قابو پایا پہونک دینے اور ضرر پہنچانے مین دیر نہین ہوتی - جسجگہہ نصیحتاً یہ
کہنا ہوتا ہی کہ دشمن ضعیف کو بہی ضعیف نسمجہنا چاہیے وہان یہ مثل کہی جاتی
ہی اور اسی جگہہ فارسی کا یہ مصرع مشہور ہی - دشمن نتوان حقیر و بیچارہ شمرد -

آگ ببولا - دیکھو آگ بگولا - رشک ؎ مجھسے گرمی بھی وہ کرتا ہی تو دہری گرمی - خود جلانا مجہے خود آگ ببولا ہونا - جن مصادر کے ساتھ آگ بگولا لکھا گیا ہی اُن سب کے ساتھ آگ ببولا بھی مستعمل ہی اسواسطے کہ ببولا اور بگولا دونون لفظ گردباد یعنی بونڈرلے کے معنی مین ہین -

آگ جھاڑنا - بندوق وغیرہ کو داغنا - عرش ؎ آگ توڑے پہ جھاڑو تو بنکو بتا دیتے ہو - خاک بہی صورت بارود اُڑا دیتے ہو -

آگ بجھانا - نمبر (۱) حقیقی معنی - قلق ؎ دوڑو لوگو بجھاؤ آگ لگی - جلد پانی منگاؤ آگ لگی -

نمبر (۲) جھگڑا مٹانا - غصہ فرو کرنا - فقرہ - دونون مزاج کے جھلّے ہین یہ آگ تمہین بجھاؤگے تو بجھیگی -

نمبر (۳) بھوک پیاس مٹانا - تشنگی رفع کرنا - پیٹ بھر کے کھلانا - فقرہ - ہی کوئی اللہ کا بندہ جو پیٹ کی آگ بجھاوے - (فقیر کی صدا) فقرہ - یہ آگ تو برف کا پانی بجھائیگا -

نمبر (۴) تسکین دینا - جی ٹھنڈا کرنا - مومن (رباعی) ؎ آتش دل زار مین لگائی اُسنے - پھون جانِ حزین جلائی اُسنے - پھنکا مجھپر کل اختلاط پانی - بھڑکی ہوئی آگ کیا بجھائی اُسنے - ظفر ؎ کہا مین نے جو اُس سے کہ اسکو بجھا یہ جو دل مین لگی ہی تو آگ لگا - تو یہ ہنسکے وہ ناز سے کہنے لگا مجھے آتی لگی بجھائی نہین - کیف ؎ ایک دنیا مین نہ ایسا کوئی صحرا پایا - آگ دلکی جو بجھاتے کہین دم بھر رکے -

آگ بجھنا - نمبر (۱) حقیقی معنی - ناسخ ؎ اُڑائے خاک کو کیونکر ہوا تیری حکومت مین - نہین بجھتی ہی اب ای عدل گستر آگ پانی مین -

نمبر (۲) جلاپا مٹنا - جانصاحب ؎ سوت کی آگ بجھی سوت کے بچون سے جلی - ان جہنم کے شرارونکی شرارت نہ گئی -

نمبر (۳) تڑپ جاتی رہنا - قرار آجانا - ذوق ؎ ہم آپ جل بجھے مگر اس دل کی آگ کو - سینے مین ہمنے ذوق نہ پایا بجھا ہوا - ظفر ؎ وہ جو دلمین لگ رہی ہی آگ بجھنے کی نہین - چشم تر سے گرچہ اک دریا روان ہو جائیگا -

نمبر (۴) بھوک مٹنا - پیاس بجھنا - فقرہ - اتنا کھاتا ہی مگر اسکے پیٹ کی آگ نہین بجھتی - انشا ؎ لگا کے برف مین ساقی صراحی مے لا - جگر کی آگ بجھے جس سے جلد وہ شے لا -

نمبر (۵) تسکین ہونا - جی ٹھنڈا ہونا - تسلیم ؎ وصل کے دن شربت دیدار سے - آگ بجھی طالبِ دیدار کی - فقرہ - آنسو نکلجانے سے کسیقدر دلکی آگ بجھگئی -

نمبر (۶) لڑائی جھگڑا رفع ہونا - غصہ فرو ہونا - بحر ؎ بجھی آگ لگائی ہوئی رقیبونکی - بہائے بحر نے دریا مین بارہا تعویذ -

آگ برسانا - نمبر (۱) گرمی کا پھونکے دینا - رشک ؎ آگ برساتی ہین آہین جب فور گریہ ہو - یون تو ہوتی ہی رطوبت زا ہوا برسات مین -

نمبر (۲) گولیون کا مینہ برسانا - معرکہ کارزار گرم کرنا - فقرہ - انگریزی فوج نے سیل اور بم کے گولون سے ایسی آگ برسائی کہ سارا میدان دوزخ کا طبقہ ہوگیا

آگ برسنا - نمبر (۱) لو چلنا - تڑاقے کی دھوپ پڑنا - سخت گرمی ہونا - میر ؎ حذر کہ آہ جگر تفتگان بلا ہی گرم - ہمیشہ آگ ہی برسے ہی یان ہوا ہی گرم - مومن ؎ پھر دلمین مرے لگی ہی آتش - نالے سے برس رہی ہی آتش -

نمبر(۲) معرکۂ کارزار گرم ہونا۔ گولیونکی بوچھار ہونا۔ فقرہ۔ حریف کی توپون سے آگ برس رہی ہی فوج کا قدم کیونکر ٹہرے۔

آگ بگولا۔ نمبر(۱) لال لال۔ جلتا بھنتا۔ دہکتا ہوا۔ سحر؎ مر گئے پر بھی وہ سودے کی حرارت نہ گئی۔ قبر سے خاک مری آگ بگولا نکلی۔

نمبر(۲) تند و تیز۔ غصے مین بھرا ہوا۔ سحر؎ جلا جلا کے یہ کرتے ہین دوست کو برباد۔ مزاج آگ بگولا ہی خوش جمالونکا۔

نمبر(۳) شوخ۔ گرماگرم۔ آتش؎ ایک مدت سے ہون آفت طلب ای گردش چرخ۔ کوئی معشوق مجھے آگ بگولا دکھلا۔

آگ بگولا بنا دینا۔ برافروختہ کرنا غصہ دلانا۔ فقرہ۔ تمنے انکو چھیڑ چھیڑ کر کیون آگ بگولا بنا دیا۔

آگ بگولا بنجانا۔ لازم۔ فقرہ۔ ذرا سی بات پر آپ آگ بگولا بنگئے۔

آگ بگولا کر دینا۔ دیکھو آگ بگولا بنا دینا۔ فقرہ۔ تمہاری جلی کٹی باتون نے آخر اُسے آگ بگولا کر دیا۔

آگ بگولا ہوجانا۔ لازم۔ فقرہ۔ وہ مارے غصے کے آگ بگولا ہوگئے۔

آگ بنا دینا۔ غصہ دلانا۔ بھڑکانا۔ فقرہ۔ دو باتین ایسی جڑین کہ انکو آگ بنا دیا۔ اسجگہ آگ کر دینا زیادہ کہتے ہین۔

آگ بنجانا۔ لازم۔ مومن؎ آئے ہو جب بڑھا کر دلکی جلن گئے ہو۔ جون سوز دل کہا ہی تم آگ بنگئے ہو۔ نصیر؎ عاشق تو جلا ہوا کھڑا ہی۔ وہ آگ بنا ہوا کھڑا ہی۔

لکھنو مین اب اس جگہ آگ ہوجانا زیادہ کہتے ہین۔

آگ بن دہوان کہان۔ مثل۔ ہر بات کی بنیاد ہر فرع کے لیے اصل ضرور ہی۔ جب علت نہو تو معلول کہان۔

آگبوٹ یا اگنبوٹ۔ ھ۔ دہوین کا جہاز۔ اس لیے کہ بوٹ گوٹ کے وزن پر انگریزی مین کشتی کو کہتے ہین۔ منیر؎ سیکڑون آگبوٹ اور جہاز حسن دریا کی گرم بازاری۔

آگ بھبوکا۔ آگ کیطرح سُرخ۔ شوخ۔ گرماگرم۔ رند؎ شعلۂ حُسن سے ملجاؤ پر انکھین سینکو۔ کوئی معشوق اگر آگ بھبوکا دیکھو۔

آگ بھبوکا بنجانا۔ غصے سے سُرخ ہوجانا۔ ظفر؎ آیا ہی کس پہ تو یون آگ بھبوکا بنکر۔ تیرے رخسار جو اے ہوش ربا خوب ہین سُرخ۔

آگ بھری ہونا۔ نمبر(۱) سوز و گداز کی جگہ۔ ؎ پڑھے ہے مومن نے کیا کیا گرم اشعار۔ بھری تھی دلمین یارب کسقدر آگ۔

نمبر(۲) تپک اور جلن کی جگہ۔ فقرہ۔ پھوڑے مین ایسی آگ بھری ہی کہ پھونکے دیتی ہی۔

نمبر(۳) بغض اور عداوت کی جگہ۔ فقرہ۔ سوت کے دل مین میری طرف سے آگ بھری ہوئی ہی۔ (عو)

آگ بھڑکانا۔ نمبر(۱) آگ کو ہوا دیکر مشتعل کرنا۔ رشک؎ آگ بھڑکا کے دکھانا اُسے ای نامہ بر۔ حال جانسوز زبانی نہ کہا جائیگا۔

نمبر(۲) فتنہ اُٹھانا۔ فساد بڑہانا۔ سحر؎ دیکھنا پھر دہی خبر ہمسے اور اُنسے ہوگا۔ لوگ آندہی ہین سبھی آگ کے بھڑکانے کو۔ غافل؎ گرم ہوتا ہی جو مجھسے دمبدم وہ شعلہ رو۔ یہ رقیبونکی ہی شاید آگ بھڑکای ہوئی۔

نمبر(۳) شوق اور محبت بڑہانا۔ بیتاب اور بیقرار کرنا۔ سحر؎ دوپٹا وہ گلنار دکھلا گئے۔ نئے سر سے پھر آگ بھڑکا گئے۔ جرات؎ آہ اس دلکی لگی پر چشم گریان کیون نہو۔ یہ اسی کمبخت کی ہی آگ بھڑکائی ہوئی۔

آگ بھڑکنا۔ بھڑک اُٹھنا۔ نمبر(۱) آگ کا دہکنا۔ شعلے بلند ہونا۔ آتش

ع نالۂ عاشق دلسوختہ ہی آفت جان - بہڑکی خوب آگ جہان ڈہیر ہی خاکستر کا - رند ع بعد از کلیم بہڑکی نہ پہر آگ طور کی - کیا کیا ہوئین ورنہ جہانمین جلبین نہین -

نمبر (۲) لڑائی بڑہنا - حسد اور کینہ زیادہ ہونا - فقرہ - دونون جلے تن ہو رہے تہے کوئی دخل دیتا تو اور آگ بہڑک اُٹھتی -

نمبر (۳) شوق بڑہنا - محبت مین بیتاب ہونا - جرأت ع گل دیکہے جو یار بن چمن مین - بس آگ بہڑک اُٹھی بدن مین - سحر ع آگ بہڑکی ہوئی ہی مجکو نہ سمجہائے کوئی - جان کا مال کا ہوتا ہی زیان ہونے دو -

نمبر (۴) جلن اور گرمی زیادہ ہونا - فقرہ - یہ پہاہا رکہتے ہی زخمون مین آگ سی بہڑکنے لگی -

آگ بہی نہ لگاؤن - عورتین کسی چیز سے نفرت ظاہر کرنیکی جگہہ بولتی ہین - فقرہ - تمہارے نزدیک خوشرنگ ہوگی مین تو اس اطلس کو آگ بہی نہ لگاؤن -

آگ پانی ع - (عو) مرگی - ھ - صرع - ع -

آگ پانی کا بیر - فطرتی مخالفت - جبلّی عداوت - اجتماع ضدین - (جو ممکن نہین) فقرہ - ہمارے اُنکے تو آگ پانی کا بیر ہی موافقت ہو ہی نہین سکتی اور یون بہی بولتے ہین کہ آگ پانی ایک جگہہ نہین رہ سکتے - یکرنگ ع پارسائی اور جوانی کیونکہ ہو - ایک جا گہ آگ پانی کیونکہ ہو -

آگ پانی کا سنجوگ ہی - سنجوگ بواو مجہول (ملاپ) - اجتماع ضدین - دو مخالف چیزونکا میل ملاپ - جہان دو مخالفونمین موافقت ہوتی ہی وہان کہتے ہین کہ یہ تو آگ پانی کا سنجوگ ہی -

آگ پانی کا کہیل - جب کوئی چیز پکانے مین بگڑ جاتی ہی تو کہا جاتا ہی کہ یہ تو آگ پانی کا کہیل ہی اپنا کیا اختیار ہی کبہی بنتا ہی کبہی بگڑتا ہی (ابیشتر وہی لوگ بولتے ہین جنکو کہانا وغیرہ پکانے سے تعلق ہوتا ہی)

آگ پانی مین لگانا - متحمل مزاج کو بہڑکا دینا - جہان لڑائی نہوتی ہو وہان لڑوا دینا - شرارت کرنا - فتنہ اُٹہانا - جانصاحب ع لگایا کرے آگ پانی مین سوکن - کبہی میرے اُنکے جدائی نہ ہوگی - خلیل ع کچہ شرارت سے نہین دل ہی جلانے والے - آپ تو پانی مین ہین آگ لگانے والے - داغ ع کب شرارت سے باز آتے ہین - آگ پانی مین یہ لگاتے ہین -

آگ پر تیل ٹپکانا - شعلے کو اور بہڑکانا - ایسی بات کہنا کہ جس سے فساد بڑہجاے - ذوق ع میر اگر یہ ترے رخسار کو چمکاتا ہی تیل اس آگ پہ آنکہوں کا ٹپکاتا ہی - اور آگ پر تیل ڈالنا بہی کہتے ہین -

آگ پر رکہنا - نمبر (۱) جلانا - پہونکنا - سُلگانا - انشا ع کہتا ہی کہ نامے کو ترے آگ پہ رکہا - قاصد نے تو لو اور سُنائی یہ خبر گرم - آگ پر دہرنا بہی کہتے ہین - رند ع بے سوز عشق جوہر دل کسطرح کہلین - بو آگ پر دہرے سے نکلتی ہی عود کی - اور پر کی جگہہ مین بہی کہتے ہین - آتش ع وہ گریبان آگ مین رکہدیجیے موسم گل مین جو ہو بے چاک کے -

نمبر (۲) پکانا - گرم کرنا - سحر ع باعث شیرین لبی ہی پان کے لاکہے کا رنگ - آگ پر جب تک رکہی جاے کیا شکر بنے - فقرہ - سالن جمگیا ہی ذرا آگ پر رکہدو -

---

ع عورتین اس مرض کا نام لینے سے بچتی ہین اور آگ پانی اس مناسبت سے کہتی ہین کہ اس مرض والے کو آگ پانی دیکہکر اکثر دورہ پڑجاتا ہی -

آگ پر سینکنا - کسی چیز کو قریب سے آگ دکھانا - **انشا** ؎ اگد پر سینکنے کے ساتھ اسمین - آئینگے کالے کالے حرف اُبھر -

آگ پر لٹانا - جلانا - تڑپانا - بیقرار کرنا - **مومن** (رباعی) ؎ شوخی تھی یہ بس میرے ستانے کے لیے - گرمی تھی یہ آگ پر لٹانے کے لیے - دشمن پہ گناہ سرد مہری کے سبب - تم آگ ہوے مرے جلانے کے لیے -
آتش ؎ نہانے کو نہ جا حمام مین ہمرہ رقیبون کے - لٹا دیگا ہمین رشک آتش سوزان گلخن پر -

آگ پر لکڑی یا کمان سیدھی کرنا - کمان اور لکڑی کو بار بار گرم کرکے اُسکا خم نکالنا - **آتش** ؎ کریگی صاف چین اُن ابرو ونکی گرمی صہبا - کمان رخ گئی جب بہرہ ہو گی آگ پر سیدھی - **ناسخ** ؎ آگ سے جب تک نہ سینکین ہو کمان کیونکر درست - حُسن ابرو کے لیے وہ رو سے آتشناک ہی -

آگ پر لوٹنا - نمبر (۱) یہ ایک قسم کے فقرا کا فعل ہی جنکو چہل بدال کہتے ہین جو دہکے ہوے انگارون پر لوٹتے لوٹتے آگ بجہا دیتے ہین عوام ان فقرا کو چہابدار کہتے ہین - **اسیر** ؎ ہر روز لوٹتا ہی یہ داغون سے آگ پر - دل ہجر یار مین حسن ابدال ہو گیا - **سودا** ؎ رہ نوردونکی چال کا ہی یہ حال - جون بجہاتے ہین آگ چہل بدال -

نمبر (۲) بے چین اور بے قرار ہونا - تڑپنا - **صبا** ؎ رحم کر حال پہ مُردے کے تو اَی سوز فراق - قبر مین آگ پہ لوٹون پس مُردن کبتک - **میر** ؎ سوز درون سے کیونکر مین آگ پر نہ لوٹون - جون شیشۂ حبابی سب دل پر آبلے ہین -

نمبر (۳) رشک و حسد سے جلنا - فقرہ - تم کیون کسیکا مال کسیکی اولاد دیکھکر آگ پر لوٹتے ہو - **رشک** ؎ ہم ہین وہ گرم رو راہ بیابان عدم - آگ پر لوٹتی ہی موت قضا جلتی ہی -

آگ پڑ جانا - نمبر (۱) سوزش اور جلن پیدا ہونا - فقرہ - اس مرہم سے تو پھوڑے مین اور آگ پڑ گئی -

نمبر (۲) گرمی بہت ہونا - فقرہ - میان آگ پڑ رہی ہی ایسے مین سفر کا کیا موقع ہی -

نمبر (۳) گرانی ہونا - فقرہ - اس ملک مین ہر چیز پر آگ پڑ رہی ہی تھوڑی تنخواہ مین کیونکر بسر ہو -

نمبر ۲ اور نمبر ۳ کے معنو نہین لکھنو مین نہین سنا - البتہ بعض ارباب دہلی سے تحقیق ہوا کہ وہان بولتے ہین -

آگ پھانکنا - جھوٹ بولنا - مبالغہ کرنا - **ذوق** ؎ کہے یہ زاہد کہ او زہد فروش آگ نہ پھانک - مانگے گر بادۂ او زاہد کہن کی قیمت -

آگ پھکنا [1] - سخت گرمی یا سوزش معلوم ہونا - فقرہ - خدا جانے ڈاکٹر نے کون سی دوا پلا دی ہی کہ بدن مین آگ پھک رہی ہی -

آگ پھوس مین گبری ہی - یعنی اجتماع ضدین ممکن نہین جہان جوان مرد اور جوان عورت ایک جگہہ رہکر پاک نیتی کا اظہار کرین وہان اکثر یہ مثل بولی جاتی ہی اور مطلب یہ ہوتا ہی کہ ایسی صورت مین عصمت کہان رہ سکتی ہی - اور یہ مثل مختلف صورتون سے بولی جاتی ہی مثلاً آگ پھوس کا ساتھ کیا - آگ پھوس کی

[1] پہکنا کے املا مین اختلاف ہی بعضے بغیر نون غنہ لکھتے ہین اور بعض نون غنہ کے ساتھ اصل مین تو نون غنہ ضروری ہی اسلیے کہ پہونکنا مین نون غنہ ہی اُسی سے لازم ہی مگر اب لہجے اور املا دونون مین بغیر نون غنہ زیادہ رواج ہی -

دوستی کیسی آگ پھوس ایک جگہ کب رہ سکتے ہیں۔

آگ پھونکنا۔ نمبر(۱) آگ کو منہ یا دھونکنی وغیرہ سے ہوا دیکے بھڑکا دینا۔ نمبر(۲) غصہ دلانا۔ لگائی بجھائی کرنا۔ فقرہ۔ یہ آگ آپ ہی کی پھونکی ہوئی ہے۔ مگر فصحاے لکھنو اسجگہ آگ لگائی ہوی زیادہ بولتے ہیں۔ البتہ بعض احباب دہلی سے دریافت ہوا کہ وہان بے تکلف بولتے ہیں۔

نمبر(۳) جلن اور سوزش پیدا کردینا۔ غافل ؎ بادۂ گلرنگ نے وہ آگ تن میں پھونکدی۔ نزع کے دم بھی نہ جو پانی کے ساغر سے بجھی۔ انشا ؎ کیا کیا آہ ناتوان تو نے۔ آگ سی پھونکدی یہان تو نے۔

نمبر(۴) ولولہ اور شوق بڑھانا۔ ناسخ ؎ باد نوروزی نے پھونکی اعضائے تن میں آگ۔ یان برنگ غنچۂ لالہ ہی پیراہن میں آگ۔

آگ پھیلانا۔ حقیقی معنی کی مثال۔ انشا ؎ یہ جلترنگ نے پھیلادی آگ پانی پر۔ کہ جلکے گر پڑے خود دیکھ راگ پانی پر۔

مجازاً فساد پھیلانا۔ فتنہ برپا کرنا۔ فقرہ۔ یہ آگ اسی فتنہ پرداز کی پھیلائی ہوئی ہے۔

آگ پھیلنا۔ لازم۔ صبا ؎ خوف کی جا ہی نہ چھیڑ دل سوزان کو مرے۔ آگ پھیلی جو کسی نے کہیں انگر توڑا۔

(مجاز کی مثال) فقرہ۔ خدا خیر کرے غدر کی آگ پھیلتی جاتی ہے۔

آگ تاپنا۔ آگ سے ہاتھ پاؤن سینکنا۔ غالب ؎ رات کو آگ اور دنکو دھوپ۔ بھاڑ میں جائیں ایسے لیل و نہار۔ آگ تاپے کہان تلک انسان۔ دھوپ کھاوے کہان تلک جاندار۔ فقرہ۔ انگیٹھی لگ رہی ہے اور آگ تاپ رہا ہوں اور خط لکھ رہا ہوں (عود ہندی) لکھنو میں اس محل پر صرف تاپنا بولتے ہیں۔

ناسخ ؎ ہم فقیر ایسے ہیں ای شاہ کہ جاڑا جو لگا۔ بھاڑ میں تاپنے کو بال ہما کے جھونکے۔

آگ ٹھنڈی کرنا۔ آگ بجھانا۔ کیف ؎ آتش عشق کو رو رو کے کیا ہے ٹھنڈا۔ اب پری بھی جو جلاے تو بلا جلتی ہے۔

آگ جاگ اٹھنا۔ بجھی ہوی آگ کا مشتعل ہوجانا۔ شوق بڑھ جانا۔ نکہت ؎ جنبش دامن مژگان کی ہوا سے لگی۔ آگ جاگ اٹھی محبت کی دبی سینے میں۔ انشا ؎ تو نے لگائی آکے یہ کیا آگ ای بسنت۔ جس سے کہ دل کی آگ اٹھی جاگ ای بسنت۔ اور اسکا متعدی جگانا بمعنی روشن کرنا بھی مستعمل ہی۔ ؎ بخت خفتہ نے جگایا اسے صد حیف نصیر۔ آگ جو گلخن سینہ میں دبی رہتی تھی۔

آگ جانے لہار جانے دھونکنے والے کی بلا جانے۔ جہان کوئی کسیکے حکم سے کچھ کام کرتا ہی اور دوسرا شخص کارکن پر اعتراض کرتا ہی یا اسمین نقصان بتاتا ہی تو اسجگہ کارکن یہ مثل کہتا ہی مطلب یہ ہوتا ہی کہ اچھائی برائی سے ہمین کیا کام جو حکم ملا اسکی تعمیل کی نتیجہ جو ہوگا وہ کار فرما بھگتیگا۔

آگ جلانا۔ آگ روشن کرنا۔ رند ؎ وہ آیا شب کو جو سرا میں میں یہ گھبرایا۔ جلائی شمع تو مجمر میں اور لگن میں آگ۔ اسیر ؎ وہ بلبل ہیں رہا دشمن ہمارا باغبان برسون۔ جلائی آگ انکو قریب آشیان برسون۔

آگ جلنا۔ لازم۔ میر ؎ روز ازل سے آتے ہیں ہوتے جگر کباب۔ کیا آجکل سے عشق کی یارو جلی ہے آگ۔

آگ جھاڑنا۔ نمبر(۱) آگ سے راکھ پھونک کر اڑا دینا۔ فقرہ۔ آگ جھاڑ کر چلم

رکہو تا کہ حقہ جلد سلگ جاے۔

نمبر (۲) پتہر اور چقماق سے آگ نکالنا۔ فقرہ۔ سب سے پہلے ہوشنگ نے پتہر سے آگ جہاڑی ہی۔

آگ جہڑنا ۔ نمبر (۱) سنگ چقماق وغیرہ سے آگ نکلنا۔ **عاشق** ؎ پتہر کیطرح آگ جہڑی جسم زار سے۔ جب میرے استخوان لگے استخوان پر۔

نمبر (۲) شرر جہڑنا۔ شعلے اٹھنا۔ بہت گرمی پڑنا۔ **رند** ؎ آہ آتش فشان جو کرتا ہون۔ آگ جہڑتی ہی آشیانے سے۔ **ہلال** ؎ ای فلک تارے نظر آتے ہین سب چنگاریان۔ کیا شب فرقت مین جہڑتی ہی مہ کامل سے آگ

آگ جہونکدینا ۔ جلا دینا۔ جلن ڈالدینا۔ **انشا** ؎ جہونکدی عشق نے جب اس دل بیتاب مین آگ۔ غل پڑا یہ کہ گری معدن سیماب مین آگ۔

آگ چمکنا ۔ آگ کا روشنی دینا۔ **ہلال** ؎ آنکھین یون غیر سیہ رو کی نظر آتی ہین کبھی جسطرح چمکتی ہی شب تار مین آگ۔

آگ دبانا یا دابنا ۔ نمبر (۱) انگاردن کو راکھ وغیرہ مین چھپا دینا۔ بھڑک مٹا دینا۔ فقرہ۔ آندہی آرہی ہی آگ خوب دبا دو۔ **ذوق** ؎ خشک دلونکی اگر مشت خاک دوزخ مین پڑے تو واقعی اکبار آگ دب تو دے۔

نمبر (۲) فتنہ و فساد مٹانا۔ غصہ دور کرنا۔ فقرہ۔ یہ بھڑکی ہوئی آگ تمہین دباؤگے تو دبے گی۔

نمبر (۳) خشم سوز دل کی جگہ۔ **میر** ؎ دن رات میری چھاتی جلتی ہی محبت مین۔ کیا اور نہ تھی جاگہ یہ آگ جو یان دابی۔

لکھنؤ مین آگ دبانا کو آگ دابنا سے فصیح جانتے ہین۔

آگ دبنا یا دبی ہونا ۔ لازم۔ نمبر (۱) **میر** ؎ پاؤن مین پڑ گئے ہین پہپہولے مرے تمام۔ ہر گام راہ عشق مین گویا دبی ہی آگ۔ **مومن** ؎ جلے کیا کیا شجر تربت پہ میری۔ دبی تھی لاش کے بدلے مگر آگ۔

نمبر (۲) فقرہ۔ فوج آجانے سے غدر کی آگ دبگئی۔

نمبر (۳) **غالب** ؎ تم اپنے شکوے کی باتین نہ کہود کہود کے پوچھو۔ حذر کرو مرے دل سے کہ اسمین آگ دبی ہی۔ **ناسخ** ؎ دبی تھی آگ جو سینے مین پہر بھڑک اٹھی۔ کل اس بہبوکے نے دکھلائی جو بھڑک ہمکو۔

آگ دکھانا ۔ نمبر (۱) آگ کے قریب لیجا کے گرم کرنا۔ **گلزار نسیم** ؎ دو بال دیے کہ لو مری لاگ۔ جب وقت پڑے دکھائیو آگ۔ **غافل** ؎ عرق انفعال سے ہم نامہ لکھینگے تجکو۔ آگ دکھلاتے ہی تا ہووے عبارت پیدا۔

نمبر (۲) جلانا۔ فتیلے وغیرہ سے آگ لگانا۔ **گلزار نسیم** ؎ بو آتی ہی آدمی کی لیجاد ناپاک ہی آگ اسکو دکھلاؤ۔ فقرہ۔ بارود ہو تو سنجک اڑے آگ دکھائین تو دہوان ہو (عود ہندی کھیلنے کی توپ کے بیان مین)

آگ دہکانا ۔ نمبر (۱) آگ مشتعل کرنا۔ فقرہ۔ دہوان بہت ہوتا ہی ذرا آگ دہکا دو۔

نمبر (۲) شوق بڑہانا۔ **انشا** ؎ چمک کر تو ای برق مت مار چشمک۔ تو مستو نکی آتش کو مت اور دہکا۔ بول چال مین اسکو بھڑکانا ہی۔

آگ دہکنا ۔ لازم۔

آگ دہونکنا ۔ دہونکنی وغیرہ سے آگ کا تیز کرنا۔ فقرہ۔ بہتیرا دہونکا آگ بھلا کب سلگتی ہی۔

آگ دینا ۔ نمبر (۱) دیکھو آگ دکہانا نمبر ۲۔ **ناسخ** ؎ غم نے ہمارے خانۂ دل کو جو آگ دی۔ روشن برنگ خانۂ زنبور ہوگیا۔ **میر** ؎ محبت نے شاید کہ دی

دلکو آگ - دہوان سا ہی کچھ اس نگر کی طرف - فقرہ - آتشبازی کو آگ دکھائی کہ گولے چھوٹنے لگے -

نمبر (۲) آگ جہڑنا - آگ پیدا ہونا - فقرہ - یہ پتھری ایسی خراب ہی کہ جب بہت چوٹ کہاتی ہی تو آگ دیتی ہی -

نمبر (۳) شعر روشن کردینا - چمکا دینا - سودا ؎ شفق آفتاب شام و سحر
آگ دے ہی جہان کو کیہتر - ناسخ ؎ دی آگ اسنے پرتو رخ سے شراب کو -
شرمندہ جام مے سے کیا آفتاب کو -

آگ رکھدینا - (کسی چیز پر) جلادینا - پہونکدینا - آتش ؎ نہایت
بلبل شہید کا اسنے دل جلایا ہی - جو بس ہووے تو رکھدون آگ مین گلچین
کے دہن پر -

آگ روشن کرنا - آگ مشتعل کرنا -

آگ روشن ہونا - لازم - اسیر ؎ تیرے فروغ حسن نے کہویا غبار خط
روشن ہوئی جو آگ تو غائب دہوان ہوا - داغ ؎ مرا اختر جلایا ای فلک تجہپر گرے
بجلی - شب فرقت کیسی آگ روشن تھی ستارہ نہین -

آگ سا دہکتا ہی - آگ کی شکل لال ہی - آگ کیطرح جلتا ہی - ناسخ ؎
دونون حنائی ہاتھ دہکتے ہین آگ سے - مجھکو کفن صنم مین سمندر ہے کفن نہین
فقرہ - بخار کی ایسی شدت ہی کہ بدن آگ سا دہک رہا ہی -

آگ سرد ہونا - نمبر (۱) شوق باقی نہ رہنا - فقرہ - کل تک شوق کی کیسی
گرما گرمی تھی آج بالکل وہ آگ سرد ہو گئی -

نمبر (۲) فتنہ و فساد دفع ہونا - فقرہ - تعصب کا یہی حال ہی تو یہ آگ سرد ہو چکی -

آگ سلگانا - آتش ؎ خس و خاشاک کا رتبہ ہی مجھے عالم مین - پہلے سلگتا ہون
مین جو آگ کو سلگاتا ہی -

مجازاً لگائی بجھائی کرنا - ورغلانا - فتنہ و فساد اٹھانا - سودا ؎ گوش زد
اسکے کیا اعدا نے میرا حرف عشق - کیا رہا گہر جلنے مین اب آگ دے سلگا چکے -

آگ سلگنا - فقرہ - لکڑیان تو گیلی ہین آگ کیا خاک سلگے -

مجازاً سوز عشق ہونا - ؎ آگ سی اک لین سلگے ہی کبھی بھڑکی تو بس - دیگی یہ
ہڈیون کا ڈہیر جون ایندھن جلا -

آگ سے پانی ہوجانا - غصہ اتر جانا - فقرہ - چار باتین ایسی کہین کہ وہ
آگ سے پانی ہو گئے -

آگ کا باغ - آتشبازی -

آگ کا بنا ہوا - تندخو - گرم مزاج -

آگ کا پتلا - نمبر (۱) شعلہ - نہایت گرم - جرات ؎ ہر آہ سے جو شعلہ نمایان ہی
آگ کا - پتلا بغل مین کیا دل سوزان ہی آگ کا - عرش ؎ یقین ہی ساقیا بلبل نہ
زاہد گر مجھے دیکھین - بنا ہون آگ کا پتلا وفور بادہ خواری سے -

نمبر (۲) نہایت گرم مزاج - فقرہ - دور ہی رہو ان سے انکے بدن مین آگ
پہنک گئی - آدمی کاہے کو ہین آگ کا پتلا ہین -

نمبر (۳) سراپا غصہ - نہایت تندخو - فقرہ - آدمی کیا ہی آگ کا پتلا ہی جب دیکھو
ہونٹون سے چنگاریان اڑا کرتی ہین -

آگ کا پتنگا - جلتے ہوے گہاس پہوس کا شرارا -

آگ کا پرکالہ - نمبر (۱) آگ کا ٹکڑا - انگارا - بحر ؎ داغ ہین آگ کے پرکالے
جگر کے نکلینگے - دیکہو فصل بہاری نہ بہت جوش مین آ - مصحفی ؎ ظاہر جو
کسی روز کرون سوز نہان کو - ای اشک تجھے آگ کا پرکالہ کرون مین -

نمبر (۲) شوخ و شنگ معشوق - **مومن** ؎ آبلے کیونکر نہ نکلیں جائے اشک آنکھوں سے آہ - میرے پہلو میں ابھی وہ آگ کا پرکالہ تھا -

آگ کا پہول - نمبر (۱) چنگاری - **نصیر** ؎ بلبل ترے جلینگے خس و خار آشیان - اُڑ کر پڑا جو آگ کا اس گلستان سے پہول **ظفر** ؎ لگ گئی جوش گل و لالہ سے گلشن کو جو آگ - کہیں اُس آتش رخسار کا کیا پہول پڑا -

نمبر (۲) مدار کا پہول **بحر** ؎ رہے شگفتہ ہم اسطرح جیسے آگ کے پہول - کبھی نہ دشت نوردی میں ہمنے مانی دہوپ -

آگ کا پیڑ - مدار کا درخت - یہ درخت چار قسم کا ہوتا ہی اور بلندی اور پتّون کی چہٹائی بڑائی اور پہول کی رنگت میں ایک دوسرے سے فرق رکہتا ہی انمین سے اعلیٰ قسم کا جو ہی وہ بہت بلند ہوتا ہی پہل آم سے مشابہ ہوتے ہین - پکنے پر بیچ سے شق ہو جاتے ہین جنمین سے دُہنکی ہوئی روئی سی نکلتی ہی اِس قسم مین دودہ ہوتا ہی درخت موسم گرما مین سرسبز و شگفتہ ہوتے ہین اور برسات مین پژمردہ اور خشک ہو جاتے ہین اور دودہ بعض امراض کو مفید ہی **عاشق** ؎ ظاہر ہی میری قبر سے سوز درون کا حال - سبزے کے بدلے آگ کا ہی پیڑ گور پر -

آگ کا جلا آگ سے اچھا ہوتا ہی - چونکہ آگ کے جلے کو سینکنا مفید ہوتا ہی اسلیے یہ مثل وہان بھی بولتے ہین جہان یہ کہنا منظور ہوتا ہی کہ جسنے ایذا دی ہی اُسی سے رجوع کرنا چاہیئے - **اسیر** ؎ داغ غم اس دل سوزان کا مداوا ہوگا - آگ کا ہی جو جلا آگ سے اچھا ہوگا - **رشک** ؎ سچ ہی کہ جلا آگ کا ہو آگ سے اچھا - آزار مٹیگا جو دل آزار ملے گا -

آگ کا دریا - مبالغتہً جہان آگ کی کثرت ہو - **ظفر** ؎ دل بیتاب مین جوش تپش عشق نہیں - مارتا آگ کا دریا ہی یہ سیماب مین جوش -

آگ کا کُرہ - جو کرۂ فلک قمر یعنی آسمان اول کے جوف مین کرۂ ہوا کو محیط ہی - **ناسخ** ؎ ایسے ہین میرے نالۂ آتش فشان بلند - ہی آگ کے کرے سے بھی جنکا دہوان بلند -

آگ کا کہیل - آتشبازی -

آگ کا کہیل ہی - مہوسون سے جب کوئی چیز بگڑ جاتی ہی تو وہ کہتے ہین کہ یہ تو آگ کا کہیل ہی ایک آنچ کی کسر رہگئی -

آگ کا گہر - بہت گرم - فقرہ - آجکل کے آم آگ کا گہر ہوتے ہین چہینٹا پڑ جائے تو کہانا -

آگ کا لوکا - آگ کی لو - شعلے کی لپک - مخمس - **ہلال** ؎ آتش گل آہ بہڑکاتی ہی کیا باد بہار - کرتی ہی گلشن کو گلخن سے سوا باد بہار - آگ کے لوکے نظر آتے ہین یا باد بہار - جلتی ہی اُس گل کی فرقت مین دلا باد بہار - باغ مین تو بھی دم آتش فشان دو چار کہینچ -

آگ کا ہنسنا - آگ کا شرر افشان ہونا - تیز ہونا - بہڑکنا - **اسیر** ؎ غم سے گر کیسکے تند مزاجون کو کام کیا - ہنستی ہی آگ گریۂ چشم کباب پر - **ولہ** ؎ گرم بازار حسد کس جا زمانے مین نہین - آگ کے ہنسنے پہ روٹی جلگئی تنور مین -

آگ کجلانا - آگ کا سلگ سلگ کر سیاہ ہو جانا - جہوٹے کوئلے بہو نکنے سے سُرخ ہو جاتے ہین اور پہر فوراً ہی اُنپر سیاہی دوڑ جاتی ہی اُسکو کجلانا کہتے ہین **مصحفی** ؎ سوزش دل سے مین ذرات بہکا جاتا ہون - ہوئی اک عمر یہ اخگر نہین کجلاتی ہی - **جرات** ؎ جب نظر بجلی کو دو چشم فسون ساز آگئی - آتش افسردہ کی مانند لیس کجلا گئی - **معروف** ؎ مجھسا کوئی جہان مین نہوگا فسردہ دل

جب آگئے آگ آسے ہی کجلائی جاے ہی-

آگ کردینا- افروختہ کردینا- غصہ دلانا- **مومن** ؎ تیرے سمند ناز کی بیجا شرارتین- کرتی ہین آگ نالۂ اندیشہ کام کو- فقرہ- اُسنے لگا بجھا کر اُنہین آگ کردیا نمبر (۲) گرم کرنا- فقرہ- تیز تیز دواؤنکے استعمال نے میرا مزاج اور آگ کردیا- فقرہ- بند مکانمین گھڑا رکھکر پانی کو آگ کردیا-

آگ کو آگ مارتی ہی- مثل- شریر شریر ہی سے دبتا ہی- فقرہ- شہد کے ساتھ شہد پن ہی چاہیئے آگ کو آگ ہی مارتی ہی-

آگ کو دامن سے ڈہانکنا- بات کو اسطرح چھپانا کہ اور افشا ہو جائے (دامن سے حب آگ چھپائی جائیگی تو دامن جلجائیگا آگ اور بھڑک اُٹھیگی) فقرہ- ضبط سے عشق کے آثار اور ظاہر ہو جائینگے بھلا آگ کہین دامن سے ڈہانکی جاتی ہی-

آگ کھائیگا تو انگارے ھگے گا- مثل- شراب خواری قمار بازی وغیرہ بدکاریون کے حق مین کہتے ہین- یعنی جو بُرا کام کریگا اُسکا نتیجہ بُرا ہی ہوگا- بدی کا انجام بد ہی جیسا کریگا ویسا بھریگا-

آگ کھاے مُنھ جلے اُدہار کھاے پیٹ- مثل- آگ سے زیادہ قرض سے ڈرنا چاہیئے کہ اسکا ضرر زیادہ ہی-

آگ کہتے مُنھ نہین جلتا- مثل- بُری چیز کا نام لینے سے بُرائی کا اثر نہین ہوتا- اسکے قریب ہی قریب فارسی مین یہ مثل ہی "نقل کفر کفر نباشد" یعنی بغیر گناہ کیے فقط زبانی کہنے سے آدمی مجرم نہین ہوتا-

آگ کے آگے سب بھسم ہین- مثل- آگ جس چیز کو پاتی ہی جلا دیتی ہی اسکا استعمال بیشتر غصے کی حالت بیان کرنے مین ہوتا ہی یعنی غصہ ایسی بد بلا ہی کہ اس حالت مین کچھ کسی بڑے بوڑہے کا بھی لحاظ نہین رہتا-

آگ کی بڑہیا- مدار کے درخت کے پھولونکی سودار روی جو گرمی کے موسم مین ہوا سے اُڑتی پھرتی ہی بہت نرم اور چمکتی ہوئی ہوتی ہی کاتنے کے کام نہین آتی تکیونمین لوگ بھرتے ہین اور اُسکو مدار کی بڑہیا بھی کہتے ہین- **ناسخ** ؎ آوارہ یون ہوا و ہوس مین ہین پیر جی- جسطرح اُڑتی پھرتی ہی بڑہیا مدار کی- اور ظرافتاً بہت بوڑہی عورت کو کہتے ہین- **انشا** ؎ تھوڑا کے جو محلونکی ہو کوئی آگ کی بڑہیا- بنے آکے وہ بوڑہی اور بڑے نداف کا جوڑا- **سودا** ؎ ضعیفی سے کرون اُسکی مین کیا بات- کہ جبنے کی تھی بڑہیا آگ کی مات- بجز موے سپید اُسمین نہین کچھ- نہین جون آگ کی بڑہیا کہین کچھ- **نکہت** ؎ ق ہین جوان کیون دام الفت مین اسیر- جفت اسکا چاہیئے ہی چرخ پیر- کیا دورنگی مین گل رعنا ہی یہ- زال دنیا آگ کی بڑہیا ہی یہ-

آگ کے لوکے اُٹھنا- نمبر (۱) آگ کے شعلے بلند ہونا- نمبر (۲) جی جلنے کی جگہ- **مسرور** ؎ دل سے نالے نہین نکلتے ہین اُٹھ رہے ہین یہ آگ کے لوکے- نمبر (۳) تپش کے مقام پر- فقرہ- تپتی ہوئی زمین پر پانی چھڑکا جاتا ہی تو آگ کے لوکے اُٹھتے ہین-

آگ کے مول یا مولون- مہنگا- گران قیمت- **آتش** ؎ دکھاؤ ہنسکے صفا اکدن اپنے دندان کی- گہر ہین آگ کے مول اپنی آبداری سے **بحر** ؎ ابھی تو آگ کے مولون گل رخسار بکتے ہین- کہین قیمت کُھلی اسکی خط رخسار بیچ ہو-

آگ گاڑنا- دیکھو آگ دبانا- خواص اسکی جگہ آگ دبانا بولتے ہین-

آگ گڑی ہونا- لازم- **درد ؎** کیا جانیئے کیا دلپہ مصیبت یہ پڑی ہی- اِک آگ سی کچھ ہی کہ وہ سینے مین گڑی ہی-

آگ لگا کر پانی کو دوڑنا- شر فساد پیدا کر کے اُسکے دفع کرنے مین کوشش کرنا- **اسیر ؎** دل جلا کر مکر سے آنسو بہانا کیا ضرور- دوڑتے ہو کیون لگا کر آگ پانی کے لیے- اور آگ لگا کر بجھانا بھی انہین ہنر ہی- **رشک ؎** جلا جلا کے نہ دے ہمکو آبروای عشق- لگا کے آگ بجھانے کو کون کہتا ہی-

آگ لگانا- نمبر (۱) کسی چیز کو آگ دینا جلانا- **ناسخ ؎** باروت مین لگا دے کوئی آگ جسطرح- کرتے ہی عشق دل نہ رہا اختیار مین- **آتش ؎** سنا ہی عاشقون سے برق وش بھی نام جو اپنا- تماشا دیکھتے ہین وہ لگا کر آگ خرمن مین- نمبر (۲) سوزش اور حرارت پیدا کرنا- **ناسخ ؎** تب فرقت نے آگ ایسی لگائی میرے اعضا مین- عرق کے بدلے ہوتے ہین مساموں سے شرر پیدا- **ظفر ؎** بہا سے چشم سے دریا بھی وہ تو بجھ نہ سکے- جگر مین آگ کسیکے اگر لگا ے فراق- نمبر (۳) تیزی اور چرپراہٹ پیدا کرنا- فقرہ- کبابون نے تو زبان سے حلق تک آگ لگا دی-

نمبر (۴) بیقرار کرنا- ولولہ پیدا کرنا- **اسیر ؎** دیتا ہی مزے یہ آگ کیا کیا- دیپک نے لگائی آگ کیا کیا- **ناسخ ؎** گرمی بازار یوسف آگے اُس یوسف کے کیا- مُنھ دکھاتے ہی لگائے آگ جو بازار مین- **؎** معشوقوں کی گرمی بھی ای میر قیامت ہی- چھاتی مین گلے لگ کر ٹک آگ لگا دینگے-

نمبر (۵) رشک حسد پیدا کرنا- **رند ؎** وہ مجھسے بزم مین ہنستا رہا رقیب جلے- لگائی گرمیِ صحبت نے انجمن مین آگ-

نمبر (۶) حسرت لانا- تڑپانا- **مومن ؎** دیکھتے ہی گل نظر مین تیرا ہنسنا پھر گیا- آتش گل نے لگائی آگ ای گلرو ہمین- **خلیل ؎** داغ دیجاتی ہی برسات مین بیے یار گھٹا- ابر تر آگ کلیجے کو لگا دیتا ہی-

نمبر (۷) لگانا- بجھانا- برافروختہ کرنا- شوخی اور شرارت کرنا- **بحر ؎** بجھی آگ لگائی ہوی رقیبونکی- بہاے بحر نے دریا مین بارہا تعویذ- **برق ؎** آپ جلجا ئینگے سب آگ لگانیوالے- دو گھڑی مین وہی تم ہو وہی جانان مین ہون **بحر ؎** یہ کبھی طرز ملاقات نہتا اُس گلکا- کسنے یہ آگ لگائی کہ جلاتا ہی مجھے- **آتش ؎** مشق رفتار کرو گرم روی کی نہ سہی- کونسی چال ہی یہ آگ لگاتے نہ چلو- **داغ ؎** چلکے دو چار قدم آگ لگادی کسنے- تلملاتی ہوی پھرتی ہی قیامت کیسی-

نمبر (۸) مہنگا سودا خریدنا- غبن کرنا- (عو) فقرہ- (مثالاً) ماما عظمت تو ہر سودے مین آگ لگاتی ہی (مراۃ العروس)

نمبر (۹) القط کرنا- چھوڑنا- **اسیر ؎** قفس آباد کر بلبل لگا دے آگ گلشن کو- جلا یا باغبان نے کاٹ کر شاخ نشیمن کو- **؎** مومن آ تو بھی اپنے نام پہ جا- نام کو ان بتون کے آگ لگا-

نمبر (۱۰) اُڑا دینا- تلف کرنا- لٹا دینا- فقرہ- شرابخواری اور قمار بازی مین ساری دولت کو آگ لگا دی-

نمبر (۱۱) چوپٹ کرنا- بگاڑ دینا- فقرہ- صاحبزادی گوٹ لگانے کیا بیٹھین کہ سارے پاجامے مین آگ لگا کر رکھدی-

نمبر (۱۲) کسی چیز سے نفرت اور بیزاری ظاہر کرنے کی جگہ بولتے ہین- **مومن ؎** نام کو اِسکے آگ لگاؤن- دلکی طرح سے اسکو جلاؤن-

نمبر (۱۳) باغ مین گل و لالہ کھلنے- جنگل مین ڈھاک پھولنے- کثرت چراغان اور

سرخی شفق وغیرہ کی جگہ تشبیہاً کہتے ہیں - رند ؎ گلشن میں آکے آگ لگا دی بہار نے - انگارے کیطرح سے ہر اک گل دہک گیا - سودا ؎ لالۂ خود رو نہیں ہے خون نے فرہاد کے جوش میں آکر لگا دی کوہ کے دامن میں آگ - فقرہ - ڈھاک کے پھول پھولے ہیں یا کسی نے بن میں آگ لگا دی ہے - فقرہ - دوالی میں ساہوکاروں نے اتنے چراغ جلائے ہیں کہ سارے ساہوکارے میں آگ لگا دی ہے - ناسخ ؎ شعلۂ رخسار جاناں نے لگائی ہے جو آگ - ماہ تاباں آج مہتابی ہے آتشباز کی -

نمبر (۱۴) بھوک پیاس بڑھا دینا - فقرہ - سینے کی جلن میں کچھ بھی تسکین نہوئی پونڈے کی گنڈیریوں نے تو اور آگ لگا دی - فقرہ - دور تی کشتے نے وہ آگ لگا دی کہ سیروں گھی پی گئے -

نمبر (۱۵) تباہ کرنا - اُجاڑنا - نیست و نابود کرنا - ہجر ؎ خانہ برباد ہوں نقش کیطرح عالم میں آگ قسمت نے لگا دی میں جسے گھر سمجھا - میر ؎ دل اور جگر جلکے مرے دونوں ہوئے خاک - کیا پوچھتے ہو عشق نے کیا آگ لگائی -

نمبر (۱۶) خاوند اور فرزند کے مرجانے کی جگہ (مانگ اور کوکھ کے ساتھ) (عو) فقرہ - اُس بدنصیب کی مانگ اور کوکھ دونوں میں تقدیر نے آگ لگا دی -

نمبر (۱۷) نیا فتنہ برپا کرنا - نئی آفت اُٹھانا - فقرہ - پہلے تو نوکر کو برطرف کر کے تنخواہ کاٹ لینے کا دستور نہ تھا یہ آگ آپکی لگائی ہوئی ہے -

آگ لگاؤں - بددعا - پھونکوں - جلا دوں - بھاڑ میں جھونکوں - اصل میں عورتوں کی زبان ہے - رند ؎ میں گرم سیر ہوں غربت کے دشت میں شب و روز - لگاؤں آن کے کیا دیستو وطن میں آگ - جان صاحب ع لگاؤں آگ میں ایسے بناؤ کو ہی ہے -

آگ لگائے تماشا دیکھے - مثل - جہاں کوئی فتنہ و فساد برپا یا لڑائی جھگڑا پیدا کر کے خوش ہو وہاں بولی جاتی ہے -

آگ لگنا - نمبر (۱) جلنا - بھکنا - ناسخ ؎ ذکر کیا شبہائے فرقت میں چراغ و شمع کا - آگ لگنے سے کبھی روشن سیہ خانہ ہوا - آتش ؎ برگشتہ طالعی کا تماشا دکھاؤں میں - گھر کو لگے جو آگ تو پانی بجھاؤں میں -

نمبر (۲) چرپراہٹ اور تیزی معلوم ہونا - فقرہ - سالن میں ایسی مرچیں جھونکی تھیں کہ زبان سے حلق تک آگ لگ گئی -

نمبر (۳) جلن اور سوزش ہونا - رشک ؎ یہی ہے ذکر ہمکو نام اُس آتشخو کا جپتے ہیں - زبانہ ہے زبان اپنی لگی ہے آگ تالو میں -

نمبر (۴) تڑپنا - بیتاب و بیقرار ہونا - (سوز محبت سے) فقرہ - اپنے کے لیے جیسے آگ لگتی ہے غیر کے لیے نہیں لگتی - داغ ؎ یہ مزہ تھا دل لگی کا کہ برابر آگ لگتی - نہ تجھے قرار ہوتا نہ مجھے قرار ہوتا - مشہور شعر ؎ الفت کا یہ مزہ ہے کہ وہ بھی ہوں بیقرار - دونوں طرف ہو آگ برابر لگی ہوئی -

نمبر (۵) سوز و گداز عشق کی جگہ - اسیر ؎ بجا ہے آنکھوں سے گرم آنسو جو شمع کیطرح ڈہل رہے ہیں - لگی ہے اک آگ اپنے تن میں بدن سے شعلے نکل رہے ہیں - داغ ؎ یہ کسکی لو ہے اے دل مضطر لگی ہوئی - اک آگ سی ہے سینے کے اندر لگی ہوئی -

نمبر (۶) رشک و حسد ہونا - داغ ؎ ذکر مجنوں سے مجھے آگ لگی جاتی ہے - گرچہ ظاہر ہے تمہارا وہ طلبگار نہ تھا - اسیر ؎ دست و پا یار میں جب غیر نے مہندی ملی - آگ سی تن میں لگی میں ہاتھ ملکر رہ گیا -

نمبر (۷) ضد و عداوت ہونا - میر ؎ ہمکو جیسے آگ لگی ہے روتے ہیں تو ہنستے ہو

ہمنے کمر کو کھول رکھا ہی اپنی کمر تم کستے ہو۔ یہ اب متروک ہی۔

نمبر(۸) گران قیمت ہونا۔ مہنگا ہونا۔ فقرہ۔ اس سال تو ہر چیز کو آگ لگ ہی ہی

نمبر(۹) برباد اور غارت ہو جانا۔ بحرؔ ۔ ہہرا رہیگا نہ گنجینہ ظلم کیشون کا۔ لگیگی آگ قرابین کے خزانے مین۔

نمبر(۱۰) غصہ آنا۔ ناگوار گزرنا۔ فقرہ۔ دوست کی برائی سنکر تن بدن مین آگ لگ گئی۔ ظفرؔ ۔ اثر دیکھا ترا ای گریۂ دیدہ بیدرد کہتا ہی۔ کہ مجکو آگ لگتی ہی ترے آنسو بہانے پر۔ بحرؔ ۔ ہمارے رہنے سے تجکو جو آگ لگتی ہی۔ جلاے دیتے ہین ہم آشیان بہت اچھا۔

نمبر(۱۱) گل و لالہ وغیرہ سرخ سرخ پھول کھلنے اور جنگل مین ڈہاک پھولنے شفق کی سرخی نمود ہونے اور کثرت چراغان کیجگہ تشبیہا کہتے ہین آتشؔ ۔ بہار لالۂ و گل سے لگی ہی آگ گلشن مین۔ گریبان پھاڑکر چل بیٹھیے صحرا کے دامن مین۔ جانصاحبؔ ۔ پھولا ہوا جو ڈہاک ہی اک آگ لگی ہی۔ آتا ہی نظر کر میوہ مین کو بون ہی بن سرخ۔ فقرہ۔ آسمان پر شفق کیا پھولی ہی جیسے آگ لگی ہی۔ فقرہ۔ دوالی کی روشنی کا کیا کہنا جدہر دیکھو اک آگ لگی ہی۔

نمبر(۱۲) بھوک پیاس کا غالب ہونا۔ فقرہ۔ تر بز عجب میوہ ہی لگی ہوئی آگ بجھا دیتا ہی۔

نمبر(۱۳) بہت رنج و غم ہونا۔ فقرہ۔ صبر کیونکر آئے جب اُسکی جوانمرگی کا خیال آتا ہی تو کلیجے مین اِک آگ لگتی ہی۔

نمبر(۱۴) خاوند اور اولاد کا مر جانا۔ (مانگ اور کوکھ کے ساتھ) (عو) جانصاحبؔ ۔ مانگ مین آگ لگی کوکھ جلی ہون جھلسی۔ خود پشیمان کو کرتے ہو پشیمان عبث۔

آگ لگے آگ لگجائے ۔ بددعا۔ غارت ہو۔ اُجڑ جائے اصل مین یہ عورتونکی زبان ہی۔ مومنؔ ۔ لگے آگ آتش غم کو زبان خامہ شعلہ ہی۔ جلا دیتے ہین سو سو خط دم تحریر اکثر ہم۔ نواب مرزا شوقؔ ۔ کہون کس کس سے اس کہانی کو۔ آگ لگجاے اس جوانی کو۔ وزیرؔ ۔ گریبان وہ غیر سے کرتا ہی مین مرتا نہین۔ آگ لگجائے الٰہی موت کی تاخیر کو۔ اور عورتین بطور تکیہ کلام کے بھی بولتی ہین۔ فقرہ۔ آگ لگے مجھے نہ چھیڑو۔ فقرہ۔ آگ لگجاے کیا بکتے ہو۔

آگ لگے پر پانی کہان ۔ مثل۔ غصے غضب کیوقت مروت اور محبت غرض کے وقت حیا اور غیرت نہین رہتی ہی۔

آگ لگے پر کنوان کھودنا ۔ بیوقت کوشش کرنا۔ جب کوئی شخص اُس کام کو کہ پہلے سے کر لینا چاہیئے عین وقت پر کرتا ہی تو کہتے ہین کہ واہ آگ لگے پر کنوان کھودنے سے کیا حاصل۔

آگ لگے تو سُجھے جل سے۔ جل مین لگے تو سُجھے کہو کیسے ۔ یہ مثل اکثر وہان بولی جاتی ہی جہان وہ شخص جس سے فریادرسی کی امید ہو ظلم کرے اور اسیکے قریب قریب فارسی مین یہ مصرع ہی۔ ع چو کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی۔

آگ لینے آنا ۔ آتے ہی پلٹ جانا۔ کھڑی سواری یا کھڑے کھڑے آنا۔ ذوقؔ ۔ لیتے ہی دل جو عاشق دلسوز کا چلے۔ تم آگ لینے آئے تھے کیا آئے کیا چلے۔ رندؔ ۔ ان ٹھنڈی گرمیون سے مین جلتا ہون آپکی۔ تم آگ لینے آئے تھے کیا آئے کیا چلے۔

آگ مٹنا ۔ نمبر(۱) جلن اور تپک جاتی رہنا۔ فقرہ۔ زخمونکی آگ اس مرہم

سے سُلگتی-

نمبر (۲) حسد اور عداوت نہ رہنا- فقرہ- سوت کی آگ کہین اِن باتون سے مٹتی ہی-

نمبر (۳) شوق عشق کا جاتا رہنا- عرش ؎ آب گریہ سے مٹے کیا دل بیتاب کی آگ- آتش برق کبھی بُجھتی نہین باران سے-

مگر اب آگ مٹنا کیجگہ آگ بجھنا زیادہ کہتے ہین-

آگ مین آگ لگانا - نمبر (۱) جلے ہوے کو جلانا- دُکھے دلکو ستانا- صبا ؎ داغ پر داغ مرے دلکو دیا کرتے ہین- آگ مین آگ وہ ہین اور لگاتے جاتے- کیف ؎ اُنسے سوزِ غمِ فرقت کا بیان کون کرے- آگ مین آگ وہ ہین اور لگانے واتے

نمبر (۲) فساد مین فساد پیدا کرنا- فقرہ- صلح کیونکر ہو جو آتا ہی وہ اور آگ مین آگ لگاتا ہی-

آگ مین بُھلس؏ جانا - آگ مین جلکر سیاہ ہو جانا- فقرہ- چیچک سے بدن کا وہ حال ہوگیا کہ جیسے آگ مین بہلس گیا ہی- نصیر ؎ گر یہی تیری شرارت ہی تو اے آتش عشق- تا قدم سر سے مین جاونگا بہلس شمع نمط-

آگ مین بھون ڈالنا - جلانا- فقرہ بخار کی وہ شدت ہی کہ جیسے کوئی آگ مین بھونے ڈالتا ہی-

آگ مین (یا آگ پر) پانی ڈالنا - غصہ فرو کرنا- لڑائی فساد مٹانا-

آگ مین پھونک دینا - آگ مین ڈالکر جلا دینا- ؎ جو وہ کرتے ہین

؏ اگرچہ بہلس جانا بھون ڈالنا پھونک دینا جلانا اور جلنا یہ سب محاورات ایسے ہین کہ اگر آگ مین انسے نکال ڈالیے تو بھی انہین معنی کو مفید ہونگے مگر اسلیے لکھے گئے کہ یون بھی بولتے ہین اور خلاف فصاحت نہین ہی-

مرا امتحان پڑین بیچ والے نہ درمیان- اگر آگ مین بھی وہ پھونک دین تو خلیل کچھ مجھے ڈر نہین-

آگ مین جلانا - حقیقی معنی- ظفر ؎ نہ ہوا ایکبار غیر دن پر نہ سر گرم عتاب ہمنے لکھ لکھکر جلاے آگ مین سو بار نقش-

مجازاً رشک و حسد سوز عشق مین پھونکنا- صبا ؎ الله ری سوزش دل اے یار- مار اکس آگ مین جلاکر-

آگ مین جلنا - لازم- جانصاحب ؎ کیون سوت کی مین آگ سے جل جلکے مرونگی- ہون سہرے نہ جلوے کی جو بھر نا مین بھرونگی- ؎ تب الفت کی حرارت نہین کسکو اے کیفت- ایک ہی آگ مین سب خلق خدا جلتی ہی-

آگ مین جو چیز پڑی وہ آگ ہی - یہ مثل تاثیر صحبت کے اظہار مین بولی جاتی ہی- ناسخ ؎ عشق جب کامل ہوا ہی عین حسن- آگ مین پڑ جاے جو شی آگ ہی- اس جگہ فارسی کی یہ مثل اُردو مین زیادہ مستعمل ہی ہر چیز کہ در کان نمک رفت نمک شد-

آگ مین جھونک دینا - نمبر (۱) آگ مین ڈالدینا- جلا دینا- بحر ؎ حمام کو یون گرم کیا یار کی خاطر- جھونکا کیے مین آگ مین صندل کیے مین پہلا

نمبر (۲) سخت ایذا دینا- مصیبت مین گرفتار کرنا- قلق ؎ پہلے دریافت خوب کرنہ لیا- آگ مین؏ لیکے مجکو جھونکدیا- نصیر ؎ مجکو سوجھے ہی کہ تو آتش رخون سے ملکے آہ- جھونکدیگا ایکدن اے دل مقرر آگ مین-

آگ مین ڈالنا - دیکھو آگ مین جھونکدینا نمبر ا-

آگ مین رکھکے پھونکدینا - جلا دینا- فقرہ- جی مین آتا ہی ان کیڑون کو

؏ یعنی بے دیکھے بھالے بُری جگہ شادی کر دی-

آگ مین رکھکر پھونکدون -

آگ مین کود پڑنا - جان کی پروا نکرنے اور جلنے مرنے سے نہ ڈرنیکی جگہہ اسکا استعمال ہی - آتش ؎ اپنے کہنے سے اگر آب تلخ تم پیتے نہین - آگ مین ہم کودتے ہین آپ اگر ہان کیجیے - بحر ؎ وہ بشر اور ہین جو کرتے ہین نافرمانی - آگ مین کود پڑین ہم ترے ارشاد کے ساتھ -

آگ مین گرنا - ذوق ؎ گر پڑا آگ مین پروانہ دم گرمی عشق - سمجھا اتنا بھی نہ کمبخت کہ جلجاؤنگا -

مجازاً مصیبت مین پہنسنا - فقرہ - ارے میان کیون جان بوجھکے آگ مین گرتے ہو -

آگ نکالنا - چقماق یا پتھر وغیرہ سے آگ جھاڑنا - مومن ؎ سنگ در سے ترے نکالی آگ - ہمنے دشمن کا گھر جلانے کو -

آگ نکلنا - لازم - نمبر (۱) ظفر ؎ دھوان آگ سے آگ پتھر سے نکلی - محبت کا سب مین اثر دیکھتے ہین -

نمبر (۲) سخت جلن اور سوزش ہونا - بہت گرمی پڑنا - میر ؎ آگے تو اشک پانی سے آجاتے تھے کبھو - اب آگ ہی نکلنے لگی ہی جگر سے یان - ہلال ؎ اُف رے سوز ہجر کیا تپتی ہی مقتل کی زمین - خون کے بدلے نکلتی ہی تن بسمل سے آگ - فقرہ - آج تو زمین سے آگ نکلتی ہی -

آگ ہوجانا - نمبر (۱) ایندھن کا دہک جانا - فقرہ - ابھی آگ نہین ہوئی تو اکیا گرم ہو -

نمبر (۲) نہایت گرم ہوجانا - دہکنے لگنا - ناسخ ؎ سوز غم سے ہوگیا ہی آگ سب میرا بدن - پھنکیدی قاتل نے ایسی ہوگئی تلوار گرم -

نمبر (۳) غصے مین بھر جانا - برافروختہ ہونا - سحر ؎ نیل کب بٹے سے کا عارض پہ عیان ہوتا ہی - آگ ہوجاتے ہین وہ رنگ ہوان ہوتا ہی - عاشق ؎ بھڑکانے سے رقیب کے تم آگ ہوگئے - میری طرف سے دلمین بھرا تھا غبار کیا

آگا - ھ - اَگر - س - مذکر - پیش - ف - نمبر (۱) سامنا - مہرہ - مثل - فوج کا آگا برات کا پیچھا بھاری ہوتا ہی -

نمبر (۲) (عو) جسم کا اگلا رخ - فقرہ - یہ کیا بدلحاظی ہی دیکھو آگے سے دُلائی سنبھالو

نمبر (۳) پوشاک کا وہ حصہ جس سے جسم کا اگلا رخ ڈہکے - مثال کیلیے دیکھو آگا پیچھا -

آگا باندہنا - سامنا روکنا - سدراہ ہونا - مہرہ دبانا - ؎ ای صبا قلعۂ ہستی سے جو دم گھبرایا - بڑھکے دو چار قدم موت کا آگا باندہا -

آگا پیچھا - نمبر (۱) انگرکھے اچکن وغیرہ بعض لباس کا اگلا پچھلا حصہ - فقرہ - کپڑے کا عرض کم ہی آگا پیچھا نہین ہوتا -

نمبر (۲) انسان کا پیش و پس - فقرہ - یہ کیا وضع ہی کہ آگا پیچھا کھلا ایک چپی ہی گلے مین لپٹی ہوئی ہی دوپٹا ایسا چاہیے کہ سارا بدن ڈہکا رہے -

نمبر (۳) آغاز انجام - فقرہ - آدمی کو چاہیے کہ ہر کام کا آگا پیچھا سوچ لیا کرے -

آگا پیچھا دیکھنا عـ۵ - آغاز و انجام سوچنا - فقرہ - آگا پیچھا دیکھکر خرچ کرو -

آگا پیچھا سوچنا عـ۵ - آغاز و انجام کار مین غور کرنا -

آگا تاگا لینا - (عو) خبر لینا - آؤبھگت خاطر مدارات کرنا - فقرہ - بی بی محفل تمہارے گھر ہی جب تمہین سویا کروگی تو مہمانونکا آگا تاگا کون لیگا -

آگا روکنا - دیکھو آگا باندہنا - سودا ؎ کل سیر چمن کو جو گیا تھا طرف باغ -

---

عـ۵ اس جگہ آگا صرف تبعاً ہی مقصود پیچھا یعنی انجام سوچنا ہوتا ہی جیسے کہتے ہین کہ آغاز انجام سوچکے کام کرو حالانکہ مقصود صرف انجام ہوتا ہی -

گلگشت کر اُدہر سے جو ہین بہرنے وہ لاگا - پیچہے سے تو دامن کے تئین خار نے کہینچا - اور سرو کہڑا ہو کے لگا روکنے آگا -

آگا مارنا - سامنے سے حملہ کرنا - فقرہ - فوج نے بڑہکر غنیم کا آگا مارا -

آگے - ہ - پیچہے کی ضد - نمبر (۱) پیش - مقدم - **ذوق** ؎ جاتے اسطرح سے اُس کوچے مین ہین دل اورہم - دلسے ہم آگے کبہی ہمسے کبہی دل آگے

آتش ؎ گلگشت کا خیال جو آجاے آپ کو - تم آگے پیچہے پیچہے تمہارے بہار ہو -

نمبر (۲) سامنے - مقابل مین - **آتش** ؎ گل کو نظر سے اشک خونین اُتارتے ہین - گلچین ہمارے آگے دامن پسارتے ہین - **مومن** ؎ آگے اُس غرفے کے چلمن ہی پڑی - بس چلمن کوئی عورت ہی کہڑی -

نمبر (۳) مقابلے مین - **مومن** ؎ اک پریوش سبزہ رنگ وہ سبزپوش - جسکے آگے حور کے اُڑجائین ہوش - **ناسخ** ؎ آگے تری بہار کے یہ رنگ گل اُڑا - ہین دامن نسیم مین تودے گلال کے -

نمبر (۴) بیشتر - اس سے پہلے - ؎ کہو تجبر ایسی ہی تہی شکل آگے - ہوئی کسکے پیچہے یہ صورت تمہاری - ؎ وہی گرمی ہی بازار محبت کی ہنوز آتش - وہ یوسف کی خریداری جو آگے تہی سو اب بہی ہی -

نمبر (۵) جیتے جی - حین حیات فقرہ - وہ اپنے آگے ہی بڑے بیٹے کو یہ گہر دیگئے تہے - **داغ** ؎ کیا دم کا بہروسا ہی پہر آئے کہ نہ آئے - جانا ہی جو قاصد کو تو جاے مرے آگے -

نمبر (۶) آیندہ - اسکے بعد - **صبا** ؎ جو حال دیکہتا ہی وہ کہنا پیامبر آئین نہ آئین آگے انہین اختیار ہی - **آتش** ؎ سامنا اُس آتشین رخسار کا اندہیر ہی - ہم کہے رکہتے ہین آگے اختیار آفتاب - **قلق** ؎ آگے کیا ماجرا کرون مین بیان - سب اسی واسطے یہ ہی سامان -

نمبر (۷) آیندہ زمانے مین - **ظفر** ؎ ہو گیا غم فراق سے حال آگے دیکہیے کیا ہو - کچہ اگیا ابہی سے ہی تاب و توان مین فرق - **قلق** ؎ دل لگانا ہی ایسا کیا آسان - آگے مشکل پڑیگی میری جان -

نمبر (۸) پرے - اُسطرف - دور - **داغ** ؎ رہگیا عرش سے آگے جاکر - ہاے عالم مری تنہائی کا - **ذوق** ؎ گرچہ ہون وادی عنقا سے پرے لاکہون کوس - لیک ہی گمشدگی کی ابہی منزل آگے -

نمبر (۹) زیادہ - سوا - بڑہکر - فقرہ - اس سے آگے ایک کوڑی نہ دونگا - نواب مرزا **شوق** ؎ مدح حیدر مین کہو لیے جو دہن - اس سے آگے نہین ہی جاے سخن - کون حیدر کا مرتبا سمجہا - کوئی بندہ کوئی خدا سمجہا -

نمبر (۱۰) عـہ پاس - قریب - فقرہ - ذرا آگے آکر بات سُن لو -

نمبر (۱۱) سے کے معنی مین - مگر جب کے کا لفظ اس سے مقدم ہو - مثل دائی کے آگے پیٹ کا پردہ - **جانصاحب** ؎ چہپتا نہین ہی پیٹ دو دائی کے آگے - جو کچہ بڑی بیگم ہین کوئی مجہسے تو پوچہے -

نمبر (۱۲) نظر مین - دانست مین - **قلق** ؎ میرے آگے چمن جہنم ہی - محفل عیش بزم ماتم ہی - **وزیر** ؎ وہ میکش ہون نہ دیکہون رات بہر اُسکی طرف ہرگز - فلک پہ آفتاب آگے مرے مینا سے خالی ہی - **رشک** ؎ ہمت نے بے نیاز کیا اسقدر مجہے - حاتم زیادہ ہی مرے آگے بخیل سے -

نمبر (۱۳) بعد - **مومن** ؎ لذت آتی جو لفظ الف سے - پڑہتے دائم الف کے

عـہ اس جگہ سامنے ہونیکی قید ہے -

آگے تے۔ فقرہ - غور کر کے دیکھو جہیم کے آگے کیا لکھا ہی -

نمبر (۱۴) زد پر - **نکہت** ؎ کیا عالم گوشۂ چشم کے عالم کو دیکھو تو - صف مژگان نے آگے رکھلیا ستم کو دیکھو تو -

آگے آگے - نمبر (۱) پیشاپیش - پیچھے پیچھے کا عکس - **قلق** ؎ آگے آگے نقیب کی للکار - باادب باملاحظہ ہشیار - **داغ** ؎ جب ترے در سے پہر اخلقت تماشائی ہوئی - پیچھے پیچھے داغ آگے آگے رسوائی ہوئی - **انشا** ؎ اداؤ ناز وحجاب و غمزہ کرشمہ شوخی حیا تغافل - تمہاری چتون کے آگے آگے یہ کرتے ہین اہتمام آٹھون -

نمبر (۲) آیندہ زمانے مین - آگے چلکر - مشہور شعر - ؎ ابتدائے عشق مین روتا ہی کیا - آگے آگے دیکھئے ہوتا ہی کیا - **اسیر** ؎ نو برس کا سن ہی صدقے نہ فلک مین ناز پر - آگے آگے دیکھیئے آئین وہ کس انداز پر -

نمبر (۳) قبل - بیشتر - **میر** ؎ دل دین ہوش و صبر سب ہی گئے - آگے آگے تمہارے آنے کے - مگر ان معنوں مین اب متروک ہی -

آگے آگے چلنا - پیشاپیش چلنا - **قلق** ؎ کوئی بیخود تھا آگے آگے روان - کوئی دل پکڑے پیچھے پیچھے دوان - **غافل** ؎ صحرا مین سیر خضر کا پڑتا نہین قدم - جب تک نہ آگے آگے کوئی رہنما چلے -

آگے آگے گرو پیچھے پیچھے چیلا - مثل - جہان کہین اچھے برے کام مین کوئی اپنے بزرگ یا عزیز یا دوست کی پیروی کرتا ہی تو کہتے ہین کہ آگے آگے گرو پیچھے پیچھے چیلا - یعنی اُنکے بزرگ ہی ایسا کرتے ہین تو یہ کیون نہ ایسا کرین -

آگے آگے ہونا - رہبر ہونا - **آتش** ؎ قطع ہو جائیگی گام چند مین سختی راہ - خضر ہی جب آگے آگے شوق منزل ہو گیا - **ناسخ** ؎ جب شب تاریک مین ہم کوے جانان کو چلے - آگے آگے جاے شعل آتشین نالے ہوے -

آگے آنا - نمبر (۱) سامنے آنا - روبرو آنا - فقرہ - آگے آکر سلام کرو نذر دیجیے کبتک کھڑے رہوگے -

نمبر (۲)[ع] قریب آنا - بہت نزدیک آنا - فقرہ - راز کی بات ہی آگے آکے سنلو -

نمبر (۳) مقابل ہونا - مقابلہ کرنا - **تسلیم** ؎ کیا منھ جو کوئی بات بنائے مرے آگے - دعوے ہو سخن کا جسے آئے مرے آگے -

نمبر (۴) آڑے آنا - کام آنا - فقرہ - دیا لیا آگے آئیگا - **ہلال** ؎ دیکے بررو دعائین لیتا ہی - آگے آتا ہی تیرے تیرا فیض -

نمبر (۵) پیش آنا - فقرہ - بزرگون کا کہنا آگے آتا ہی - **داغ** ؎ مسخر کر لیا آخر کو بنگالے کے جادو نے - بڑا بول آگے آیا ہم جو بولے تھے لڑکپن مین -

نمبر (۶) پاداش عمل کیجگہ - باپ کرے باپ کے آگے آئے، بیٹا کرے بیٹے کے آگے آئے (مثل) **داغ** ؎ محشر مین بھی ہی خواہش خلوت مجھے ایسی - کہتا ہون کیا میرا نہ آئے مرے آگے -

نمبر (۷) کسیکے سامنے آنا - بے پردہ ہونا - فقرہ - اُنکے گھر کی عورتین ماموزاد بھائی کے آگے بھی نہین آتی ہین - فصحا اب اس جگہ سامنے آنا زیادہ بولتے ہین -

آگے آیت - **آگے آئی آیت** - القط - بس - چونکہ تلاوت قرآن شریف مین آیت پر توقف ہوتا ہی لہذا یہ عنوان استعمال وہان کا ماخوذ ہی - جہان کوئی پڑھتے پڑھتے یا کچھ کہتے کہتے رک جاتا ہی تو دل لگی کے طور پر سننے والے کہتے ہین کہ آگے آئی آیت -

---

ع؎ سامنے ہونے کی تخصیص ہی -

آگے بڑہانا - آگے لانا - آگے لیجانا - **جرات** شب وصال مین وحشی سا دیکھ مجکو وہ شوخ - کہے ہی دیکھو بس آگے نہ تم بڑہاؤ ہاتھ - فقرہ - افسرون نے فوجونکو آگے بڑہایا -

آگے بڑہنا - نمبر (۱) آگے چلنا - کوچ کرنا - روانہ ہونا - **میر حسن** کئی ہمدمین تہین جو کچھ بڑہین - دعائین وہ بڑہ بڑہ کے آگے بڑہین - **کیف** قیامت ہو کہین اُٹہین لحد سے ہم بڑہین آگے - مسافر کیطرح رستے مین ٹھہرے بہی تو کیا ٹھہرے -

نمبر (۲) قریب آنا یا نزدیک جانا - فقرہ - اتنی دور سے مین نہین سُن سکتا ذرا آگے بڑہکر بات کہو -

نمبر (۳) نکل جانا - سبقت لیجانا - **بحر** ثابت قدم طریق محبت مین شرط ہی - آدم سے جبرئیل بہی آگے بڑہے نہین - **ناسخ** گزرے جو باغ مین وہ سوار سمند ناز - گلگون بہی آگے بڑہ نہ سکے گُل کے رنگ سے -

نمبر (۴) ترقی کرنا - **کیف** بڑہینگے جو عشق مجازی سے آگے - حقیقت مین کیا ہو گا نقشا ہمارا -

نمبر (۵) استقبال و پیشوائی کرنے کی جگہ - فقرہ - نوابصاحب خود وزیر صاحب کو آگے بڑہکر لے گئے - **غافل** معشوقۂ خیال کی شوخی تو دیکھیو - آگے بڑہا مین لینے تو پیچھے کو ہٹ گیا -

نمبر (۶) مقابلہ اور سامنا کرنیکی جگہ - فقرہ - بڑے بہادر ہو تو آگے بڑہو -

نمبر (۷) دعوے کرنا - بدزبانی کرنا - **بحر** آگے اُن ابروؤن کے مہ نو بڑہے نہین - گرجائیگا نظر سے فلک پر چڑہے نہین - فقرہ - زبان سنبہالو دیکھو تم اب بہت آگے بڑہتے جاتے ہو -

آگے بڑہو }
آگے چلو }
آگے دیکھو }
آگے مانگو } یعنی دوسری جگہ سوال کرو - فقیر سائل سے یہ جملے کہے جاتے ہین اور کبھی ان جملونکی جگہ صرف آگے کا لفظ کہتے ہین "میانصاحب آگے"

آگے پانا - کیے کی سزا پانا - پاداش عمل بھگتنا (عو) **جانصاحب** دل لیکے رنج دیگا سر اسر کسیکو جو - بی اپنے دیدے گھٹنے کے آگے وہ پائیگا -

آگے پیچھے نمبر (۱) پیش و پس - ادہر اُدہر - **سوز** آگے پیچھے دیکھکر بولا کہ اُدہر کوی یان حاضر نہین اب نا بکار -

نمبر (۲) حاضر غائب - فقرہ - آگے پیچھے وہ ہمارا خیر خواہ ہی -

نمبر (۳) یکے بعد دیگرے - پے در پے - فقرہ - آگے پیچھے صد ہا اونٹ تھے - **غافل** کوئی تو ہی مجلس آرائے طرب زیر زمین - آگے پیچھے جو چلے جاتے ہین سب زیر زمین -

نمبر (۴) مقدم - موخر - بے ترتیبی کی جگہ - فقرہ - سب ورق آگے پیچھے کر دیے -

نمبر (۵) غیبت مین - اس جگہ آگے کا لفظ زائد اور پیچھے کا تابع ہوتا ہی - فقرہ - بہائی مین تو سفر کو جاتا ہون آگے پیچھے کوئی بات ہو تو گھر کی خبر رکہنا -

نمبر (۶) موقع اور وقت پاکر - (یعنی جب موقع ملیگا) فقرہ - خیر اب جاؤ آگے پیچھے سمجھ لون گا -

نمبر (۷) گھات مین - فقرہ - جان عذاب مین ہی دشمن آگے پیچھے لگے ہوے ہین -

نمبر (۸) دیر سویر - فقرہ - آگے پیچھے سب پہنچ رہینگے - **اسیر** مقام ہر روان ملک ہستی ہی عدم آخر - کوئی آگے کوئی پیچھے پہنچ رہتا ہی منزل پر -

آگے پیچھے چلنا - نمبر (۱) بے ترتیبی سے چلنا - فقرہ - پہاڑ کی گھاٹی

تنگ تھی صف بندی توڑ کے سوارونکو آگے پیچھے چلنا پڑا-

نمبر(۲) آگے بڑہکر یا پیچھے ہٹ کر چلنا - برابر نہ چلنا - فقرہ - آگے پیچھے کیون چلتے ہو برابر آؤ باتین کرتے چلین -

آگے پیچھے سب چل بسینگے - مثل - یعنی ایکدن سب کو مرنا ہی دنیا کی بے ثباتی کے بیان مین کہتے ہین -

آگے پیچھے کا خیال نہونا - انجام کا خیال نہونا - فقرہ - دہڑلّے سے روپیہ اُٹھاتے چلے جاتے ہو آگے پیچھے کا کچھ خیال نہین -

آگے پیچھے کوئی نہین - کوئی وارث نہین - جسکو عورتین نگوڑا ناٹھا کہتی ہین -

آگے پیچھے ہاتھ دہرے ہونا - ننگا اور برہنہ ہونا - کمال مفلس ہونا (جسکو ستر پوشی کے لیے کپڑا بھی میسر نہو)

آگے جاتے گھٹنے ٹوٹین پیچھے دیکھتے آنکھین پھوٹین

مثل - (عو) جہان کسی کام کے کرنے مین بھی خرابی ہو اور نکرنے مین بھی اُسجگہ بولتی ہین -

آگے جانا - نمبر(۱) دور نکلجانا سبقت لیجانا - (رفتار خواہ پرواز مین)

رند؎ اللہ ای رہبر واماندگان - منزلون آگے گیا ہی قافلہ - آتش؎

اللہ ری ہوائے لب بام قصر یار - اُڑکر کبوتر آگے گیا ہی نسیم سے - فقرہ - جنکو بوجھتے ہو وہ آگے جاتے ہین ذرا قدم بڑہاؤ ابھی ملجائین گے -

نمبر(۲) بڑہنا - سوز؎ تاب کسکو ہی کہ تیرے در سے آگے جاسکے - جو ترے کوچے مین آیا سر پٹکتا ہی رہا -

آگے جو قدم رکھتا ہون پیچھے پڑتا ہی - نمبر(۱) حسرت کی جگہ - جہان سے جانے کو جی نہ چاہے - بحر؎ پیچھے پڑتا ہی جو آگے کو قدم رکھتا ہون کسطرح کوئی نکلتا ہی وطن سے باہر -

نمبر(۲) رعب چھا جانے کی جگہ - فقرہ - سرکار کا وہ رعب ہی کہ درباری جو قدم آگے رکھتے ہین پیچھے پڑتا ہی -

آگے چلتے ہین پیچھے کی خبر نہین - جہان کوئی ناعاقبت اندیش ظاہری نفع دیکھکے کسی کام کا ارادہ کرے اور اُسمین انجام کو جو نقصانات ہون اُسکا خیال نرکھے اُسجگہ یہ مثل کہتے ہین -

آگے چلکر - نمبر(۱) کچھ دور چلکر - فقرہ - آگے چلکر پہاڑ ملینگے -

نمبر(۲) آیندہ - کچھ دنون کے بعد - فقرہ - آگے چلکر یہ لڑکا آفت ہوگا - اور آگے بڑہکر بھی بولتے ہین -

آگے چلنا - نمبر(۱) پیشاپیش چلنا - بڑہکے چلنا - ظفر؎ قدم اُٹھائے تو آندہی سے بھی بیابان مین - اُڑاتا خاک چلے تیرا خاکسار آگے - آتش؎ آٹھ گئے وصل کی شب بیشتر از یار قدم - آگے ہم عمر روان سے بھی چلے چار قدم

نمبر(۲) رہبری کرنے اور راہ بتانے کی جگہ - فقرہ - کوتوال کو رستہ نہین معلوم ہی چوکیدار سے کہو آگے چلے -

آگے خدا کا نام - بس خاتمہ ہی - اس سے آگے کچھ نہین - برق؎ سب سے اعلی سب سے بالا وہ بت خود کام ہی - کچھ نہ پوچھو اس سے آگے اب خدا کا نام ہی - فقرہ - اس غریب کے یہی ایک لڑکا ہی آگے خدا کا نام ہی -

آگے خدا کا نام محمدؐ کا کلمہ - دیکھو آگے خدا کا نام -

آگے خیریت ہی - جملہ - اُس جگہ بولتے ہین جہان یہ مقصود ہوتا ہی کہ جو کچھ ہونا تھا ہو چکا اب امید نہ رکھو - ناصر؎ کچھ تو کرم ہوا ہی کہ آئینہ کچھ بخل کی صفت ہی

اک بوسہ دیکے بولے بس آگے خیریت ہی۔

آگے دوڑ پیچھے چھوڑ۔ جہان کوئی ایک کام کو ناتمام چھوڑ کے دوسرے کیطرف دوڑتا ہی وہان یہ مثل بولی جاتی ہی۔

آگے دہرا ہی۔ ضرور پیش آتا ہی۔ ہوتا ہی ہی۔ فقرہ۔ چار دن کے بعد پہر وہی جھگڑا آگے دہرا ہی۔ **داغ** ؎ ہوے طور بطور الفت مین دل کے۔ قضا اک نہ اک روز آگے دہری ہی۔

آگے دہر لینا۔ رکھ لینا۔ نمبر (۱) سامنے رکھ لینا۔ آنکھ کے روبرو رکھنا۔ فقرہ۔ اشعار قدما کے آگے دہر لیے اور اپنے قیاس کے مطابق چلدیئے (عود ہندی)

نمبر (۲) نظر کے سامنے آگے آگے حراست کے طور پر لیچلنا۔ فقرہ۔ اُسکو جبراً پولس نے آگے دہر لیا۔

نمبر (۳) آگے لیکر فریاد کو چلنا۔ **سودا** ؎ اے دل یہ کس سے بگڑی کہ آتی ہی فوج اشک۔ لخت جگر کی نعش کو آگے دہرے ہوے۔

نمبر (۴) مہرے پر رکھ لینا۔ زد پر رکھ لینا۔ **نکہت** ؎ کیا عالم کو کشتہ چشم کے عالم کو دیکھو تو۔ صف مژگان نے آگے رکھ لیا رستم کو دیکھو تو۔ یہان دہر لینا غیر فصیح ہی۔

آگے دہرنا۔ رکھنا۔ نمبر (۱) سامنے رکھنا۔ پیش نظر رکھنا۔ فقرہ۔ کتاب آگے رکھ کے پڑہو۔ **میر حسن** ؎ شب آدہی گئی جب تو خاصہ منگا۔ تکلف سے ہر اک کے آگے دہرا۔ **انشا** ؎ جسنے یارو مجھسے دعوےٰ شعر کے فن کا کیا۔ مین نے لیکر اُسکے کاغذ اور قلم آگے دہرا۔

نمبر (۲) نذر کرنا۔ پیشکش کرنا۔ فقرہ۔ بیٹا جو کچھ کماؤ باپ کے آگے رکھو۔

نمبر (۳) آگے لیچلنا۔ **غافل** ؎ پہلے نکلے دلسے نالہ پیچھے آنسو چشم سے۔ فوج آگے ہی رکھتے ہین علم بردار کو۔ اور ان سب مقامون پر اب کہنا ہی بولتے ہین دہرنا غیر فصیح ہی۔

آگے دیکھکے چلنا۔ دیکھ بھال کے چلنا۔ فقرہ۔ آگے دیکھکے چلو کہین ٹھوکر نہ لگے۔

آگے دیکھیئے کیا ہوتا ہی۔ جب کسی بات مین موجودہ زمانے سے زیادہ آیندہ زمانے مین خرابی کا کھٹکا ہوتا ہی تو کہتے ہین کہ ابہی تو یہ حال ہی آگے دیکھیے کیا ہوتا ہی۔ **میر** ؎ پہنچینگے آگے دیکھین کس درجے کو ابھی تو۔ اُس ماہ چاردہ کا سن دس ہی یا کہ بارہ۔ فقرہ۔ ابھی تو یہ آفت ہی آگے دیکھیئے کیا ہوتا ہی اور آگے کی جگہ آیندہ اور آگے آگے تکرار کے ساتھ بھی بولتے ہین۔ مشہور شعر ؎ ابتدائے عشق مین روتا ہی کیا۔ آگے آگے دیکھیئے ہوتا ہی کیا۔

آگے دینا۔ نمبر (۱) سامنے دینا۔ روبرو دینا۔ فقرہ۔ انکو روپیہ پیسا آگے دینا کہین لیکے مکر نہ جائین۔

نمبر (۲) زیادہ دینا۔ فقرہ۔ مین اب کے ندونگا میرا اگلا ہی روپیہ پہنسا ہوا ہی۔

نمبر (۳) چوٹ کرتے ہوئے شکار کی راہ مین کوئی چیز ڈالدینا۔ (تاکہ اُسکی طرف متوجہ ہو جائے) فقرہ۔ شیر میری طرف جھپٹا مین نے تکیہ آگے دیکر وار کیا۔

آگے ڈالدینا۔ نمبر (۱) سامنے رکھدینا۔ روبرو ڈالدینا۔ فقرہ۔ پہلے تو اُنکے تیور بہت کڑے تھے جب روپیہ کھنکھنا کے آگے ڈالدیا تو نرم ہو گئے۔

نمبر (۲) بیوہ کی مدد کرنا۔ اُسکی گزر اوقات کے لیے کچھ فراہم کر کے دینا۔ (ہندوؤن مین رسم ہی کہ زن بیوہ کے عزیز و اقربا آکر روپیہ حسب مقدور اُسکے آگے ڈالتے جاتے ہین)

آگے رہنا - نمبر(۱) مقدم رہنا - **رندؔ** جانبازی نہ کی معرکۂ عشق مین کس روز
میدان مین رہا چار قدم آگے ہی سب سے -
نمبر(۲) مقابل رہنا - سامنے رہنا - **رندؔ** رشک آتا ہی مجھے طائر پر اُس
نخچیر کے - بنکے تودہ رہگیا آگے جو تیرے تیر کے - فقرہ - چھوٹے بچے بزرگون کی
نظر کے آگے رہین تو بہتر ہی -

آگے سے - نمبر(۱) سامنے سے - روبرو سے - فقرہ - میرے آگے سے
دفع ہو - فقرہ - میرے آگے سے چلا جا - اور اسیطرح آگے سے دور ہو - آگے
سے ہٹ جا - آگے سے اُٹھا لو - اکثر افعال کے ساتھ مستعمل ہی -
نمبر(۲) پیشتر سے - ابتدا سے - فقرہ - ہمکو آگے ہی سے خبر تھی - تمنے آگے
سے سوچ لیا ہوتا - ہمنے آگے سے ٹھان لی تھی - اور اسیطرح اکثر افعال
کے ساتھ بولا جاتا ہی -
نمبر(۳) جسم کے اگلے رُخ سے - فقرہ - آگے سے دوپٹا سنبھال کر اوڑھو (عو)

آگے سے ہوتی آئی ہی - قدیم زمانے سے یہ رسم جاری ہی - پہلے سے
اسیطرح ہوتا چلا آیا ہی -
اور اسیطرح سلف سے ہوتی آتی ہی - ابتدا سے ہوتی آئی ہی - ہمیشہ سے ہوتی
آئی ہی بھی بولتے ہین - ؔ تمہین نے داغ نرالے نہین اُٹھائے ستم -
یونہین سلف سے مرے یار ہوتی آتی ہی - اور صرف ہوتی آئی ہی بھی انہین معنون
مین کہتے ہین - **غالبؔ** کی وفا ہمسے تو غیر اُسکو جفا کہتے ہین - ہوتی
آئی ہی کہ اچھون کو بُرا کہتے ہین -

آگے قدم رکھنا - پیش قدمی کرنا - بڑھنا - **ذوقؔ** ہے نا واقف
رہ پہلے ہی رہبر موجود - کور سے آگے قدم دیکھ عصا نے رکھا - **داغؔ**
ابھی سامان آہ و نالۂ و فریاد پیچھے ہی - قدم آگے نہ رکھے عرش اعلیٰ پر دعا ٹھہرے
انشاؔ رہروانِ عشق نے جسدم علم آگے دھرا - سدرہ کے سائے مین
دم لے پھر قدم آگے دھرا -

آگے قدم نہ اُٹھنا - نمبر(۱) تھک جانے کی جگہ - **مسرورؔ** -
تھک گیا ہون مین ناتوان ایسا - ابتو آگے قدم نہین اُٹھتا -
نمبر(۲) رعب اور خوف کی جگہ - **اسیرؔ** کھلجائیگی جسر وزرہ مرگ کی سختی
آگے قدم عمر شتابان نہ اُٹھیگا -
نمبر(۳) کمال افسردہ خاطری کی جگہ - فقرہ - یہ خبر سنتے ہی ایسا جی بیٹھ گیا
کہ آگے قدم نہ اُٹھتا تھا -

آگے قدم نہ بڑہنا - آگے قدم نہ اُٹھنا - **بحرؔ** تمہارے فتنۂ قامت
نے ایسا رعب باندھا ہی - قدم بھر بھی قدم آگے نہین بڑہتا قیامت کا -
صباؔ مجنون ضعیف کیا مرے جنگل مین آئیگا - شیرون کے ہاتھ بھر قدم
آگے بڑہے نہین - اور آگے قدم نہ بڑنا بھی بولتے ہین -

آگے قسمت - اُس جگہ بولتے ہین جہان یہ کہنا ہوتا ہی کہ آئندہ جو نصیب
مین ہوگا وہ پیش آئیگا - **قلقؔ** پیچھا چھوڑونگی مین نہ تا مقدور -
آگے قسمت تری مین ہون مجبور - **مصحفیؔ** دل نذر ایک یار پریوش کو
کر چکے - ای مصحفی اب آگے مقدر ہی اور ہم -

آگے کا اُٹھا - پس خوردہ - اُلش - جھوٹا - عوام کی زبان ہی اور فصحا
اس احتیاط سے کہ اسمین ذم کا پہلو ہی اسکے استعمال سے احتیاط کرتے ہین -

آگے کر دینا - نمبر(۱) کسیکا پردہ توڑ دینا - فقرہ - چار دن کی بیاہی دُلہن
کو کیون جیٹھ کے آگے کر دیا - (عو)

نمبر(۲) اپنے بچاؤ کے لیے دوسرے کو سامنے کر دینا - فقرہ - یارو باتین ہی باتین ہین جب وقت پڑیگا مجھی کو آگے کر دوگے -

نمبر(۳) علم و ہنر مین اورون سے بڑہا دینا - فقرہ - اُستاد کی مہربانی نے مجھے مکتب مین سب سے آگے کر دیا -

آگے کنوان پیچھے کھائی - مثل - دیکھو آگے جاتے گھٹنے ٹوٹین پیچھے دیکھتے آنکھین پھوٹین - مگر اسمین عورتونکی بول چال کی کوئی تخصیص نہین ہی -

آگے کو - آیندہ زمانے مین - آگے چلکر - داغ ؎ کل تک تو آشنا تھے مگر آج غیر ہو - دو دن مین یہ مزاج ہی آگے کو خیر ہو -

آگے کے دانت - وہ دانت جو مُنہ کھلنے مین سامنے نظر آتے ہین -

آگے کے دن پیچھے گئے ہر سے کیو نہ ہیت اب پچھتائے کیا ہوت ہی جب چڑیان چُگ گئین کھیت - جو کام وقت پر نہ ہو سکا اُسکے لیے افسوس کرنا بیفائدہ ہی - یہ اصل مین کبیر کا دوہا ہی کثرت استعمال سے مثل ہو گیا - اور کبھی صرف دوسرا مصرع کہا جاتا ہی -

آگے کے ہاتھ پیچھے ہو جانا - مشکین بندہجانا -

آگے لانا - کسیکا پردہ توڑ دینا - فقرہ - اُنہون نے اپنی بہو کو میرے بیٹے سے چھپایا تو مین اپنی بہو کو کیون اُنکے آگے لاؤن - (عو)

آگے ناتھ نہ پیچھے پگھا - مثل - (عو) لاولد - لاوارث کی نسبت بولتی (نکیل) ہین جسکا کوئی پوچھنے والا نہو - فقرہ - تم اُنکی طرح فضول خرچی پر کمر نہ باندہو اُنکا کیا ہی آگے ناتھ نہ پیچھے پگھا -

آگے نکال رکھنا - مطالعہ کر رکھنا - بے پڑہے ہوئے سبق کو دیکھ رکھنا

آگے نکلجانا - سبقت لیجانا - بڑہجانا - داغ ؎ کوئی آگے نکل نہین سکتا - تجھسے فتنہ بھی چل نہین سکتا - کیف ؎ پھرتی دکھائی یار نے آج ایسی صبح آگے نکل گیا وہ چمن مین نسیم سے - فقرہ - کیا ذہین لڑکا ہی کہ چار دن مین سب سے آگے نکل گیا -

آگے نہ چلنا - نمبر(۱) رواج نہ پانا - مشہور اور مروج نہونا - فقرہ - رنگ مغفور کا رنگ اُنکے شاگردون ہی تک رہا آگے نہ چلا - فقرہ - نور جہان کا سکہ عہد جہانگیر تک رہا آگے نہ چلا -

نمبر(۲) قائم نہ رہنا - مٹ جانا - فقرہ - بہت سے گلدستے دو چار مہینے نکلے آگے نہ چلے

نمبر(۳) زیادہ نہ بڑہا جانا - حل نہ ہونا - فقرہ - عجب دق کتاب ہی کیسا ہی ذہین ہو ورق دو ورق سے آگے نہین چلتی -

نمبر(۴) کسیکے سامنے سر سبز نہونا - پیش نہ جانا - فقرہ - اُنکے آگے کسیکی نہین چلتی -

نمبر(۵) مقابلے مین قدم نہ اُٹھنا - میر ؎ تیرا خرام دیکھے تو جا سے نہ ہل سکے کیا جی تدرو کا جو ترے آگے چل سکے -

آگے ہاتھ پیچھے پات - مثل - اُس مفلس کی نسبت بولتے ہین جسے ستر پوشی کے لیے کپڑا بھی میسر نہو -

آگے ہونا - نمبر(۱) قدم بڑہا ہونا - آگے بڑہکے چلنا - گلزار نسیم ؎ بولا وہ کہ یہ نہوگا مجھسے - مین دو قدم آگے ہونگا تجھسے - داغ ؎ بظاہر رہنا ہی اور دلمین بدگمانی ہی - ترے کوچے مین ہو جاتا ہی آگے ہم بھی ہوتے ہین

نمبر(۲) سبقت لیجانا - ترقی کرنا - فقرہ - یہ لڑکا بہت لڑکون سے سبق مین آگے ہو گیا

بحر ؎ اِن دونون شاعرون سے ہی مجکو برابری - آگے کلیم سے ہون نہ پیچھے سلیم سے -

نمبر (۳) عورت کا کسیکے سامنے ہونا - پردہ نکرنا - ناسخ ؎ غیر کے آگے نہ ہوان
مرے کہنے کو - ای صنم کرتی ہی تاثیر نظر تیہر مین -

آگے ہی - قدما نے بیشتر ہی سے کی جگہ کہا ہی - اور اب یہ درست نہیں ہی
آگے ہی سے بولتے ہین - جرات ؎ جاؤن جاؤن کیا لگایا ہی یہان بیٹھے ہو
ہو نکین اپنی زیست سے آگے ہی اُکتایا ہوا - ولہ ؎ ہو ہمسے دل ابھی نگار دن یہ بت
دست بقبضہ - ہین آگے ہی زخمی تری شمشیر کے ہاتھون - البتہ آگے ہی
بیشتر ہی کے معنی مین درست ہی ؎ دل تو آگے ہی دے چکا ہی رند - جان
بھی اب نثار کرتا ہی -

آگاہ - ف - واقف - ہوشیار - کاردان - تجربہ ؎ تم ہمسے چھپایا نکرو راز
کچھ اپنا - اپنا دل آگاہ ہی ہر کادہ خبر کا - اور نظم مین بتکلف شاعرانہ اسکا مخفف
آگہ بھی مستعمل ہی - آتش ؎ شب آدینہ بھی آتا نہیں گور غریبان پر - ہنوز
آگہ نہیں وہ شمع روسکین نوازی سے - ظفر ؎ وائے کس شوخ ستمگر سے
لگا دل اپنا - کہ نہ ہی مہر سے آگہ نہ وفا سے واقف - اور کرنا اور ہونا کے ساتھ
مستعمل ہی - ناسخ ؎ میری چاہت سے کیا آگاہ اُس طناز کو - ہی بجا سمجھون
وکیل اپنا اگر غماز کو - آتش ؎ اچھا ہون یا بُرا ہون تمہارا ہون جو کہ ہون
آگاہ ہین غلام کے عیب و ہنر سے آپ -

آگاہی - آگہی - ف - مونث - نمبر (۱) واقفیت - علم - صبا ؎ -
اپنی ماہیت سے آگاہی نہیں - کیون روان ہین ہر طرف دریا عبث -
نمبر (۲) ہوشیاری - غالب ؎ اپنی ہستی ہی سے ہو جو کچھ ہو - آگہی گر نہیں
غفلت ہی سہی - ظفر ؎ طفل کو راحت زیادہ ہی جوان پیر سے - چین نادانی
مین کرتی ہی آگاہی خراب -

آگاہی پانا (ظش) - خبر پانا - واقف ہونا - گلزار نسیم ؎ آگاہی جو دیونی نے
پائی - بگڑی ہوئی بات یون بنائی -

آگاہی دینا (ظش) - مطلع کر دینا - مصحفی ؎ راہ مین ملگیا جو اک راہی -
دی مجھے اس خبر سے آگاہی -

آگاہی رکھنا (ظش) - خبر اور واقفیت رکھنا - صبا ؎ رکھتے نہیں ہین رسم
محبت سے آگہی - راہ وفا طریق حسینان سے دور ہی -

آگاہی ہونا - علم اور واقف کاری ہونا - آتش ؎ آخر کار جہان سے
ہوا گر آگاہی - صاحب خانہ نظر آنے لگین مہمان سے -

آگرنا - نمبر (۱) آپڑنا - گر پڑنا - فقرہ - دیوار سر پر آگری - فقرہ - یہ پتھر کہان سے آگرا
نمبر (۲) ٹوٹ پڑنا - حملہ کرنا - فقرہ - ٹڈیان کھیت پر آگرین - فقرہ - انگریزی
فوج آگری -
نمبر (۳) جھپٹا مارنا - فقرہ - چیل گوشت پر آگری -
نمبر (۴) بھیڑ کرنا - ہجوم کرنا - فقرہ - جہان کھانا دیکھا سب کے سب ٹڈیون
کی طرح آگرے -

آگرہ - ایک شہر ہی دریائے جمن کے کنارے جسے اکبر آباد کہتے ہین - اسے
اکبر بادشاہ دہلی نے بسایا تھا -

فصل الف ممدودہ مع لام

آل - نمبر (۱) ع - مونث - بیٹا - بیٹی - نسل - خاندان - جیسے آل داؤد -
آل عمران - مومن ؎ کیون نہ شکر کرین تہ آل داؤد - افسون شہنشہی سکھایا
نمبر (۲) ت - سرخ رنگ - لال - جان صاحب ؎ شاہانہ یگانگی کسم کا یہ
رنگ ہی - پکا ہی رنگ ہی نہیں رنگت مین آل شوخ -

نمبر(۳) ھ پیاز کی تہی اور ڈنٹھل کو کہتے ہین-

نمبر(۴) ایک مشہور درخت جسکی جڑ سے سرخ رنگ نکلتا ہی-

نمبر(۵) ھ- سطح زمین کی نمی- تہ زمین کی تری- فقرہ- جب تک ایسا پانی نہ برسے کہ آل سے آل ملجائے وہان کیونکر بوئے جائین-

آل اولاد- مونث- بیٹا بیٹی- اور اُنکے بال بچے- کُل خاندان- **میرحسن؎** مری آل اولاد کو شاد رکھ- مرے دوستونکو تو آباد رکھ- اور آل اطفال بھی کہتے ہین-

آلتمغا- (بلا اضافت لام) مذکر- لغوی معنی سُرخ مہر- مجازاً فرمان بادشاہی جو جاگیر وغیرہ کی نسبت عطا ہو- تحقیق مقام یہ ہی کہ آلتمغا مین آل اگر سُرخ کے معنی مین لیا جائے اور تمغا مُہر کے معنی مین تو ترکیب مقلوب یعنی تمغائے آل بمعنی مہر سُرخ ہوگا- جیساکہ صاحب غیاث نے لکھا ہی کہ شاید زمانۂ قدیم مین بادشاہی مہر شنجرف سے ثبت کیجاتی ہو- دوسری صورت یہ ہی کہ آل بمعنی نسل اور تمغا بدستور بمعنی مُہر قرار دیا جائے اسصورت مین بھی ترکیب مقلوب ہوگی اور اسیکو ترجیح ہی اسلیے کہ جو عطیات شاہی نسلاً بعد نسلٍ ہوتے ہین اُسی کے فرمان وسند کو آلتمغا کہتے ہین- فقرہ- کیا سات پشت کے لیے آلتمغا لکھوا لیا ہی- **بحر؎** تفاخر آلتمغا پر عبث اولاد آدم کو- نہین ممکن مقدر کا نوشتہ فرد باطل ہو- اُردو مین ہر چیز سرمایۂ تفاخر کو بھی کہتے ہین- فقرہ- اُستاد نے چار شعرون پر صاد کیا کر دیے تم اُسکو اپنے کمال کا آلتمغا سمجھنے لگے- فقرہ- (مثالاً) شیخ موصوف اسقدر الفاظ کو فرمان آلتمغا اپنے کمال کا سمجھے (آب حیات)

آل رسول ص- اولاد جناب فاطمہ زہرا رض (سادات) **انشا؎** اورکسکا آسرا ہو سرگروہ اس راہ کا- آسرا اللہ اور آل رسول اللہ کا- اور آل نبی آل پیمبر بھی مستعمل ہی- **قلق؎** یاالٰہی بحق آل نبی- بہر بنت رسول روح علی- **رشک؎** چاہیئے آل پیمبر کا وسیلہ ای رشک- شافع حشر نہین کوی پیمبر کے سوا-

آل عبا*- حضرت فاطمہ زہرا حضرت علی- حضرت امام حسن- حضرت امام حسین رضوان اللہ تعالےٰ علیہم سے مراد ہی اسلیے کہ عبا کملی اور چادر کے معنی مین ہی **رشک؎** غم کونین کسے ہی ای رشک- ماتم آل عبا کرتا ہون- **سحر؎** ہم فقیرون نے جہان شام سے کمل تانا- ذکر معبود ہی یا آل عبا کی تعریف- فائدہ- تنہا لفظ آل بھی آل عبا کے معنو مین استعمال کیا گیا ہی جیسے آل و اصحاب کا وسیلہ ہی- **بحر؎** وہ اپنے ہاتھ مین کاسہ ہی جو اُترا تھا مرشد کو- کیا تھا فخر جسپر آل نے اپنا وہ کمل ہی- **مومن؎** درود خدا وقف اصحاب آل- ہوے ختم جنپر جہان کے کمال-

آل کا انڈا- لڑکون کا ایک کھیل ہی جس لڑکے کو غریب دیکھتے ہین اُسکو چپتین لگانے کے واسطے ایک لڑکا کہتا ہی کہ اتنا انڈا کا ہے کا- جواب مین باقی لڑکے کہتے ہین آل کا- تو وہ پوچھنے والا لڑکا اس غریب لڑکے کیطرف (جسکو پہلے سے دہپین لگانیکے لیے تجویز کر رکھا ہی) اشارہ کر کے کہتا ہی جو اسکو نہ مارے اُس پر قسم ہی- یہ قسم ہوتے ہی اُس لڑکے پر چپتین پڑنے لگتی ہین وہ بھاگتا پھرتا ہی اور سب لڑکے دوڑ دوڑ کر دہپین لگاتے ہین اور جو لڑکا نہ مارے اُس پر یہ قسم باقی رہتی ہی کہ جب کبھی وہ دہپین کھانیوالا ملےگا تو قسم اُتارنے کے واسطے یہ چپت مارےگا-

* منقول ہی کہ ایک دن حضرت خواجہ ہر دو عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان چارون صاحبونکو اپنی عبا سے مخطط مین لپیلیا اور آیۂ تطہیر پڑھا-

آل کا رنگ ۔ سُرخ رنگ جو آل کی لکڑی سے نکلتا ہی ۔

آلا ۔ نمبر (۱) ھ ۔ (یہ آلے سے بنا ہی جسکے معنی سنسکرت مین جگھ ہین) مذکر ۔ طاقچہ ۔ دیوار مین چراغ وغیرہ رکھنے کی جگھ (مثل) دیوار کھوئی آلون نے گھر کھویا سالون نے ۔

نمبر (۲) ہرا ۔ کچّا ۔ اُس زخم کی صفت مین آتا ہی جو مندمل ہوکر پختہ نہ ہوا ہو ۔ **ناسخ** ؎ پھر بہار آئی چمن مین زخم گل آلے ہوئے ۔ پھر مرے داغ جنون آتش کے پرکالے ہوئے ۔ **جرأت** ؎ آغاز محبت مین نہ رو بند کہ ناصح ۔ ٹھیس اُسکو لگاتے نہین جو زخم ہو آلا ۔

نمبر (۳) گنجفہ بازونکی اصطلاح مین دونون طرف سر کرنے کو کہتے ہین ۔

نمبر (۴) ف ۔ مصدر آلودن کا صیغۂ امر جو اسم سے ترکیب پاکر مفعول کے معنی دیتا ہی جیسے حسرت آلا ۔ یعنی حسرت سے بھرا ہوا ۔ **مومن** ؎ مرے سوز دروں سے چشم تر ہو ۔ نگاہ حسرت آلا پر نظر ہو ۔

آلا اپٹ جانا ۔ گنجفے مین دونون طرف سر کرنے سے فارغ ہو جانا ۔ فقرہ ۔ اگر دونون آلے پٹ گئے تو سولہا ورق کی جیت ہوگی ۔

آلا دِے[عـ۱] نوالا ۔ مثل ۔ وہان بولتے ہین جہان کوئی ذکی الطبع اعلےٰ درجے کو پہنچے مگر فطرتی دنارت اُسکی نہ جاے ۔

آلا رہنا ۔ زخم تازہ رہنا ۔ فقرہ ۔ زبان کی تلوار کا زخم ہمیشہ آلا رہتا ہی ۔

آلا کرنا ۔ گنجفے مین دونون طرف سر کرنا ۔ فقرہ ۔ سر ہو تو آلا کرو ۔

آلا کھل[عـ۲] جانا ۔ دیکھو آلا اپٹ جانا ۔ فقرہ ۔ جو حکم آلا کھل جاے تو پھر دو حکما سر کرنا ۔

آلا کھیلنا ۔ دیکھو آلا کرنا ۔

آلات ۔ ع ۔ مذکر ۔ جمع آلہ ۔ نمبر (۱) ہتھیار اوزار ۔ جیسے آلات حرب ۔ آلات کاشتکاری ۔ **ناسخ** ؎ خدا کے کام کچھ آلات پر نہین موقوف ۔ ابو البشر ہوئے بے مادر و پدر پیدا ۔

نمبر (۲) ساز و سامان ۔ لوازم ۔ **غالب** ؎ صرف بہاے مے ہوے آلات میکشی ۔ تھے یہی دو حساب سو یون پاک ہو گئے ۔ **قلق** ؎ جھاڑ سازون کو کہدو جلد آئین ۔ شیشۂ آلات سب لگا جائین ۔

آلاگنا ۔ آگنا ۔ **انشا** (مچھر کی ہجو مین) ؎ جون ہوئی شام دُون یہ آلاگے ۔ آدمی ان سے اب کہان بھاگے ۔ اب یہ متروک ہی اسکی جگھ آلگنا ہی کہتے ہین ۔

آلگنا ۔ نمبر (۱) قریب تر ہونا ۔ پہنچنے کے قریب ہو جانا ۔ **بحر** ؎ کیا پیر ہو کے نشے مین ڈوبے ہوئے رہین ۔ کشتی عمر گور کنارے ہی آلگی ۔

نمبر (۲) گھات مین بیٹھ رہنا ۔ تاک مین رہنا ۔ جیسے چور شام ہی سے آلگا ۔

نمبر (۳) پڑ جانا ۔ ضرب پہنچنا ۔ فقرہ ۔ اُنھون نے جانکے نہین مارا غُلہ لگایا تھا چڑیا پر اتفاق سے تمھارے آلگا ۔

نمبر (۴) پناہ لینے کی جگھ ۔ (دامن اور قدم کے ساتھ) ؎ تجکو کیا سلسلۂ قیس مین بیعت ہی نصیر ۔ خار صحرا ترے دامن کے جو آلگتا ہی ۔ فقرہ ۔ مین حضور کے قدمون سے آلگا ہون اب مجھے کسکا ڈر ہی ۔

آلام ۔ ع ۔ جمع الم ۔ رنج و غم ۔ **رشک** ؎ نہو انسان مبتلاے فراق ۔ ہاے آلام و صدمہاے فراق ۔

عـ۱ مشہور ہی کہ ایک حسینہ دختر فقیر سے ایک بادشاہ نے شادی کی وہ باوجود ثروت حسب عادت طاقون مین روٹی رکھ رکھکر آلا دے نوالا کہکر مانگتی تھی سوقت سے یہ مثل بنگئی ۔

عـ۲ کھلنا کا مصدر ترکیبی ہی جو کھیلنا کا لازم ہی ۔

آلان - س - (باندھنے کی چیز - مادّہ لا ہی جسکے معنی پکڑنا ہین) مونث - وہ کڑا یا زنجیر جس سے ہاتھی کا پاؤن باندھا جاتا ہی -

آلایِش - ف - مونث - آلودگی - میل کچیل - پیٹ کی انتڑیان وغیرہ بہوڑے کی بیپ اور لہو - **اسیر** ؎ پاک ہو جلد لگا بحر فنا مین غوطے - جسم خاکی جسے کہتے ہین وہ آلایش ہی - **بحر** ؎ یہ جگہ وہ ہی فرشتون نے کنوین جہانکے ہین - پاک آلایش دنیا سے بشر کیا ہوگا - **رشک** ؎ پڑگئی ہی بیپ قاتل کے تغافل سے یہان - اور زخم دل مین ای جراح آلایش نہین -

آلپٹنا - لپٹ جانا - **ناسخ** ؎ روشنی کی سیر جب مین نے شب فرقت مین کی شعلے آلپٹے مجھے سر و چراغان چھوڑکر - فقرہ - عجب ہولناک مقام تھا یہ معلوم ہوا کہ چار طرف سے بلائین آلپٹین -

بعض مقامات استعمال - پیار اور محبت کی جگہہ - فقرہ - یہ بچہ مجھے دور سے بھی دیکھتا ہی تو آلپٹتا ہی -

تنگ اور زچ کرنے اور پیچھا نہ چھوڑنے کی جگہہ - فقرہ - خدا اس قرض سے نجات دے صبح ہوئی اور سیٹھ جی کا آدمی آلپٹا -

حملہ کرنے لڑنے بھڑنے کی جگہہ - فقرہ - حضور مین تو کچھ بولا بھی نہین وہی مجھے آلپٹا -

آلتی پالتی - ایک نوع کی نشست جسے فصحا چار زانو کہتے ہین -

آلتی پالتی مار کر بیٹھنا - چار زانو بیٹھنا -

آلنگ - ھ - (یہ آلنگن سنسکرت کے لفظ سے نکلا ہی - آ - کے معنی ہین اچھی طرح - اور لنگن کے معنی ملنا ہین) گھوڑی کی مستی - **نکہت** ؎ - اسپ گلی بناے گر اس خاک سے کلال - آلنگ پر رہے وہ کھلونا تمام سال -

آلنگ پر آنا - نمبر (۱) گھوڑی کا مست ہونا -

نمبر (۲) مذاقاً - عورت کی نسبت بھی کہتے ہین -

آلو - ھ - آلُہ - س - (جڑ والی ترکاری - مادّہ اُول - ہی) مذکر - ایک قسم کی گول گول ترکاری جسکا مزاج سرد و خشک ہوتا ہی کبھی صرف ترکاری اور کبھی گوشت کے ساتھ پکا کر اور اور طرح سے بھی کھاتے ہین - اور آلوئے بخارا کو بھی صرف آلو کہتے ہین - **مومن** ؎ یان بوسے چاہیے گرہ زلف یار کے - ممکن نہین کہ دانۂ آلو ہو چارہ ساز -

آلوچہ - ف - مذکر - آلو بخارا سے مشابہ ایک ترش میوہ ہوتا ہی -

آلو شفتالو - مذکر - ایک کھیل ہی جسمین ایک لڑکا دوسرے کی چڈہی پر سوار ہو کر اپنے دونون ہاتھون سے اُسکی دونون آنکھین بند کرتا ہی اور باقی لڑکون مین سے ایک لڑکا اس سوار کی پشت کی طرف جا کر اپنی اُنگلیان ہلا کر گھوڑے سے پوچھتا ہی کہ آلو شفتالو تیری چلتی کم مارون - گل سور کے پیڑ تلے بول گُرو کی - اگر اُسنے اُنگلیون کی تعداد صحیح بتا دی تو گھوڑا سوار اور پوچھنے والا گھوڑا بنجاتا ہی - اور اُس کھیل کو آلو شفتالو کہتے ہین (ارمغان)

آلوئے بخارا - مذکر - ایک قسم کا آلو جو بخارا مین پیدا ہوتا اور دوائی استعمال مین آتا ہی - جو قسم اسکی یورپ اور خاص کر فرانس مین پیدا ہوتی ہی وہ اس آلو سے جو کابل کیطرف سے آتا ہی تگنی چوگنی بڑی ہوتی ہی - مگر ترشی بہت ہی کم - مزاج اسکا سرد و تر اور خاصیت ملین اور دافع صفرا ہی -

آلودہ - ف - نمبر (۱) بھرا ہوا جسکو عوام لتھڑا ہوا کہتے ہین - **سوز** ؎ مژگان کی تیری نوکین آلودہ ہین لہو مین ظالم نگاہ کسکے دل مین گڑو کے آیا - **صبا** ؎ تیغ حُسن ای گل تر ہوگئی خون آلودہ - مجھپہ غصے مین تر اُنہہ جو بہت

لال ہوا - مومن ؎ ہین چند فغان عاشقانہ - آلودۂ دردِ ہی فسانہ -

نمبر(۲) ثلث بُرے کامون کا مرتکب - ملوث - ؎ یہ داغ رند کب آلودۂ شراب نہ تھا خراب آج ہوا آج تک خراب تھا - مومن ؎ وہ می فکر عقبےٰ ہی جسکا خمار - وہ می جسکے آلودہ پرہیزگار -

آلودگی - ف - مونث - نمبر(۱) آلائش - گندگی - لوث - تعلقاتِ دنیاوی ناسخ ؎ وسعت مشرب ہی تو رند و گنہ سے کیا ضرر - دامن دریا ہزار آلودگی سے پاک ہی - ولہٗ ؎ پاک ہین آلودگی سے جو ہین وارستہ مزاج - تر نہین ہوتا کبھی صرصر کا دامن آب مین - بحر ؎ پاک رکھ قلب کو آلودگیٔ دنیا سے یہ شیشہ می ہی بغل مین جو ہی دُنیا دل مین -

آلودہ دامن - (بلا اضافت ہاے مختفی) گناہگار - ذوق ؎ مین وہ آلودہ دامن ہون بنائین تار سبحے کا - فرشتے پاک دامن لیکے میرے تارِ دامن سے - بحر ؎ اگر آب ندامت کا رگر ہوگا گناہون کو - بہت آلودہ دامن ہون کرون گا شستہ و شو برسون -

آلودۂ دُنیا - (باضافت ہاے مختفی) دنیا کی محبت مین گرفتار - رند ؎ ضد بہم جمع نہ ہونگے تجھے بیجا ہی تلاش - فکرِ عقبےٰ نکر آلودۂ دنیا ہو کر -

آلودہ کرنا - نمبر(۱) بھرنا - لتھیڑنا - ذوق ؎ تڑپکر دامن زین کو نہ آلودہ کرے خون سے - سرِ فتراک سے کیون تو نے صید نیم جان باندھا -

نمبر(۲) ملوث کرنا - خراب کرنا - بحر ؎ تلخ باتون سے نہ آلودہ کرے یار زبان کچھ تو لوزِ لبِ شیرین مین حلاوت رکھے -

آلودہ گناہ (باضافت ہاے مختفی) گناہگار - ملوث - آتش ؎ آلودہ گناہ ہی اپنا ریاض بھی شب کا ٹتے ہین جاگ کے منہ کی دُکان ہم - بجا گناہ عصیان اور معصیت بھی کہتے ہین -

آلہ - مذکر - نمبر(۱) ع - جسکی جمع آلات ہی جیسے دودھ پینے کا آلہ عمل دینے کا آلہ

نمبر(۲) ع۱ ہندوستانی ٹھگونکی اصطلاح مین ٹھگ کو کہتے ہین قاعدہ ہی کہ جب اثناے راہ مین کسیکو دیکھکر شبہہ ہوتا ہی کہ یہ ٹھگ ہی یا مسافر تو مسلمان کی نسبت کہتے ہین کہ آلہ خان بھائی سلام - اور اگر ہندو ہی تو کہتے ہین آلہ بھائی رام رام پس اگر وہ بھی ٹھگ ہی تو اپنی زبان مصطلحہ مین جواب دیتا اور بات چیت کرتا ہی اور اگر مسافر ہوا تو جواب سلام دیکر خاموش ہو جاتا ہی اور یہ لوگ اُسکو مسافر سمجھ جاتے ہین اور اپنے دام مین لاتے ہین -

آلۂ مہلک - وہ آلہ جس سے مارنا اس بات پر دلالت کرے کہ مارنیوالے کا قصد ہلاک کرنیکا تھا - یہ لفظ اکثر قانون مین آتا ہی -

آلہا - ھ - (اسکی اصل سنسکرت اَلہَادہی) ایک بہادر راجہ کا نام جسکا قصہ اکثر عوام برسات مین گاتے ہین اور اس قصے کو بھی آلہا کہتے ہین - ناصر ؎ آلہا وہ روز سنتے ہین رات کو اسلیے - تا صبح کو دلیر ہو دل قتلِ عام پر - مجازاً طول طویل بے سروپا باتین - فقرہ - مین نہین سمجھتا کہ تم اتنی دیر سے کیا آلہا گا رہے ہو یعنی خدا جانے کیا خرافات قصہ کہہ رہے ہو جو تمام ہی نہین ہوتا -

آلہا گانا - آلہا راجا کے حالات جنگ وغیرہ گانا - اور مجازاً بات کو حد سے زیادہ طول دینا - اپنی ہی کہے جانا - مثال آلہا مین گذری -

آلے ع۲ بالے - مذکر - حیلے حوالے - مثل - دن کھویا آلے بالے کا تنے بیٹھی دیا بالے - لکھنؤ مین فصحا ٹالے بالے بولتے ہین -

ع۱ ان معنی مین آلا چاہیے مگر ٹھگونکی اصطلاح بعض رسائل مین آلہ پایا گیا ہی اسلیے یہان لکھا گیا -

ع۲ شاید آرے بلے سے بگڑ کر آلے بالے ہو گیا ہو یا یہ کہ عورتین مکان کے آلون یعنی طاقون مین چیزین رکھدیا کرتی ہین اور نہ دینے کیوقت حیلہ کہتی ہین کہ مین آلے والے مین رکھی ہوگی پس آلا والا کا بتقاضۂ علم زبان آلا بالا ہو گیا -

آلینا - نمبر(۱) پاس آنا - پہنچ جانا - **مومن** ؎ خضر نے گم کردہ رہ کو آلیا - حاصل مطالب نے مطلب پالیا -

نمبر(۲) گھیر لینا - دبا لینا - پکڑ لینا - **مومن** ؎ سرہ آلیاان دشمنون نے سجھائی اگ کب آتش زنون نے - **جرأت** ؎ مجھ مین کچھ حال نہین ہی اُسے لاناہی تو لاؤ - ورنہ غش اب کوئی دم مین مجھے آلیتا ہی - **داغ** ؎ شکر ہی ای دل کہ اُنکو غصہ آکر رہگیا - آلیا تھا موت نے پر بچگئے تقدیر سے - **انشا** ؎ روٹھکر اُس سے مین جو کل بھاگا - ناگہان دل کی بیقراری مین - آلیا اُسنے دوڑکر مجھکو - تاک کے اوجہل اک کیاری مین -

فصل الف ممدودہ مع میم

آم - ھ - آمر - س - (اَم - سیّال چیز کا بہنا) انبہ - ف - انبج - معرب - مینگو - انگریزی - یہ ہندوستان کا ایک مشہور اور بہت لذیذ میوہ ہی البتہ یمن اور عمان اور سوڈان (واقع ملک افریقہ) مین بھی تھوڑا بہت پیدا ہوتا ہی اسکی دو قسمین ہین - قلمی اور تخمی اور اس نظر سے کہ ہر گاؤن ہر قصبے اور ہر شہر مین (جو قسمین پیدا ہوتی ہین) وہ مختلف نام سے مشہور ہوتی ہین (مثلاً قلمی آمون مین بمبئی احاطے کا بمبئی اور بنگال احاطے کا مالدا بنارس کا لنگڑا ملیح آباد ضلع لکھنؤ کا ثمر خاور سپیدا وغیرہ وغیرہ) ان دونون قسمون کی بہت سی قسمین ہین قلمی عموماً بہت ہی شیرین اور بے ریشہ ہوتے ہین اور تراش کے کھاے جاتے ہین - تخمی بعض کھٹے بعض چاشنی دار اور بعض بالکل میٹھے ہوتے ہین اس قسم مین بعض ریشہ دار بعض بے ریشہ کسی کا رس پتلا اور کسی کا رس گاڑھا ہوتا ہی مزے مین تو اپنی اپنی پسند ہی مگر اس پر اتفاق ہی کہ بے ریشہ اور پتلے رس کا آم عمدہ ہوتا ہی قلمی کا درخت بہت بڑا نہین ہوتا اور زیادہ پھیلتا ہی تو چھانٹ ڈالا جاتا ہی اور چوتھے پانچوین برس پھلنے لگتا ہی اسکی قلم لگائی جاتی ہی اور قلمی جلد ثمر لاتا ہی البتہ تخمی معمولی طور پر گٹھلی بونے سے پیدا ہوتا ہی اسکا درخت بہت بڑا اور اکثر بونے کے بعد دسوین بارہوین برس پھلنا شروع ہوتا ہی اسکی فصل ایک سال زیادہ اور ایک سال کم آتی ہی بلکہ بعض درخت ایک سال پھلتے ہین اور دوسرے سال پھلتے ہی نہین - گرمیون مین سپید زردی مائل گچھے کے گچھے ننھے ننھے پھول جنہین مور کہتے ہین پھوٹتے ہین مور کی بو ہوا مین پھیل کر بہت ہی بھلی معلوم ہوتی ہی بہت لوگ پودینہ اور نمک مرچ ملاکر مور کی چٹنی کھاتے ہین کیونکہ اسمین ترشی کے ساتھ ایک طرح کی خوشبو ہوتی ہی - اسکے بعد پھل آتے ہین اور جب تک جالی نہین پڑتی ہی اُسوقت تک اسکے ثمر کو کیری یا اَنبیا کہتے ہین - کیری جہان مٹر سے کچھ بڑی ہوئی لوگ چٹنی بنانے اور کھانے لگتے ہین - کچے آم کو چھیل کر قاشین کرکے مربے اور اچار بناتے ہین اور پیسکر چٹنی - مگر تیل کا اچار ڈالنے مین اسکو چھیلتے نہین ہین کبھی مسلم اور کبھی بیچ سے دو ٹکڑے کرکے جالی نکالکر خواہ بے نکالے ڈالدیتے ہین - چھیلکر اور سُکھا کے اُسکی کھٹائی بناتے ہین جو بعض کھانون مین ترشی کے لیے ڈالی جاتی ہی اور کپڑا رنگنے مین کسم یا ہلدی کا رنگ شوخ کرنے اور نیز زیور کی صفائی کے لیے اس کھٹائی کا زلال استعمال کیا جاتا ہی کچے آم کا گڑانبا قندانبہ اور قلیہ انبہ پکاتے ہین اور بھوبل مین بھون کے قند یا شکر ملاکر افشرہ پیتے ہین - جس سے فرحت اور ٹھنڈک حاصل ہوتی ہی لو کے مارے ہوئے کو اسی ترکیب سے نمکین افشرہ بہت ہی مفید ہوتا ہی - آم عموماً برسات کے قریب پکنا شروع ہوتے ہین اور دو ڈہائی مہینے تک فصل رہتی ہی - اور بعض بھادون مین پکتے ہین جنکو بھدیّان کہتے ہین جس درخت کا آم پال ڈالنا

منظور ہوتا ہی اُس درخت کے دو ایک پکے آم (سیپ) ٹپکنے کے بعد توڑ کر پال ڈالدیتے ہین کم سے کم چار روز اور زیادہ سے زیادہ آٹھ روز مین پال اُٹھتی ہی ان آمون کو پال کا آم اور جو درخت سے پختہ ہو کر ٹپکین اُنہین ٹپکا آم کہتے ہین۔

آم بُوؤ آم کھاؤ اِملی بوؤ اِملی کھاؤ - مثل - جو بوؤ گے وہی کاٹو گے یعنی جیسا کروگے ویسا پاؤ گے۔

آم پال رکھنا یا ڈالنا - ایک قاعدہ خاص سے کچے اور گدرائے ہوئے آمون کا بھوس وغیرہ مین رکھ دینا تاکہ پک جائین۔

آم پھلنا یا ہونا - آم کا درخت مین لگنا - آم کی فصل ہونا - فقرہ - اب کے تو آم بہت پھلے - امسال آم بہت ہوئے۔

آم پھلے نِوے (جھک چلے) ارنڈ پھلے اترائے - مثل - شریف دولتمند ہو کر اور بھی متواضع ہو جاتا ہی اور رزیل لدار ہو کر سرکش اور مغرور بنجاتا ہی۔

آم تراشنا - آم کے پختہ اور گدر پھلون کا چاقو سے کاٹنا - آم کی قاشین کرنا - ٹپکے آم اکثر تراش کر کھائے جاتے ہین۔

آم ٹپکنا - آمون کا پختہ ہو کر ڈال سے گرنا - برق ؎ وہی پکوان تلے جائین وہ ٹپکین پھر آم - سیر پیا پھر دیکھین وہی ہوش ربا ساونکی۔

آم چوسنا - پختہ آم کو نرم کر کے اُسکا رس چوسنا - پال کے آم اکثر چوس کے کھائے جاتے ہین۔

آم ڈھلجانا - آم کا رکھے رکھے زیادہ ملایم ہو کر بیمزہ ہو جانا۔

آم کا ٹپکا لگنا - آم ٹپکنا شروع ہونا - رشک ؎ جب تک رہا وہ شہد لب آمون کی فصل مین - شوق دہن سے باغ مین ٹپکا لگا رہا۔

آم کھانے سے کام یا پیڑ گننے سے - یعنی مطلب سے مطلب رکھو بیفائدہ باتون سے کیا کام۔

آم کھائے پال کا خربوزہ کھائے ڈال کا پانی پیے تال کا - یہ جملے بطور کلیئے کے ضرب المثل کیطرح زبانون پر ہین - یعنی آم پال کا اور خربزہ تازہ ٹوٹا ہوا ڈال کا اچھا ہوتا ہی اور پانی دریا کا خوشگوار ہوتا ہی۔

آم کے آم گٹھلی کے دام - مثل - جس تجارت جس کام مین ہر صورت سے نفع یا دُہرا فائدہ ہو وہان بولتے ہین - یعنی آم نفع مین رہے اور گٹھلیان دام دے گئین - مشہور شعر ؎ اس تجارت مین فائدہ ہی تمام - دام گٹھلی کے اور آم کے آم۔

آم گھاس - بُرا بھلا - خوب و زشت - فقرہ - اچھا بُرا کچھ نہ دیکھا آم گھاس اُٹھا لائے۔

آم لو پال کے - آم بیچنے والون کی آواز ہی پال کے آم جب بیچنے نکلتے ہین تو یہ کہتے ہین اور اسی طرح آم لو ڈال کے یا آم لو ٹپکے بھی پکار پکار کے بیچتے ہین۔

آم مچھلی کا کیا ساتھ ہوگا - جب کوئی کسیکو زک دیکر چلدیتا ہی یا چھپ رہتا ہی تو زک اُٹھانے والا کہتا ہی کہ آم مچھلی کا کیا ساتھ ہوگا - یعنی پھر بھی تو ملاقات ہوگی اُسوقت سمجھ لونگا (مچھلی پکانے مین آم کی کھٹائی دیجاتی ہی اسوجہ سے آم مچھلی کا ساتھ کہا گیا ہی) اور یہ مثل ان الفاظ مین بھی ہی کہ آم مچھلی کی بھینٹ ہو ہی جاتی ہی۔

آم مین مور آنا - آم کے پیڑ کا پھولنا - ہلال ؎ کیون ہوا جوش جنون پھر آگئی فصل بہار - مور آیا آم مین پھولا ہوا ہی ڈھاک سرخ۔

آمَن - ھ - مونث - پتلے اور لمبے آم کو کہتے ہین۔

آم ہلانا - آم کے درخت پر چڑہکر شاخون کو ہاتھ پاؤن سے جنبش دینا - اکثر اسطرح ہلا دینے سے گدر اور پختہ آم گر پڑتے ہین اور کچے آم رہجاتے ہین -

آماج - ف - مذکر - ہدف - نشانہ - جس چیز یا جس مقام کو تاک کر تیر یا گولی لگائین - **ناسخ** ؎ ہی نگاہ یار سیر سے داغ پر - یہ چراغ اب تیر کا آماج ہی -

آمادہ - ف - مستعد - راضی - **ناسخ** ؎ دوست جب سے اک برہمن زادہ ہی - دل ہمارا کفر پر آمادہ ہی - فقرہ - پیام بہیجا تھا وہ بھی شادی کرنے پر آمادہ ہین -

آمادہ بیٹھنا - تیار اور مستعد رہنا - فقرہ - وہ تو جانے کو آمادہ بیٹھے ہین تمہین ہچکچاتے ہو - **قلق** ع بندہ بیٹھا ہوا ہی آمادہ -

آمادہ کرنا - مستعد کرنا - راضی کرنا - فقرہ - بڑی مشکل سے انکو چلنے پر آمادہ کیا ہی -

آماس - ف - (آ اکٹھا ہونا - ماس - گوشت) ورم - ع - سوجن - ھ - **ناسخ** ؎ وصل کانٹون سے ہوا شادی سے بالیدہ ہوئے - دشت وحشت مین مرے پاؤن پر آماس نہین - **اسیر** ؎ جانتا ہون راحت دنیا کو سرتاپا الم - فربہی پر مجکو ہوتا ہی یقین آماس کا -

آماس کر آنا یا آماس کر جانا - سوج جانا - فقرہ - دونون پاؤن آماس کر آئے -

آمان - آ آنا سے اور مان ماننا سے امر کے صیغے ہین - اس کلام سے باز آ میرا کہنا مان - **سودا** ؎ مت مجکو ستا نادان آمان مین کہتا ہون - ہی تیر قضا نادان آہ دل رنجیدہ - **ولہ** ؎ آمان قتل بیگنہان سے تو در گزر - رہتی نہین ہی ہاتھ مین پیارے سدا حنا - اگلا محاورہ ہی اب اسکا استعمال نہین ہی -

آمد - ف - مونث - آمدن سے حاصل مصدر - نمبر (۱) آنے کی خبر آنیکے آثار - **ذوق** ؎ سنکے آمد انکی ازخود رفتہ ہوجاتے ہین ہم - پیشوا لینے کو جاتا کوئی ہم سے سیکھ جائے - فقرہ - اعضا شکنی ہورہی ہی بخار کی آمد ہی - پانی کی آمد ہی - آندہی کی آمد ہی -

نمبر (۲) آمدنی - محاصل - یافت - فقرہ - سو کی آمد ڈیڑہ سو کا خرچ - **عاشق** ؎ خال پر صدقے کردن پاؤن جو تحصیل ختن - زلف پر وارون اگر شام کی آمد ملجائے (مگر اس جگہ زبانون پر آمدنی زیادہ ہی) مثل - خوشامد سے آمد ہی -

نمبر (۳) کثرت اور بہتات سے جب سودا اور اجناس بازار مین آئین تو بولتے ہین کہ آج کے بازار مین کرانے کی بڑی آمد ہوئی یا غلے کی بڑی آمد ہی -

نمبر (۴) ضد آورد - بیساختہ - بے تکلف - بناوٹ سے پاک - فقرہ - آمد کے مضامین کا کیا کہنا - فقرہ - جو لطف آمد مین ہی وہ آورد مین کہان -

نمبر (۵) مضامین اور خیالات کے پے در پے پیدا ہونے کی جگہ بھی بولتے ہین - فقرہ - انکی شاعری کا عجب حال تھا جہان آنکھ بند کی اور آمد شروع ہوگئی مضامین برس پڑے -

نمبر (۶) گنجفے بچیسی چوسر اور تاش مین زیادہ بازی اور پو آنے کیوقت کہتے ہین جیسے اسدری آمد ہر خم مین میر وزیر اٹھتے ہین پو کی آمد جو شروع ہوئی تو چار ہی ہاتھون مین چارون گوٹین لال تھین -

نمبر (۷) ظرافتاً ڈہول دہمپے کی جگہ - اب کے تم کچھ بولے اور مین ادہر سے ایک آمد کی آیا - یعنی مین نے ایک دھول جڑی -

آمد آمد - ف - مونث - آنیکی دھوم - آنے کا چرچا یا خبر - **ناسخ** ؎ آمد آمد ہی کسی بت کی مری تربت پر - زیست اب مجکو خدا بار دگر دیتا ہی - **مومن** ؎ آمد آمد ہی چمن مین کس سمن اندام کی - سبزۂ خوابیدہ سے مخمل بچھاتی ہی بہار - اور جب آمد آمد کے ساتھ دھوم یا شور یا خبر کا لفظ ملکر آتا ہی تو

آمد آمد کے معنی صرف آنیکے رہجاتے ہین آمد کی تکرار زائد ہوتی ہی مگر یہ تکرار موافق محاورہ ہی اور فصاحت کے خلاف نہین ہی - **قلق** ؎ آمد آمد کی چار سو اک دہوم
بام و در پر وہ مرد و زن کا ہجوم -

آمد آمد پہیلنا - آنیکی خبر مشہور ہونا - ؎ پہیلی جو آمد آمد رشک شکستہ پا -
دیوار قلعہ نیو سے بیٹھی پراگ ہین -

آمد بر آمد کے دِن - تبدیل فصل کا زمانہ - رُت پہرنے کے دن) - اصل مین یہ محاورہ در آمد بر آمد کے دن ہی اور اہل تحقیق یون ہی بولتے ہین -

آمدن بارادت و رفتن باجازت - مثل - لفظی معنی ارادے سے آنا اجازت سے جانا مطلب یہ کہ آنا اپنے ارادے سے ہوا کرتا ہی اور رخصت ہونا دوسرے کی مرضی پر موقوف ہی - جب کوئی کہین مہمان جاتا ہی اور کوئی پوچھتا ہی کہ آپ یہان سے کب پہرینگے اور مہمان کو یہ کہنا ہوتا ہی کہ میرا کیا اختیار ہی میزبان کی مرضی اور رخصت دینے پر موقوف ہی تو وہ یہ مثل زبان پر لاتا ہی -

آمدنی - مونث - محاصل - مداخل - یافت - فقرہ - تمہارے گاؤن کی کیا آمدنی ہی - فقرہ - آجکل اُنکی آمدنی بہت کم ہو گئی ہی -

آمدنی کے سر سہرا ہی - کسیکے سر سہرا ہونا دار و مدار ہونا کے معنون مین اسوجہ سے ہی کہ سہرا دولہا کے سر پر ہوتا ہی اور برات کا مدار دولہا ہی پر ہی - مثل کا مطلب یہ ہی کہ آمدنی ہی سے سارا ٹھاٹھ درست ہوتا ہی عیش و آرام کا مدار اسی پر ہی آمدنی نہو تو کچھ نہو -

آمدورفت - ف - مونث - آنا جانا - **ناسخ** ؎ عازم گلگشت دنیا جو کہ گلشن ہی کیا - آمد و رفت نسیم صبح بیتابانہ ہی - **رند** ؎ پہر وہی آمد و رفت اُنکی مرے گھر ہو گی - پہر کچہری سے نکلتا ہی محلکا دیکھو - اور مجازاً رسم و راہ اور رہگذر کی جگہہ بھی بولتے ہین - فقرہ - ہمارے اُنکے آمد و رفت نہین ہی - **صبا** ؎ زاہد کور سے خم پیر مغان دور ہے - آمد و رفت سے اندہے کی کنوان دور ہے - اور آمد و رفت بغیر واو عاطفہ بھی درست ہی - **ہلال** ؎ اپنی آمد رفت کیا بند آج ہی دم بند ہی - شکل مردہ ہو گئے ہین ہم محلکا دیکھکر -

آمدورفت بند ہونا - راہ مسدود ہونا - راہ و رسم ترک ہونا **ظفر** ؎ یہ ہوئی برسات ابکے جوش گریہ سے مرے - قافلون کی آمد و رفت اس برس مین بند ہی - فقرہ - دیوار کہنچ گئی اُدہر سے آمد و رفت بند ہی - فقرہ - ہمارا اُنکے وہ تعلقات کہان مدت سے آمد و رفت بند ہی -

آمدورفت جاری ہونا - اسکی دو صورتین ہین ایک یہ کہ آمد و رفت بند تھی اب جاری ہو گئی اور دوسری استمرار کی صورت کہ بدستور باقی ہی مگر اس اخیر صورت مین صرف ہی کے ساتھ بولتے ہین ہونا کے اور مشتقات کے ساتھ نہین کہتے -

آمدورفت رہنا - آتے جاتے رہنا - راہ و رسم رہنا - **رند** ؎ پیشتر آمد و رفت اُسکی رہا کرتی تھی - ابکے ایسا گیا پہر آن کے دلبر نہ پہرا -

آمدورفت لگانا - بار بار آنا جانا - فقرہ - تمنے بار بار یہ کیسی آمد و رفت لگائی ہی -

آمدورفت لگی رہنا - آنے جانے والون کا تار نہ ٹوٹنا - فقرہ - بہیڑ چہٹنے کا انتظار کب تک یہان تو یون ہی آمد و رفت لگی رہیگی -

آمدوشد یا آمد شد - ف - (آمدن اور شدن کے حاصل مصدر) دیکھو آمد و رفت - **ظفر** ؎ دمبدم کی آمد و شد مین ہو دم کو چین کیا - کون ہی ایسا کہ رہتا ہو سفر مین چین سے - ؎ بلبل ہین گل مین کیا خفگی آگئی ہی تیر - آمد شد نسیم سحر دمبدم ہی کچھ - **مومن** ؎ غیرت آمد شد دشمن سے تلوؤن سے لگی - جل بجہینگے اب کہ حال شمع سنکوس ہی - فقرہ - ادہر سے

آمد و شد بند ہی اُدہر سے جاؤ۔ جن افعال کے ساتھ آمد و رفت لکھا گیا ان سب کے ساتھ آمد و شد مستعمل ہی مگر آمد و رفت زبانون پر زیادہ ہی۔

آمُرزِش ۔ف۔ آمرزیدن سے حاصل مصدر۔ بخشش۔ **وزیر** ؎ اُسکو طاعت پہ غرور اسکو ہی آمرزش پر۔ کہ زاہد ہی جدا اگبر گنہگار جدا۔ ؎ **مومن** اس فہن بیخطا پر حیف۔ فکر آمرزش گناہ نہ کی۔

آمرزگار ۔ف۔ بخشنے والا۔ رحیم (اللہ تعالے کی صفت) **بحر** ؎ دعا ہی آمرزگار بخشے بہت گران ہین گناہ میرے۔ کہین نہ ٹوٹین زمین کے تختے بلا سے میرا مزار بیٹھے۔

آملنا ۔ نمبر (۱) آکر ملنا۔ ملاقات کرنا۔ **رند** ؎ یارب مجھے بلائے وہ یا آپ آملے۔ مطلب برآئین دل کے مراد عاملے۔ **گلزار نسیم** ؎ فردوس مین جا کے صورت حور۔ مان باپ سے آملی وہ مہجور۔

نمبر (۲) دو چیزون کا باہم ملجانا۔ **شعور** ؎ لذت مین کیا کہون مجھے اُسوقت کیا ملی۔ شمشیر یار میرے گلے سے جو آملی۔ (واسوخت مین)

نمبر (۳) قالب اور صورت بدلکے کسیکے رنگ مین ملجانا۔ **گلزار نسیم** ؎۔ جادو سے بنی وہ آدمی زاد۔ انسانونمین آملی پریزاد۔ **منیر** ؎ عظمت عاشقونکی دیکھے جو وہ غیرت شمع۔ چھپ کے طاؤس فلک آملے پروانونمین۔

آملہ ۔ف۔ (آمل سے مشتق معلوم ہوتا ہی جسکے معنی سنسکرت مین ترش ہین) آملج۔ معرب۔ آنولا۔ ھ۔ مذکر۔ ایک قسم کا بکٹھا اور ترش پھل۔ خشک سے سرد ہوتے ہین اور ہندوستان سے کا اچار بنا کے کھاتے ہین مربے اسکا مقوی دل و دماغ ہی مزاج اول مین سرد دوم مین خشک ہی۔

آمنا سامنا ۔ھ۔ (آمنا۔ آگمن سے اور سامنا۔ سن مکھ سے بگڑ کر بنا ہی اسلیے کہ آگمن کے معنی آنا اور سُن کے معنی اچھی طرح اور مکھ کے معنی چہرہ۔ چونکہ آمنا سامنا ہونے مین چہرہ اچھی طرح نظر آتا ہی اسلیے یہ اشتقاق ٹھیک معلوم ہوتا ہی) مذکر۔ تابع۔ متبوع۔ نمبر (۱) مقابلہ۔ مواجہہ۔ فقرہ۔ دونون باغ آمنے سامنے لگے ہین۔ فقرہ۔ راہ مین کوتوال سے آمنا سامنا ہوگیا۔ نمبر (۲) بے پردگی۔ فقرہ۔ بہت پردے کی لیتی نہین آج تو بالکل آمنا سامنا ہوگیا۔

آمَنّا وَصَدَّقنا ۔ لغوی معنی۔ ہم ایمان لائے اور ہمنے تصدیق کی غایت قبول اور بجا و درست کی جگہ کہتے ہین۔ **سودا** ؎ مریدون کی نہ تھی یہ سُن کے زنہار۔ جز آمنا و صدقنا کے گفتار۔ اور صرف آمنا بھی بولتے ہین۔ **سودا** ؎ جو سخن آپ کی زبان سے سُنا۔ کچھ نہ بولا سوائے آمنا۔

آموجود ہونا ۔ پہنچ جانا۔ یکایک آجانا۔ فقرہ۔ سوار گھوڑا دوڑا کر سر پر آموجود ہوا۔

آموختہ ۔ف۔ مذکر۔ آموختن سے اسم مفعول۔ پڑھا ہوا۔ پچھلا سبق۔

آموختہ پڑہنا یا سُنانا ۔ پڑہے ہوے کو دُہرانا۔ پچھلا سبق سنانا اور بطور مجاز کئی مقامون پر بولتے ہین۔ جب کوئی رُک رُک کے بات کہے یا اٹک اٹک خواہ ہل ہل کر کچھ پڑہے یا کسی چیز کو آنکھ بند کیے اندہا دہند پڑہے جائے تو کہتے ہین کہ بات کہتے ہو یا آموختہ پڑہتے ہو۔ خط پڑہتے ہو یا آموختہ سُناتے ہو۔

آموزگار ۔ف۔ سکھانے والا۔ اُستاد معلم۔ **مصحفی** ؎ عالم مین علم ہوتا ہی آموزگار خلق۔ اور اُسکی ذات پاک ہی آموزگار علم۔

آمیزش ۔ف۔ مونث۔ آمیختن سے حاصل مصدر۔ میل۔ **ظفر** ؎۔ خدا جانے کہ سینے مین مرے کیا رنگ ہی دل کا۔ نظر آتی ہی کچھ آمیزش خون آج آنسو مین

آتش ؎ گالی نہین زیبا لب شیرین سے تمہارے - یہ شہد کرو تلخ نہ آمیزش سم سے -

آمیزش کرنا - نمبر (۱) میل کرنا - اچھی چیز مین ناقص چیز ملا دینا - فقرہ - اس شہر کے سنار سونے چاندی مین بہت آمیزش کر دیتے ہین ۔

نمبر (۲) (ظ ش) باہم اتفاق کرنا - یکذات ہو جانا - آتش ؎ تمہارے شربت دیدار کی لذت نہین پاتے - ہزار اسمین آمیزش گلاب و قند کرتے ہین - ظفر ؎ شمیم زلف سے اُس رشک گل کی کرلے آمیزش - جو بیہوشی مجھے اے نکہت ریحان دیتی ہی - مگر اب نظم و نثر مین بھی اسکا کم پایا جاتا ہی -

آمیزش ہونا - لازم - نمبر (۱) فقرہ - کلکتے کے گھی مین ناریل کے تیل کی آمیزش ہوتی ہی -

نمبر (۲) رشک ؎ تھر ہی شیرینی گفتار و دندان سفید - ایسی آمیزش نہین ہوتی نبات و شیر مین - ؎ مرد نیکو کار کو دنیا سے آمیزش ہو گیا - اے ظفر یہ پاک جوہر اور وہ ناپاک دون -

آمین - ع - نمبر (۱) ایک کلمہ ہی جو اجابت دعا کے لیے استعمال کرتے ہین خدا دعا قبول کرے - قلق ؎ ہاتھ اُٹھایا اگر بصدق و یقین غیب سے آئیگی صدا آمین -

نمبر (۲) ختم قرآن کی تقریب - چونکہ بعد دعا اُسوقت لڑکے کو پڑھائی جاتی ہی - اُسمین اکثر جگہ آمین کا لفظ آتا ہی اور شریک محفل بھی آمین کہتے جاتے ہین اسلیے یہ ایک اصطلاح ہو گئی ہی -

آمین آمین - مزید التجا اور مناجات کی جگہ - نماز کے بعد جب امام دعا کو ہاتھ اُٹھاتا ہی تو مقتدی اُسکے ساتھ ہاتھ اُٹھا کے آمین آمین بار بار کہتے ہین صبا ؎ صاف قلقل سے صدا آتی ہی آمین آمین - اپنے ساقی کو جو ہم رند دعا دیتے ہین -

آمین آمین کرنا - شریک دعا ہونا -

آمین آمین ہونا - امن و امان ہونا - سکہ چین پھیل جانا - ظفر ؎ آمین آمین ابھی ہو جائے وہ یان - مہربانی کرے آمین اللہ - فقرہ - منہ بر سے تو آمین آمین ہو جائے - یہ محاورہ دلی کا ہی لکھنؤ مین نہین سنا -

آمین اللہ — خدا قبول کرے - اللہ یون ہی کرے - اصل مین یہ محاورہ عورتون کا ہی کہ آمین کی جگہ بولتی ہین - ظفر ؎ محتسب تو نے خم مے توڑا - ہاتھ ٹوٹین ترے آمین اللہ -

آمین بالجہر - جب امام قرأت جہریہ مین سورۂ فاتحہ پڑھ چکے تو امام اور مقتدیون کا پکار کے آمین کہنا - حضرت امام شافعی رح کے نزدیک یون ہی آمین کہنا چاہیے -

آمین بالسر - جب امام قرأت جہریہ مین سورۂ فاتحہ پڑھ چکے تو امام مقتدیون کا چپکے سے آمین کہ لینا یہ حضرت امام ابو حنیفہ رح کا مذہب ہی -

آمین بولنا - آمین کہنا - ؎ ختم سودا کرے سخن بدعا - آمین سب بولین بندگان حضور - اب یہ محاورہ متروک ہی اسکی جگہ آمین کہنا بولتے ہین -

آمین پڑھنا - تقریب ختم قرآن شریف مین پکار پکار کے آمین کہنا -

آمین پکار کر کہنا - آمین بآواز بلند کہنا - فقرہ - حنفی آمین پکار کے نہین کہتے -

آمین ثم آمین } آمین اور پھر آمین - مزید التجا کے لیے - آمین کی تکرار کرتے
آمین فآمین } ہین اور آمین فآمین ثم آمین بھی کہتے ہین -

آمین کہنا - شریک دعا ہونا - داغ ؎ دعا مانگے دل غمگین کہانتک - کہون مین دمبدم آمین کہانتک - قلق ؎ کہتی تھی رو کے لوگون سے وہ

حزین- مین دعا مانگون تم کہو آمین-

آمین یا رب العالمین- (دعا قبول کر اے پالنے والے عالمون کے) جملۂ دعائیہ-

فصل الف ممدودہ مع نون

آن- مونث- نمبر(۱)؏ ع- دم- ف- پل- ھ- زمانے کا وہ جزو جو تقسیم نہو سکے- **ناسخ** ؎ ہون بیقرار وادیِ غربت مین اسقدر- اک آن ہی مقام تو ہی ایک آن کوچ- **مومن** ؎ ترسے فراق مین آرام ایک آن نہین- یہ ہم سمجھ چکے گر تو نہین تو جان نہین-

نمبر(۲)؏ ہنگام- وقت- نواب مرزا **شوق** ؎ کھینچکے تالو مین لگ گئی جو زبان- رحم کچھ اُنکو آگیا اُس آن- **قلق** ؎ دل کے دل ہی مین تھے ہنوز ارمان کہ فلک نے کیا یہ قہر اُس آن- بول چال مین اسجگہ وقت ہی-

نمبر(۳) ف- شان- ادا- حُسن- چھب- وضع- **صبا** ؎ کہتے ہین حسینان جہان دیکھکے تجکو- یہ آن یہ شوخی یہ شرارت نہین ہوتی- ؎ کیا کہون سارا زمانہ کشتۂ مردہ ہی تیرا- اُسکے اک انداز کا اک ناز کا اک آن کا
میر حسن ؎ نمرد کا مونڈھا چمن مین سجھا- وہ بیٹھی عجب آن سے دلربا-

نمبر(۴) ھ- مُناہی- ممانعت- خلاف رسم (عو) فقرہ- اُنکے یہان سبز چوڑیون کی آن ہی- فقرہ- ہمارے یہان کسی بات کی آن نہین ہی-

نمبر(۵) عادت- خصلت- فقرہ- تم کتنا ہی سمجھاؤ مگر وہ اپنی آن نہ چھوڑیگا-

نمبر(۶) آبرو- شان- پاس وضع- مشہور شعر ؎ آن مین فرق نہ آنے دیجیے
جان اگر جاے تو جانے دیجیے-

نمبر(۷) آنا مصدر سے مشتق- اسکا استعمال آ؏ کی جگہ پہلے تھا- **مومن** ؎ اک ذرا آن کے باہر ٹھہرا- دم کے دم جان کے باہر ٹھہرا- **رند** ؎ وصل کے دن آن پہنچے گزرے ایام فراق- آمد آمد یار کی ہی دیدہ و دل شاد ہین- **ذوق** ؎ مین نے جب دیکھا مہ نو تو اُس ابرو کا خیال- لیکے خنجر مری چھاتی پہ وہین آن چڑھا-

آن آن- نمبر(۱) آآکے ؎ پوچھا کسی نے سوز کو مارا تو کس لیے- بولا مجھے وہ گھورے تھا ہر آن آن آن-

نمبر(۲) گھڑی گھڑی- دمبدم- **سوز** ؎ دشنام دیکے لے وہ جمدھر کا کھینچنا چبھتی ہی میرے دل مین وہی آن آن آن- ان دونون نمبرون مین اگلی زبان ہی اب نہین بولتے-

آن بان- ھ- مونث- نمبر(۱) شان و شوکت- ناز و انداز- **اسیر** ؎ کیا کہیے جو آن بان دیکھی- حقا کہ خدا کی شان دیکھی-

نمبر(۲) بانکپن- وضعداری- **بحر** ؎ اُسکی زلفون نے بل نکال دیے- اب ہماری وہ آن بان نہین- **صبا** ؎ کیا کیا دکھاے رنج و الم تو نے اے فلک- تیور مگر وہی ہین مری آن بان دیکھ- **سودا** ؏ جدی جدی ہی جہان آن بان ہی سب کی-

نمبر(۳) تمکنت- غرور- اکڑ- گھمنڈ- **جرات** ؎ ملنا اکڑ اکڑ کر اور بولنا بگڑ کر- نام خدا قیامت اب آن بان پر ہین- **رند** ؎ کون سے بت مین آن بان نہین- بے نیازی کی کس مین شان نہین-

---

؏ نمبر۱- اور نمبر۲- مین یہ فرق ہی کہ نمبر۱ مین زمانے کا جزو اقل قلیل مقصود ہوتا ہی اور نمبر۲ مین تقلیل زمانہ سے بحث نہین-

؏ مگر اب ان معنی مین آ کو زیادہ فصیح جانتے ہین-

نمبر(۴) ہٹ - ضد - انشاء ؎ اری آہ اتوا اپنی کہین آن بان چھوڑ - جاوین کدہر ملائکہ ہفت آسمان چھوڑ - فقرہ - جب وہ آن بان پر آجاتے ہین تو اپنی بات پوری کرکے رہتے ہین -

آن بان سے رہنا - ٹھاٹھ سے رہنا - وضع بنائے رہنا - فقرہ - اس مفلسی مین بھی وہ اُسی آن بان سے رہتے ہین -

آن بان والا - نمبر(۱) غیرت دار - باوضع - فقرہ - وہ بڑے آن بان والے ہین راجہ صاحب کے یہان اب کہڑے تو ہونگے نہین -

نمبر(۲) دماغدار - فقرہ - وہ بڑے آن بان والے ہین میرے یہان کیون آنے لگے -

آن بندہنا - دیکھو آبندہنا - جرات ؎ اب تصور ترا آنکھون کے حضور آن بندہا سچ ہی جاتا نہین انسان کو جو د بیان بندہا - یہ اگلی زبان ہی متاخرین آ بندہنا کہتے ہین اور اسیطرح آن بننا - آن بیٹھنا - آن پڑنا - آن پہنچنا - آن چڑہنا وغیرہ کو اکثر فصحاے لکہنو نے ترک کردیا ہی - میر ؏ شاید کہ مرے جی ہی پر آب ان بنی ہی - غالب ؎ غیر سے رات کیا بنی یہ جو کہا تو دیکھیے - سامنے آن بیٹھنا اور یہ دیکھنا کہ یون - آن پہنچنا اور آن چڑہنا کی مثالین آن نمبر ۲ مین گزرین -

آن تان - ھ - مونث - نمبر(۱) ناز - خودداری - شان - داغ ؎ حسن کی آن تان ہاے غضب - بے نیازی کی شان ہاے غضب -

نمبر(۲) وضعداری - رکھ رکھاؤ - فقرہ - (مثالاً) جو اپنی آن تان تھی اُسکو لیے ہوئے وہ دنیا سے چلے گئے - (آب حیات) اب لکھنؤ مین آن تان کی جگہ آن بان زیادہ بولتے ہین -

آن جانا - بات جانا - فقرہ - جان جائے مگر آن نہ جائے -

آن کا مہمان - کوئی دم کا مہمان - جلد دُنیا سے جانے والا - جرات ؎ کیا دل جگر کی اُسکی گلی مین کہین خبر - اک مرگیا اک آن کا مہمان ہی دوسرا

آن کہان ہوگیا - (عو) تباہ و برباد ہوگیا - ستیاناس گیا - بیشتر وہان کہتے ہین جہان کسی چیز کی نحوست سے بربادی ہو -

آن کی آن - دم کے دم - میر حسن ؎ یہ کہتی ہوئی آن کی آن مین - چھپی جاکے اپنے وہ دالان مین -

آن ماننا - (ظ ب) لوہا ماننا - مان جانا - کسیکے کمال کا مقر ہونا - انشاء ؎ کیون نہ عشق اللہ بولون حضرت دل آپ کو - پیشواؤن نے بھی اپنے آن مانی آپ کی -

آن مین کچھ ہی آن مین کچھ ہی - گہڑی بہر مین کچھ ہی گہڑی بہر مین کچھ ہی - متلون مزاج آدمی کی نسبت کہتے ہین کہ اُنکے قول فعل کا کچھ اعتبار نہین ہی آن مین کچھ ہی آن مین کچھ ہی -

آن نکلنا - شان اور انداز معشوقانہ پائے جانا - جرات ؎ خدا شاہد ہی بس اپنی تو اُسپر جان نکلے ہی - کہ جس مین اُس بت کا نزک سی کچھ آن نکلے ہی - داغ ؎ دلبرین ادائین بھی دلکش ہین جفائین بھی - اک آن ستمگر مین ہر آن نکلتی ہی -

آن واحد - ایک آن - کیف ؎ ہمین جو لیگئے تھے لوٹ کر اک آن واحد مین الٰہی خیر ہو پہر وہ اسی تدبیر مین آئے -

آنا - ھ - آمدن - ف - نمبر(۱) جانا کی ضد - بحر ؎ نہ آئین گے ہم خانہ آباد صاحب - اگر نا گوارا ہی آنا ہمارا -

نمبر(۲) پہنچنا-فقرہ-خط آیا حال معلوم ہو-اسیر ؎ میری آواز بھی ہے میری طرح بطاقت-سو جگہ بیٹھکے یہ ناتگلواتی ہے-مصحفی ؎ رعشۂ دست بُرا ہو کہ ترے باعث سے-میرے لب تک نہ کبھی ساغر لبریز آیا-وزیر ؎ جہان مین شور ہے پھٹتے ہین کان کے پردے-ابھی تو آئی ہے سینے سے تا زبان فریاد-

نمبر(۳) دکھائی دینا-نظر آنا-داغ ؎ صبح سے تکو آرہی ہے ہنسی-خواب مین کسکی چشم تر آئی-مصحفی ؎ صبحدم بستر راحت سے وہ جیتا نہ اُٹھا خواب مین جسکے ترا خنجر خونریز آیا-

نمبر(۴) چلنا-ظفر ؎ ہووے تمہارے در تک اپنا کہان سے آنا-جب اک قدم ہو مشکل اِس ناتوان سے آنا-ذوق ؎ چالیس قدم ساتھ رہ تابوت کے آئے-کیا ہو جو بڑھین چند قدم اور زیادہ-فقرہ-ہم جاتے ہین تمہین ساتھ آنا ہو تو آؤ

نمبر(۵) برآمد ہونا-باہر نکلنا-رشک ؎ گھر سے آتا ہے وہ خورشید منور کسدن دیکھیے راہ پر آتا ہے مقدر کسدن-ظفر ؎ نفس کے ساتھ جو دو دجگر لپٹا ہوا آیا کباب سوختہ کا سا مرے مُنھ مین مزا آیا-

نمبر(۶) واپس آنا-پھرنا-بحر ؎ صنم خانے سے بحر اب تک نہ آیا-مسافر آئے کبکے کربلا کے-رشک ؎ آیا جو سفر سے لیے آیا نئے عاشق-سوغات نکالی تو یہ سوغات نکالی-داغ ؎ رہا مقتل مین بھی محروم آب تیغ قاتل سے یہ ناکامی کہ مین دریا پہ جاکر تشنہ لب آیا-مصحفی ؎ دشنام پاسبان کے دو چار کھا کے آئے-آخر ہم اُس گلی سے خفت اُٹھا کے آئے-

نمبر(۷) در آنا-سمانا-گھسنا-داغ ؎ درد بنکر دل مین آنا کوئی تمسے سیکھ جائے-جان عاشق ہو کے جانا کوئی تمسے سیکھ جائے-ناسخ ؎ دل چُراکر مجھسے تم انکھین چُراتے ہو تو کیا-چور بنکر آؤن گا گھر مین تمہارے رات کو-

نمبر(۸) اُترنا-نزول ہونا-آتش ؎ غنیمت جان اے دل نقش عشق یار جانی کو-شرف ہے اُس مکان کا جسمین مہمان حسین آیا-فقرہ-اب اس سرا مین مسافر بہت کم آتے ہین-

نمبر(۹) نمودار ہونا-طلوع ہونا-ناسخ ؎ یہ تمہارے رُخ مخطط پر عرق آیا نہین-خوشۂ پروین عیان ہے خرمن مہتاب مین-داغ ؎ جا شب ہجر وہ سحر آئی تو ہی جانے گی پھر اگر آئی-وزیر ؎ خط کے آنے پہ بھی مکدر ہے-صورت اب کونسی صفائی کی-مصحفی ؎ کب سے کھلی ہین انکھین مری انتظار مین اے صبح مُنھ دکھا کہین اے آفتاب آ-

نمبر(۱۰) پھلنا-پھولنا-پیدا ہونا-؎ خاک پیدایش مضمون ہو بڑھاپے مین اسیر-کہ ثمر نخل کہن سال مین کم آتے ہین-ظفر ؎ بے اشک لخت دل کے ثمر کا نمو نمود-آسے ثمر نہ شاخ مین جب تک نہ آئے گل-فقرہ-دیکھو اس درخت مین بے فصل کے انار آئے ہین-

نمبر(۱۱) تولد ہونا-پیدا ہونا-آتش ؎ کہدو اندھون سے کوئی اپنی تم انکھین کھو بو-روشنی نگہ عالم ایجاد آیا-بحر ؎ واقعی منزل ہستی ہے مقام غفلت جو یہان آیا اُسے پھر نہ وطن یاد آیا-؎ کیا حقیقت ہے سخن کی رسے باقی نہ رہے-آپ ہم آسے ہین اے رشک فنا کی خاطر-داغ ؎ نوشتۂ پیر بے معنی تو دل بے مدعا میرا-مگر اس عالم اسباب مین مین بے سبب آیا-

نمبر(۱۲) آمادہ اور راغب و مائل ہونا-بحر ؎ بانکپن پر جو کسی روز مزاج آتا ہے-ابرو و خال اُسے تیغ و سپر دیتے ہین-ذوق ؎ ہم رونے پہ

آجائین تو دریا ہی بہائین۔ شبنم کیطرح سے ہمین رونا نہین آتا۔ غالب؎
جانتا ہون ثواب طاعت و زہد۔ پر طبیعت ادہر نہین آتی۔

نمبر (۱۳) گزرنا۔ منقضی ہونا۔ (زمانے کے ساتھ) داغ؎ میرے
افسانے کو پورا نہوا روز جزا۔ ڈہلگیا دن تو یہ جانا کہ گھڑی بہر آیا۔ فقرہ۔ آتنی
عمر آئی مگر ہمنے ایسا تماشا نہین دیکھا۔ اسیر؎ کھولکر زلف کو کہتے ہین
وہ مجہسے شب وصل۔ رات آئی ہی بہت آپ بہ آرام کرین۔

نمبر (۱۴) گزرنا۔ نکلنا (کسی چیز کا سامنے سے ہو کے) آتش؎ ہمسے
دیوانے بہی ہودین گے پری کے سائل۔ اسطرف سے جو سواری سلیمان آئی۔

نمبر (۱۵) ٹھن جانا۔ گزرنا۔ (کسی بات کا دل مین) جیسے دل مین آیا کہ
زہر کہالون۔ بحر؎ پاس جھٹلاتے ہو مجکو مرا رتبہ کیا ہی۔ آج مرضی
مبارک مین یہ آیا کیا ہی۔ ظفر؎ جسوقت نظر کوئی وہان اور ہی آتا۔ اسوقت
مرے دل مین گمان اور ہی آتا۔

نمبر (۱۶) پڑ جانا (جان و روح کے ساتھ) بحر؎ بسمل ہجر سے پوچھے کوئی
مرنیکی خوشی۔ جان آتی ہی بدن مین کہ قضا آتی ہی۔ آتش؎ پری شیشے مین
اُتری کیئے یا قالب مین روح آئی۔ عجب انداز سے آغوش مین وہ نازنین آیا۔

نمبر (۱۷) اچڑ ہنا۔ بلندی یا سواری پر۔ بحر؎ نہ آیا یار کوٹھے پر خدا نے آبرو
رکھ لی۔ کہ ماہ چار دہ پر قہقہے اُڑتے چکورون مین۔ فقرہ۔ رفتہ رفتہ کل فوج
پہاڑ پر آگئی۔ فقرہ۔ تم بھی اسی ہاتھی پر آجاؤ۔

نمبر (۱۸) کسی ہنر پر قدرت ہونا۔ کسی کام مین سلیقہ ہونا۔ کیف؎ ذبح کرنا ہی
تمکو آتا ہی۔ اور کوئی ستم نہین معلوم۔ وزیر؎ نہائے خون مین ہم ہاتھ
جان سے دہوئے۔ یہ غسل آیا ہمین اور یہ وضو آیا۔ آتش؎ ہمیشہ فکر
سے یان عاشقانہ شعر ڈہلتے ہین۔ زبان کو اپنی بس اک حُسن کا افسانہ آتا ہی۔

نمبر (۱۹) مدرک ہونا۔ معلوم ہونا غالب؎ داغ دل گر نظر نہین آتا۔ بو بھی
ای چارہ گر نہین آتی۔ جرات؎ اللہ رے ترا حسن کہ جسکو نظر آوے۔ پہر
دیکھے پری کی بھی جو صورت تو ڈر آوے۔

نمبر (۲۰) سنائی دینا۔ کان تک پہنچنا۔ داغ؎ موت نے مجکو پکارا کہ مرے
قاتل نے۔ آئیے آئیے مقتل سے ندائین آئین۔ غالب؎ کیون نہ چیخون
کہ یاد کرتے ہین۔ میری آواز گر نہین آتی۔ مصحفی؎ ملگیا خاک مین
حباب اشک تو آئی یہ صدا۔ دیکھو جاتے ہین تو یون اہل صفا جاتے ہین۔
ناسخ؎ جو گوش گل نہ سُنے باغ مین تو کیا چارہ۔ قفس سے نالۂ بلبل
ہزار بار آیا۔

نمبر (۲۱) جچنا۔ اندازے یا اٹکل مین آنا۔ آنکنا۔ فقرہ۔ میری نگاہ مین تو
یہ مال اتنے ہی کا آتا ہی۔

نمبر (۲۲) نازل ہونا۔ نیچے اُترنا۔ اسیر؎ بلائین لاکھ شب ہجر مین یہان
آئین۔ شکایتین نہ کبھی اُس سے درمیان آئین۔ داغ؎ نہ آیا نامہ بر
اب تک گیا تہا کہ کے اب آیا۔ الٰہی کیا ستم ٹوٹا خدایا کیا غضب آیا۔ صبا
؎ اُتر کے یار نے کوٹھے سے حال دل پوچھا۔ مسیح چرخ سے آیا مری
خبر کے لیے۔ رشک؎ شہد لب نے ہمین بھیجے جو شیر دن کے کباب۔
یہ اُڑی بات کہ خوان من و سلوا آیا۔

نمبر (۲۳) وارد ہونا۔ ؎ فارسی کہنے کا ای رشک اگر قصد کرون۔ کہین
ہندی کہ ولایت سے یہ آیا تازہ۔

نمبر (۲۴) برسنا۔ ٹپکنا۔ پڑنا۔ اسیر؎ جا سکا باہر نہ مرے گھر جو وہ جانی آیا

حمت اللہ کی آئی کہ یہ پانی آیا۔ ناسخ؎ کسکے دانتون کی چمک کا دہیان ہی جو رات دن متصل آتے ہین آنسو سجہ باو ہستے۔ فقرہ۔ رات جب بونا ہین آئی ہین تو تم جاگتے تھے!

نمبر(۲۵) گرنا۔ داغ؎ تھم ذرا در نہ گرا ٹوٹ کے یہ خانہ خراب۔ گنبد چرخ اب ای شورش فریاد آیا۔ ناسخ؎ درد سر مجکو جو فرقت مین ہوا اسے نصیب بدے صندل کے وہین چرخ سے پتھر آیا۔ برق؎ کوئی کتا ہی آئی وہ دیوار۔ کہ رہا ہی کوئی دُکان گرا۔ فقرہ۔ وہ کمر سے پرستے اتنا جھکا ہوا تا کہ مین سمجہا اب آیا۔

نمبر(۲۶) مبتلا ہونا۔ پہنسنا۔ گرفتار ہونا۔ صبا؎ دکھایا روپ حسن و عشق کی نیرنگ سازی نے۔ ہمارے دام مین وہ انکی ہم تزویر مین آئے۔ ناسخ؎ لگا جو تیر ترا سینۂ مشبک مین۔ مین خوش ہوا کہ مرے دام مین شکار آیا۔ مومن؎ اُلجہا ہی پاؤن یار کا زلف دراز مین۔ لو آپ اپنے دام مین صیاد آگیا۔

نمبر(۲۷) لگ جانا۔ پڑجانا۔ داغ؎ نگاہ یار نے اس شوق سے لگائی چوٹ۔ کہ جسطرح سے دل آتا ہی دل پہ آئی چوٹ۔

نمبر(۲۸) اڑنا۔ جمنا۔ پیچ کرنا۔ فقرہ۔ اب اسوقت تم اپنی بات پہ آگئے ہو

نمبر(۲۹) اُترنا۔ نقش ہونا۔ چھپنا۔ شہیدی؎ اسکی تصویر شب و روز رہی سینے مین۔ عکس زائل نہوا آکے اس آئینے مین۔ فقرہ۔ پروف مین پورے حرف نہین آئے۔

نمبر(۳۰) چڑہنا۔ اُمنڈنا۔ فقرہ۔ غضب کی بارش ہوئی رات ہی بہر مین دریا کہان سے کہان آگیا۔

نمبر(۳۱) چڑہنا (رنگ کے ساتھ) لگنا (رنگ کے ساتھ) فقرہ۔ رنگریز کیا کرے میلے کپڑے پر کہین اچھا رنگ آتا ہی۔ صبا؎ نہ کرچو رنگ مجہسے عاشق پژمردہ خاطر کو۔ کہین زردی نہ قاتل سبزۂ شمشیر مین آئے۔ مصحفی؎ مسی آلودہ ہوئے یار کے دندان سفید۔ کشور حسن مین موتی پہ بھی زنگ آتا ہی۔ اسیر؎ وہ آئنہ ہی محفل خوبان مین مرا دل۔ زنگ اسمین کبھی بال برابر نہین آتا۔

نمبر(۳۲) ٹھیک ہونا۔ فقرہ۔ یہ جوتا میرے پاون مین نہین آتا۔ فقرہ۔ اس صندوقچے پر یہ غلاف خوب آیا۔

نمبر(۳۳) سمانا۔ گنجائش پانا۔ داغ؎ رنج اتنا نہین میرا جسے لکھے کوئی یہ مرے نامۂ اعمال مین کیونکر آیا۔ فقرہ۔ اب اس بٹوے مین روپیہ نہین آتا۔

نمبر(۳۴) پیدا ہونا۔ ناسخ؎ کسی طریق سے دل مین اگر غبار آیا۔ ہوا یقین یہ مجکو وہ شہسوار آیا۔ آتش؎ یار کے دل مین کدورت آئی ہی ملتی تو مین۔ دو گہڑی دل کہولکر رونے کی فرصت مانگتا۔

نمبر(۳۵) جمع ہونا۔ اکٹھا ہونا۔ داغ؎ ہم جانتے ہین آئے ہین ماتم کو فرشتے جس بزم مین شغل مے و ساغر نہین ہوتا۔ فقرہ۔ اور لوگ بھی آجائین تو تماشا شروع ہو۔

نمبر(۳۶) عارض ہونا۔ چڑہنا۔ (مرض کے ساتھ) جیسے انگوٹھی روز سے لرزا آتا ہی۔ آج بخار نہ آئے تو جانون۔

نمبر(۳۷) پھلجانا۔ دانے نکلنا۔ جیسے مُنہ آگیا۔

نمبر(۳۸) تیار ہوجانا۔ فقرہ۔ خشکا پکنے مین کیا دیر ہوتی ہی ایک آنچ مین تو چاول آتے ہین۔ پلاؤ کو انگارون پر لگا دو ابھی اچھی طرح نہین آیا۔

نمبر(۳۹) ملنا - حاصل ہونا بحرؔ یار آئے جو میرے گھر مراد آئے -
جا گئین جو نصیب ترے جگا ہو مصحفیؔ وان باد صبا جاے نہ قاصد کا گزار آ
یاران عدم رفتہ کی کیونکر خبر آئے - میرؔ جب نام ترا لیجیے تب آنکھ بھر آئے
اس زندگی کرنے کو کہان سے جگر آوے -

نمبر(۴۰) قرض ہونا فقرہ - مجھپر تمہارا ایسا کیا آتا ہی جو ہر گھڑی تقاضا کرتے ہو -

نمبر(۴۱) شمار ہونا - محسوب ہونا - فقرہ - تم بھی اُنھین لوگون مین آگئے -

نمبر(۴۲) چھاجانا - گھرنا - اسیرؔ بند ہا کب تصور ترے گیسوؤن کا -
کہ آنکھون کے نیچے اندھیرا نہ آیا - داغؔ میکشو مژدہ کہ گھنگھور گھٹا مین آئی
تمپہ رحمت ہوئی توبہ پہ بلا مین آئین -

نمبر(۴۳) ترک کرنا - جانے دینا - فقرہ - آؤ اُنکے منھ نہ لگو - مگر ان معنی مین
اس صیغہ حاضر کے سوا اور مشتقات کے ساتھ نہین مستعمل ہی -

نمبر(۴۴) ہونا - پڑنا - ذوقؔ خلاف وعدہ سے مین تیرے
کل تو جان بلب آیا - نہ آیا آج بھی گر تو تو ہی ظالم غضب آیا - صباؔ طاقت
فقر سے ہم نفس پہ غالب آئے - لنگر اس دشمن ستہ زور کا توڑا کیا کیا -
بحرؔ دلربا سے نہ مادن دل کی تسلی کیا دون - سخت ناچار ہون کچھ
بن نہین آتا ہی مجھے - رشکؔ یہ اتحاد سے ٹھہرا ہی دل بیتاب
تجھے قرار گر آیا مجھے قرار آیا - اسیرؔ ذرا بھی بل جو ابرو کے بت بے پیر مین
آئے - کمر ٹوٹے کمان کی بل ابھی شمشیر مین آئے -

نمبر(۴۵) شروع ہونا - ابتدا ہونا - بحرؔ طاقت گریہ نہین کھینچ رہا ہون
دم سرد - آئے جاڑے ہوے برسات کے ایام تمام - رشکؔ پھر
پریشانی خاطر کا زمانا آیا - وحشت زلف بڑہی موسم سودا آیا - ذوقؔ

خواب غفلت سے ہو بیدار کہ آئی پیری - نہین مہتاب یہ ہی روشنی صبح جیل

نمبر(۴۶) جوش زن ہونا (کسی کیفیت کا) جیسے پیار آنا - رشک آنا - غیرت آنا
غصہ آنا - شرم آنا - مروت آنا -

نمبر(۴۷) اجازت دینا - جیسے استخارہ آنا -

نمبر(۴۸) فریفتہ ہونا - جیسے دل آنا -

نمبر(۴۹) بکنا - فروخت ہونا - فقرہ - آم تو بازار مین آنے لگے - اب بازار
مین خربزے نہین آتے ہین -

نمبر(۵۰) برپا ہونا - قائم ہونا - رشکؔ حشر کا آنا گوارا ہی ہمین - پر قیامت
ہی کسی پر آئے دل -

نمبر(۵۱) مقابلہ کرنا - فقرہ - مرد ہو تو آجاؤ - کچھ دعوے ہی تو آؤ - ان معنی مین
صرف صیغۂ حاضر کے ساتھ بولتے ہین -

نمبر(۵۲) دبجانا - پسجانا - جیسے پاؤن پہیئے کے نیچے آگیا -

نمبر(۵۳) پڑجانا - فقرہ - باغ کی زمین ریل مین آگئی - سینکڑون مکان
قلعے کے میدان مین آگئے -

نمبر(۵۴) سوار ہونا (جن بھوت کے ساتھ) جیسے اسکے سر جن آیا ہی

نمبر(۵۵) خریدا جانا - مول آنا - فقرہ - اور سب چیزین اسیوقت آ رہین گوشت
سویرے آجائیگا -

نمبر(۵۶) نکلنا - رشکؔ خبر زلف بت دلشکن آگئی درست - فال نیک
آئی ہی نامے کی شکن سے ہمکو -

نمبر(۵۷) نمایان ہونا - پہنچنا - پھیلنا - فقرہ - اس دالان مین دھوپ پرکو آتی ہی
فقرہ - دھوپ آگئی ہو تو کرسیان ڈالدو دہین چل بیٹھین -

نمبر(۵۸) روپے کا سولھوان حصہ (چار پیسے ڈبل) جائداد کا سولھوان حصہ۔ (ان معنی مین اَنْش سے بنا ہی جسکے معنی سنسکرت مین حصہ ہین) فقرہ۔ پیسے کم ہوگئے ہین روپے کے پونے سولھا آنے ملتے ہین۔ فقرہ۔ گاؤن مین ایک آنے کا حصہ دار وہ بھی ہی۔ ان معنی مین ہائے مختفی کے ساتھ (آنہ) تحریر مین مروج ہوگیا ہی مگر ہندی لفظ ہی اسلیے قاعدہ مقتضی ہی کہ الف سے لکھا جائے۔

آنا جانا۔ مذکر۔ نمبر(۱) آمد و رفت **مومن** ؎ پایا جو ذرا وہان جھکانا۔ سب جاسے کا چھوڑا آنا جانا۔ **رند** ؎ سانس کبھی تن بسمل مین جو آتے جاتے۔ اور جلاد نے چرکا دیا جاتے جاتے۔

نمبر(۲) چڑہنے اُترنیکے جگہ۔ فقرہ۔ بار بار کوٹھے پر کیون آتے جاتے ہو۔ **ناصر** ؎ فرش سے عرش پہ جاکر اُتر آئے سر فرش۔ نہ ہوی دیر محمد کو کچھ آتے جاتے۔

نمبر(۳) آنا شروع ہونیکے مقام پر۔ فقرہ۔ اب محفل مین لوگ آتے جاتے ہین۔ فقرہ۔ اب طبیعت راہ پر آتی جاتی ہی۔

آنے جانیوالا۔ آتا جاتا۔ راہرو۔ فقرہ۔ کوی آنے جانیوالا ملجائے تو اسکا جواب بھیجدینا۔

آنا پائی۔ تمام تر۔ بالکل۔ حبہ حبہ۔ **اسیر** ؎ اب رہا محکمۂ حشر مین کون اپنا حساب۔ پاک دامن ہوئے سمجھا چکے آنا پائی۔

آنا نہ پائی زری پاؤن گھسائی۔ یہ مثل اُس جگہ بولتے ہین جہان کچھ فائدہ نہو بیکار دوڑ دہوپ اور محنت و مشقت کرنا پڑے۔

آنے پائی سے بیباق کرنا۔ بالکل ادا کردینا۔ زرمالگذاری ادا کرنیکی نسبت یا ڈبوتے ہین

آناً فاناً۔ نمبر(۱) آن واحد۔ فوراً۔ **سودا** ؎ ایک صاحب نے قبول اس زہر کا پیالہ کیا۔ جن نے ٹکڑے سب جگر آناً فاناً کردیا۔

نمبر(۲) دمبدم۔ فقرہ۔ آناً فاناً طبیعت بگڑتی جاتی ہی۔

آنا کانی۔ ھ۔ (ظاہرا یہ لفظ اَن آکرن سے مشتق معلوم ہوتا ہی۔ اَن سنسکرت مین حرف نفی ہی اور آکرن کے معنی سننا) مونث۔ چشم پوشی۔ ٹال ٹول۔ فقرہ۔ کام کرنا ہی تو کرو دیکھو یہ آنا کانی اچھی نہین۔

آنا کانی دینا۔ تغافل کرنا۔ جان بوجھ کے ٹال جانا۔ ؎ دل مین کیا ہی کیا نہین پر کان سے غیرون کا ذکر۔ سُنکے اسنے ای ظفر کچھ آنا کانی دے تو دی۔

آنا کانی کرنا۔ دیکھو آنا کانی دینا۔

آنانکہ غنی تراند محتاج تراند۔ یہ مصرع زبانون پر بہت ہی اور معنی سے محل استعمال ظاہر ہی کہ اغنیا غربا سے بسبب آسائش طلبی اور تکلفات کے زیادہ حاجتمند ہوتے ہین۔ غربا جو کام اپنے ہاتھ سے کرلیتے ہین اغنیا اُسمین بھی اورونکے محتاج ہوتے ہین۔

آنبا ہلدی۔ ایک قسم کی ہلدی ہی جو رنگت مین سرخ اور چوٹ کیواسطے بہت مفید ہوتی ہی۔

آنت۔ ھ۔ آنتر۔ س۔ (مادہ آنتر ہی اندر ہنا) مونث۔ رودہ۔ انتڑی۔

آنت اُترنا۔ فتق۔

آنت بھاری تو مات بھاری۔ مثل۔ یعنی معدے کے فساد سے دردسر ہوتا ہی پیٹ کے بگاڑ سے بیماری پیدا ہوتی ہی۔

آنت کی آنت۔ بہت لمبی چیز یا کوئی طول طویل بات۔

آنتون کا بل کھلنا۔ فاقون کے بعد پیٹ بھر کے کھانا۔ چونکہ فاقون سے

آنتین خشک ہوجاتی ہین اسیلیے جب کوئی بھوکا خوب ٹنگر کھانا کھاتا ہی تو مذاقاً کہتے ہین کہ آج تو خوب آنتو نکے بل کھل رہے ہین -

آنتون کا قُل ہُو اللہ پڑہنا - بہت بھوکا ہونا - ناسخ (رباعی) ؎ ہو رنج مرے دلکو دیا ہو آرام - جز ذکر خدا نہین ہی مجکو کچھ کام - فاقون سے تباہ میری حالت ہی مگر - آنتین پڑہتی ہین قل ہو اللہ مدام اسیر ؎ قل ہو اللہ لگین پڑہنے ہماری آنتین - فاقہ جس روز ہوا یاد خدا بھی آئی -

آنتین اُلٹ جانا - قی ہونا یا بہت اُبکائیان آنے سے جی تلے اوپر ہونا ہی

آنتین سوکھنا - فاقون سے آنتون کا خشک ہونا - بھوکون مرنا -

آنٹ - ھ - مونث - سنار سونے یا چاندی مین سوہن سے لکیر کرکے تپاتے ہین تاکہ حقیقت کُھل جائے کہ کھرا ہی یا میل ہی اُس لکیر کو آنٹ کہتے ہین - دینا اور لگانا کے ساتھ مستعمل ہی -

آنٹ سانٹ - مونث - سازش - کسی بات مین باہمی مشورہ عوام کی بولی ہی فصحا بلی بھگت بولتے ہین -

آنٹہ - ھ (اسکی اصل آنڈہ معلوم ہوتی ہی - آنڈہ آنڈ سے مشتق ہی - پہلے دال بانڈنا سے بدلگئی اور پہر تے ٹے سے - اور مجازاً گرہ - کینہ عداوت کے معنی مین مستعمل ہو گیا -) کینہ - عداوت - قدیم زبان ہی -

آنٹہ رکھنا - بغض و عداوت رکھنا - نصیر ؎ موبمو دل مین گانٹہ رکھتی ہے - زلف بیوجہ آنٹہ رکتی ہے - یہ محاورہ قدیم ہی لکھنؤ مین اسجگہ عوام دل مین اینٹھ رکھنا اور خواص بل رکھنا بولتے ہین -

آنٹھی - مونث - جما ہوا دہی کا تھکا - عوام الف مقصورہ سے انٹھی بھی بولتے ہین

آنچ - ھ - (یہ لفظ ارچ سے بنا ہی جسکے معنی سنسکرت مین شعلہ مین اور مادہ ارچ ہی) پرستش

مونث - نمبر (۱) شعلہ - لوکا - لو - فقرہ - دہیمی آنچ مین پکالو -

نمبر (۲) آگ کی تیزی - گرمی - تپش - فقرہ - تاپنے کی انگیٹھی مین اتنے انگارے بھر دیے ہین کہ آنچ سہی نہین جاتی ؎ پھونک مت مجکو پرے بیٹھکے رواُف انشا - شمع کی لو ہی ترے دیدۂ خونبار کی آنچ -

نمبر (۳) تاؤ - جوش - فقرہ - ایک آنچ کی کسر رہگئی -

نمبر (۴) ماما - مادری الفت - جوش خون - مثل - اولاد کی آنچ بُری ہوتی ہی

نمبر (۵) چمک - گرمی - (تلوار کے ساتھ) فقرہ - انسان آگ مین کود پڑے دریا مین پھاند پڑے مگر تلوار کی آنچ نہین سہی جاتی - وزیر ؎ تلوار کی سی آنچ ہی بتی کے شعلے مین - روغن ہی کیا چراغ مین قاتل کی ڈہال کا - برق ؎ - جوہر ابرو خمدار سے ہی گرمیِ حُسن - گل گلرنگ ہوئی آنچ سے تلوار اُنکی -

نمبر (۶) نقصان - ضرر - مثل - سانچ کو آنچ کیا - ذوق ؎ پیش دشمن ہرگز حق سے نہین سانچ کو آنچ[ع] - بلکہ ہی آتش نمرود گلستان خلیل -

آنچ آنا - نمبر (۱) ضرر یا صدمہ پہنچنا - گلزار نسیم ؎ مین جاکے جلی تو غم نہین ہاے - ڈر ہی کہ نہ تجھپہ آنچ آجاے - بحر ؎ ہر رنگ رشک ہو کر زلفون نے کی شرارت ناخون پہ آنچ آئی اُٹھا دھوان ختن مین عاشق ؎ کیا جلے ہو دل مین میری آہ سے - آپ تک بھی آنچ آئی دیکھیے -

آنچ پہنچنا - صدمہ پہنچنا - ناسخ ؎ جل کے ہون خاک مگر آنچ نہ پہنچے اُس تک - اسمین اپنا کوئی پروانہ بھی انباز نہین - شعور ؎ آنچ پہنچے خلیل کو کیونکر - اُس بہشتی کو باغ ہی آتش -

آنچ دکھانا - آگ پر گرم کرنا - فقرہ - گھی کو آنچ دکھالو تو کھپ جاے

[ع] یعنی سچ بولنے مین کچھ ضرر نہین -

زیادہ یہان آگ کہانا بولتے ہین۔

آنچ دینا۔ آگ پر گرم کرنا۔ تاؤ دینا۔ **اسیر** ؎ خشم آگین گرم باتون سے ہوا وہ سخت دل۔ دی کڑی جب آنچ ہمنے سُرخ آہن ہوگیا۔

آنچ کا کہیل ہی۔ یہ محاورہ باورچیون حلوائیون رکابدارون اور مہوسون وغیرہ کے استعمال مین ہی جب کوئی چیز پکانے مین بگڑ جاتی ہی تو کہتے ہین یہ تو آنچ کا کہیل ہی ذرا آنچ کڑی ہوگئی تو خراب ذرا آنچ دہیمی ہوگئی تو خراب یعنی نازک اور بے قابو بات ہی۔

آنچ کرنا۔ آگ روشن کرنا۔

آنچ کڑی ہونا۔ آگ کے شعلے تیز ہونا۔ **اسیر** ؎ سوزش دلمین نہ نکلیگی دہن سے مرے اُف۔ آنچ ہو لاکھ کڑی دیگ اُبلنے کی نہین۔

آنچ کھانا۔ پکنا۔ تاؤ کھانا۔ پگھل جانا۔ **آتش** ؎ آتش عشق مین ثابت دل بیتاب رہا۔ آنچ کھا کھا کے ہی قایم ہی سیماب اُترا۔

آنچین نکلتی ہین۔ زیادہ گرمی اور سوزش کی نسبت کہتے ہین کہ بدن سے آنچین نکلتی ہین۔ در و دیوار سے آنچین نکل رہی ہین۔

آنچل۔ ھ۔ انچل۔ س۔ (مادّہ اُنْچُو ہی بہتنا) مذکر۔ دوپٹے وغیرہ اوڑہنے کی چیز کے (سوا رومال کے) دونون سرے جو ایک طرف سے دوسری طرف شانے پر ڈالے جاتے ہین۔ **مومن** ؎ آنچلون سے کہو مقیش کہان جہڑتا تھا کب دوپٹا یہ مری طرح گرا پڑتا تھا۔ **گلزار نسیم** ؎ آنچل ہوا وان حجاب عارض سہرا ہوا یان نقاب عارض۔ اور شعرا نے دامن کے کنارے کو بھی آنچل کہا ہی مگر زبانون پر نہین ہی۔ ؎ آنچل اس دامن کا ہاتھ آتا نہین۔ میر دریا کا سا اُسکا پھیر ہی۔ **نسیم** ؎ دہیان دانتون کا جو آیا تو یہ سوجھی تشبیہ۔ صبح نے مُنھ پہ لیا دامن شب کا آنچل۔

آنچل پلّو۔ کئی طرح کا ہوتا ہی ایک تو دوپٹے کے آنچلون پر چوڑے پٹھے کی وضع کا بادلے سے بُنا ہوا لگاتے ہین اور آگے اُسکے مقیش کی جہالر اور ٹوئی ٹرنکر اُسکو بھاری کر دیتے ہین۔ دوسرے بنارسی دوپٹون پر کلابتون کا کام بناوٹ کا سرون پر ہوتا ہی۔ تیسرے ٹین سکہ کا گوٹا جالی پر بنا کے دوپٹون مین ٹانک دیتے ہین اور دوشالے یا شالی چادر کے کنارے پر جو زرین کام آنچلون مین ہوتا ہی اُسکو بھی آنچل پلّو کہتے ہین۔

آنچل پھاڑنا۔ ایک ٹوٹکا ہی یہ عورتون کا خیال ہی کہ اگر بانجہ عورت بچے والی عورت کے آنچل کا ٹکڑا پھاڑے اور جلا کے کھا جائے تو یہ صاحب اولاد ہو جاے اور اُسکی اولاد مر جاے۔

آنچل ڈالنا۔ عو۔ ایک رسم ہی کہ جب نکاح کے بعد دولہا دُلہن کے گھر مین اداے رسوم کے لیے جانے لگتا ہی تو اُسکی بہنین دروازے سے اُسکے سر پر آنچل ڈالکر گھر مین لیجاتی ہین اور نیگ مانگتی ہین اور جو کچھ ملتا ہی اُسے سب بہنین آپسمین تقسیم کر لیتی ہین اس حق کو آنچل ڈلوائی کہتی ہین۔ **جان صاحب** ؎ مان جائی ہون مین ڈالونگی آنچل ہی مرا کام۔ جو تا چھپا کے نیگ لین دولہا کی سالیان۔

آنچل سر پر ڈالنا۔ آرسی مصحف کی رسم کے وقت دولہا اور دُلہن کے سر پر سُرخ کپڑا ڈال لینے کو کہتے ہین۔ **قلق** ؎ بیچ مین رکھکے مصحف آئینا سُرخ آنچل سرون پہ ڈال دیا۔

آنچل کترنا۔ (عو) دیکھو آنچل پھاڑنا۔

آنچل مُنھ پر لینا یا مُنھ پر رکھنا۔ ناچ مین بھاؤ بتانے کی ایک ادا ہی۔

جس سے اکثر جھانکنے کی تصویر کھینچتے ہین۔ سحر ؎ دوپٹے کا آنچل جو منھ پر لیا
تو دامن مین خورشید محشر لیا۔ وزیر ؎ رکھے گا منھ پہ جو آنچل وہ پری رقص کے
وقت۔ شعلۂ حسن چراغ تہ دامان ہوگا۔

آنچل مین گرہ دینا۔ کوئی بات یاد رکھنے کے لیے آنچل مین گرہ لگانا۔
ہلال ؎ وعدۂ وصل اب نہ بھولین گے۔ گرہین دیتے ہین اُنکے آنچل مین آ
مشہور شعر ؎ وعدۂ وصل ہی کل دے لو گرہ آنچل مین۔ بھول جاؤ گے تمھین
دہیان رہے یا نرہے۔

آنچل مین بات باندھ رکھو۔۔ (عو) یعنی اس بات کو یاد رکھو۔ اس
نصیحت کو کبھی نہ بھولو۔ جانصاحب ق ؎ نین سکھ کو سمجھ نہ گاڑھا یار۔
آنہ محمودی اسکی جھل بل مین۔ سر کی چادر تلک نہ چھوڑے گا۔ باندھ رکھ میری
بات آنچل مین۔

آنحضرت۔ آن سَرور۔ مراد ہی حضرت محمد مصطفٰے صلعم سے۔
سودا ؎ نور چشم اپنے سے غرض سُنکر۔ یہ لطیفہ ہوئے خوش آن سرور
اور کہین آن سرور سے جناب امام حسین علیہ السلام کیطرف اشارہ ہوتا ہی۔
سودا ؎ خبر ہی یون وہ لعین بعد قتل آن سرور۔ بہ سوئے شام چلے
رکھکے سر کو نیزے پر۔

آن دفتر را گاؤ خورد۔ یہ مثل اس جگہ بولتے ہین جب کسی ایسی چیز کا ذکر
کرتے ہین جسکا نام و نشان نہ باقی رہا ہو اور پورا فقرہ بھی کہتے ہین جیسا کہ
مثال سے ظاہر ہی۔ " قصد تھا جلال الدین اکبر کے حالات لکھنے کا کہ
امیر تیمور تک کا نام و نشان مٹ گیا آن دفتر را گاؤ خورد و گاؤ را قصاب برد و
قصاب در راہ مرد (عود ہندی) "

آندو۔ ھ۔ اَندُو۔ س۔ مادہ۔ اَدِی ہی (بعض کا قول ہی کہ آندو الف ممدودہ کے ساتھ بھی سنسکرت مین مستعمل ہی) [زنجیر، باندھنا] مذکر۔ چاندی وغیرہ کی زنجیر کو کہتے ہین جسے
پہلوان کوئی نامی کشتی نکالنے کے بعد پاؤن مین پہنتے ہین جو ہمپیشہ لوگون
پر غلبے اور اُستادی کا نشان سمجھا جاتا ہی۔ شعور ؎ مجھسا نہین دیوانو نمین
تیرے کوئی بانکا۔ آندو ہی مرے پاؤنمین زنجیر نہین ہی۔

آندہی۔ ھ (غالباً یہ اندھکار سے بنا ہی جسکے معنی سنسکرت مین اندھا کر دینے
والا ہین اور بعض کا خیال ہی کہ اَندھ سے آندہی بنا لیا ہی جسکے معنی نگاہ
روکنا ہین) مونث۔ نمبر (۱) گرد و غبار کے ساتھ بہت تیز ہوا۔ داغ ؎
پوچھو نہ کچھ کدورت اس داغدار دل کی۔ آتی ہی خاک لینے آندہی بھی اس
چمن مین۔ بحر ؎ رہی خدا کی حفاظت مین مشت خاک اپنی۔ ہوا و حرص
کی اُٹھی ہین اندہیان کیا کیا۔
اور صرف بہت تیز ہوا کو بھی آندہی کہتے ہین جیسے آج ہوا کیا ہی آندہی ہی
نمبر (۲) نہایت تیز۔ چالاک۔ چست۔ مستعد۔ فقرہ۔ صاحبزادے تو
روپیہ اُڑانے مین آندہی ہین۔ ؎ صبا سے حال نہ پوچھو کدورت غم کا
ہی اپنے نام کا آندہی وہ خاک اُڑانے مین۔ ذوق ؎ نگاہ بوالہوس
آندہی ہی تیری خاک اُڑانے کو۔ چھپا لے تو چراغ شعلۂ رخسار دامن سے۔

آندہی آنا۔ نمبر (۱) بہت تیز ہوا کے ساتھ گرد و غبار کا بلند ہو کر اُڑنا۔ میر ؎
آندہی آئی ہوگیا عالم سیاہ۔ شور نالون کا بلا سے دہر ہی۔ بحر ؎ کوئی
برباد ہوا تا تو کسیکے پیچھے۔ آندہیان آئین تو گھر مین سے نہ تنکا نکلے۔
نمبر (۲) آفت آنا۔ غضب آنا۔ مثل۔ باندی کے آگے باندی آئی لوگون نے
جانا آندہی آئی۔ مگر سوا اس مثل کے ان معنون مین کسی اور جگہ زبانون پر نہین ہی۔

آندھی آئے بیٹھ جائے مینہ آئے بھاگ جائے - مثل یعنی تھوڑی سی مصیبت جسکو جھیل سکے اُسکو جھیل لے اور زیادہ ہو تو الگ ہو جائے

آندھی اُٹھنا - آندھی کا بلند ہونا - بحر ؎ بیجلی گھر سے جو وحشت میں پریشان حال کو - آندھیاں اُٹھیں بگولے آئے استقبال کو - گلزار نسیم ؎ تھی بسکہ غبار سے بھری وہ - آندھی سی اُٹھی ہوا ہوئی وہ -

آندھی تھمنا یا ٹھہرنا - آندھی کا کم ہو جانا - رشک ؎ آہیں بھرلوں گا تو کچھ بات سنائی دیگی - ناصحو پہلے یہ آندھی تو ٹھہر جانے دو -

آندھی آئے یا مینہ بڑھیا بیٹھ سے نہ ہے - یہ مثل وہاں بولتے ہین جہان کوئی شخص اپنی عادت اپنے کام سے کسی حال مین باز نہ رہے -

آندھی چڑھنا - آندھی کا بلند ہونا - آندھی اُٹھنا -

آندھی چلنا - بہت تیز ہوا چلنا - ذوق ؎ پہنچے کیونکر جرس ناقۂ لیلے کی صدا - آج آندھی تری قسمت سے ہے مجنون چلتی - رشک ؎ شب فرقت مین بلائیں ہوئیں نازل کیا کیا - زلزلہ آگیا آندھی چلی تارا ٹوٹا -

آندھی حضرت بی بی کے دامن مین باندھی - جب آندھی آتی ہے تو عورتیں اور لڑکے یہ کہکے چلاتے ہین اُنکے اعتقاد مین اس سے آندھی تھم جاتی ہے -

آندھی رُو - گھنے کو جھاڑو دبانا - عورتوں کا اعتقاد ہے کہ جھاڑو پتھر کے نیچے دبانے سے آندھی رُکجاتی ہے -

آندھی کاٹنا - بعض لوگ افسون پڑھکے انگلی سے آندھی کاٹنے کا اشارہ کرتے ہین جس سے خیال ہے کہ اکثر آندھی دفع ہو جاتی ہے -

آندھی کا جھونکا - تیز ہوا کا ریلا - بحر ؎ اُڑ گئی ٹوپی بھی سر سے جب چلی بادوبال - ناچ شہ کو مورچھل آندھی کا جھونکا ہو گیا -

آندھی کا شور - آندھی مین گرد و غبار اُڑنے اور ہوا کی تیزی سے آواز پیدا ہونے کو کہتے ہین - ظفر ؎ بل بے ہوائے شوق کہ آندھی کے شور مین - کیا کیا ہے خاک عاشق دلگیر بولتی -

آندھی کا کوا - چونکہ کوا آندھی مین تباہ رہتا ہے کسی جگہ قرار نہیں آتا نہ بیٹھ سکتا ہے نہ اُڑ سکتا ہے اسلیے جو شخص بہت تباہی اور پریشانی سے بیقرار ہو اُسکو کہتے ہین - فقرہ (مثالاً) وہ بھی چند روز مین آندھی کا کوا ہو کر غائب غُلّا ہو گیا (آب حیات)

آندھی کے آم - بہت ارزان چیز جسکی قدر نہ ہو - کیونکہ آندھی مین آم بکثرت گرتے اور سستے بکتے ہین -

آنڈی بانڈی کھانا - لڑکے ایک کھیل مین جُھول کھیلتے ہین - جب اتفاق سے دونون طرف کے سرگروہون کو اس بات کا موقع نہیں ملتا ہے کہ کھیل بہانے کے لیے تجویز کر رکھین تو اپنے اپنے شرکا سے کہتے ہین کہ آنڈی بانڈی کھاؤ اور لڑکے آنڈی بانڈی کہتے ہوئے دور چلے جاتے ہین اور اس عرصے مین یہاں کھیل تجویز ہو جاتا ہے -

آنر - انگریزی - عزت - مرتبہ - بڑائی - جیسے ہز آنر لفٹننٹ گورنر -

آنرا کہ حساب پاک است از محاسبہ چہ باک - مثل - دیانت دار بددیانتی کے اندیشے سے محفوظ رہنے کے بیان مین کہتا ہے -

آنریبل - انگریزی - ذی عزت - صاحب مرتبہ - گورنمنٹ کی طرف سے معزز اور صاحب ثروت لوگوں کے نام سے پہلے استعمال کرتے ہین -

آنریری - انگریزی - تعظیمی - امتیازی - اعزازی - کسی منصب پر

محض اعزاز کے لیے یا امیدوارانہ بغیر تخصیص بلازمت و تنخواہ کے کام کرنیوالا
جیسے آنریری مجسٹریٹ - آنریری ڈپٹی کلکٹر -

آنسو - ھ - اَشْر - س - (اشر کے معنی بہنا ہین) مذکر - نمبر (۱) اشک - وہ پانی جو زیادہ غم و تکلیف یا بیحد خوشی سے آنکھوں مین پیدا ہو - یا ٹپک پڑے -
آغا حجو **شرف** ؎ بھتے ہین سرِ زلف گرگہیر مین آنسو - کیا مجکو جکڑ دا ہین گے زنجیر مین آنسو -

صفات

آتشین - **آتش** ؎ جوش اشک آتشین کا باعث آہ سرد ہی - گرم کرتی ہی ہوا جاڑے کی پانی چاہ کا -

اشک شادی (وہ آنسو جو زیادہ مسرت کیحالت مین نکل آتے ہین) **مومن** ؎ آبرو رہگئی مرنے کی کہ روتے تو ہین وہ - اشک شادی ہی سے گو چشم کو نم کرتے ہین -

برباد - **مومن** ؎ اشک برباد دیدۂ نم مین - خاک اثر آتش تب غم مین -

بے تاثیر - پر تاثیر - **ناسخ** ؎ اشک بے تاثیر کو نادم کیا برسات نے - منہ کے باعث رات میرے گھر مین جانان رہگیا - **مومن** ؎ گرائے اشک پُر تاثیر کیون خلوت مین ای آنکھو - کوئی یون خاک مین ایسے گھر کو بھی ملاتا ہی -

تر - **میر** ؎ اشک تر قطرۂ خون لخت جگر پارۂ دل - ایک سے ایک عدد آنکھ سے بہتر نکلا -

تیز و تند - مثال کے لیے دیکھو آہو (تشبیہات مین)

جگر سوز - **میر** ؎ یہ اتصال اشک جگر سوز کا کہان - روتی ہی یون تو شمع بھی کم کم تمام شب -

جگر گون - **ناسخ** ؎ دل کو ہجر یار مین اشک جگر گون کیجیے - گوہر نایاب کو اک قطرۂ خون کیجیے -

حنائی - **میر** ؎ اب اشک حنائی سے جو تر نہ کرے فرگان - وہ تجہ کف رنگین کا مارانہ ہوا ہوگا -

خونین - خون آلود - **ذوق** ؎ اُس پاے نگارین کا جو ہی وصف نگار - اشک خونین سے ہی کاغذ کو حنائی کرتا - **اسیر** ؎ عجب کیا ہی جو نکلین اشک خون آلود ماتم مین - کہ گلگون دانۂ تسبیح ہوتے ہین محرم مین -

رنگین - گلرنگ - لالہ گون - گلگون - **اسیر** ؎ تفوق ہی گل شاداب پر ہر اشک رنگین کو - گریبان داغ دیتا ہی مراد امان گلچین کو - **وزیر** ؎ اشک گلرنگ پڑتی ہی مژہ مین کیا خوب - کیا بناتی ہی یہ پہولون کی چھڑی میری آنکھ
ذوق ؎ زیبا ہی رو سے زرد پہ کیا اشک لالہ گون - اپنی خزان بہار کے موسم سے کم نہین - **ناسخ** ؎ بھر لیے انگارے مین نے عشق کے اعجاز سے داغہاے اشک گلگون میرے دامن مین نہین -

روان - **ناسخ** ؎ حسن یار آلودگی سے پاک ہی تو کیا خطر - ہی گواہ اشک روان اپنی نگہ بھی پاک ہی -

سرخ - **ناسخ** ؎ فصل گل ہی کیون نہ ہو پھر بہار - سرخ آنسو ہین تو چہرہ زرد ہی -

سوختہ - **ذوق** ؎ عیان ہی عشق کی گرمی ہو یدا سوزش دل ہی - کہ آتا اپنا اشک سوختہ مانند فلفل ہی -

غماز - **مومن** ؎ دیکھ گریبان مجھے وہ چشم کو تر کرتا ہی - اشک غماز ہی کیا آنکھو مین گھر کرتا ہی -

گُلفت آلود- مومن ؎ آئے ہین سرشک کلفت آلود- تعمیر مکان کی آب وگل کو-

گرم- ؎ ایک اشک گرم ناسخ گرخزانے مین گرے - طعنہ زن فوارہ ہو

منقار موسیقار پر-

مُسلسل- آتش ؎ جو عالم حُسن رکہتا ہی تو حالت عشق غارتگر- کہین زلف

مسلسل ہی کہین اشک مسلسل ہی-

میگون- مومن ؎ گہ خیال چشم مین حال خراب - اشک میگون سے

سیہ مست شراب-

یتیم- مومن ؎ ہم بہا اُسکی دُر فشانی سے - تار اشک یتیم وسلک گہر-

تشبیہات واستعارات

آبجو- ناسخ ؎ ہو چلا ہی خشک ہر گل رشک روئے یار سے - آبجو اشکونکی

گلشن مین بہائے عندلیب -

آبلہ- پھپھولا- وزیر ؎ چشم کی گردش مین ہی اب دشت پیمائی کا رنج- اشک

گویا آبلے ہین ہر مژہ کے خار مین - برق ؎ کیا سوز غم نے میرے جلائے

دل وجگر- آنسو پھپھولے بنگئے پائے نگاہ کے -

آنکھون کا تارا- اسیر ؎ صفائے دل نے کھویا یہ نشان گرد تگدر کا - کہ ہر

آنسو ملا تارا ہی چشم روزن دُر کا-

آہو- اسیر ؎ ہماری آنکھ سے یون تیز و تند آنسو نکلتے ہین - کہ جیسے چوکڑی

بھرتے ہوے آہو نکلتے ہین-

ابر- مومن ؎ دیکھکر مجمع یہ ابدا کیا ہی ابر اشک آہ- حلقۂ اغیار اُسکے

گردمہ کا ہالہ تھا-

اختر شفق آلود- ناصر ؎ لعل تر ناسفتہ گوہر اشک ہی- باشفق آلود اختر

اشک ہی-

بادام دومغز- شیرۂ بادام- وزیر ؎ دونون آنکھین تری یاد آئین تو ہم رونے

لگے - صاف بادام دومغز اپنا ہوا ہر آنسو- ولہ ؎ آگئی یاد دم گریہ یہ کن آنکھونکی

ہوگئے شیرۂ بادام سے بہتر آنسو-

بحر- دریا- قلزم- رشک ؎ میرے بحر اشک کی روے زمین پر دہاک ہی-

آہ آتشبار برق خرمن افلاک ہی- ناسخ ؎ شعبدہ عشق کا دیکھو کہ مین جہانکا

جسدم - بہ چلا آنسو ٹہکا روزن دَر مین دریا - مومن ؎ قلزم اشک نے طغیانی

کی - دست مژگان نے دُر افشانی کی -

برشکال- مینہ- ناسخ ؎ کی ہی یان شدت سے شدت برشکال اشک نے-

کیون نہ وان آجاے موسم سبزیکے آغاز کا- ولہ ؎ اشک آتے ہین دود آہ

کے ساتھ - مینہ نہ برسے ہوا گر بدلی -

پُھلجھڑی - ناسخ ؎ کیون ہین اشک اپنے پھلجھڑی کیطرح - شب فرقت

شب برات نہین -

پیکان - اسیر ؎ اشک کے باعث سے ہی موے مژہ کا مرتبہ - دیکھ لو بیکار

ہی پیکان نہو جس تیر مین-

تُخم- برق ؎ مین تخم اشک ہون مری نشو ونما کہان - مین ہون نہال

آہ امید ثمر نہین -

چراغ طور- برق ؎ تصور مین جو اُسکے عارض تابان کے روتا ہون چراغ

طور ہی ہر بوند آنسو چشم گریان مین -

چنگاری - میر ؎ دل کو آگ کدم مین دیدی اشک ہے چنگاری سے - کیا ہی

شر رہی شوخی برق ملائی اُس نے شرارت مین -

دانہ - رشک ؏ گوہر بے بہا سے بہتر ہی - دانۂ اشک دیدۂ ترکا -

رال کا گولا - اسیر ؏ گرم آنسو سے نیستان مژہ جل جائے گا - آگ جنگل مین لگا دیتا ہی گولا رال کا -

ساغر - وزیر ؏ ہجر مین آتی ہی قلقل کی صدا نالون سے - ہین جو شیشے دل بیتاب تو ساغر آنسو -

ستارہ - ناسخ ؏ شام سے اُس ماہ تابان کا ہی ہمکو انتظار - کیون نہون آنسو ستارے دیدۂ بیدار کے -

شرارہ - ذوق ؏ میرے نالون سے جو پانی سنگ خارا ہو گیا - کوہ کے چشمون کا ہر آنسو شرارا ہو گیا -

شیشہ - میر ؏ شیشہ بازی تو تنک دیکھنے آ آنکھونکی - ہر پلک پر مرے اشکون سے روان ہی شیشہ -

طفل - فرزند - ناسخ ؏ پیش غیر آتا نہین باہر رواق چشم سے طفل اشک اپنا جو نادان تھا بڑا دانا ہوا - اسیر ؏ کسقدر اشک کو رکھتی ہی مری آنکھ عزیز - سچ ہی دنیا مین کسے الفت فرزند نہین -

طوفان - اسیر ؏ طوفان اشک دربا حل آٹھایئے - اُڑ جائے بادبان کیطرح ناخدا کا رنگ -

عطر - ناسخ ؏ ہی تصور اُس گل تر کا دل غمناک مین - عطر دو اشکون کے بدلے دیدۂ نمناک مین -

عقد ثریا - مومن ؏ ہی مشبک لسبکہ روتے روتے چشم ای ماہرو - شب جو اشک آیا سو اک عقد ثریا ہو گیا -

عقیق - میر ؏ اس رنگ سے جھمکے ہی پلک پر کہے تو - ٹکڑا ہی ترا اشک عقیق جگری کا -

قاصد - میر ؏ غم سے فرصت اُسکو کہان ہی - قاصد اشک ہمیشہ روان ہی -

قافلہ - کارروان - ناسخ ؏ چشم تر سے عشق ابرو مین چلے آتے ہین اشک - قافلہ گویا سمندر مین روان ہی حاج کا - اسیر ؏ اشک جاری ہین مگر راہ اثر ملتی نہین - کاروان مین ہمکو یوسف کی خبر ملتی نہین -

گلاب - اسیر ؏ دور کر قیس نے چھڑکا وہین اشکون کا گلاب - غش جو لیلی کو پس پردۂ محمل آیا -

گل تر - وزیر ؏ یار پوچھے جو مرے اشک نہ رسوا ہو کبھی - دست گلرنگ مین ہنجایئن گل تر آنسو -

گولی - وزیر ؏ عشق خال و مژۂ یار نے لی جان آخر - تیر ہی آہ تو گولی ہی مرا ہر آنسو -

گھنگرو - اسیر ؏ وقت رونے کے تصور تھا جو اُس خلخال کا - جو گرا آنسو ہماری آنکھ سے گھنگرو ہوا -

لعل تر - مثال کے لیے دیکھو اختر شفق آلود -

مرجان - میر ؏ لعل سے جب دل تھے ہمارے مرجان سے تھے اشک چشم - کیا کیا کچھ پاس اپنے ہم بھی عشق کی دولت رکھتے تھے -

موتی موتیون کا مالا - ناسخ ؏ بزم غم شبیر مین گرتے ہین جو آنسو - زیبا ہی کہین ہم انھین ایمان کے موتی - ولہ ؏ اشک مالا موتیونکا دود کلگی شعلۂ تاج - رکھتی ہی تخت لگن مین شوکت شاہانہ شمع -

موج - وزیر ؏ ثابت ہوئی ہی کونسی تقصیر پائے شمع - جو موج اشک

بنگئی زنجیر پائے شمع -

ناسفتہ گوہر - مثال کے لیے دیکھو اختر شفق آلود -

ہرکارہ - اسیر؎ صاف اشکون سے ہی ظاہر کہ ہوا دل پانی - گرم ہرکارے ہین یہی یہ خبر دیتے ہین -

ہیرے کی کنی - میر؎ لیتا ہی نکلتا ہی مرالخت جگر اشک - آنسو نہین گویا کہ یہ ہیرے کی کنی ہی -

یوسف - اسیر؎ دیدۂ گریان کو طفل اشک نے چمکا دیا - خاندان یعقوب کا یوسف سے روشن ہوگیا -

آنسو - نمبر (۲) بہت رقیق پانی سا - جیسے دال ایسی تپلی ہی جیسے آنسو یا شوربا پکا کے رکھدیا -

آنسو آنا - آنسوؤن کا آنکھ سے ٹپکنا - ناسخ؎ کسکے دانتونکی چمک کا دھیان ہی جو رات دن متصل آتے ہین آنسو سبحۂ بلور سے -

آنسو ایک نہین کلیجا ٹوک ٹوک - یہ مثل اُس شخص کی نسبت بولتے ہین جو کسی رنج وغم کو زبان سے بہت کچھ ظاہر کرے مگر کسی قسم کا اثر نہ پایا جائے -

آنسو بہانا - رونا - وزیر؎ ہون وہ غمدیدہ ہنسے کوئی تو مین رونے لگون - کچھ بہانہ چاہیئے آنسو بہانے کے لیے - نسیم؎ پھر مین بھی کچھ کہونگا دیکھو زبان روکو - پھر مُنہ چھپا کے مجھسے آنسو بہایئے گا - کیف؎ بہا دنیا کوئی آنسو بھی اتنا خون بہا دینا - لہو میرا جب اپنی تیغ سے ای تیغزن دہونا -

آنسو بھر آنا - آبدیدہ ہوجانا - صبا؎ دل مین اک درد اُٹھا آنکھون مین آنسو بھر آئے - بیٹھے بیٹھے ہمین کیا جانیئے کیا یاد آیا - کیف؎ لاکھ ہنستا ہون مین آنسو سے بھرے آتے ہین - کبھی چھپتی ہی نہین رنج ومحن کی صورت -

آنسو بھر لانا - متعدی - اسیر؎ کھل گیا راز محبت نہ رہا کچھ پردہ - اشک بھر لا کے ان آنکھون نے ڈبویا مجکو - مومن؎ سوزش دل جب کہتے ہین تب آنسو وہ بھر لاتے ہین - موم کی مانند آتش غم سے پتھر کو پگھلاتے ہین -

آنسو بہنا - آنسو جاری ہونا - آغا حجو شرف؎ فردوس مین رُولونگا شرف اتنے ہی موتی - بہتے ہین جو میرے غم شبیر مین آنسو -

آنسو پاک کرنا - آنسو پوچھنا - (حقیقی معنو مین) اختر شاہ اودھ؎ صورت جان لیا بغل مین اُسے - چہرے سے آنسو اُسکے پاک کیے -

آنسو پُچھنا - تسکین ہونا - بحر؎ شہر سے ہمنے قدم اپنے نکالے شکر ہی کچھ تو آنسو پچھگئے دامان صحرا دیکھکر - نسیم؎ قدر رکھتا ہی نہایت گریۂ بیچار گی زخم کے پچھتے ہین آنسو دامن شمشیر سے -

آنسو پوچھنا - (پوچھنا بواو مجہول) حقیقی معنونکی مثال - اسیر؎ دامن کو موتیون سے وہ بھر لیگا روز حشر - پوچھے گا آستین سے جو آنسو یتیم کے - مجازاً تسکین اور دلاسا دینا - گلزار نسیم؎ روشن کیا دیدۂ پدر کو - مادر کے بھی چلکے آنسو پوچھو - مومن؎ کوئی نہ تھا کہ پوچھے آنسو - کیا روؤن مین اپنی بیکسی کو -

آنسو پھوٹ نکلنا (ظت) - آنسو بہ نکلنا - آنسو نکل پڑنا - انشا؎ آنکھون سے اپنی آنسو کچھ ایسے پھوٹ نکلے - فوارے کے کسی نے جیسے ہونٹ کو توڑا -

آنسو پی جانا - ایسا ضبط کرنا کہ بھرے ہوے آنسو آنکھ ہی مین خشک ہوجائین باہر نہ نکلین - قلق؎ آنسو آنکھونمین گاہ بھر لانا - خوف کے مارے گاہ پیجانا - داغ؎ آنسو نہ پیئے جائینگے ای ناصح نادان - ہیرے کی کنی جان کے کھائی

نہین جاتی - سحر ؎ نشتر لگا جگر مین اگر ضبط غم کیا - آنسو جو پی گیا کوئی تیزاب پی گیا

آنسو توڑ - (ہندوستانی ٹھگونکی اصطلاح) بے موسم کے مینہ کو کہتے ہین جو برسات کے سوا اور دنون مین برسے ٹھگون کے اعتقاد مین یہ شگون بد ہی گھر سے نکلتے وقت اگر مینہ برسنے لگے تو نجائین بلکہ دو ایک منزل جا چکے ہین تو بھی پلٹ آئین اور ایک دن رات گھر سے سفر کے قصد پر نہ نکلین -

آنسو تھمنا - رقت موقوف ہونا - ناسخ ؎ کیا ہی آنکہین ہجر مین جلنے لگین کوئی دم جو میرے آنسو تھم رہے -

آنسو ٹپک پڑنا - بے اختیار رو دینا - اسیر ؎ وہ گریہ دوست ہین بلبل ٹپک پڑے آنسو - ہماری آنکھون نے دیکھا جو خواب خندۂ گل -

آنسو ٹھہرنا - آنسو تھمنا - ظفر ؎ چشم مین دو قطرے آنسو کے نہ ٹھہرے در نہ کیا - ایک دریا مین دُر شہوار دو رہتے نہین -

آنسو جاری یا روان ہونا - آنسو بہنا - مصحفی ؎ روکے رُکتے نہین ہین اب آنسو - جاری رہتے ہین روز و شب آنسو - سحر ؎ تری یاد مین مُنھ پہ آنسو روان ہین - تجھے سجدہ کرنے کو ہر دم وضو ہی - ظفر ؎ -

آنسو ڈھلکا مری آنکھون سے روان ہو جانا - اور مرا راز نہان سب پہ عیان ہو جانا -

آنسو جوش پر آنا - بہت رونا - رشک ؎ آنسو آئین جوش پر تو روکنے والا ہی کون - آنکھین ہین گنگ و جمن عالم خس و خاشاک ہی -

آنسو چلنا - آنسو بہنا - آنسو روان ہونا - ؎ کسطرح اُسکو روانہ کرون تا نامۂ مکتوب جائے قاصد مرے آنسو دم تحریر چلے - میر ؎ آنسو چلے ہی آنے لگے منھ پہ متصل کیا کیجے اب کہ راز محبت نہان رہے - ظفر ؎ بارے آنسو ترے اک دیدۂ تر چل نکلے - پاؤن چل سکتے نہین لڑکے یہ پر چل نکلے -

آنسو دینا - جب شمع کی چربی پگھلکر بوندین ٹپکتی ہین تو کہتے ہین کہ شمع آنسو دیتی ہی - سحر ؎ منظور روح کو نہین افشائے راز عشق - آنسو ہماری شمع لحد کیا مجال دے

آنسو ڈالنا - رونا - مشہور شعر - ؎ شمع روئے تبر پہ گلرو ہمارے واسطے - حیف تو ڈالے نہ دو آنسو ہمارے واسطے -

آنسو ڈبڈبا آنا - آنسو بھر آنا - آبدیدہ ہونا - سحر ؎ نہ پوچھو کسلیے آنسو ہین ڈبڈبائے ہوئے - کسی جگہ سے ہم آتے ہین چوٹ کھائے ہوئے - فقرہ - اُنکا یہ حال دیکھکر ہر شخص کی آنکھون مین آنسو ڈبڈبا آئے -

آنسو ڈھال - گھوڑونکی ایک بیماری ہی جسمین آنکھ سے پانی آنسو کی طرح بہا کرتا ہی -

آنسو ڈھلنا - آنسو بہنا - سوز ؎ رونا ہی تھم گیا ترے غصے کے خوف سے تھی چشم ڈبڈبائی پر آنسو نہ ڈھل سکے - غافل ؎ پھر صدمہ ہوا کوئی دل زار کے اوپر - آنسو جو ڈھلے جاتے ہین رخسار کے اوپر - سحر ؎ چشم تر مثل صدف موتیون کا سانچا ہے موتی بن بن کے یہان اشک ڈھلا کرتے ہین -

آنسو روکنا - رونے کو ضبط کرنا - کیف ؎ کسطرح اشک روان عاشق مضطر روکے - ایسا بہتا ہوا دریا کوئی کیونکر روکے -

آنسو سوکھ جانا - بیشتر جوش حیرت اور شدت قلق مین ایسا ہوتا ہی کہ آنسو خشک ہو جاتے ہین - میر حسن ؎ زمین مین سمایا تحیر سے آب - گئے سوکھ آنسو کنوئین کے شتاب -

آنسو کا چھالا - (یہ ایک مبالغہ شاعرانہ ہی) وہ آبلہ جو آنسوؤنکی حدت اور گرمی سے پڑ جائے - اسیر ؎ یہان تک خم ہی دل مین کہ بہر دن مین لہو رو یا - کوئی آنسو کا بھی چھالا جو دیکھا تیغ مژگان مین - (تلوار آئینے یا شیشے

کے بنانے ڈہالنے مین خمیر کی کوئی بوند جمجاتی ہی تو اُسکو چھالا کہتے ہین)

آنسو گرانا - رونا - غافل ؎ تو نے تربت پہ مری دو نہ گرائے آنسو - غم فرہاد مین شیرین نے بہائے آنسو

آنسو گر پڑنا - بے اختیار رو دینا -

آنسو نہ رُکنا - بے اختیار رونا - ضبط گریہ نہو سکنا - ظفر ؎ دل جو اُمڈے تو رکین رو کے سے کیونکر آنسو - کہین دریا بھی ہی اے دیدۂ نم بند ہوا -

آنسو نکل پڑنا - دیکھو آنسو ٹپک پڑنا - داغ ؎ ناصح نے میرا حال جو مجھسے بیان کیا - آنسو نکل پڑے مرے بے اختیار آج - وزیر ؎ رو دیا دیکھکے تجکو تو ہو آزردہ - پیش خورشید نکل آتے ہین اکثر آنسو -

آنسوؤن سے مُنھ دہونا - زار زار رونا - بہت رونا - مصحفی ؎ صبح کو روز اُٹھکے روتے ہین - ہمتو مُنھ آنسوؤن سے دہوتے ہین -

آنسوؤنکا تار - آنسوؤنکا سلسلہ جو برابر جاری رہے شعرا تار سے تشبیہ دیتے ہین

آتش ؎ فرصت وقت ہی تدبیر کی خاطر لازم - پھر سلجھتے نہین جب آنسوؤن کے تار اُلجھے - ظفر ؎ ٹکڑے نہین جگر کے ہین اشکون کے تار مین - یہ لعل موتیو نکے پروے ہین ہار مین -

آنسوؤنکا تار باندہنا - لگاتار آنسو بہانا - پھوٹ پھوٹ کر رونا - نصیر ؎ اُسکے آنے کے لیے اب کس سے کھلواؤن مین فال - آنسوؤن کا تار یون مت باندہ کر دیکھا کرو -

آنسوؤن کا تار بندہنا - لازم - صبا ؎ آنکھون کے نیچے پھر گئی تصویر زلف یار - جب تار آنسوؤن کا بندہا جال ہوگیا -

آنسوؤن کا تار نہ ٹوٹنا - برابر آنسو روان رہنا - رقت موقوف نہونا - فقرہ - کیسے زار قطار روتے ہین کہ آنسوؤن کا تار نہین ٹوٹتا -

آنسوؤن کا تسلسل - آنسوؤن کا تار - اشتیاق ؎ نہانہ کاظمین کے کچھ زائرین کو - میرے ان آنسوؤنکے تسلسل نے غش کیا - روتا ہوا جو مین شط بغداد تک گیا - وان کے بھی ساکنان سرپل نے غش کیا -

آنسوؤن کا دریا - آنسوؤن کی کثرت جوش کو شعرا دریا کے ساتھ استعارہ کرتے ہین - غافل ؎ موج وحباب ہین یہ وکہکشان نہین - دریا ہی آنسوؤنکا مرے آسمان نہین -

آنسوؤنکی جھڑی - آنسوؤن کا تار - وزیر ؎ نہایت میرے اشکونکی جھڑی برغیر ہنستے ہین - گرے بجلی الٰہی اب مری بیتابیِ دل سے -

آنسوؤنکی جھڑی لگانا - زار قطار رونا - ؎ یاد آتے ہین مجھے حضرت ناسخ جو وزیر - کیا لگا دیتی ہی اشکونکی جھڑی میری آنکھ -

آنسوؤنکی جھڑی لگنا - لازم - ذوق ؎ کیا رو کا ہنے گریے کو اپنے کہ لگ گئی - پھر وہ ہی آنسوؤنکی جھڑی دو گھڑی کے بعد -

آنسوؤنکے دریا مین نہانا - دیکھو آنسوؤن سے مُنھ دہونا - (شاعرانہ مبالغہ) ناسخ ؎ نہار ہے ہین وہ غیرونکے ساتھ گنگا مین - نہائین ہم بھی نہ کیون آنسوؤن کے دریا مین -

آنسوؤنکی سیلی - آنسوؤن کے تار کو شعرا نے سیلی قرار دیا ہی ؎ ظفر کہتا ہی الفت مین تری وضع فقیرانہ - بنائی آہ کی اُسنے چھڑی آنسو کی سیلی کی

آن قدح بشکست وآن ساقی نماند - یہ مصرع بھی قریب قریب ضرب المثل کے ہوگیا ہی - اکثر گزری ہوئی صحبتون کو حسرت سے یاد کرنے کیوقت پڑہتے ہین -

آنک - ھ - اَنْک - س - (مادہ - اکی ہی) مونث - نمبر (۱) وہ علامت یا (گنا / نشان)

ہندسہ جو کپڑے کے تھان وغیرہ پر کڑھا ہوتا ہی - یا بیچنے والے کسی رنگ سے ڈالدیتے ہین -

نمبر (۲) سکّے کے حرف - ضرب سکہ - فقرہ - روپے کی آنک بگڑ گئی بٹا دینا پڑے گا -

نمبر (۳) جانچ اندازہ - پرکھ - فقرہ - اس مال مین تمہاری آنک ٹھیک نہین ہی کسی اور کو دکھانا چاہیے -

نمبر (۴) ہندسہ - ان معنی مین اکثر ہندی مین حساب جاننے یا سیکھنے والے بولتے ہین -

آنک ڈالنا - کپڑے کے تھان وغیرہ پر نشان یا ہندسہ کاڑھنا یا لکھدینا - اور اُسکا لازم آنک پڑنا بھی بول چال مین ہی -

آنکڑا - ھ - مذکر نمبر (۱) کانٹا - وہ ٹیڑھی آہنی سیخ جس سے درختون سے پھل توڑتے ہین یا جسمین قندیل وغیرہ لٹکاتے ہین -

نمبر (۲) ٹھگون کی اصطلاح مین ایک ہزار کو کہتے ہین -

آنکس - ھ (آنکس سے بنا ہی جسکے معنی سنسکرت مین ٹیڑھی چیز ہین) انکش ف - مذکر - وہ آنکڑا جسے فیلبان ہاتھی پر سواری کے وقت ہاتھ مین رکھتے ہین اور اُسی سے ہاتھی کو کونچتے ہین - **سودا** ؎ ہی سر بلند اتنا یہ بھی عجب نہین ہی آنکس بہ ماہ نو گر دست فیلبان ہو - اصل مین آنکس بضم کاف ہی لیکن فصحا لفظ کی کراہت سے آنکس بفتح کاف بولتے ہین - **مصحفی** (قصیدے مین جسکا مطلع یہ ہی - ؎ لیتے خمیازہ جو اُس گل کی گئی چولی چس - جا پڑی صاف بدن پر نگہ اہل ہوس) ؎ گر سپہر وہ کہون اُسکو تو پھبتا ہی مجھے - کیونکہ شکل خم ابرو ہی یہ اُسکا آنکس

آنکلنا - نمبر (۱) بے قصد آجانا - اتفاق سے چلے آنا - **رند** ؎ تھا قصد حرم الفت بُت دیر مین لائی - آنکلا کدھر کو مین ارادہ تھا کہان کا -

نمبر (۲) آجانا - چلے آنا - **رند** ؎ راہ پر آپکا اجارہ کیا - ہم بھی آنکلین گے گلی ہی تو ہی - **بحر** ؎ دل یہ کہتا ہی جو وہ شمع عذار آنکلے - بنکے فانوس کہا دون کہ مرا آغوش مین آ

آنکنا - ھ (انکن سے بنا ہی جسکے معنی سنسکرت مین نشان کرنا - گننا - پرکھنا ہین) نمبر (۱) جانچنا - تخمینہ کرنا - فقرہ - تم بھی تو آنکو یہ کتنے کا مال ہی - **ظفر** ؎ بھیجو بازار محبت مین مرا گوہر دل - پوچھو تم جوہریون سے کہ وہ کیا آنکتے ہین

نمبر (۲) عمل یا منتر سے گلٹی کا روکنا تاکہ ترقی نکرے اور تحلیل ہوجاے - فقرہ - مُلاجی کنور کو ایسا آنکتے ہین کہ ایک ہی دو دن مین تحلیل ہوجاتا ہی -

آنکھ - ھ - اکش - س - (اَش اسکا مادہ ہی جسکے معنی گھسنا اور پھیلنا ہین) مونث - چشم - ف - عین - ع - اکشی - س - آئی - انگریزی - جمع آنکھین

نمبر (۱) دیکھنے کا عضو - **آتش** ؎ سرمے نے مرے یار کی جا دو سے بھری آنکھ - دیوانہ ہوا جسنے کہ دیکھی وہ پری آنکھ - **سحر** ؎ کم نہین ابروؤن سے یار آنکھین دو کیا ہو گئین جو چار آنکھین

نمبر (۲) نظر نگاہ - **داغ** ؎ ہم جانتے ہین خوب تری طرز نگہ کو - ہی قہر کی آنکھ اور محبت کی نظر اور - **وزیر** ؎ لڑ گئین تمسے جو آنکھین ہو گئی کیا صلح - کیجیے دو تین باتین چار آنکھین ہو گئین -

صفات چشم معشوق

آفت جان - **اسیر** ؎ رہزن کیطرح کرتی ہین عاشق کو یہ غارت - کیا جان بچے آفت جان ہین تری آنکھین

آفت کی آنکھ - **بحر** ؎ دزدی جو کوئی سیکھے اُس آفت کی آنکھ سے - کاجل چرائے

مہر قیامت کی آنکھ سے -

اثر کی آنکھ - تاثیر کی آنکھ - ناسخ ؎ ایسی اثر کی آنکھ نہ پائی پری نے بھی - دیوانہ مجبور و زن دیوار نے کیا - جرات ؎ جسے دیکھا نظر بھر کر تڑپ کر مر گیا وہین رکھے ہی آہ وہ ساحر عجب تاثیر کی آنکھین -

بانکی - گریان ؎ یون ترچھی نگاہون سے مجھے دیکھ نہ او ترک - ابروے کشیدہ سے کرین بانکپن آنکھین -

بھبوکا - قمر ؎ اسدرجہ ہوئی نشے سے ای جان بھبوکا - آتی ہی نظر صاف عقیق یمنی آنکھ -

بیباک - داغ ؎ ملتے ہی بیباک تھی وہ آنکھ شرمائی ہوی - پھر گئی پچھتا کے پلکون تک حیا آئی ہوی -

بیخود - میر ؎ مستی مین جا و بیجا مد نظر کہان ہی - بیخود ہین اُسکی آنکھین اُنکو خبر کہان ہی -

بیدادگر - شعور ؎ جسنے نہ کبھی رخنہ دیوار سے جھانکا سیکھی وہ کہان شیوۂ بیدادگری آنکھ -

بیمار - رنجور - علیل - آتش ؎ چشم بیمار کا یارب کوئی بیمار نہو - زلف کے پھندے مین دشمن بھی گرفتار نہو - بیخود ؎ نہ کہے کوئی علیل اب انہین سب سمجھین صحیح - اسلیے عین سے مشہور ہوئین صاد آنکھین - برق ؎ لب مسیحا ہین تو ہون دعوے نہ اتنا کیجے - کیا کیا تمنے اگر رنجور آنکھین ہو گئین -

پرفن - مومن ؎ کہلائے نہ کیون سرمہ گو سالے کو خجل سامری چشم پرفن سے ہی -

پری - بلا - پریزاد - آتش ؎ سرمے نے مرے یار کی جادو سے بھری آنکھ دیوانہ ہوا جسنے کہ دیکھی وہ پری آنکھ - میر ؎ بلا جس چشم کو کہتے ہین مردم - وہ ہی عین بلا مسکن ہمارا - بیخود ؎ خون مرا تیغ تغافل پہ نہ عاید ہوتا - چشم پوشی جو نہ کرتین وہ پریزاد آنکھین -

پیاری - قلق ؎ اور بھی پیاری نظر آتی ہین پیارے آنکھین - نشے مین چور ہین لو آج تو بارے آنکھین -

تیر انداز - تیر زن - ناوک فگن - مسرور ؎ شوخ و طناز ہین تیری آنکھین - تیر انداز ہین تیری آنکھین - قمر ؎ مژگان یہ نہین پیٹ سے ہین پاون نکالے چل نکلی ہی سیکھی ہی فن تیر زنی آنکھ - ولہ ؎ مجروح کیا طائر دل تیر نگہ سے لو سیکھ گئی شیوۂ ناوک فگنی آنکھ -

تیز زبان - اسیر ؎ مژگان سے غضب تیز زبان ہین تری آنکھین - ہندو بچۂ سحر بیان ہین تری آنکھین -

جادو بھری - شعور ؎ اشارون مین جلا دیتی ہین مردے ای پری آنکھین - نیا اعجاز دکھلاتی ہین یہ جادو بھری آنکھین -

جادو فن - مومن ؎ سرمہ ہین اُس چشم جادو فن مین ہم - خاک ڈالین دیدۂ دشمن مین ہم -

جری - آتش ؎ کرتی ہی سر معرکہ بیدادگری آنکھ - فی الواقعی ہی یار تری ترک جری آنکھ -

جفا کیش - اُنس ؎ شب فراق کے انجم نے یاد دلوائین - ستم شعار جفا کیش و جنگجو آنکھین -

جنگجو - محسن ؎ لڑا یا کرتے ہین ہر اک سے چار سو آنکھین - خدا بچائے تو نکی ہین جنگجو آنکھین -

چربانک - **جانصاحب** ؏ دیدہ چربانک ہوا اور بھی گیان اب تو - **مصحفی** ؎ ایک حالت پہ ٹھہرتی نہین اک پل آنکھین - کیسی چربانک ہین چالاک ہین چنچل آنکھین -

چڑہی ہوئی آنکھ - **ناسخ** ؎ دکھاکے باغ مین آنکھین چڑہی ہوئین اپنی - وہ نشہ دیدۂ نرگس سے آج اُتار آیا -

حیاپرست - حیادار - **سودا** ؎ اس دور مین گئی ہی مروت کی آنکھ پھوٹ - معدوم ہی جہان سے چشم حیاپرست - **مسرور** ؎ اُٹھانے نہین دیتین انکو نگاہین وہ شرمیلی ظالم حیادار آنکھین -

حیرت زا - **ناسخ** ؎ ایسی حیرت زا تری آنکھین ہین ای صیاد خلق - دشت آہو صاف نرگس کا چمن ہوجائیگا -

خمار کی آنکھ - **جرات** ؎ می کے پینے کا مت کروا خفا - نہین چھپتین خمار کی آنکھین -

خوابآلود - **ناسخ** ؎ نسبت ای گل کیا ہی تیری چشم خوابآلود سے - طور نرگس مین ہی میرے دیدۂ بیخواب کا -

خونخوار - ؎ ہی پیا خون دل عشاق بہم لبکہ رند - دیدۂ مریخ سی ہی سُرخ وہ خونخوار آنکھ -

دزدیدہ - **ظفر** ؎ لیگئی دلکو چُراکر رہگئے سب دیکھتے - کیا بلا ہی دزد ای کافر تری دزدیدہ آنکھ -

دلدار - دلبر - دلکش - **رشک** ؎ درزات بیان خوف درجا مدنظر ہی - دلدار ہین آنکھین تو دل آزار ہین پلکین - **ولہ** ؎ آنکھونمین اگر ہی صفت دلبری ای رشک دل چھیدنے کیواسطے تیار ہین پلکین - **شہید** ؎ کسدرجہ دلکش اُس بت کافر کی آنکھ ہی - ہی سحر سامری کہ فسونگر کی آنکھ ہی -

دہواندہار - **داغ** ؎ ہین لال پری نشۂ می سے پری آنکھین - پھر اُس پہ دہواندہار یہ کاجل بھری آنکھین -

دہوئی دہلائی - **سحر** ؎ آہوختن کے سب ترے دیدے سے ڈرتے ہین - دہوئی دہلائی آنکھ ہی ای یار صاف صاف -

رس بھری - **بحر** ؎ رس بھری آنکھ ہی محبوب کی یا شان عسل - گرد زنبور کا مجمع ہی کہ جہومر پلکین -

رسمسی (رس بھری) - **سودا** ؎ مجھے معلوم یون ہوتا ہی میری بھی ہنسی آنکھین - کسیکی دیکھ شاید چھائین رسمسی آنکھین -

رسیلی - رنگیلی - **ظفر** ؎ قتل کرتی ہین مجھے اُسکی رسیلی آنکھین - رہتی ہین خون سے مری روز رنگیلی آنکھین - **جلیس** ؏ غیرون سے لڑاکے یہ رنگیلی آنکھین - کیون کرتے ہو ہمپہ نیلی پیلی آنکھین -

رہزن - **قلق** ؎ لوٹ لیتی ہین متاعِ دل ہر اک انسان کا - اس لیے رہزن تری مشہور آنکھین ہوگئین -

زہر بھری آنکھ - **ذوق** ؎ دیتی شربت ہی کسے زہر بھری آنکھ تری - عین احسان ہی وہ زہر بھی گر دیتی ہی -

زیبا - **طوفان** ؎ چشم بددور تمہاری ہین وہ زیبا آنکھین - انہین آنکھونکی رہا کرتی ہین شیدا آنکھین -

ستم ایجاد - ستم پیشہ - ستم شعار - ستمگر - **بیخود** ؎ جب نہ تب مجھپہ بنی کرتی ہین بیداد آنکھین - ستم ایجاد ہین تیری ستم ایجاد آنکھین - **رشک** ؏ کیونکر نہون قتال نگاہون کے اشارے - آنکھین ہین ستم پیشہ جفاکار ہین پلکین - **شرف**

؎ ترچھی نظرون سے نہ دیکھو مجھے مرجاؤنگا - او ستمگر ہوں مشہور ستمگر آنکھین -

ستم شعار کی مثال جفا کیش مین گزری -

سحر بیان - مثال کے لیے دیکھو تیز زبان -

سخنگو - سخندان - سخن ساز - ذوق ؎ کرے وحشت بیان چشم سخنگو اسکو کہتے ہین - یہ سچ کہتے ہین سرچڑہ بولے جادو اسکو کہتے ہین - اسیر ؎ کیا سُنے کوئی تری چشم سخندان کے سخن - ضعف ہوتا ہی بہت بیمار کی آواز مین - مومن ؎ دم مین اُس چشم سخن ساز کے آنا ہی نہ تھا - جو رکم سہنے تھے یہ قصہ بڑہانا ہی نہ تھا -

سرخ - رند ؎ کسطرح دیدۂ مریخ سے دیجاے مثال - اژدہے سے بھی سوا سرخ ہی جلاد کی آنکھ -

سرشار - مہر ؎ نذر دل مانگتی ہین آپکی سرشار آنکھین - عین مستی مین رہا کرتی ہین ہشیار آنکھین

سفاک - صبا ؎ چشم سفاک مین سرمے کا نہین دنبالہ - عاشقون پر ہی نشان صف مژگان نکلا -

سیاہ - آتش ؎ مرغ دل مارا پڑا چشم سیاہ یار سے - پنجۂ مژگان اُسے شاہین کا چنگل ہوگیا -

سیف زبان - ذوق ؎ دنبالے سے سرمے کے دوہوان ہین تری آنکھین کہ بیٹھین نہ کچھ سیف زبان ہین تری آنکھین

سیہ کار - ناسخ ؎ ابرو یار ہین یون چشم سیہ کار کے ساتھ - کھینچے تلوارین ہون جسطرح گنہگار کے ساتھ -

شرمگین - شرمائی ہوئی - شرمیلی - مومن ؎ پھر گئین آنکھون کے آگے اسکی چشم شرمگین پھر گئین آنکھین مری نرگس کا جھکانا دیکھکر - جرات ؎ حیا کی جتون مری آنکھ اسکی شرمائی ہوئی - تاڑ لی محفل مین سب نے سخت رسوای ہوئی -

شرمیلی کی مثال حیادار مین گزری -

شوخ - شوخ و شنگ - آتش ؎ اچھا نہین مقابلہ اُس چشم شوخ سے - اک دن شکست فاش ہی بادام کے لیے - ذوق ؎ دل بچے کیونکر نگاہ چشم شوخ و شنگ سے - اپنا گھر توسوجتا ہی سیکڑون فرسنگ سے -

صاف صاف - مثال دہوئی دہلائی آنکھ مین گزری -

طرحدار - قمر ؎ کیا بیان کیجے اوصاف تمہارے صاحب - ہو طرحدار نہ کیونکر ہون طرحدار آنکھین

ظالم - ظالم مظلوم نما - ظالم کی مثال حیادار مین گزری - داغ ؎ اس چشم فسونگر کی حیا کو کوئی دیکھے - اس ظالم مظلوم نما کو کوئی دیکھے -

عیار - اسیر ؎ ایک عیار اُسکی آنکھین ہین - مردم آزار اُسکی آنکھین ہین -

غلافی - ظفر ؎ وہ خوش غلاف تیغہ ہی قتل کو ہمارے - جو بارہ ہی تمہاری آنکھین غلافیو نمین -

فتان - ذوق ؎ بعد مردن بھی خیال چشم فتان ہی رہا - سبزۂ تربت مرا وقف غزالان ہی رہا -

فتنہ انگیز - فتنہ گر - فتنہ پرداز - فتنہ محشر - مصحفی ؎ فتنۂ حشر تو ہی کیونکہ نہون فتنہ انگیز و فتنہ گر آنکھین - مسرور ؎ حشر برپا نہ کیون ہو عالم مین - فتنہ پرداز ہین تری آنکھین - رشید ؎ چشم الضاف سے تو دیکھ ذرا او زاہد - ہین ہتو نکی بھی غضب فتنۂ محشر آنکھین

فرشتہ خو - محسن ؎ نگاہ مجھپہ کرین کیا ہی آسمان بد دماغ - وہ آپ حور لقا ہین

فرشتہ خو آنکھیں۔

فسون پرداز۔ فسون ساز۔ فسون کار۔ آتش ؎ روے روشن کم ید بیضا سے موسے سے نہیں۔ ساحری وقت وہ چشم فسون پرداز ہی۔ مومن ؎ چشمک مری وحشت پہ ہی کیا حضرت ناصح۔ طرز نگہ چشم فسونساز تو دیکھو۔ میر نخ ؎ جسکو دیکھا اُسے دیوانہ بنایا تو نے۔ اوپریزاد نرالی ہیں فسون کار آنکھیں۔

قاتل۔ شعور ؎ عاشق کو کیے دیتی ہیں بسمل تری آنکھیں۔ جلاد ہی تو اور ہیں قاتل تری آنکھیں۔

قدر انداز۔ قلق ؎ چوکتا ہی نہیں ہی تیر نگاہ۔ قدر انداز ہی غضب کی آنکھ۔

کافر۔ ذوق ؎ لبریز شراب ناز دکھا تو ساغر چشم کافر کو۔ تا زاہد پاک ملوث ہو تا صوفی دلکش میکش ہو۔

کٹر۔ ناصر ؎ جان عشاق کی دشمن ہیں یہ کٹر آنکھیں۔ برچھیاں پلکیں ہیں خنجر بان ہیں ستمگر آنکھیں۔

کٹیلی۔ انشا ؎ تیزی کٹیلی آنکھ میں ہی بیگما کے جو۔ سو دھار میں چھری کی نہ چاقو کی نوک میں۔

کج نظر۔ آتش ؎ او دشمن جان تجکو خبر ہی کہ نہیں ہی۔ احباب سے کرتی ہی بہت کج نظری آنکھ۔

کیچیل۔ اسیر ؎ ای بت خدا کیواسطے اشکوں کو پونچھ ڈال۔ سرمہ نکل چلا تری چشم کچیل سے۔

کڑی۔ ناصر ؎ ٹھہر گیا میں اُسکی جو غصے سے پڑی آنکھ۔ ایسی کسی جلاد کی ہوگی نہ کڑی آنکھ۔

کیفی۔ سرور ؎ چشم کیفی کے سرخ ڈورون سے۔ جہاں ہی ہی بہار آنکھوں میں۔

گران خواب۔ شرف ؎ بدمست ہیں آنکھیں تری ہشیار ہیں پلکیں۔ ہر چشم گران خواب ہی بیدار ہیں پلکیں۔

گلابی۔ ذوق ؎ چشم اُسکی نشے سے جب گلابی ہو جائے۔ صوفی اُسے دیکھ شرابی ہو جائے۔

گنگ۔ اسیر ؎ اشارے چشم جانان کے دل عاشق سمجھتا ہی۔ زبان گنگ کیا کوئی جلیسو نکے سوا سمجھے۔

گویا۔ رہا ؎ بولتے مجھسے نہیں باتیں اشارو نمیں ہیں۔ لب جو خاموش ہوئے ہو گئیں گویا آنکھیں۔

لٹیری۔ مسرور ؎ دلکو بے صبر کیے دیتی ہیں تیری آنکھیں۔ گھر کو لوٹے لیے جاتی ہیں لٹیری آنکھیں۔

متوالی۔ مصحفی ؎ شیشے کی مگر پی ہیں آنکھیں۔ متوالی ہیں مدہ بھری ہیں آنکھیں۔

مخمور۔ خماری۔ ذوق ؎ چشم مخمور کا ہوں کسکی میں کشتہ یارب۔ کہ مری خاک سے بھی جام مے ناب بنا۔ غافل ؎ دیکھکر چشم خماری کی تری سرخی کو۔ شرم کے مارے چراتے ہیں کبوتر آنکھیں۔

مدہ بھری۔ مثال کے لیے دیکھو متوالی۔

مدماتی۔ سودا ؎ خون ہمارے دل کا پیویں جس صورت سے چاہیں وہ۔ بس کب چلسکتا ہی اُنسے جو انکھیاں مدماتی ہیں۔

مردم آزار۔ مثال کے لیے دیکھو عیار۔

مست۔ بدمست خواب۔ بدمست۔ سیہ مست۔ مستانہ۔ مستی بھری۔ ناسخ ؎ مست آنکھیں تمہاری ہیں تصور میں سوتا ہوں مست۔ سچ بولو کبھی ہوش میں تم بھی آئے

مجکو۔ **موجد** سے نصیب جاگے مرے لونگا بوسہ غفلت مین۔ کہ ساقیا ہین تری آج مست خواب آنکہین۔ **ذوق** سے کشتہ ہون مین کس چشم سیہ مست کا یارب۔ ٹپکے ہی جو مستی مری تربت کے شجر سے۔ **آتش** سے تری مستانہ آنکہونکی نہ گردش کا اثر دیکھا۔ مُے گلرنگ سے سو طرح پیمانہ بھر دیکھا۔ **ظفر** سے پری وہم تری صورت سے کہ ہین دیوانے برسونکے۔ اور ان مستی بہری آنکہون کے ہین مستانے برسون کے۔

بدمست کی مثال گران خواب مین گزری۔

مسیحا۔ **رحیم** سے ہو گئی ایک نگہ مین مجہے صحت حاصل۔ گرچہ بیمار ہین لیکن ہین مسیحا آنکہین۔

مغرور۔ **برق** سے جب سے دیکہا ہی تجہے ملتا نہین ہرگز دماغ۔ تیری آنکہونکی طرح مغرور آنکہین ہو گئین۔

مکار۔ **بیخود** سے ہدف تیر نگہ کر کے مکر جاتی ہین۔ کیا ہی گھر کرتی ہین آنکہونمین وہ مکار آنکہین۔

موہنی۔ **ناسخ** سے دیکہا جسے ہو گیا وہ عاشق۔ تیری آنکہون مین موہنی ہی۔ **منیر** سے سرمہ عبث کہلاتی ہی آنکہونکی موہنی۔ یہ پتلیان ہین سحر بیانی کے واسطے۔ **نسبت** سے جی ہر اک کا لبہائے لیتی ہی۔ تیری کیا کوئی موہنی ہی آنکہ۔

میخوار۔ سے نہ کیونکر چشم مست یار خوش ہو میرے رونے سے۔ کہ ناسخ دوست رکہتا ہی ہر اک میخوار باران کو۔

میگون۔ **ناسخ** سے چشم حیران جام کو اس چشم میگون نے کیا۔ بادۂ گلرنگ بھی پانی سے پتلا ہو گیا۔

نڈر۔ **مصحفی** سے آدمی کیا خدا کا بھی نہین خوف۔ کیا نڈر آنکہ ہی خدا کی پناہ۔

جانصاحب سے مردو نسے سوا ابتو ہی دیدہ نڈر اپنا۔

نرگسی۔ سے دامن نظارۂ ناسخ اُلجہکر چہپٹ گیا۔ گرد چشم نرگسی کے ہین مژہ کے خار کج۔

نشیلی۔ **ناسخ** سے آ گئین یاد جو رونے مین نشیلی آنکہین۔ اشک ٹپکے مری آنکہون سے سیہ لال سفید۔

نکیلی۔ **ظفر** سے نوک جہونک اُنکی چلی جاے ہی دل سے میرے۔ کتنی مژگان مین بلا تیری نکیلی آنکہین۔

نیم باز۔ نیم وا۔ **مومن** سے کیونکہ نہ آدہی آدہی رات جاگے وہ جسکا دہیان ہو آہوے نیم خواب مین نرگس نیم باز مین۔ **حسن** سے نیم وا چشم اک قیامت ہی۔ دیکھ سکتا ہی کون ساری آنکہ۔

نیمخواب۔ **مومن** سے شب فرقت مین خاک جہپکے آنکہ۔ یاد ہی چشم نیمخواب ہمین۔

وحشی۔ **رشک** سے وہ پری حسن کا دریا ہی تو آنکہین وحشی۔ دیکھ لے جسنے نہ دیکھے ہون ہرن دریا مین۔

ہرجائی۔ **مصحفی** سے ہو جو اُن ہرجائی آنکہون کا شہید۔ لاش اُسکی چاہیے تشہیر ہو۔

ہمہ دان۔ **اسیر** سے نادان ہین جو دین نرگس و بادام سے تشبیہ۔ وہ ہیمدان ہین ہمہ دان ہین تری آنکہین۔

ہوش رُبا۔ **ناسخ** سے ہاے کیا ہوش رُبا ہین تری آنکہین صیاد۔ چوکڑی کیا کہ ہرن راہ ختن بہول گئے۔

تشبیہات چشم معشوق

آم کی پہانکین۔ **رشک** سے یہ مزہ اور ملا تجکو ترشروئی پر۔ آم کی پہانکین ہین دونون

تری گویا آنکھین -

ابر سیاہ - ناسخ ؎ روتا ہی میرے غم مین جو وہ آج زار زار - چشم سیاہ کم نہین ابر سیاہ سے -

ابلق ایام - اسیر ؎ آنکھ مین دیکر دہ بولے سرمۂ دنبالہ دار - ہاتھ مین میرے ہی چوٹی ابلق ایام کی -

بادام - بادام تلخ - بادام کاغذی - نقل بادام - ناسخ ؎ آنکھین بادام ہین زنخدان سیب - قد جانان ہی میوہ دار درخت - ولہ ؎ میٹھی نظرون سے وہ کیا دیکھے مجھے - اُس پری کی آنکھین ہین بادام تلخ - اسیر ؎ جسر و زچشم جانان آئی بمقابلے پر کہلجایگا لفافہ بادام کاغذی کا - بحر ؎ یار کی میٹھی نگاہون سے یہ معلوم ہوا - نقل بادام ہین آنکھین تو ہی شکر پلکین -

برچھی - جرات ؎ برچھیان سی گزر گئین دل سے - جو ہین اسنے دو چار کین آنکھین

بھونرا - بحر ؎ ہوئی ہین کیا گل رخسار کی بو باس پر شیدا - تری آنکھین جو بنجاتی ہین بھونرا روز کاجل سے - ناسخ ؎ یاسمن سے گالون پر چار دن کے چارون مست ہین - آنکھین ہین یا بھونرے کا جوڑا زلفین جوڑا سانپ کا - انشا ؎ اُس پدمنیع پہ آنکھون کے بھونرون کی بھیڑ ہی - ہوگی کسی پری مین نہ اس طنطنے کی باس -

پُتلی - منیر ؎ - سرمہ عبث کہاتی ہی آنکھونکی موہنی - یہ پتلیان ہین سحر بیانی کے واسطے -

پہری - وزیر ؎ جبتک اُدہر اُسکو ہی تو گردش دہر اسکو - ابرو ہی کہ شمشیر سپہر ہی کہ پہری آنکھ -

ع؎ ایک قسم کی حسین عورت جسکے بدن کی خوشبو پر بھونرے دوڑتے اور گرد پہرتے ہین -

پہلوان - اسیر ؎ سرمہ لگا کے آنکھین لڑاو غزال سے - ملتے ہین پہلوان دم کُشتی بزمین خاک -

پیغامبر - وزیر ؎ کیا قہر ہوا آیت ابرو ہوئی نازل - ڈر ہی نہ کرے دعوے پیغامبری آنکھ

تُرک - ترک مست - اسیر ؎ چشم صنم مین سرمے کا دنبالہ دیکھکر - سمجھے یہ ہم کہ ترک کوئی نیزہ دار ہی - میر ؎ پڑتی ہین اُسکی آنکھین چار و نظرون نشے مین - جون راہ مین بھٹکتے ہون ترک مست بادہ -

تلوار - اثر ؎ نشے کا ڈورا نہین ہی باڑہ کا ڈورا صنم - پھر قتل عاشقان تلوار آنکھین ہوگئین -

تیر - ؎ اک نگہ مین کیا مجروح مرے دل کو حنا - تیر ہین برچھی ہین یا اُسکی کٹاری آنکھین -

جاسوس - مومن ؎ محل اعتماد ننگ ناموس - نظر باز فریب چشم جاسوس

جال - ناسخ ؎ نشے کے نہین یہ لال ڈورے - ہین طایر دل کو جال آنکھین

جام - اسیر ؎ نرگس بیگونکو اُسکے دلمین دی ہنسنے جگہ - کیا تکلف ہی کہ شیشے مین اُتارا جام کو -

جلاد - بیخود ؎ کم نگاہی کی شکایت یہ ہوئین بند ایسی - کھل پڑین مجھسے اشارون مین وہ جلاد آنکھین

جواہر - رشک ؎ کانٹون مین تلین ایسی جواہر ہین وہ آنکھین - پہولون سے لڑین ایسی سرخار ہین پلکین -

جوگی - ذوق ؎ نہین ہی جوگی گر چشم یار گرد اُسکے - ہجوم کرتے ہین مژگان کے بالکے کیسا -

چاہ بابل - عروج ؎ چاہ بابل جو نہ سمجھے اُسے اندہا کہیئے - رکھتا ہی سحر کے چشمے وہ مسیحا آنکھین -

چشم آہو - ناسخ ؎ شاخ آہو ہین ہوین آنکھین ہین چشم آہو - مشک نافہ تھا کوئی ناف مین گر تل ہوتا -

چشمۂ خورشید - ناسخ ؎ چشم جانان سے مرے حال پہ آنسو ہین روان - دیکھنا چشمۂ خورشید مین بھی پانی ہی -

چشمۂ سحر - مثال چاہ بابل مین گزری -

چکارا - آہو - آہوے حرم - آہوے نیمخواب - (کنایہ ہی چشم نیمباز سے جو خواب کی حالت مین ہوتی ہی) ناسخ ؎ دیکھو عیان ہی سرمے کا دنبالۂ سیاہ - ہی چشم شوخ یار چکارا ہرن نہین - آتش ؎ خطر ہی جو آئینے مین پڑی ہی نگاہ یار - آہوے چشم مست ہین سبزہ چرے ہوے - ناسخ ؎ آنکھونکو آہوان حرم کیون نہ جانیے - طاق حرم سمجھتے ہین ابروے یار کو -

آہوے نیمخواب کی مثال نیم باز مین گزری -

چھری - مثال کیلیے دیکھو کٹر -

خانۂ صیاد - بیخود ؎ مرغ دل کے لیے ہی دہوکے کی ٹٹی یہ مژہ - ہی جو صیاد نگہ خانۂ صیاد آنکھین -

خنجر - شوق ؎ دیکھتے دیکھتے تار رگ جان کاٹ دیا - ہو گئین میرے لیے یار کی خنجر آنکھین -

دزد - ظفر ؎ لیگئی دل کو چرا کر رہگئے سب دیکھتے - کیا بلا ہی دزدا ی کا فر تری دزدیدہ آنکھ -

دکان - اسیر ؎ ملتا نہین ہی بوسۂ چشمان یار اب - تحصیل سے مری یہ دکانین نکلگئین -

رواق - ناسخ ؎ بیش غیر آتا نہین باہر رواق چشم سے - طفل اشک اپنا جو نادان تھا بڑا دانا ہوا -

رہوار - وزیر ؎ ابلق چشم صنم کس ناز سے گردش مین ہی - خوب کاوے ہو تے ہین رہوار آنکھین ہو گئین -

زنبور - سحر ؎ جب پلک جسکی قرہ کا نیش ملین چبہ گیا - دیکھنے مین آنکھ بھونرا سی ہی پر زنبور ہی -

زنگی - ناسخ ؎ مست زنگی ہین جو آنکھین تو حبشی ہین ہونٹھ - زلف پیچان تری ہندو ہی مسلمان عارض -

زہر کا پیالہ - ؎ دیکھے ہی مجھے دیدۂ پر خشم سے وہ تیر - میرے ہی نصیبون مین تھا یہ زہر کا پیالہ -

سامری - آتش ؎ روے روشن کم ید بیضا سے ہوسنے سے نہین - سامری وقت وہ چشم فسون پرداز ہی -

سپر - مثال پھری مین گزری -

ستارے - قلق ؎ کہکشان مانگ ہی شب زلف ہی ابرو ہی ہلال - رخ جو ہی چاند کا ٹکڑا تو ستارے آنکھین -

سرمگین - سرمہ آلود - سرمہ سا - مومن ؎ سرمگین آنکھ سے تم نامہ لگاتے کیون ہو خاک مین نام کو دشمن کے ملاتے کیون ہو - ناسخ ؎ سرمہ آلودہ تری آنکھ رلاتی ہی مجھے - پوچھون گر دیدۂ گریان تو ہو رومال سیاہ - آتش ؎ لڑانے آئے تھے آنکھین غزال چین و ختن - شکست آنکھو تری چشم سرمہ سانے دی -

سنان - شوہید ؎ ذکر یہ کیا کہ بسچے جسکی طرف وہ دیکھے - رکھتی ہین تیر سنان

برچھی کٹاری آنکھین-

سورۂ صاد- عشقی؎ سورۂ صاد مکرر ہی مع بسم اللہ- مصحف رخ مین نہین یہ ترا ابروآنکھین-

سوفار- صحبت؎ نوک مژگان کو کہون کیونکر نہ پیکان تیر کا- سرخ ہی نشے سے اسکی صورت سوفار آنکھ-

شراب- ناسخ؎ ہی دل مجروح کی اس چشم میگون پر شفا- کام مرہم کا کرے کیونکر نہ زخمون پر شراب-

شہد- عسل- مثال رس بھری مین گزری-

صاد- صبا؎ عاشق ہزارون یون تو ہوئے صاد چشم کے- چہرہ مگر بحال رہا خال خال کا-

صیاد- انس؎ صید ہو جائیگا صیاد ہی اُس شوخ کی چشم- نہ ملا یار سے او آہوئے تاتار آنکھین-

عقیق- قمر؎ اسد رجہ ہوئی نشے سے ای یار بھبوکا- آتی ہی نظر صاف عقیق یمنی آنکھ-

غنچہ- کلی- موجد؎ آنکھین وا کرکے کرو بند تو پھبتی یہ کہون- گل نرگس تھین مگر ہو گئین غنچا آنکھین-

فتنہ- مثال کے لیے دیکھو نرگس جادو-

فرنگی- اسیر؎ کیا دلکی پوچھتے ہو اُن آنکھون کے عشق مین- غلبہ فرنگیون نے کیا ملک بٹ گیا-

فسان- محسن؎ وہ اپنی چشم کی گردش دکھا کے کہتے ہین- فسان سے تیز ہوئی تیغ آبدار مژہ-

فصاد- بیخود؎ غم نہین جوش جنون کا مجھے ای وحشت دید- نیشتر ہی نگہ ناز تو فصاد آنکھین-

کٹاری- بوندی کی کٹاری- اسیر؎ نگاہ تیز کی جس پر اُسے بس جان سے کھویا- تری آنکھین نہین قاتل یہ دو بچھل کی کٹاری ہی- ولہ؎ طرفہ رکھتی ہی آبداری آنکھ- صاف بوندی کی ہی کٹاری آنکھ-

کعبہ- رشک؎ ہم مسلمانون نے اُس بت کو ڈھایا واللہ- نہ بھوین کعبے کی محراب کعبا آنکھین-

گل- محسن؎ کرین جو چشم سخنگو سخن تو پھول جھڑین- دکھائین ناز سے گلہائے ناز بو آنکھین-

لالہ- ناسخ؎ نشے سے لال اُسکی آنکھین ہین تو کیا لالہ کہون- جام مے سے کب ہی نسبت ساغر تریاک کو-

لجالو- عشقی؎ عکس بالفرض اگر مردم دیدہ کا پڑے- ایسی شرمائین بنین صاف لجالو آنکھین-

لیلے- بیخود؎ میرے معشوق کا ہر عضو بدن ہی معشوق- رشک یوسف ہین جو عارض تو ہین لیلا آنکھین-

موتی- وحید؎ بادام ہی یا جادو ہی یا نرگس شہلا- یا صانع قدرت نے وہ موتی کی جڑی آنکھ-

میکدہ- خانۂ خمار- ناسخ؎ سمجھے میکش دیکھکر ابرو ترے بالاے چشم- میکدے سے مرتبہ اعلیٰ ہی بیت اللہ کا- ذوق؎ یون نگہ نکلی ہی چشم یار سے مست جیسے خانۂ خمار سے-

ناف- اسیر؎ چشم نگاہ اہل تماشا کو دیکھو تمثیل یہ کمر کی وہ تشبیہ ناف ہی-

نرگس - نرگس بیمار - نرگس جادو - نرگس شہلا - نرگس کی کٹوری - نرگس مخمور - نرگس میگون - ناسخ ؎ آنکھین نرگس چہرہ گل گیسو ہین سنبل سروقد - عکس سے آئینہ خانہ صاف گلشن ہوگیا - آتش ؎ اشارہ نرگس بیمار یار کا ہی یہی - طبیب کو یہی بیمار مار رکھتا ہی - رند ؎ آنکھ کھولے بھی کہین وہ شوخ خواب ناز سے فتنہ چونکے نرگس جادو کہین بیدار ہو - مومن ؎ وصف لکھون مین تری آنکھ کے ڈورونکا اگر - رگ گل خامہ دے اور نرگس شہلا کاغذ - ناسخ ؎ - جو کیفیت بھری ہی تیری آنکھونمین کہان اُسمین - کہ نرگس کی کٹوری ساقیا اک جام خالی ہی - اسیر ؎ الفت نرگس مخمور مین مخمور ہی خلق - شہر مین کون مکان ہی جو خرابات نہین - ناسخ ؎ جو یاد بزم مین آئی وہ نرگس میگون - نظر مین ساغر مے دیدۂ پُرآب ہوا -

نشتر - نواب مرزا شوق ؎ جسنے دیکھا رگ جان چہد گئی مذبوح ہوا - واہ کس نوک کی ہین صورت نشتر آنکھین -

ہلاکو - رشک ؎ آنکھین ہین ہلاکو لب جان بخش کی کیا بات - اعجاز بہت خوب ہی جادو نہین اچھا -

ہندو - ہندو بچہ - مہر ؎ بخدا ہندو ہین تیری بت مہخوار آنکھین - نشے کے ڈورے نہین پہنے ہین زنار آنکھین -

ہندو بچہ کے مثال کے لیے دیکھو تیز زبان -

ہیرا - ناسخ ؎ آنکھون کے ڈورے ہین رگ یاقوت ہیرون مین - موتی جڑے ہین لال مین منہ پر عرق نہین ہے

ید بیضا - رہا ؎ آنکھین موسے کی کہان پاؤن جو دیکھون اُسکو - شجر طور ہی قامت ید بیضا آنکھین -

صفات چشم عاشق

آبناک[ع] - مومن ؎ سرمہ سا چشم آبناک ہوئی - آرزوئے نظارہ خاک ہوئی -

آتشبار - وزیر ؎ آئیو اے اشک اب بہنے لگا ہی خون گرم - بھیجیو پانی کہ آتشبار آنکھین ہوگئین -

اشک آلود - آتش ؎ کوچہ تیرا عیش باغ ای یار بے تاویل ہی - چشم اشک آلود عاشق اُسمین موتی جھیل ہی -

اشک افشان - اشکبار - اسیر ؎ پُھک رہا ہی جسم اشک افشان ہی چشم - عین گرمی مین یہان برسات ہی - مومن ؎ اُس رشک مہر و مہ کی نشانی ہی دیکھنا - ای چشم اشکبار کہین بہ نہ جائے داغ -

بداطوار - مشتاق ؎ سُن لیا جسکو حسین پس وان لگائی تاک جھانک - سچ تو یہ ہی سخت بداطوار آنکھین ہوگئین -

بیتاب - بیقرار - ناسخ ؎ ہون وہ گریان جو نہ دم بھر اشک کا سیلاب ہو - چشم تر بیتاب مثل ماہی بے آب ہو - حیدر ؎ وعدے پہ وصل کے جو پھڑکتی ہی یار آنکھ - ہی تیرے انتظار مین کیا بیقرار آنکھ -

بیخواب - ناسخ ؎ نسبت ای گل کیا ہی تیری چشم خواب آلود سے - طور نرگس مین ہی میرے دیدۂ بیخواب کا -

بیدار - مومن ؎ تھی خار راہ تیری مژگان کی یاد ہر شب - تا صبح خواب چشم بیدار تک نہ پہنچا -

پاکباز - محسن ؎ نگاہ پاک سے کرتی ہین دید او زاہد - یہ پاکباز ہین رہتی ہین باوضو آنکھین -

عـ ؎ یہ صفت سوا اس شعر کے اور جگہ نظر سے نہین گزری -

پتھر - اشرف ؎ منظر شام سے ہون سنگدلی خوب ہنین - آؤ پتھرا کے ہوگی ہین مری پتھر آنکھین -

پُرآب - ناسخ ؎ ہر بر قدم پہ پھوٹتے جاتے ہین آبلے - نقش قدم مین طور ہی چشم پُرآب کا -

پُردرد - مومن ؎ ہر برگ درخت چہرہ زرد - ہر چشمہ طلسم چشم پُردرد -

پریشان نظر - ؎ مثل نرگس جو پریشان نظری ہی تحسن - کس پری آنکھون کا رکھتی ہین یہ سودا آنکھین -

تر - ناسخ ؎ چشم تر مین ہی یہ عالم مژہ پُر خون کا - جسطرح بحر مین ہو پنجہ مرجان پیدا -

جگرافشان - جگربار - مومن ؎ غور سے سُن تپش جان کو مری - دیکھ چشم جگرافشان کو مری - میر ؎ منھ پہ ناخن کی خراشون سے لگا دل بہنے - چشمے نکلے ہین نئے چشم جگربار کے پاس -

جہان آشوب - میر ؎ یہ جوش غم ہوتے بھی ہین یون ابر تر روتے بھی ہین - چشم جہان آشوب سے دریا بہایا ایک مین -

حیران - حیرت زدہ - ششدر - اسیر ؎ دل کو شانہ چشم حیران کو بنایا آئنہ - یار تک جانیکی سوجھین ہمکو تدبیرین نئی - منتظر ؎ چشم حیرت زدہ سے میری یہ روشن ہی یار - کرتی ہین رخ کی ترے آئنہ داری آنکھین - رشید ؎ جب سے دیکھین ہین ترے عارض و چشم و ابرو - جوشش حیرت یہ ہوا ہو گئین ششدر آنکھین -

خانہ خراب - میر ؎ راز محبت اپنا رسوا نہ اسقدر ہو - گر ہو نہ اشک افشان خانہ خراب دیدہ -

خون آلودہ - پُرخون - خونبار - خون بستہ - خونریز - خونفشان - خون کبوتر - خونابہ فشان - ناسخ ؎ گُل جو فرقت مین ہوے دیدۂ خون آلودہ - سبزۂ تر بھی نہ کیونکر مژہ تر ہو جاے - ولہ ؎ برنگ جام ہوئین آنکھین ساقیا پُرخون - ترے فراق مین دیکھا جو مین نے سوے شراب - مومن ؎ روتے تو رحم آتا پر اُسکے روبرو تو - اک قطرہ خون بھی چشم خونبار تک نہ پہنچا - میر ؎ چشم خون بستہ سے کل رات لہو پھر ٹپکا - ہمنے جانا تھا کہ بس اب تو یہ ناسور گیا - مومن ؎ چشم خونریز سے خون پاک کرے - پیرہن ساتھ مرے چاک کرے - ذوق ؎ نہ دل رہا نہ جگر دونون جلکے خاک ہوئے - رہا ہی سینے مین کیا چشم خونفشان کے لیے - صبا ؎ خط لکھا یار کو تو شوق جواب خط مین - آنکھین رو رو کے نہ کین خون کبوتر کسدن - ؎ آنکھونکی خونابہ فشانی دیکھین تیر کہان تک یہ - زرد ہمارے رخسارون پر ہر دم خون بہا جاوے -

ڈبڈبائی ہوئی - میر ؎ دیکھو نہ چشم کم سے یہ آنکھ ڈبڈبائی - سیراب ابر ہوتے دیکھے ہین چشم تر سے -

رسوا - ؎ رخنہ انداز ہوئی حسرت دیدار ای ضبط - جھانکنے تاکنے سے ہو گئین رسوا آنکھین -

روسیہ - میر ؎ زلف سیاہ اُسکی جاتی نہین نظر سے - اس چشم روسیہ نے روز سیہ دکھایا -

زار - میر ؎ اشک پے در پے چلے آتے تھے چشم زار سے - ہر نگہ کا تار مانا رشتۂ گوہر سے ہی -

زرد - ناسخ ؎ زرد آنکھین ہوئین صاف خلل ہی یرقان کا - پیدا یہ ہوئی نرگس بیمار مین گرمی -

سفید۔ اسیرؔ آنکھین اگر سفید تو ہین زرد ہاتھ پاؤن۔ چھایا ہی تیرے عشق مین مجھپر قضا کا رنگ۔

سحور۔ برقؔ اي پريرو تکل ستم سور آنکھین ہوگئین۔ لڑکے تیری آنکھ سے مشہور آنکھین ہوگئین۔

سیار۔ سلیمؔ صورت خال نظر پر کوئی تارا نہ چڑہا۔ ہوچکین عالم بالا کی بھی سیار آنکھین۔

طوفان انگیز۔ قیسؔ دشت غربت مین نہ کسطرح ہون طوفان انگیز بکثرت گریہ سے ہین غیرت دریا آنکھین۔

گریان۔ آتشؔ کبھی دل کھولکر رویا جو ہون شوق شہادت مین۔ کیا ہی حلق بسمل خون دل سے چشم گریان کو۔

گلنار۔ مشتاقؔ رنگ ہی بیرنگ کس سے چار آنکھین ہوگئین۔ زرد چہرہ ہوگیا گلنار آنکھین ہوگئین۔

گنہگار۔ قصوروار۔ مہرؔ پیار سے دیکھتا ہون نہین تو وہ فرماتے ہین۔ دیکھیے دیکھیے ہوتی ہین گنہگار آنکھین سحرؔ کیون تصور مین یار کو گھورا۔ واقعی ہین قصوروار آنکھین۔

گہربار۔ مومنؔ جی مین ہی موتیون کی لڑی اُسکو بھیجدون۔ اظہار حال چشم گہربار کے لیے۔

مشتاق۔ مومنؔ مشق کرتے ہین وہ کیون لفظ نظربازی کی۔ پردۂ دیدۂ مشتاق ہی یا کاغذ۔

منتظر۔ مومنؔ وہ دیدۂ منتظر سوئے در۔ یا حلقۂ دروہ دیدۂ تر۔

ناآشنائے خواب۔ اُنسؔ اُسکے دیدار کی رہتی ہین طلبگار آنکھین۔ آشنا خواب سے کیا ہون مری بیمار آنکھین۔

نگران۔ ہرسونگران۔ میرؔ اس شوق کو ٹک دیکھ کہ چشم نگران ہی۔ جو زخم جگر کا مرے ناسور ہوا ہی۔ مومنؔ اس چمن زار کا حسرت سے نظارہ کرلے۔ اي نگہ دیدۂ ہرسو نگران ہوتے تک۔

نم۔ پُرنم۔ نمناک۔ مومنؔ کردیا خانۂ اغیار ہوسناک خراب۔ دادرو نے کی مرے دیدۂ نم دیتے ہین تسلیمؔ دہر مین رہتے ہین خونریز ہمیشہ بغیم۔ جوہر تیغ کی دیکھین نہین پُرنم آنکھین۔ ناسخؔ شیشۂ مَی کی تمنا ہی دل غمناک مین۔ ساغر مَی کی ہی حسرت دیدۂ نمناک مین۔

تشبیہات چشم عاشق

آبجو۔ اُنسؔ وفور اشک سے ہین رشک آبجو آنکھین۔ بچائیو مرے پروردگار تو آنکھین۔

آئینہ۔ وزیرؔ ہی تصور بسکہ آنکھون مین خط رخسار کا۔ آئینے کیطرح جوہردار آنکھین ہوگئین۔

ابر۔ سحاب۔ گھٹا۔ رشکؔ ایام فراق ہین کہ برسات۔ آنکھین ابر آہین بجلیان ہین۔ ناسخؔ دیکھے نہ یار جلوۂ صبح شب وصال۔ کرای سحاب چشم نہان آفتاب کو۔ ولہٗؔ دے گھٹا کو نہ مرے دیدۂ تر سے نسبت۔ آبرو میری نہ ہچشمون مین اي یار گھٹا۔

انگار۔ بحرؔ لہو جو روے تو انگار ہنگئین آنکھین۔ مژہ کی سیخ پہ پرلخت دل کباب ہوا۔

برج میزان۔ اسیرؔ جمال یار آنکھون مین ہمارے پرتو افگن ہی۔ رہا کرتا ہی خورشید درخشان برج میزان مین۔

بھیک کا ٹھیکرا- آتش ؎ دو آنکھین چہرے پر نہین تیرے فقیر کے- دو ٹھیکرے ہین بھیک کے دیدار کے لیے-

بیاض- ناسخ ؎ ہو نہ دنیا مین کسیکو انتظار خواب وصل- یہ نوشتہ ہی بیاض دیدۂ بیدار پر-

پرنالے- رشک ؎ قصر تن کا دیکھتا نقشہ تو کہتا مین ضرور- آنکھین ہین بیکار پرنالے بنایا چاہئیے-

پنبہ- وزیر ؎ آگئی صبح اجل ساقی نہ آیا میکشو- ہوگئین آنکھین برنگ پنبۂ مینا سفید-

پھولونکی چھڑی- مصحفی ؎ یہ لخت جگر آگئے کہ کثرت سے اُنہونکی- فرقت مین تری بنگئی پھولونکی چھڑی آنکھ-

پیالہ- پیمانہ- کاسہ- آتش ؎ بیکار بنائے نہین آنکھون کے پیالے- دیدار کا سائل ہو جو یار اے نظری- نسیم ؎ ہجر جانان مین نہ دے ساقی مجھے تکلیف جام- ہی بھرا اشکون سے آنکھون کا مری پیمانہ آج- ناسخ ؎ ہر گلی مین ہین سائل دیدار- آنکھ یان کاسۂ گدائی ہی-

ترازو- ترازو کے پلّے- عشقی ؎ گل ہون یا خار ہون آنکھونمین اُسے لیتے ہین تول- نیک و بد کیلیے گویا مین ترازو آنکھین- آتش ؎ عشق آنکھونکو ترازو کے بنائے پلّے- حسن انصاف طلب ہووے اگر میزان سے- وزیر ؎ تول لیتے ہین سدا نظرون مین جنس حسن کو- پلۂ میزان مری اے یار آنکھین ہوگئین-

چاندنی کا کھیت- اسیر ؎ دو مری آنکھونکو ٹھنڈک روے عالمتاب سے- چاندنی کا کھیت تنہا آئینے کی آب سے-

چراغ- ناسخ ؎ جلتی ہین آنکھین جاے فتیلۂ ز ہر پلک- بس ہین یہی چراغ شب انتظار کے-

چشمہ- میر ؎ مت ابر چشم کم سے مری چشم تر کو دیکھ- چشمہ ہی یہ وہ جس سے کہ دریا اُبل سکے-

حباب- ناسخ ؎ بہا جو اشک کا سیلاب آنکھین پھوٹ گئین- ملے تھے کیا عوض آنکھون کے دو حباب مجھے-

حلقۂ در- حلقۂ زنجیر- برق ؎ حلقۂ در کیطرح رہگئین آنکھین حیران- آئنہ تھا مرے محبوب کی دیوار نہ تھی- ناسخ ؎ جوش سودا مین مسلسل ہی روان دریاے اشک- آنکھ میری بنگئی ہی حلقۂ زنجیر موج-

حوض- خلیل ؎ کھب گیا آنکھونمین جب نگ طلائی یار کا- بھر گئے ہین حوض یہ دونون لبالب مال سے-

دانۂ انگور- ناسخ ؎ کیا انتظار بادۂ انگور ہی مجھے- دیدہ ہر ایک دانۂ انگور ہوگیا-

دائرہ- ناسخ ؎ نہین یہ دائرہ گرداب کا تحریر پانی مین- ہمارے دیدۂ گریان کی ہی تصویر پانی مین-

دریا- نہر- تالاب- رشک ؎ آنسوؤن سے آنکھین دریا سینہ داغون سے چمن- دل سے دیکھو میری آنکھونکی طرف دلکی طرف- موجد ؎ کیا کہون جوشش گریہ سے مین کیا کیا آنکھین- ابر ہین نہر ہین تالاب ہین دریا آنکھین-

روزن- رشک ؎ روزن اگر آنکھین ہین تو درکار ہین پلکین- بیساختہ خار سر دیوار ہین پلکین-

زنجیر کی کڑی- ؎ نظارے کی حسرت مین جو ہون کور مین مجنون- ناسخ بنی زنجیر کی ہر ایک کڑی آنکھ-

ساون بھادون- صبا ؎ دونون آنکھین مری رونے مین ہین ساون بھادون

ایک بھادون کی گھٹا ایک گھٹا ساون کی۔

سبو۔ محسن ؎ بجائے اشک ہم گریہ می ٹپکتی ہی۔ فراق ساقی مہوش مین ہین سبو آنکھین۔

سپر۔ ناسخ ؎ تیغ ابرو سے ہوا تار نظر دو ٹکڑے۔ حدقہ چشم کی ہی بلکہ سپر دو ٹکڑے۔

سلسبیل۔ ؎ گلزار خلد کوچہ جانان ہی ای اسیر۔ روئے وہان جو آنکھ وہی سلسبیل ہی۔

سوفار۔ لب سوفار۔ وزیر ؎ آپ سا اُنکو بنایا عشق تیر یار نے۔ ہین سری تا نگہ سوفار آنکھین ہوگئین۔ ؎ وہ خدنگ افگن جو ای ناصر مجھے یاد آگیا۔ خون یہ رویا لب سوفار آنکھین ہوگئین۔

سوکھی نہرین۔ میر ؎ سوکھی نہرین ہین آنکھین مری ورنہ جواب سیلاب ان ہی رخنون سے مدت روان رہا۔

سیپ۔ صدف۔ اسیر ؎ ہوئی مدت کہ میری آنکھ آنسو سے نہین واقف صدف کے گھر سے گویا آب و دانہ اُٹھگیا دُر کا۔

عقیق جگری۔ آتش ؎ روتا ہون جو یاد لب لعلین مین لہو مین۔ خونابہ برسے ہی عقیق جگری آنکھ۔

عماری۔ اسیر ؎ مردم چشم سے ہوا روشن کسی لیلے کی ہی عماری آنکھ۔

قبلہ نما۔ مومن ؎ پھر گئی آنکھ مثل قبلہ نما۔ جس طرف اُس صنم نے پھیرا مُنھ۔

کان عقیق۔ ؎ رہتے ہین وزیر اشک کی جا ٹکڑے جگر کے۔ ان روزون ہوئی کان عقیق جگری آنکھ۔

کشتی۔ میر ؎ کشتی چشم ڈوبی رہی بحر اشک مین۔ آئی نہ پار ہوتی نظر عاشقونکی ناؤ۔

کشکول۔ رند ؎ کیا بسکہ دریوزہ دیدار کا۔ مری آنکھ کشکول سائل ہوئی۔

کنول۔ ناسخ ؎ یون مری آنکھین عیان ہین اشک کے سیلاب مین۔ جیسے آتے ہین نظر تیرتے کنول تالاب مین۔

گرداب۔ ؎ پھرتی ہی شکل اُسکی آنکھون مین نکل سکتی نہین۔ ہی بجا تشبیہ دون ناسخ اگر گرداب سے۔

گل بادام۔ گل لالہ۔ ناسخ ؎ روتے روتے میری آنکھین ہوگئین ای گل سفید پائی ہی بادام نے صورت گل بادام کی۔ ولہ ؎ کوی بیدرد گل ایسا نہو گا باغ عالم مین۔ سمجھتا ہی گل لالہ وہ میری چشم پُرخون کو۔

گھاؤ۔ میر ؎ ٹپکا کرے ہی آنکھ سے لوہو ہی روز و شب۔ چہرے پہ میرے چشم ہی یا کوئی گھاؤ ہی۔

لہو کا فوارہ۔ میر ؎ قابل ہوئی ہین میر کے چشمان خونفشان۔ دیکھے ہین آنکھین لوہو کا فوارہ دردمند۔

مجمر۔ موزون ؎ گرم اخگر سے سوا ہجر مین ہین لخت جگر۔ مجمر آنکھین ہین تو دو ہیں مجمر پلکین۔

موتی جھیل۔ مثال اشک آلود مین گزری۔

ناسور۔ ناصر ؎ خواب مین بھی مثل بیداری روان رہتے ہین اشک۔ آہ کیا ناسور یہ خونبار آنکھین ہوگئین۔

نگینہ۔ اسیر ؎ روشن جمال پاک سے آنکھونکو کیجیے۔ مشتاق دیر سے یہ نگینے جلا کے ہین۔

نیسان۔ ؎ اُسکے رونے سے جو دانتونکا ہون عاشق ای آتش۔ راندن صورت نیسان مین گہربار آنکھین

ہزارا - غافل ؎ ڈرہاے اشک میرے ٹپکے ہین ہر مژہ سے - آنکھین ہین یا ہزارا مین کچھ نہین سمجھتا -

صفات چشم عام جنمین عاشق ومعشوق کی خصوصیت نہین ہی -

آخربین - عاقبت بین - ناسخ ؎ خاک ہوجائین گے ہم شوق ہو کیا تزئین کا - سرمہ ہی خاک لحد دیدۂ آخربین کا - ولہٗ ؎ گل رخسار کا نظارہ ہوا - گل مری چشم عاقبت بین کا -

احول - اسیر ؎ نہ دیکھے ایک شی کو دو کبھی ایسا موحد ہون - جو میری خاک کا سرمہ لگائین چشم احول مین -

بد - ناسخ ؎ تو جو آیا باغ مین تو چشم بد کے واسطے - آگ ہی یہ گل نہین اسپند ہی شبنم نہین -

بدبین - ؎ دل بدخواہ مین تھا مارنا یا چشم بدبین مین - فلک پر ذرق تیر آہ گر مارا تو کیا مارا -

بڑی - ناسخ ؎ آگے تری آنکھون کے چکارا ہی پریرو - ہر چند کہ ہوتی ہی چکارے کی بڑی آنکھ - نواب مرزا شوق ؎ چیتے کی کمر سے کمر یار ہی نازک - اور دیدۂ آہوے حرم سے ہی بڑی آنکھ

بہنگی - جوشش ؎ تجھے گر کج نگاہ سے دیکھے - بہنگی ہوجائے بے ادب کی آنکھ -

بینا - آتش ؎ بینا ہون جو آنکھین تو رخ یار کو دیکھین - نظارے کے قابل جو تماشا ہی تو یہ ہی -

بے نور - آتش ؎ چہرۂ روشن نہ دکھاؤ تم جو سبکو بے نقاب - دیدۂ بے نور ہووے چشم انسانین چراغ -

پھٹی آنکھ - میر ؎ مہیب اور آلودۂ خاک آب - بعینہ پھٹی آنکھ تھا ہر حباب -

تماشائی - اسیر ؎ بدگمانی سے لگاتے نہین عینک وہ کبھی - جانتے ہین کہ کوئی چشم تماشائی ہی -

چشم باطن - ناسخ ؎ دیکھتا ہون دیدۂ باطن سے عکس روے دوست - ہی بجاے دل ازل سے میری بر مین آئنہ -

چندھی - جانصاحب ؎ نرگس کی آنکھین ہوگئین چندھی لگاے روز - اک پھول کی کٹوری مین کاجل وہ پار کے -

حق بین - حسن ؎ گر دیکھین اعجاز شہ بت شکن آنکھین - حق بین بخدا ہون تری اور برہمن آنکھین -

سرشار - وزیر ؎ ساقی و مینا و ساغر ایک آتے ہین نظر - بادۂ وحدت سے کیا سرشار آنکھین ہوگئین -

غلط بین - مومن ؎ غم سے جی چشم غلط بین کا جلا - چشم بد دور ایک تنک صد بلا

کرنجی - آتش ؎ اے صنم تیری کرنجی آنکھ سے ظاہر ہوا - رنگ اڑجاتا ہی روے مردم بیمار کا -

کور - آتش ؎ سنکر فسانۂ یوسف و یعقوب کا کہا - کرتا ہی چشم کور کو روشن جمال دوست -

مبصر - وزیر ؎ مرد نادان کی بھلا آئنہ کیا جانے قدر - اسکو دکھلاؤ مبصر ہی بڑی میری آنکھ -

معذور - قلق ؎ ضعف سے طاقت نہین بے نور آنکھین ہوگئین - دست و پا بیکار ہین معذور آنکھین ہوگئین -

معنی آشنا - آتش ؎ چشم معنی آشنا مین ہی مقام انکا ہی - سہو کاتب سے

مقدم ہون موخر سے کڑون۔

ندیدی۔ رشک ؎ ہماری آنکھین ندیدی نہین جواہر کی۔ جو کان حُسن ہو اُنکو وہ کان بھاتا ہی۔

وحدت بین۔ آتش ؎ چشم وحدت بین سے سیر عالم کثرت جو کی۔ ذرہ بھی اپنی نظر مین نیّر اعظم ہوا۔

یک بین۔ ناسخ ؎ دیدۂ دل جب سے اوفر ہاد یک بین ہوگیا۔ ہنسے جس تپہر کو دیکھا نقش شیرین ہوگیا۔

آنکھ۔ نمبر(۳) تیور۔ (یعنی طرز دید) فقرہ۔ چاہے تم زبان سے نہ کہو مگر تمھاری آنکھین کہے دیتی ہین کہ میری بات تمکو بُری لگی۔ آتش ؎ کیا تلون مزاج یار مین ہی۔ صبح کو پھر نہتی وہ شب کی آنکھ۔

نمبر(۴) بصارت۔ بینائی۔ فقرہ۔ اب اُنکی آنکھو نمین پہلے سے بھی زیادہ فرق آگیا ہی۔

نمبر(۵) اشارہ۔ ایما۔ فقرہ۔ اُنکی آنکھ پاتے ہی مین چلتا ہوا۔

نمبر(۶) ظش پرکھ۔ شناخت۔ امتیاز۔ دخل۔ واقفیت۔ فقرہ۔ اُنھین جواہرات مین بہت اچھی آنکھ ہی۔ ؎ جو لوگ کہ رکھتے ہین آسیر آنکھ سخن مین۔ رکھتے ہین وہ سر پر مرے دیوان کو ادب سے۔

نمبر(۷) بصیرت۔ حق شناسی۔ ناسخ ؎ گر آنکھ ہی تو باطنِ انسان کی دیدکر۔ کیا کیا طلسم دفن ہین مشت غبار مین۔ میر ؎ آنکھین جو ہون تو عین ہی مقصود ہر جگہ۔ بالذات ہی جہان مین وہ موجود ہر جگہ۔

نمبر(۸) جانچ۔ اندازہ۔ تخمینہ۔ مصحفی ؎ لیا نہ دل مرا اک بوسے پر وہ یون بولے۔ ہماری آنکھ مین اتنے کا تو یہ مال نہین۔ بول چال مین اس جگہ نگاہ اور نظر زیادہ ہی۔

نمبر(۹) ظش امید۔ توقع۔ رند ؎ دوست دشمن کا نہین پابند ترا فیض عام۔ رکھتے ہین تیرے کرم پر کافر و دیندار آنکھ۔ بول چال مین بیان نظر ہی۔

نمبر(۱۰) بیٹا۔ بیٹی۔ مثل۔ ایک آنکھ پھوٹتی ہی تو دوسری پر ہاتھ رکھتے ہین۔ (مان اپنے دونون بچون کی طرف اشارہ کرکے) اللہ رکھے یہ دونون میری آنکھین ہین۔

نمبر(۱۱) مروت۔ محبت۔ فقرہ۔ کیون باتین بناتے ہو اب تمھاری وہ آنکھ نہین رہی۔ جرات ؎ کس مزے سے یہ باظہار وفا اُسنے کہا۔ مت بنا بات تری اب نہین جھوٹے وہ آنکھ۔

نمبر(۱۲) جمع کی حالت مین کہین خیال اور تصور کے معنی بھی پیدا ہوتے ہین جیسے اُسکی تصویر آنکھو نمین پھرتی ہی۔

فائدہ۔ گھٹنے کے دونون طرف کا گڑھا اور بانس اور گنے مین جس جگہ سے شاخین پھوٹتی ہین۔ اور اناس مین جو حلقے ہوتے ہین اُنکو بھی تشبیہاً آنکھ کہتے ہین مگر کلام مین کہین نہین دیکھا۔ البتہ سرو کی نسبت میرزا محمّد رضا برق نے کہا ہی۔ ؎ آئنہ ہی جسم آنکھین پڑ گئین جس عضو پر۔ شکل سرو آسمین عیان ای حور آنکھین ہوگئین۔

آنکھ (یا آنکھین) آشنا نہین۔ دیکھا نہین۔ سحر ؎ آشنا آنکھ نہین دستخطی پرچون سے۔ کان کیا ہونگے تنزل کی خبر سے واقف۔ رند ؎ یہ وہ آنکھین ہین جو ہین نا آشنائے روے غیر۔ آنکھ کھولی جب سے مین نے تو نظر آیا مجھے۔

آنکھ (یا آنکھین) آشوب کر آنا۔ ایک مرض ہی جس سے آنکھ مین سُرخی اور کھٹک ہوتی ہی اور یہ مرض کبھی ایک آنکھ مین ہوتا ہی کبھی دونون مین۔

آنکھ (یا آنکھین) آنا۔ دیکھو آنکھ آشوب کر آنا۔ داغ ؎ اشک خونین نے

گُل کھلائے ہین-آج آئی ہی کس بہار سے آنکھ- **عاشق** ؎ مُنگنی باندہے
سے درد چشم ہی- تم نہ آئے آنکھ آئی دیکھئیے- **قلق** ؎ روتے روتے سُجائی
ہین آنکھین-کوئی جانے کہ آئی ہین آنکھین-

اور قدما نے آنکھین ع آئیان بھی کہا ہی مگر اب متروک ہی- **میر** ؎ عشق مین ابتدائین
سب سے پائیان- رہگئے آنسو تو آنکھین آئیان-

آنکھ (یا آنکھین) اُبل آنا- دیکھو آنکھ آشوب کرآنا- **میر** ؎ گو دل دہسک
ہی جاوے آنکھین اُبل ہی آوین- سب ونچ پیچ کی ہی ہموار تیری خاطر-فقرہ-
کل دہنی آنکھ مین آشوب تھا آج بائین آنکھ بھی اُبل آئی-

آنکھ اٹکنا- عاشق اور فریفتہ ہونا- ؎ گر آنکھ اٹکتی نہ کسی شوخ سے جاکر- تو دل
بھی کہین سوز گرفتار نہوتا- **نصیر** ؎ رکھتی خاصیت آئینہ ہی کمبخت یہ آنکھ دیکھتی
ہی جسے صاف اُس سے اٹک جاتی ہی- **مصحفی** ؎ یار دنکو پھر دکھائین گے
بیطاقتی کا رنگ- اپنی بھی آنکھ گر کسی گُل سے اٹک گئی- اور میر نے جمع کے ساتھ
بھی کہا ہی مگر اب متروک ہی- ؎ خوبی رو و چشم سے آنکھین اٹک گئین- پلکونکی صف
کو دیکھکے بھیڑین سرک گئین-

آنکھ اُٹھاکر دیکھنا- نمبر(۱) اوپر دیکھنا- **آتش** ؎ نگہ نہ پہنچی اُٹھاکر جو آنکھ
کو دیکھا- ہماری آنکھون سے اُڑکر ہوا یہ خواب بلند- **کیف** ؎ وہ عندلیب ہون سمجھون
کہ ہائے برق گری- اُٹھاکے آنکھ جو صیاد آشیان دیکھین- اور ظفر نے آنکھ اُٹھاکر
تکنا بھی کہا ہی مگر لکھنؤ مین نہین ہی ؎ غرور حسن ہی یا تنک اُنہین کہ کیا امکان- اُٹھا
کے آنکھ کبھی وہ ہمین کو تکین-

نمبر(۲) سامنے دیکھنا- **وزیر** ؎ سیمبر مُرغ نظر سونے کی چڑیا ہو جائے-

ع اس فعل کی تخصیص نہین ہی قدما افعال کو مطلقاً جمع بناکے استعمال کرتے تھے-

آنکھ اُٹھاکر جو طلائی ترے جوشن دیکھے-

نمبر(۳) التفات کرنا- **سودا** ؎ آنکھ اُٹھاکر دیکھ تو اے یار میری بھی طرف- کب سے
ہو نہین منتظر صاحب سلامت کے لیے- **آتش** ؎ ادہر بھی آنکھ اُٹھاکر ہی دیکھنا
لازم- نگاہ لطف کا امیدوار باقی ہی-

نمبر(۴) حسرت سے دیکھنا- **میر** ؎ دیکھون ہون آنکھ اُٹھاکر جسکو وہ یہ کہے ہی-
ہوتا ہی قتل کیونکر یہ بیگناہ دیکھون-

نمبر(۵) رغبت سے دیکھنا- **جرات** ؎ مین تو اُس شوخ کو کب آنکھ اُٹھا دیکھ سکون- ہان
مگر کوئی طرح تو دلِ بیمار نکال-

نمبر(۶) دشمنی کی نظر سے دیکھنا- فقرہ- (کہا نون غیر مین) جنے تجھے آنکھ اُٹھاکر
دیکھا ہو اُسکی آنکھین نکلوالون-

نمبر(۷) دیکھنا- اس مقام پر فقط دیکھنا مقصود ہوتا ہی آنکھ اُٹھاکر زائد ہی- مگر حُسن
کلام کے لیے آتا ہی- **وزیر** ؎ آنکھ اُٹھاکر جسنے دیکھا مجکو وہ نالان ہوا- تار
مطرب کا ہوا عالم نگہ کے تار مین-

نسیم نے اس محاورے کو جمع کے ساتھ بھی کہا ہی مگر یہ کم ہی ؎ کچھ نہین کہتے اگر
آنکھین اُٹھاکر اکدم- دیکھ تو لو حال ہی خستہ دلون کے قدردان-

آنکھ اُٹھاکر نظر کرنا- دیکھنا- **انشا** ؎ یہ جو کہئے کہنے مین ہی فقط یہ غلط ہی
محض اسی نمط- جدہر آنکھ اُٹھا کے نظر کرون نظر آئے مجکو وہ بر ملا-

آنکھ اُٹھاکر نہ دیکھناع- نمبر(۱) شرمانا- لجانا- **انشا** ؎ نرگس نے پہر نہ دیکھا

ع اگلے لوگون نے اگر کو محذوف کر کے بھی کہا ہی مگر اب متروک ہی- **میر حسن** ؎ نہ بولی کی بات اپنے کچھ کہا- نہ دیکھا
ادہر آنکھ اُسنے اُٹھا- **میر** ؎ مر گئے لیکن نہ دیکھا تو نے ہرگز آنکھ اُٹھا- آہ کیا کیا لوگ ظالم تیرے بیمار نہین تھے-
نصیب ؎ کیونکر آنکھ اُٹھا دیکھتی نہین نرگس- پیالہ دیکھ کر شرم سے ہی نشے مین چور- **غالب** ؎ آگے گلشن مین
اگر بے پردہ وہ جان بہار- آنکھ اُٹھا کی طرف دیکھین نہ مرغان بہار- اور کچھ اس فعل کے ساتھ تخصیص نہین
ہی قدما ہر فعل کو بحذف رابطہ کہا کرتے تھے-

جو آنکھ اُٹھا چمن مین - کیا جانے کسنے کس سے کیا کر لیا چمن مین - ناصر ؎ سن جو کم ہو اُنہین عاشق سے حجاب آتا ہی - آنکھ اُٹھا کر ابھی دیکھا بھی نہین جاتا ہی -

نمبر (۲) التفات نکرنا - خاطر مین نہ لانا - کچھ حقیقت نہ سمجھنا - بحر (رباعی) ؎ پہنچا ہے کمال گو فلک پر مجکو - رتبہ ہو نہ ذرے کے برابر مجکو - ہی میری نمود تیس کے چاند کی شکل - دیکھے گا نہ کوئی آنکھ اُٹھا کر مجکو - اسیر ؎ آنکھ اُٹھا کر بھی نہ دیکھے کبھی وہ مست غرور - سامنے لائے اگر نرگس شہلا ساغر - بحر ؎ آنکھ اُٹھا کر بھی نہ دیکھون جو کبھی حور بھی آے - کسکا مُنہ دیکھے وہ تلوے جو تمہارے دیکھے - منیر ؎ اللہ رے غرور جواب سخن تو کیا - اُس بت نے آنکھ اُٹھا کے نہ دیکھا کلیم کو - ناسخ ؎ آنکھ اُٹھا کر گل کو مین نے بھی نہ دیکھا عمر بھر - باغ عالم مین یہ نفرت ہی مجھے زر دار سے -

آنکھ اُٹھانا نمبر (۱) اوپر دیکھنا - آتش ؎ نیچی نظرون سے ہوا اُسکی زمانہ پامال - آنکھ اُٹھائی تو کیا عالم بالا خالی - برق ؎ آنکھ اُٹھاتا ملک ای حور تماشا دیکھین چرخ پر شل زمین تیری دُہائی ہو جاے -

نمبر (۲) نظر سامنے کرنا - ؎ وہ سامنے بیٹھے ہین تو کیا فائدہ ای برق - اب آنکھ اُٹھانیکا بھی صدمہ نہین اُٹھتا -

نمبر (۳) دیکھنا - نظر کرنا - جرات ؎ قرار اُس شعلہ رو کے ہجر مین کیا خاک پاتا ہون - نظر آتی ہی اک آتش جدہر کو آنکھ اُٹھاتا ہون -

نمبر (۴) قطع نظر کرنا - توجہ اُٹھا لینا - برق ؎ تیرے دیدار سے مین آنکھ اُٹھاؤن کیونکر - زلف سے پاے نظر حلقۂ زنجیر مین ہی - میر ؎ سر سے آنکھ اُٹھا دے تو مرا روو دیکھے - آرسی چھوڑ سے تجھے ٹک تو ادہر تو دیکھے -

نمبر (۵) اشارہ کرنا - (کسی کام کیطرف) گلزار نسیم ؎ رکھا آتش پہ دوسرا بال

؎ یہان اوپر یا سامنے دیکھنے سے بالکل قطع نظر ہی مطلقاً دیکھنا مقصود ہی -

حاضر ہوئی دیونی توڑی بال - دعوت کی اُسے خبر سُنائی - دیوونکے رُخ اُسنے آنکھ اُٹھائی - ہچشمون نے جتون اُسکی تاڑی - پلکون سے زمین بن کی جھاڑی -

آنکھ اُٹھ جانا - نظر پڑ جانا - ؎ دولت دنیا سے آتش ہمنے جب پھیری نگاہ - جسطرف آنکھ اُٹھ گئی تو دے لگے اکسیر کے - داغ ؎ رہگئے لاکھون کلیجا تھام کر آنکھ جس جانب تمہاری اُٹھ گئی -

آنکھ (یا آنکھین) اُٹھنے آنا - دیکھو آنکھ آشوب کر آنا - ناصر ؎ آنکھ اُٹھنے کو جو ای جان ہماری آئی - پیش خدمت کوئی آئی نہ کہاری آئی - تسلیم ؎ واے قسمت روبرو کیا آ کے بیٹھے بے نقاب - آنکھین اُٹھنے آگئین جب طالب دیدار کی -

آنکھ اُچٹ جانا (ظش) - جاگ پڑنا - نیند اُچٹ جانا - انشا ؎ صبحدم مین نے جو لی بستر گل پر کروٹ - جنبش باد بہاری سے گئی آنکھ اُچٹ -

اب یہ محاورہ فصیح نہین ہی اسکی جگہ نیند اُچٹ جانا ہی کہتے ہین اور کیا عجب ہی کہ انشا نے بھی آنکھ کی جگہ نیند کہا ہو مگر دیوان مین آنکھ ہی چھپا ہی -

آنکھ (یا آنکھین) اُلجھنا (ظش) - دیکھو آنکھ اٹکنا - مصحفی ؎ آنکھ اُلجھی مری اُس پردہ نشین سے جا کر - جسکی جوتی نے نہ رکھا سر بازار قدم -

آنکھ (یا آنکھین) اوپر نہ اُٹھانا - نمبر (۱) کمال مصروفی کی جگہ - فقرہ - ایسے لکھنے مین مصروف ہین کہ آنکھ اوپر نہین اُٹھاتے -

نمبر (۲) شرمانے اور شرمندہ ہونے کی جگہ - جرات ؎ مرے احوال پر بیٹھے جو سب محفل مین روتے تھے - تو پھر کچھ کچھ سمجھ کر وہ نہ آنکھ اوپر اُٹھاتا تھا - ناصر ؎ شرم وغیرت سے جھپی جاتی تھی - آنکھین اوپر نہین اُٹھاتی تھی -

آنکھ اوٹ پہاڑ اوٹ - آنکھ اوجھل پہاڑ اوجھل - مثل - جو چیز آنکھ سے

آڑ مین ہی وہ گویا پہاڑ کی آڑ مین ہی یعنی جو چیز آنکھ کے سامنے نہین ہی وہ اگر قریب بھی ہو تو دور ہی۔

محل استعمال

اُس جگہ بولتے ہین جہان کسیکی نسبت یہ کہنا مقصود ہوتا ہی کہ جب ہماری آنکھ کے سامنے نہین ہی تو غیبت مین کیا معلوم اُسکا کیا حال ہی۔ کچھ ہوا کرے آنکھ اُوٹ پہاڑ اُوٹ۔

اور جب کوئی دوست کہین دور ہو تو اُسکی بیمروتی کی جگہ بھی کہتے ہین کہ اجی اب بھلا وہ ہمکو کب پوچھتے ہین آنکھ اُوٹ پہاڑ اُوٹ ہم نگاہ سے کیا دور ہین گویا ویسے بھی دور ہین۔

اور ایک محل استعمال کا یہ بھی ہی کہ آنکھ کے سامنے نہونے سے ہزار طرح کے وسوسے دلمین آتے ہین چاہے غیبت مین دراصل سب طرح اچھائی ہو کچھ بُرائی نہو۔ **میر** ؎ ہجر باعث ہی بدگمانی کا۔ غیرت عشق ہی تو کب کل ہی۔ مر گیا کوہکن اسی غم مین۔ آنکھ اوجھل پہاڑ اوجھل ہی۔ **داغ** ؎ غم دوری سے جان بیکل ہی۔ آنکھ اوجھل پہاڑ اوجھل ہی۔

آنکھ اونچی کرنا (ثلث)۔ نظر اُٹھانا۔ نگاہ سامنے کرنا۔ **ظفر** ؎ دیکھ ان نیچی نگاہون سے ہی میرا کیا حال۔ اک ذرا آنکھ تو کر ای بت پُرفن اونچی۔

آنکھ (یا آنکھین) اونچی نہ کرنا۔ نظر نہ اُٹھانا۔ نمبر (۱) ادب کی جگہ۔ فقرہ۔ اُستاد کے سامنے سر جھکائے بیٹھے رہے ذرا آنکھ اونچی نہ کی۔

نمبر (۲) شرمانے اور حیا کرنے کی جگہ۔ **قلق** ؎ نیچی نظرون سے مجھے دیکھتے ہین وصل کی شب۔ اونچی کرتے نہین وہ شرم کے مارے آنکھین۔

نمبر (۳) فخر کرنیکی جگہ (ثلث)۔ **یغمیر** ؎ کب یا ہچہ مرا زخم جگر عیسی نے۔ آنکھ کر تو نہ مرے سامنے سوزن اونچی۔

آنکھ اونچی نہ ہونا۔ نمبر (۱) ضعف کی جگہ۔ **مصحفی** ؎ ای مسیحا ابتو پہنچا ہی نقاہت سے یہ حال۔ آنکھ اونچی ہو نہین سکتی ترے بیمار سے۔ اب اسکی جگہ آنکھ اُٹھ نہین سکتی ہی کہتے ہین۔

نمبر (۲) حیا۔ خجالت۔ لحاظ کیجگہ۔ **ظفر** ؎ ہوئی ہی شرمگین گلشن مین کسکی چشم فتان سے۔ کہ چشم نرگس ای باد سحر اونچی نہین ہوتی۔ فقرہ۔ عجب لڑکی ہی بڑون مین تو کیا ذکر ہمجولیون مین بھی اسکی آنکھ اونچی نہین ہوتی۔

نمبر (۳) رُعب کیجگہ۔ **شعور** ؎ بل بے رعب حُسن اُسکی جلوہ گاہ ناز مین۔ سر جھکے جاتے ہین اونچی آنکھ ہو سکتی نہین۔

آنکھ اونچی ہونا۔ سرخرو ہونا۔ **ناصر** ؎ اُسنے دیکھا ادہر حضور رقیب۔ آنکھ اونچی ہوئی ہماری آج۔

آنکھ ایک نہین کجلوٹیان نَو نَو۔ بدصورت کو جب آرایش کا شوق بہت ہوتا ہی تو اُسکی نسبت یہ مثل کہی جاتی ہی۔

آنکھ بچا جانا۔ نمبر (۱) اسطرح کام کرنا کہ کوئی دیکھ نہ لے۔ فقرہ۔ جاتے تو ہو مگر راہ مین کوتوال بیٹھے ہین ذرا آنکی آنکھ بچا جانا۔

نمبر (۲) اغماض اور بیمروتی کرنا۔ **مسرور** ؎ اب یہ اغماض کا عالم ہی کہ ملنا کیسا۔ دور سے دیکھکے بھی آنکھ بچا جاتے ہین

آنکھ بچا کر کوئی کام کرنا۔ چوری چھپے کوئی کام کرنا۔ جیسے آنکھ بچا کر لے بھاگنا۔ آنکھ بچا کر چل دینا۔ **جرات** ؎ مجھے محفل مین اپنی دیکھ پہلے تو یہ بولے ہی۔ بھلا بیٹھے ہین یان کیون لوگ مین کسکو بلاتا ہون۔ بچا کر آنکھ میری پھر وہ اک اک سے یہ کہتا ہی۔ کرامت مانئیو کیا جانے مین کسکو سناتا ہون۔ **مومن** ؎ شام کو بارے

آنکھ بچاکر - دیکھ گئے اس حال کو آکر - آتشؔ باغبان سے چھپ کے گل چینی جو کی تو کیا کیا - آنکھ بلبل کی بچاکر پھول توڑا چاہیئے -

آنکھ بچانا - نمبر (۱) آنکھ کو چوٹ چپیٹ سے محفوظ رکھنا معروفؔ پھینکا جو گلال اُنپہ اُدہر آنکھ بچاکر - بولے کہ کرم کیجے مگر آنکھ بچاکر -

نمبر (۲) دیکھو آنکھ بچا جانا نمبر ۱ - ظفرؔ آنکھ کس کس کی بچاؤن کونسی شب ہی کہ وان دربہ دربان چار چوکیدار دو رہتے نہین -

آنکھ بچنا - نظر چوکنا - ذرا غافل ہونا - فقرہ - وہ بہلا کب ٹھہرتے ہین ذرا آنکھ بچی اور چلدیے -

آنکھ بچی مال دوستونکا - ذرا نظر چوکی کہ یار لوگون نے چیز اُڑا لی - یہ مثل ذراسی چوک مین مال تلف ہوجانیکی جگہ بولتے ہین کبھی مال تلف ہوجانے کے بعد اور کبھی آگاہ کردینے کے وقت کہ ذرا ہوشیار رہنا یہان کا یہ حال ہی کہ آنکھ بچی مال دوستونکا - ناصرؔ کچھ انقلاب سے دنیا کا اب یہ حال ہوا - ذرا جو آنکھ بچی دوستونکا مال ہوا -

آنکھ بدلجانا - پہلی سی نظر اگلی سی بات نہ رہنا - رندؔ آنکھ نرگس کی بدلجائیگی گلچیں کی نظر - اور ہوجائیگی گلشن کی ہوا میرے بعد -

آنکھ (یا آنکھین) **بدلکر دیکھنا** - تیور بدلکر تیوریان چڑہاکر دیکھنا غصے سے دیکھنا اسیرؔ شوخ چشم آئنہ ہرچند بہت ہی لیکن - پانی پانی ہو جو آنکھونکو بدلکر دیکھو -

آنکھ بدلنا - نمبر (۱) متعدی - بیمروتی اور بے رخی کرنا - داغؔ ان جفاؤن پہ وفا کوی نکرتا لیکن - دل بدلتا نہین او آنکھ بدلنے والے -

نمبر (۲) غصہ کرنا - تیور بدلنا - اسیرؔ کنار دریا پہنچکے پانی نہین پیا ایک بوند ابر چڑہی ہی موجونکی ہمسے تیوری - حباب آنکھین بدل رہے ہین - احسانؔ بدلین ہزار آنکھ یہ نیسان کی بدلیان - بدلین نہ ایک اشک کو دُرّ عدن سے ہم -

نمبر (۳) لازم - بیمروت ہونا - افروختہ ہونا - نسیمؔ یہ کیون چتون بھری کیون آنکھ بدلی - بہلا مین نے قصور ایسا کیا کیا - ناسخؔ رنگ چہرے کے یان بدلنے لگے - آنکھ تیری جہان ذرا بدلی -

آنکھ بنانا - نمبر (۱) آنکھ کا پانی نکالنا - پُھلی یا جالا کاٹنا -

نمبر (۲) پھوٹی ہوئی آنکھ کیجگہ پتھر وغیرہ کی آنکھ بناکر قائم کرنا -

نمبر (۳) آنکھ پیدا کرنا - آنکھ دینا - فقرہ - خدا نے آنکھ دیکھنے کو بنائی ہی کان سُننے کو نہ دیکھو نہ سُنو تو تمہارا قصور ہی -

آنکھ (یا آنکھین) **بند کرکے کوئی کام کرنا** - نمبر (۱) حقیقی معنون کی مثال اسیرؔ ڈر جائیگا کہ گھر ہی ہمارا بہت سیاہ - آنکھ اپنی بند کرکے ادہر ای قمر گزر -

نمبر (۲) بے وسواس بے تامل - بیدہڑک کوئی کام کرنا - اسیرؔ موتی ملینگے تمکو دُرِ اشک سے کہان - لو بند کرکے آنکھ ہماری نگاہ پر - فقرہ - سوچتے کیا ہو دوا تو کڑوی ہوتی ہی ہی آنکھ بند کرکے پی بھی جاؤ - فقرہ - جی مین آیا آنکھین بند کرکے دریا مین کود پڑون -

نمبر (۳) بے پروائی اور بے توجہی سے - فقرہ - مغلانی تم تو ہمیشہ آنکھ بند کرکے سیتی ہو سارا دوپٹا غارت کرکے رکھدیا - (عو) فقرہ - کیسا اندھے مُنھ گرا ہی یہ لڑکا ہمیشہ آنکھ بند کرکے چلتا ہی -

آنکھ (یا آنکھین) **بند کرلینا** - نمبر (۱) نفرت کرنیکی جگہ - جراتؔ یہ زیست سے خفا ہون کہ کرلون مین آنکھ بند - چشمہ نظر پڑے اگر آب حیات کا -

نمبر (۲) بیمروتی اور بے توجہی کیجگہ - مصحفیؔ بند کرلین مری جانب سے کچھ ایسی آنکھین - کوئی خط بھی نہ کبھی اہل وطن کا آیا -

نمبر(۳) شرم اور غیرت کے محل پر۔ **گلزارِ نسیم** ؎ بے پردگی ہوتی تھی جو اُنہیں
دروازون نے بند کرلین آنکھین۔

نمبر(۴) رُعب اور خوف کیجگہ۔ **ناصر** ؎ رُعبِ قاتل کا یہ عالم ہی کہ بسمل و رکنار۔
بند کرلیتے ہین آنکھین جوہرِ شمشیر بھی۔

نمبر(۵ ظرافت) مرجانا۔ **مصحفی** ؎ غم کھانے کو ایک رہگئے ہم۔ آنکھین یارون نے
بند کرلین۔

نمبر(۶) فرطِ قلق اور عبرت کیجگہ۔ **شعور** ؎ قابلِ عبرت ہی ایسا ترے دیوانے
کا حال۔ بند کرلیتے ہین آنکھین دوست دشمن دیکھکر۔

آنکھ بند کرنا۔ حقیقی معنی ظاہر۔ استعمال کے مقامات یہ ہین۔

نمبر(۱) نفرت کیجگہ۔ **غافل** ؎ مگر یہ دید کے قابل نہین تھا بحرِ جہان۔ عدم سے
بند کیے آنکھ جو حباب آیا۔

نمبر(۲) غور کرنے اور تصور باندہنے کی جگہہ۔ **ناسخ** ؎ ہم ضعیفونکو کہان آمد و
شد کی طاقت۔ آنکھ کی بند ہوا کوچۂ جانان پیدا۔ **وزیر** ؎ مین وہ بلبل ہون تصور
پیشہ۔ آنکھ کی بند گلستان دیکھا۔

نمبر(۳ ظرافت) مرجانے سے کنایہ۔ ؎ ترے بالین پہ بیٹھا ہی مسیحا۔ ابھی ای
مصحفی آنکھین نکر بند۔

نمبر(۴) سونے اور غافل ہوجانے کے محل پر۔ نفقرہ۔ عجب مشکل ہی جہان ذرا آنکھ
بند کرتا ہون لڑکے غل کرکے جگا دیتے ہین۔

آنکھ (یا آنکھین) بند کیے چلے جاؤ۔ بیدہڑک چلے جاؤ۔ امن اور
ہمواری راہ کیجگہ بولتے ہین۔ **نصیر** ؎ کرکے بند آنکھ عدم کو چلے جاتے ہین
لوگ۔ نہ یہ رستہ ادہر اونچا نہ اُدہر ہی نیچا۔ **اسیر** ؎ بند کرلے آنکھ چل سوئے
عدم۔ ہی کہین نیچا نہ اونچا راہ مین۔ **جرات** ؎ آنکھونکو بند کرکے چلے جاؤ ذوق سے
کیا راہِ بیخودی کی برابر زمین ہی۔

آنکھ (یا آنکھین) بند ہوجانا۔ نمبر(۱) سوجانا۔ فقرہ۔ نیند کا ایسا غلبہ تھا
کہ کتاب دیکھتے ہی آنکھین بند ہوگئین۔ فقرہ۔ آنکھ بند ہوتے ہی مچھر جگا دیتے ہین
اسیر ؎ گلشن مین شورِ خندۂ گل سے اُڑی یہ نیند۔ بلبل کی آنکھ تک نہ ہوئی
آشیانہ مین بند۔

نمبر(۲) مست اور غافل ہوجانا۔ فقرہ۔ دولت کے نشے سے انسان کی آنکھین
بند ہوجاتی ہین۔

نمبر(۳) مرجانا۔ فنا ہوجانا۔ **ناسخ** ؎ مروے جی اُٹھے تری ٹھوکر سے
زندے مرگئے کھلگئین دوچار آنکھین ہوگئین دوچار بند۔ ؎ دید گلزارِ جہان
اور بھی کرلے غافل۔ بند ہوجائینگی اک روز مقرر آنکھین۔ **رند** ؎ دمِ آخر ہی
جو آنا ہی تو آجیک ورنہ۔ بند ہوتی ہی ترے عاشقِ ناشاد کی آنکھ۔

نمبر(۴) رُعب اور خوف کیجگہ **خلیل** ؎ دل نہین قابو مین رہتا آنکھین ہوجاتی ہین
بند۔ رُعب اور شاہ کا ہی یار کی تصویر مین۔ **ناسخ** ؎ بند ہوجاتی ہین سیارونکی
آنکھین خوف سے۔ کھینچتا ہون جب مین دل سے آہِ آتشبار کو۔

نمبر(۵) غایت تابش کیجگہ۔ **آتش** ؎ چمک جانے سے اُسکے بند جو ہوجاتی ہین
آنکھین۔ یہ دہوکا برق دیتی ہی تمہارے روے خندان کا۔ ؎ تابِ نظارہ نہ تھی
اک نور کا عالم تھا رند۔ بند آنکھین ہوگئین اُس مہ کو عریان دیکھکر۔ **ناسخ** ؎
چہرۂ اُس گل کا چمک جاتا ہی جسدم باغ مین۔ بند ہوجاتی ہین آنکھین نرگسِ
بیمار کی۔

آنکھ (یا آنکھین) بنوانا۔ آنکھ قدح کرانا۔ شیشے یا پتھر کی آنکھ بنوانا **معروف**

؎ ہی یہ حسرت آرہی اُس مہروش سے ہو دو چار۔ آنکھ ہی اُسکی ابھی نہ دو دن کی بنوائی ہوئی۔

آنکھ (یا آنکھین) بنواؤ ۔ دیکھنے کی لیاقت پیدا کرو۔ پرکھ اور پہچان حاصل کرو۔ ؎ اُس فسونگر سے قلق دعویٰ ہمچشمی ہی۔ آنکھ بنوائے ذرا نرگس شہلا اپنی۔

آنکھ (یا آنکھین) بہ جانا ۔ پتلی اور دیدے کا خراب و ضائع ہوجانا۔ فقرہ۔ ایسا نزلہ گرا کہ دونون آنکھین بہ گئین۔

آنکھ بھر کر دیکھنا ۔ نمبر (۱) نظر جماکر دیکھنا۔ اسیر؎ رُخ جانان کے آگے ہر تماشائی کو سکتا ہی۔ کوئی خورشید کو بھی آنکھ بھر کر دیکھ سکتا ہی۔

نمبر (۲) گھورنا۔ بُری نیت سے دیکھنا۔ بحر؎ آنکھ بھر کر جسنے دیکھا چشم جانان کیطرف میل زہر آلود اُسے سرمے کا دنبالہ ہوا۔ داغ؎ ہاے کہنا وہ کسی بت کا دمِ نظارہ آنکھ بھر کر ہمین دیکھے تو برا ندہا ہوجاے۔

نمبر (۳) جی بھر کر دیکھنا۔ سیر ہوکر دیکھنا۔ آتش؎ آنکھ بھر کر ایکدن دیکھا نہ روے یار صاف۔ مین وہ مفلس ہون نہین جسکو میسر آئنہ۔ میر؎ ای مایۂ زندگی ستم ہی یہ اگر۔ بھر آنکھ تجھے دیکھین نہ مرتے مرتے۔

نمبر (۴) قہر یا دشمنی کی نگاہ سے دیکھنا۔ تیوری پر بل ڈالکر دیکھنا۔ کیف؎ ابر تھا اُس کے سر پر ین تھا اُسکے سائے مین۔ آنکھ بھر کر کیا مجھے مہر قیامت دیکھتا۔ فقرہ۔ حضور اگر آنکھ بھر کر دیکھین تو رستم کا پتا پانی ہوجائے۔ فقرہ۔ جو تجھے آنکھ بھر کر دیکھے اُسکی آنکھین نکلوا لون۔

آنکھ بھر کر نہ دیکھنا ۔ نمبر (۱) دیکھتے ہوئے نظر لگ جانے سے ڈرنا۔ فقرہ۔ ایسا پیارا بچہ تھا کہ مان باپ بھی آنکھ بھر کر نہ دیکھتے تھے۔

نمبر (۲) متوجہ نہونا۔ التفات نکرنا۔ جرات؎ نہ کوئی بات پوچھے ہی نہ بھر کر آنکھ دیکھے ہی یہ مجکو کون لاتا ہی جو اُسکے گھر مین آتا ہون۔

اب اس جگہ آنکھ اُٹھا کے نہ دیکھنا بولتے ہین۔

آنکھ (یا آنکھین) بہنا ۔ ہر دم آنسو جاری رہنا۔ آنکھون سے پانی بہا کرنا۔ میر؎ دیکھ بہتی آنکھ میری ہنسکے بولا کل وہ شوخ۔ بہ نہین ابتک ہوا مُنہ کا تر ے ناسور کیا۔ سودا؎ بہنا کچھ اپنی چشم کا دستور ہوگیا۔ دی تھی خدا نے آنکھ سو ناسور ہوگیا۔ عاشق؎ بہ بہکے آنکھین روزن دیوار ہوگئین۔ دیکھین ابھی دکھائیگا یہ انتظار کیا۔

آنکھ بھون ٹیڑھی کرنا ۔ خفا ہونا۔ نفرت کرنا۔ تسلیم؎ چشم آہو کے نہ ہم عاشق نہ مفتون ہلال۔ آنکھ بھون ٹیڑھی نکر صورت ہماری دیکھکر۔ جرات؎ کیا غضب ہی اُسنے کی بس آنکھ بھون ٹیڑھی وہین۔ جو اشارون مین کہا کچھ یار سے اغیار نے۔

آنکھ بھون چلنا ۔ آنکھ بھون کا حرکت کرنا۔ فقرہ۔ اللہ ری شوخی بات بات پر آنکھ بھون چلتی ہی۔ بحر؎ آنکھ بھون اُسکی اشارون پہ روان ہونے دو۔ ملکے ابرو و مژہ تیر و کمان ہونے دو۔

آنکھ (یا آنکھین) بیٹھ جانا ۔ نمبر (۱) درد چشم یا کسی اور مرض کی تکلیف سے آنکھ کے ڈھیلے کا اندر دھنس جانا۔ فقرہ۔ دہنی آنکھ بیٹھ چکی تو بائین مین درد شروع ہوا۔ عاشق؎ قطع رونا نہوا بیٹھ گئین گو آنکھین۔ پتلیان کہتی ہین اس تار سے اُٹھنے کے نہین۔ میر؎ راہ تکتے ہی بیٹھی ہین آنکھین۔ اُسکا جب انتظار ہوتا ہی۔ ناسخ؎ روتے روتے جو مری بیٹھ چلی ہین آنکھین۔ کیا مرے پاس سے ای آفت جان اُٹھتا ہی۔ رشک؎ جب نظر آئی تری مردمک چشم سیاہ دیکھنا دیدۂ بے نور زحل بیٹھ گیا۔

نمبر(۲) کثرتِ مصارف سے سخت صدمہ پہنچنا۔ بار نقصان کا متحمل نہو سکنا مسرور ؎ عجب طرح کی ہی خست کچھ ان امیرونمین۔ کہ ایک کوڑی بھی اُٹھی تو آنکھ بیٹھ گئی۔ ناصر ؎ لینے کو جو دخت رز کے آئے۔ قارون کی بھی آنکھ بیٹھ جائے۔

نمبر۲۔ مین جمع کے ساتھ نہین بولتے ہین اور صرف بیٹھ جانا مصدر ترکیبی ہی مستعمل ہی۔

آنکھ بیدار ہونا۔ آنکھ کھلنا۔ جاگنا۔ **نصیر** ؎ سوتے تھے جب تلک تو عجب دیکھتے تھے خواب۔ جب آنکھ اپنی ہوگئی بیدار کچھ نہ تھا۔

اب یہ محاورہ نہین ہی اس جگہ بیداری کی نسبت سونیوالے کیطرف چاہیئے نہ آنکھ کیطرف۔

آنکھ (یا آنکھین) بیکار ہونا۔ نظر نہ آنا۔ **رند** ؎ نور زائل ہوگیا تو جو نہین پیشِ نظر۔ دیدۂ تصویر کی مانند ہی بیکار آنکھ۔ **اسیر** ؎ حیرت سے خیال بت سے بے پیر مین آنکھین۔ بیکار ہین یون جیسے کہ تصویر مین آنکھین۔

آنکھ (یا آنکھین) بیمار ہونا۔ آنکھونکو روگ لگنا۔ **ناصر** ؎ اشک خون آئے اگر اُسکو نہ دیکھا ایکدن۔ جب کیا پرہیز تب بیمار آنکھین ہوگئین۔

آنکھ پانا۔ اشارہ پانا۔ مرضی پانا۔ فقرہ۔ آنکھ پاتے ہی وہ اُٹھکر چلتا ہوا۔ فقرہ۔ تمہاری آنکھ پائین (مرضی) تو ابھی ان الفتون کو نکال دین۔

آنکھ (یا آنکھون) پر تنکا رکھنا۔ آنکھ پھڑکنے کا علاج ہی جب آنکھ پر تنکا یا دھاگا رکھ لیتے ہین تو پھڑک کم ہوجاتی ہی۔ **ناسخ** ؎ کیا توقع رکھیئے اپنون سے کہ مژگان ہین مگر۔ آنکھ اگر پھڑکے علاج اُسکا ہو برگ کاہ سے۔ **ولہٗ** ؎ پھڑکی جو چشم یار ہوئی اُسکی احتیاج۔ نسبت ہی کوہ سرمہ کو کیا برگ کاہ سے۔

آنکھ (یا آنکھون) پر چڑھ رہنا۔ بہت پسند آنا۔ نظر و نمین جچ جانا۔ **عاشق** ؎ پُتلی برنگ قبلہ نما پھر نہین پھری۔ ایسا جو آنکھ پر نہ چڑھا کائنات مین۔ **تسلیم** ؎ کوئی ستم ہو دلسے نہ اُترو گے عمر بھر۔ تم ہو ہماری آنکھون پر ایجان چڑھے ہوئے

آنکھ (یا آنکھین) پُرنم ہونا۔ آنکھونمین آنسو بھرے ہونا۔ **جرات** ؎ بغیر اُس یار کے پیتے ہین ہم خون جگر اپنا۔ بھرا ہی دل مین غم آنکھین ہین پرنم لب پہ نالا ہی۔

آنکھ پڑنا۔ نمبر(۱) نظر پڑنا۔ دیکھنا۔ **ناسخ** ؎ تارِ نظر اپنا جو برنگِ رگِ گل ہی اُس غیرت گلزار پر آج اپنی پڑی آنکھ۔ ؎ شاعر دنین کوئی آتش سا ہوگا حسن دوست۔ خوبصورت پر پڑی جب آنکھ مائل ہوگیا۔

نمبر(۲) رغبت اور لالچ سے دیکھنا۔ **آتش** ؎ گیا ہون بعد مدت کے جو مین دیوانہ صحرا مین۔ پڑی ہی آبلونکی آنکھ نوک خار پر کیا کیا۔ **وزیر** ؎ آنکھ کب بیوجہ پڑتی ہی کسی میخوار کی۔ ہی صراحی دار گردن ساقی سرشار کی۔ **اسیر** ؎ فدا ہون دلسے حسینون کے روے انور پر۔ پڑیگی آنکھ مری آفتاب محشر پر۔

نمبر(۳) حسد سے دیکھنے کیجگہ۔ فقرہ۔ اللہ اپنی حفظ و امان مین رکھے سوتون کی آنکھ ہر وقت میرے بچون پر پڑتی ہی(عو)

نمبر(۴) اتفاقیہ نظر پڑنا۔ **ناسخ** ؎ بیخودی مین آنکھ پڑجاتی ہی جب خورشید پر آسمان کو جانتا ہون اُس پری کا بام ہی۔ **نسیم** ؎ ہوگیا بیہوش جسپر آنکھ تیری پڑ گئی کسقدر لبریز مستی نرگسِ مخمور ہی۔ اسجگہ پڑ جانا بہ نسبت پڑنا کے زیادہ مستعمل ہی۔

نمبر(۵) توجہ اور التفات کی نظر ہونا۔ ؎ سختیِ حشر بھی آسان ہی بھرای ناصر پڑگئی تجھپہ اگر حیدرِ کرار کی آنکھ۔

نمبر(۶) پسند کرنا۔ انتخاب کرنا۔ **صبا** ؎ یوسف سے ہم کہین گے دکھا کر نگار کو دیکھو تو اپنی آنکھ پڑی کس جوان پر۔ ؎ اُستاد جسے کہتے ہین وہ ہوگیا ناسخ

اک اُسکے ہی دیوان یہ ناصر کی پڑی آنکھ - داغ ؎ آنکھ صیاد کی لاکھون مین پڑیگی

اُسیر - آشیان جس پہ مرا ہو وہ نہال اچھا ہی -

نمبر(۷) عاشق ہونا - سحر ؎ جسے دیکھا اُسے دیکھا جسے چاہا چاہا - ہر جگہ

آنکھ پڑے اپنا یہ انداز نہین - رند ؎ آنکھ تجھ بن جو کسی پر بت عیار پڑے -

عوض سبحہ گلے مین مرے زنار پڑے -

نمبر(۸) تاک اور گھات کی جگہ - رند ؎ مژدہ کُنج قفس تجکو مبارک بلبل آج

پڑتی تھی بُری طرح سے صیاد کی آنکھ -

نمبر(۹) نظر بہکنے کی جگہ - میر ؎ سو جگہ اُسکی آنکھین پڑتی ہین - جیسے مست شراب

ہین دونون - ان معنون مین اب استعمال نہین ہی -

اور جمع کے ساتھ بھی اسکا استعمال ہی مگر بہت ہی کم - برق ؎ آئنہ ہی جسم

آنکھین پڑ گئین جس عضو پر - شکل سرو اُسمین عیان ای حور آنکھین ہو گئین - اور

دیکھو نمبر ۹ مین میر کا شعر -

آنکھ پسارنا - آنکھ پھیلانا - آنکھ کھولنا - جرات ؎ ہجر کی رات وہ کافر ہی کہ

جون چشم بلا - آہ تارا بھی ہر اک آنکھ پسارے نکلا - پسارنا اب متروک ہی -

آنکھ پہچاننا - نظر پہچاننا - تیور سے سمجھنا کہ کیا مرضی ہی - تسلیم ؎ سوئے

رقیب دیکھکے جھوٹی قسم نہ کھا - پہچانتے ہین خوب محبت کی آنکھ ہم - مسرور ؎

چلتے ہین رات دن اشارون پر - آنکھ پہچانتے ہین یار کی ہم -

آنکھ پھر جانا یا پھرنا - نمبر(۱) آنکھ کا گردش کرنا - سحر ؎ دفعتاً پھر گئی وہ

آنکھ چکی کیصورت - سرمے کا پنجۂ مژگان نے جو ڈورا کھینچا - برق ؎ -

دیکھتے ہی چبھ گئی مژگان نکیلی یار کی - آنکھ پھر سکتی نہین بائے نگہ مین خار ہی

نمبر(۲) نظر کا ایک طرف سے دوسری طرف پھرنا - نواب مرزا شوق ؎ -

ہنسکے جس سمت آنکھ پھرتی تھی - جان عاشق پہ برق گرتی تھی - مومن ؎ پھر گئی

آنکھ مثل قبلہ نما - جسطرف اُس صنم نے پھیرا مُنھ -

نمبر(۳) نگاہ چوکنا - فقرہ - ذرا میری آنکھ پھری کہ چیز اُڑا لیگئے اسجگہ مصدر اصلی

ہی کے ساتھ بولتے ہین -

نمبر(۴) بیمروت ہو جانا - بیزار ہونا - آتش ؎ غرور عشق زیادہ غرور حسن سے

ہی - اُدھر تو آنکھ پھری دم ادہر روانہ ہوا - اسیر ؎ آنکھ اُسکی پھری مجھسے یہ

باور نہین آتا - کیا ضعف سے بیمار کو چکر نہین آتا - مومن ؎ آنکھ اُسکی پھر گئی تھی

دل اپنا بھی پھر گیا - یہ اور انقلاب ہوا انقلاب مین - سحر ؎ کچھ بگڑتے انہین

نہ دیر لگی - یار کی آنکھ پھر گئی پل مین -

آنکھ ع[۱] **(یا آنکھین) پھڑکنا** - خود بخود پلک یا پپوٹے مین حرکت ہونا - جسکے زائل

کرنیکو پلک پر تنکا یا دھاگا رکھ لیتے ہین یہ رنج اور خوشی کا ایک شگون ہی کہتے ہین کہ

مرد کی دہنی اور عورت کی بائین آنکھ پھڑکے تو کوئی بچھڑا ہوا ملے اور مرد کی بائین

اور عورت کی دہنی آنکھ پھڑکے تو صدمہ پہنچے مگر تجربہ کرنے والون کا قول ہی کہ یہ

تخصیص مرد اور عورت کی دہنی بائین آنکھ کی ٹھیک نہین ہی بلکہ عورت ہو یا مرد باعتبار

اس شگون کے کسیکی دہنی آنکھ اچھی ہوتی ہی اور بائین بری اور کسیکی بائین آنکھ اچھی

ہوتی ہی اور دہنی بُری - سحر ؎ الٰہی اپنی بغل مین مین دیکھون آج اُسے - یہ بائین

آنکھ پھڑکنی ہو نیک فال مجھے - نصیر ؎ آنکھ جب پھڑکے ہی بائین تب مجھے

کہتا ہی وہ - کچھ خوشی دکھلائیگا یہ اضطراب نرگسی - صبا ؎ تقدیر شکل ہجر کی تکتی

ہی وصل مین - رہ رہکے بائین آنکھ پھڑکتی ہی وصل مین - وزیر ؎ کیا غلط سمجھے وہ آئیگا پھڑکتی ہی

ع[۱] آنکھ پھڑکنا مین بعض فصحا پھڑکنا کو رائے خفیفہ سے تجویز کرتے ہین اور پھڑکنا جو تڑپنا کے معنی مین

ہی اُسمین کوئی رائے خفیفہ کا قائل نہین ہی -

جو آنکھ - آنکھ مین خوف شبِ فرقت سے تھراتی ہی نیند - **مومن** ظلہ ؎ چین ہم بلا نے نہو دے - چشم چپ کی پھڑک نہ سونے دے -

اور یہ شگون کچھ ہندوستان ہی کا اختراع نہین ہی بلکہ عرب مین بھی اسکا پتا ملتا ہی - ؎

اِذَا طَنَّتِ الْاٰذَانُ قُلْتُ ذَکَرْتَنِی	وَاِنْ خَلَجَتْ عَیْنِیْ رَجَوْتُ التَّلَاقِیَا
جسوقت بھنبھناہٹ آتی ہی کانو مین کستا ہون مین ذکر کیا تو نے میرا	اور اگر پھڑکتی ہی آنکھ میری تو امید کرتا ہون مین تجھسے ملاقات کی

اور فارسی مین بھی چشم پریدن اسی آنکھ پھڑکنے کے معنی مین ہی اور اس سے فال لینا بھی معلوم ہوتا ہی - **آقا شاپور** ؎ مے پرد چشم و دل میدود از سینہ برون ہمنشین خانہ بیارا ے کہ غافل نرسد - اور بائین آنکھ کی تخصیص سے بھی شگون لینا اس شعر **علی قلی خان والہ داغستانی** سے معلوم ہوتا ہی ؎ مے پرد چشم چپم یکے زایران میرسد - نامہ شاید بمن از پیش سلطان میرسد - (سلطان سے یہان سلطان خدیجہ سلطان بیگم مراد ہی) اور آنکھ کی پھڑک دور کرنے کو تنکا رکھ لینے کا رواج بھی صائب کے اس شعر سے پیدا ہی - ؎ چنین کہ مے پرد از حرص خاکیان راچشم - عجب اگر پرِ کاہے بکہکشان ماند -

محققین اسکو امراض باردہ پیدا ہونے کی علامت جانتے ہین اور اطبا اسکی علت ریاح کی حرکت قرار دیتے ہین اور یہی ٹھیک ہی -

آنکھ پھڑکے بائین بیر ملے یا سائین آنکھ پھڑکے دہنی مان ملے یا بہنی - مثل - مشہور ہی کہ عورت کی بائین آنکھ اور مرد کی دہنی آنکھ پھڑکتی ہی تو کسی عزیز یا دوست سے ملاقات ہونے کا شگون لیا جاتا ہی -

آنکھ پھسلنا - چکنی چیز پر نظر نہ جمنا - **سحر** ؎ تمکو جی بھر کے نہین دیکھنے پاتے عاشق - آنکھ گالون پہ پھسلتی ہی نظر رانون پر - **انشا** ؎ آنکھ پڑتے ہی پھسلجا دے تو کچھ دور نہین -

آنکھ پھوٹنا - نمبر (۱) بینائی جاتی رہنا - **آتش** ؎ پھوٹے وہ آنکھ جو دیکھے نگہِ بد سے اُسے - آئینے سے دلِ عارف کے مصفا ہی وہ رُخ - **جرات** ؎ اشک جوشان کے نہ طوفان سے جھوٹے وہ آنکھ - جو نہ حیران رُخِ یار ہو پھوٹے وہ آنکھ - **وزیر** ؎ خاک مین ملجائے وہ چشمہ نہ جسمین آب ہو - پھوٹ جائے آنکھ اگر موقوف رونا ہو گیا -

نمبر (۲) اولاد کا ضائع ہو جانا - مثل - ایک آنکھ پھوٹتی ہی تو دوسری پر ہاتھ رکتے ہین -

آنکھ پھوٹی پیر گئی - یعنی درد کا صدمہ اُٹھانے سے اندھا ہونا اچھا - یہ مثل وہان بولتے ہین جہان یہ کہنا منظور ہوتا ہی کہ بلا سے نقصان ہوا تو ہوا مگر جھگڑا تو مٹ گیا - **میر** ؎ اس ستانے سے ڈرے تو صاف جواب - آنکھ پھوٹی بلا سے پیر گئی -

آنکھ پھوٹے گی تو کیا بھون سے دیکھین گے - یہ مثل وہان بولتے ہین جہان یہ کہنا منظور ہوتا ہی کہ جو چیز جس بات کے لیے موضوع ہی وہ کام اُسی سے نکلتا ہی -

آنکھ پھوڑ ٹڈا - بڑی بڑی موچھون کا تین چار اُنگل لنبا سبز رنگ کا ایک کیڑا جسکے پر سرخ ہوتے ہین اور اُن پر زرد زرد بُندکیان - گاؤن والے اُسکو آنکھ پھڑوا بوٹ کہتے ہین - عوام کے خیال مین ہی کہ اگر اُڑکر آنکھ پر گرے تو آنکھ پھوڑ دے - شاید آنکھ پھوڑ ٹڈا مشہور ہونے کا یہی سبب ہو - بعضون کا گمان ہی کہ یہ آکھ پھوڑ ٹڈا ہی اور آکھ یعنی مدار کے درخت پر بیشتر پایا جاتا ہی اور اُسیکے پتّے کھاتا ہی -

آنکھ پھوڑنا - اندھا کرنا - **آتش** ؎ گھورتی ہی تمکو نرگس آنکھ پھوڑا چاہیئے - گُل بہت ہنستے ہین کان اِنکے مروڑا چاہیئے - **رند** ؎ راتدن واہی

مثال دیدہ بیدار آنکھ - پھوڑ ڈالے گا تو کیا ای انتظار یار آنکھ -

آنکھ (یا آنکھین) پھیر لینا یا پھیرنا - نمبر (۱) بیمروتی کرنا - اسیر ؎ پھیر لیگا آنکھ یہ بھی طالب دیدار سے - آئینے کو اُسکی صحبت کا اثر ہو جائیگا - بحر ؎ - سُنکے مطلب صاف آنکھین پھیر لین - دیکھ لی ہمنے مروت آپکی - میر ؎ وہ آنکھین پھیرے سے ہی لیتا ہی دیکھیے کیا ہو - معاملت ہی ہمین دل کی بیمروت سے -

نمبر (۲) خفا اور بیزار ہو جانا - ظفر ؎ وہ پھیرے خشم سے مُنھ یا غضب سے پھیرے آنکھ - نگہ نہ دل کبھی اُس شوخ عشوہ گر سے پھرے -

نمبر (۳) ایک طرف سے دوسری طرف متوجہ ہونا - توجہ اُٹھا لینا - کنارہ کرنا - ناسخ ؎ پھیر لیے آنکھین مژہ سے نیش عقرب کیطرف - کاکل پیچان کے بدلے مار پیچان دیکھیے - آتش ؎ غم نہ کھا رزق کا گو کور ہو گو لنگ ہو تو - پھیرتا خواجہ نہین بندۂ معذور سے آنکھ - جرات ؎ آنکھین طبیب پھیرے ہی نبض اپنی دیکھ کر - یعنی مریض چشم بتان کا نہین علاج -

نمبر (۴) آنکھ کو گردش دینا - سحر ؎ وہ آنکھین پھیرین نہ پھیرین نگاہ قاتل ہے - چھری کی باڑہ نہین ہو جو سان پر موقوف - ناصر ؎ عین غصے مین جو آنکھین پھیرین اُس سفاک نے - گردش لیل و نہار آنکھو مین اپنی پھر گئی -

آنکھ پھیلا کر دیکھنا - غور سے چار طرف دیکھنا - اِسکے استعمال مین حسرت کے ساتھ تلاش کا پہلو بیشتر ہوا کرتا ہی ناصر ؎ آنکھ پھیلا کر جو دیکھا بعد مردن گور مین - غیر تنہائی رفیق بیکسی کوئی نہ تھا - فقرہ - تلوار کھینچتے ہی جو آنکھ پھیلا کے دیکھا ساتھ والونکا کہین پتا نہ تھا -

آنکھ پیدا کرو - دیکھنے کی قابلیت پیدا کرو - شناخت اور پرکھ حاصل کرو - اسیر ؎ برگ نخلِ طور ہلتے مین تو آتی ہی صدا - آنکھ کر پیدا اگر ہی حوصلہ دیدار کا -

آنکھ تاڑ جانا - تیور سے عندیہ دریافت کر لینا - آتش ؎ بوسۂ لب مین اُن سے کیا مانگون - تاڑ جاتے ہین وہ طلب کی آنکھ -

آنکھ (یا آنکھین) تر ہونا - آنسو بھر آنا - جرات ؎ تر ہوئی تھی مری ٹک آنکھ جو اُس محفل مین - سو غضب مجھ پہ تو اُس رونے کا طوفان بندھا - ناسخ ؎ ساقیا خشک ہی جو میری زبان - آنکھین رہتی ہین تر جدائی مین - مومن ؎ سوز دل سوز جگر لینے دے دم تو کب تلک - تر ہین آنکھین ہمیشہ اور لب اکثر خشک ہو -

آنکھ (یا آنکھین) توتے کیطرح بدل لینا - بیمروتی کرتے دیر نہ لگنا - فقرہ - کیا توتے کیطرح آنکھ بدل لی ہی گویا کبھی آشنا ہی نہ تھے - جان صاحب ؎ بدل کے آنکھ توتے کیطرح ٹین ٹین لگا کرنے - اُرٹے دنیا سے جلدی نام ایسے بیمروت کا - اسیر ؎ خط بھیجنے لگا جو اُس آئینہ رو کو مین - توتے کیطرح آنکھ کبوتر بدل گیا -

آنکھ (یا آنکھین) توتے کیطرح پھیر لینا - دیکھو اوپر کا محاورہ - مصحفی ؎ بدلی ہی آنکھ گلشن عالم کی عجب کیا - توتے کیطرح پھیر لے ہر مرغ چمن آنکھ - اور رند نے پھیر لینا کی جگہ پھرانا بھی کہا ہی مگر اُسکا ترک مستحسن ہی - ؎ چین پہ ابرو نہو بوسے کے طلب کرنے پر - آنکھین توتے کیطرح مجھسے ستمگر نہ پھرا -

آنکھ ٹیڑھی ٹیڑھی ہی - خفا خفا ہین - رند ؎ ہی خدا حافظ دنا صر ترا ای مرغ چمن - ٹیڑھی ٹیڑھی تری جانب سے ہی صیاد کی آنکھ - اور آنکھ ٹیڑھی ہی بلا تکرار بھی شعرا نے کہا ہی - میر ؎ ہمسے یہ انداز لو باشانہ کرنا کیا ضرور - آنکھ ٹیڑھی ہی خم ابرو طور کچھ بے طور ہی -

آنکھ ٹیڑھی کرنا - برہم ہو کر دیکھنا - ترش رُو ہونا ظفر ؎ آنکھ کیون کرتا ہی

ٹیڑھی رکھ نظر سیدھی طرح - ہمسے ملتا ہی تو مل ای عشوہ گر سیدھی طرح - اور آنکھ ٹیڑھی رکھتے ہو بھی کلام مین آیا ہی - آتش ؎ ڈرہی مجکو ہی احول نہ کہین ہو جاؤ - ٹیڑھی رکھتے ہو بہت عاشق رنجور سے آنکھ -

آنکھ جا پڑی - یکایک نگاہ پڑ گئی - اتفاقیہ نظر پڑ گئی - ناسخ ؎ آگیا یاد آہ محبوب نمازی کا رکوع - آنکھ میری جا پڑی مسجد کی جو محراب پر - رند ؎ گل تھے انگارے نظر مین بے ترے سنبل دہوان - جا پڑی تھی اتفاقاً جانب گلزار آنکھ -

آنکھ جا لڑی یا آنکھ جا کے لڑی - آنکھ سے آنکھ لڑ گئی یعنی عشق ہو گیا - میر ؎ نادیدنی دکھاوے کیونکر نہ عشق ہمکو - کس فتنۂ زمان سے آنکھ اپنی جا لڑی ہی - ناسخ ؎ خونبار جو زخمون کیطرح ہی یہ سزا ہی - اُس نرگس خونریز سے کیون جا کے لڑی آنکھ - رند ؎ دو دو پہر گرتا ہی جو تیغ سنگ سے آنکھین لڑی ہین جا کے اُسی خانہ جنگ سے -

آنکھ ظرف جانا - کسیطرف نظر پہنچنا - جرأت ؎ سوئے نرگس جو آنکھ جاتی ہی - چشم کیفی وہ یاد آتی ہی -

آنکھ ظرف جلنا - مغلوب ہونا - دب جانا - برق ؎ نگہ گرم یار دیکھی ہی - کب کسی سے یہ آنکھ جلتی ہی - آتش ؎ نہ دبی یار کی میرے پری و حور سے آنکھ - نہ جلی نار سے جھپکی نہ کبھی نور سے آنکھ - نصیر (مخمس) ؎ جھپکے ہی چشم کب مہ انور کی چشم سے - ہمچشم ہی یہ مہر منور کی چشم سے - جلتی ہی آنکھ اُسکی کب اختر کی چشم سے - حاسد کو تیرے حلقۂ جوہر کی چشم سے - تکتی ہی شکل نرگس بے انتظار تیغ -

آنکھ جما کر دیکھنا - خوب غور سے دیکھنا - فقرہ - تصویر کا خاصہ ہی جتنا آنکھ جما کے دیکھو اور اُبھرتی آتی ہی -

آنکھ (یا آنکھین) جوش کر آنا - دیکھو آنکھ آشوب کر آنا -

آنکھ (یا آنکھین) جھپکا دینا - نمبر (۱) نگاہ کو خیرہ کر دینا - آتش ؎ تمہارے دیکھنے والونکی آنکھ جھپکا دے - یہ برق طور پہ بھی ہمکو احتمال نہین - قلق ؎ دم نظارۂ رخ رنگین - برق عارض نے آنکھین جھپکا دین -

نمبر (۲) لڑکونکا ایک کھیل ہی آنکھ لڑانا جسمین آنکھ جھپکا دینے والا جیت جاتا ہی اس جیت کو آنکھ جھپکا دینا کہتے ہین (کھیل کی تفصیل آنکھ لڑانا مین دیکھو) اس جگہ جمع کے ساتھ نہین بولتے ہین -

آنکھ جھپکا لینا - تھوڑا سا سو لینا - فقرہ - ذرا آنکھ جھپکا لون تو پھر اُٹھکر کام کرونگا -

آنکھ جھپکنا - نمبر (۱) ذرا سا سو جانا - ناسخ ؎ آنکھ کیا راتون کو جھپکے ہجر کی برسات مین - شہپر پرواز ہین بادل ہمارے خواب کو - مومن ؎ شب فرقت مین خاک جھپکے آنکھ - یاد ہی چشم نیمخواب ہمین -

شعرا نے جمع کے ساتھ بھی کہا ہی - رند ؎ تا صبح شب ہجر جھپکتین نہین آنکھین کٹ جاتی ہین راتین در و دیوار کو تکتے - میر ؎ جھپکے ہین آنکھین اور جھکی آتی ہین بہت - نزدیک شاید آیا ہی ہنگام خواب اب - آتش ؎ رات انتظار یار مین جھپکین نہ نیند سے - آنکھونکو اپنی چیر کے ہمنے نمک بھرا -

نمبر (۲) روشنی کی تاب نہ آنا - فرط تابش سے نگاہ نہ ٹھہرنا - نسیم ؎ - یہ حسن تھا کہ آنکھ ہماری جھپک گئی - پردہ پڑا جو یار نے پردہ اُٹھا دیا - آتش ؎ آنکھ بجلی کے چمکنے سے جھپک جاتی ہی - دیکھین ہم بھی تو ترے طالب دیدار کی شکل -

نمبر(۳) چھپنا - دب جانا - مان جانا۔ بحر ؎ سامری کی بھی یہان آنکھ جھپکتے دیکھی - پتلیان سحر کے پتلے ہین فسونگر پلکین - مومن ؎ ہاے بخت خفتہ کی یون جھپکے آنکھ - دشمنون کے طالع بیدار سے - قلق ؎ رُخ روشن سے چار جب کی آنکھ جھپکی آئینہ حلب کی آنکھ -

نمبر(۴) آنکھ لڑانا ایک کھیل ہی جسکی ہار آنکھ جھپکنے پر ہی - رند ؎ باندھتے ہو نگتگی تو چند بوسے بھی بد و - شرط ہارے گا جھپک جائیگی جسکی یار آنکھ -

آنکھ (یا آنکھین) جُھکانا - نمبر(۱) آنکھ نیچی کرنا - فقرہ - کیا تقوے لے تھا کہ راہ مین بھی اس خیال سے آنکھ جُھکاے چلتے تھے کہ کسی نامحرم پر نظر نہ پڑ جاے -

نمبر(۲) کسی دیدہ ریزی کے کام مین مصروف ہونے کی جگہ - کسی چیز کو شوق سے نظر جھکا کے دیکھنے کی جگہ - فقرہ - یہ لڑکی جب سینے پرونے پر آنکھ جھکاتی ہی تو پہرون نظر نہین اُٹھاتی - (عو)

نمبر(۳) شرم ولحاظ کے محل پر - بحر ؎ ہم ہین خاموش ادہر آنکھ جھکائے وہ اُدہر - یار سے سابقہ پہلا ہی ملاقات نئی -

آنکھ (یا آنکھین) جُھکنا - لازم - نمبر(۱) رند ؎ کیا عجب ہی جو جھکی رہتی ہی تیری یار آنکھ - بیشتر کم کھولتے ہین مردم بیمار آنکھ - نسیم ؎ دیکھا جو اسکو آنکھ جُھکی کچھ نہ کہہ سکا - واعظ کا بھی قدم نہ جما تو پھسل گیا -

نمبر(۲) فقرہ - قصّے کہانی کی کتاب پر جہان اُنکی آنکھ جھکی پھر کب اُٹھتی ہی - میر حسن ؎ وہ چھاتی پہ الماس کی دھکدھکی - رہے آنکھ سورج کی جسپر جُھکی -

نمبر(۳) ؎ جھکی ہوئی ہی گلستان مین آنکھ نرگس کی - ظفر وہ کون ہی جس سے اسے حجاب آیا - صبا ؎ چشم حسرت سے جو دیکھینگے ہم - آنکھ جھک جائیگی شرمائیے گا -

آنکھ (یا آنکھین) چِھپنا - شرمانا - آنکھ سامنے نہونا - قلق ؎ شرم ہمصحبتون سے آتی ہی - خودبخود آنکھ چھپی جاتی ہی - بیخود ؎ پردہ کیا انکی جفاؤن کا کہین فاش ہوا - آج چھپی ہوی ہین او ستم ایجاد آنکھین -

آنکھ[ع] **(یا آنکھین) چار کرنا** - نظر سے نظر ملانا - ڈھٹائی سے دیکھنا - نواب مرزا شوق ؎ جھوٹ کہتا ہی اور مکرتا ہی - اور پھر آنکھ چار کرتا ہی -

آنکھ[ع] **(یا آنکھین) چار نکرنا** - نمبر(۱) آنکھ سے آنکھ نہ ملانا - نظر مقابل نکرنا صبا ؎ ہی کسے چشم اسیدای یار تو بید یدہی - کر نہ چار آنکھین رُلا کر آٹھ آٹھ آنسو مجھے -

نمبر(۲) شرمانا - نادم ہونا - رند ؎ بام پر آکر اڑاتے ہین سر بازار آنکھ - روزنِ در سے کبھی کرتے نہ تھے جو چار آنکھ - برق ؎ اہلِ دل سائل سے چار آنکھین کبھی کرتے نہین - سر جھکا دیتا ہی شیشہ میکشی مین جام پر - قلق ؎ دیر تک بس جھکی رہین آنکھین - دو گھڑی تک نہ چار کین آنکھین -

آنکھ (یا آنکھین) چار ہونا - نظر سے نظر ملنا - ملاقات ہونا - سامنا ہونا - رشک ؎ اُس سے چار آنکھ جو ہوتے ہی مین کل بیٹھ گیا - نگہ یار تھی یا تیر اجل بیٹھ گیا - آتش ؎ کیسی ہی آزردگی ہو آئینے کیطرح سے - چار آنکھین ہوتے ہی اُس بت سے منجاتا ہو نہین - گلزار نسیم ؎ دونون مین ہوئین جو چار آنکھین - دولت کی کھلین ہزار آنکھین -

ع؎ یہ محاورہ نفی اور اثبات دونون کے ساتھ اسوجہ سے قائم کیا کہ اگرچہ معناً نفی اور اثبات کے واسطے درحقیقت کوئی فرق نہین ہی مگر نفی مین شرم اور اثبات مین ڈھٹائی اور بیباکی سے اُردو زبان مین تعبیر کیجاتی ہی -

آنکھ (یا آنکھین) چُراکر دیکھنا - کنکھیون سے دیکھنا - اسطرح دیکھنا کہ دوسرا نہ دیکھے **رند** سب کرتے ہین جتبک مجھے ہوتی ہی ندامت - یون آنکھ چراکر مجھے دیکھا نہ کرو تم - **جرأت** ادہر تڑپ تڑپکر دیتا ہون جان مین اور - اودہر وہ دیکھتا ہی آنکھین چُرا چُرا کر -

اور اسیطرح آنکھ چُراکر چلے جانا آنکھ چُراکر اُٹھ جانا وغیرہ بھی بولتے ہین -

سالک مین ایکبار آنکھ چُراکر جو پی گیا - لایا نہ زخم دہونیکو پھر چارہ گر شراب **داغ** بزم سے آنکھ چُراکر جو چلا مین تو کہا - ٹھہرا وچور بلادسان کہان جاتا ہی

آنکھ (یا آنکھین) چُرانا - نمبر (۱) نگاہ بچانا **بحر** وہ بچگیا جو آنکھ چُراکر نکلگیا - جو چڑہگیا نگاہ پر اُسکی نشانہ ہی - **ناسخ** چُراکر آنکھ ہمسے بھی نہ کیون عالم گریزان ہو - ہمارا جسم عریان کم نہین شمشیر عریان سے -

نمبر (۲) دریغ اور کنارہ کرنا - مُنھ چھپانا - **نسیم** مرنے بھی نہ دیگی مجھے محرومی تقدیر - کچھ آنکھ چُراتا ہی وہ قاتل کئی دن سے - **ناسخ** دل چُراکر مجھسے تم آنکھین چُراتے ہو تو کیا - چور بنکر آؤن گا گھر مین تمہارے رات کو **اسیر** نزع کا عالم ہی اب تو دیکھ جاؤ اک نظر - پتلیان پتھرا چکین آنکھین چُرانا کیا ضرور -

نمبر (۳) چھپنا - جھپکنا - گینانا - **قلق** جا بجا سے بدن چھپائے ہوئے آنکھ شہزادے سے چُرائے ہوئے - **داغ** سامنے میرے جو چُراتے ہو آنکھ آئنہ کیا آج بنا ہو گیا - **رشک** بھول گئے ترے پکڑتے ہین کان نرگس آنکھین اگر چُراتی ہی - **جرأت** ذرا آنکھین ملا یا کیجیے محفل مین ہمسے بھی - تمہین چوری پکڑ لیگا کوئی آنکھین چُرانے سے -

آنکھ (یا آنکھین) چھپانا - آنکھ سامنے نکرنا - مُنھ چھپانا - **غافل** سرمہ لگاکے یار چھپاتا ہی مجھسے آنکھ - کشتہ ہون اس بہانۂ دنبالہ دار کا - **میر** اسقدر آنکھین چھپاتا ہی تو ای مغرور کیا - ٹک نظر ادہر نہین کہ اسے ہی منظور کیا

اسکی جگہ آنکھ چُرانا زیادہ مستعمل ہی -

آنکھ دباکر دیکھنا - اسطرح دیکھنا کہ کچھ آنکھ بند اور کچھ کُھلی رہے - نواب مرزا **شوق** دیکھا نہ کرو میری طرف آنکھ دباکر - ناقص ہوا جہرہ جو ہوی چھوٹی بڑی آنکھ -

آنکھ دَبنا - مغلوب ہونا - شرمندۂ احسان ہونا - سورج سے کبھی نہ آنکھ دبی جسکی **مصحفی** - ذرہ ہون مین وہ خاک در بوتراب کا - **آتش** لالہ رد عشق مین تیرے یہی اپنی ہی دعا - داغ دلکی نہ دبے مرہم کافور سے آنکھ

آنکھ (یا آنکھین) دِکھانا - نمبر (۱) تشخیص مرض و علاج کی غرض سے معالج کو آنکھ دکھانا -

نمبر (۲) ڈرانے اور غصہ کرنے کی جگہ - **جرأت** نہ سمجھو دیدۂ نرگس پہ کوئی قطرۂ شبنم - کسیکے آنکھ دکھلانے سے یہ آنسو نکل آئے - **وزیر** یاد عارض مین ہوا ہی جان کا دشمن چراغ - آنکھ دکھلاتا ہی شب بھر صورت رہزن چراغ - **آتش** آنکھین دکھاؤ تم تو شیاطین بھاگ جائین - تیر شہاب ہی نگہ خشمگین نہین - **نسیم** آنکھین جو دکھلاتے ہین مثل پاسبان منکر نکیر - گنج مدفن بھی مجھے قسمت سے زندان ہو گیا -

نمبر (۳) لگاوٹ کے انداز اور دل لبھانے کے محل پر - **غافل** جانکر چشم سیہ کا تری شیدا ہمکو - آنکھ دکھلانے لگی نرگس شہلا ہمکو - **آتش** آنکھین عاشق کو نہ تو ای گل رعنا دکھلا - پتلیون کا کسی نادان کو تماشا دکھلا

نمبر (۴) رکھائی اور بیمروتی کی جگہ - **جرأت** (رباعی) پہلے کرتے تھے

دلربائی کیا کیا- دکھلاتے تھے ربط آشنائی کیا کیا- جب لیچکے دلکو تم تو دکھلائی

وہ آنکھ- جس آنکھ نے کیفیت سمجھائی کیا کیا-

نمبر (۵)ع؎ دھمکانے اور چشم نمائی کرنے کے محل پر- **قلق** ؎ تمہین آنکھونکو

آنکھ دکھلا دو- دل بیتاب کو بھی دھمکا دو- **آتش** ؎ ڈالتا ہی عاشقونکو

پر آپ کے رغبت کی آنکھ- آنکھ دکھلا دو تم اپنے روزن دیوار کو- **ذوق**

؎ باز آیا دیکھنے سے نہ آتش رخون کے دل- سو بار آبلے اسے آنکھین

دکھا چکے-

آنکھ (یا آنکھین) دُکھنا- آنکھ مین درد یا کھٹک ہونا- **اسیر** ؎

جو تم محفل سے جاتے گھیرتے امراض محفل کو- قدح کی آنکھ دُکھتی شیشے کو

درد گلو ہوتا-

آنکھ (یا آنکھین) دُکھنے آنا- آنکھ آشوب کر آنا- **داغ** ؎ اشک خون

دیکھکے آنکھین نہ نکال ای ظالم- دُکھنے آئی ہی ترے طالب دیدار کی آنکھ-

تسلیم ؎ درد و آلام سے فرصت نہ گھڑی بھر پائی- دل جب اچھا ہوا آنکھین

مری دُکھنے آئین- **معروف** ؎ روتے روتے مری اب آنکھین بھی دُکھنے

آئین- اُسکی گل نرگس بیمار کو یہ یاد کیا-

آنکھ (یا آنکھین) دَوڑانا- چارطرف تلاش کی نظر سے دیکھنا- گھبرا کر ادہر

اُدہر دیکھنا- **داغ** ؎ ہر طرف مجمع اغیار ہی دیکھا ہمنے- آنکھین دوڑائین

تری بزم مین کیا کیا ہمنے- **فقرہ**- کچہری مین چارطرف آنکھ دوڑائی مگر کوئی جان

پہچان نہ ملا کہ ضامن ہو جاتا-

آنکھ دوڑنا- نمبر (۱) تیزی سے نظر جانا- **ظفر** ؎ ہماری آنکھ دوڑی

جسطرح اُس بحر خوبی پر- جہاز ایسا کہان پانی کے اوپر تیز چلتا ہی-

نمبر (۲) مزاج مین انتہا کی خسّت اور لالچ ہونا- **میر** ؎ ڈر چشم شور چرخ سے

گل پھول یکطرف- آنکھ اس دنی کی دوڑے ہی اک برگ کاہ پر- **ولہ** ؎

خاک پر بھی دوڑتی ہی چشم مہر و ماہ چرخ- کس دنی الطبع کے گھر جاکے مین مہمان

ہوا- **فقرہ**- بڑا ہی لالچی ہی ذرا ذرا سی چیز پر آنکھ دوڑتی ہی- مگر اس جگہ نگاہ اور

نظر دوڑنا زبانون پر زیادہ ہی-

آنکھ دُہوی دہلای ہی- جملہ- دیدون مین صفائی ہی- آنکھونمین ذرا حیا

نہین ہی- مروت چھو نہین گئی ہی- **سحر** ؎ آہو ختن کے سب ترے دیدے

سے ڈرتے ہین- دُہوی دہلای آنکھ ہی ای یار صاف صاف- اور اُس شخص

کی نسبت بھی بولتے ہین جو کوئی برا کام کرے اور پھر ڈہٹائی سے آنکھ ملا کے

صاف انکار کرے-

آنکھ دینا- نمبر (۱) آنکھ عطا کرنا- بصارت بخشنا- **آتش** ؎ گوش افسانے

سُننے تو تجھسے خوش رو یار کے- آنکھ دے اللہ تو قابل ترے دیدار کے- **رند**

؎ گل شکل گوش ہی تری گفتار کے لیے- نرگس کو آنکھ دی ترے دیدار کے

لیے- اس نمبر مین جمع کے ساتھ بھی استعمال ہی- **منتظر** ؎ چاہیے نظارۂ

بت کم سن کیواسطے- آنکھین خدا نے دی ہین اسی دن کیواسطے-

نمبر (۲) اشارہ کرنا- **منیر** ؎ خُلق نے آنکھ دی تبسم کو- خوش مزاجی کی

آگئی باری-

نمبر (۳) شہ دینا- اُبھار دینا- **مسرور** ؎ تھین یون ہی قتل عام پر آنکھین

تُلی ہوی- دی آنکھ اور سرمۂ دنبالہ دار نے-

ع؎ نمبر ۲ اور نمبر ۵ مین اسقدر فرق ہی کہ نمبر ۲ مین پورا خوف دلانا ہی اور نمبر ۵ مین خفیف سی تنبیہ-

نمبر(۴) شناخت اور امتیاز عطا کرنا- قلقؔ دی ہی اللہ نے جن شوخ نگاہوں کو آنکھ- تاڑ لیتے ہین وہ لاکھو مین نگاہ عاشق-

نمبر(۵) بصیرت بخشنا- فقرہ- خدا نے آنکھ اسی واسطے دی ہی کہ انسان نیک و بد مین تمیز کرے- اس نمبر مین جمع کے ساتھ بھی مستعمل ہی- کیفؔ وہ یہ کہتے ہین خدا نے جنہین آنکھین دی ہین- سرمۂ طور سے بہتر ہی غبار عارض-

آنکھ ڈالنا- نمبر(۱) دیکھنا- اسیرؔ اُس رُخ پہ آنکھ بے ادبی سے جو ڈالدے- فانوس جلکے شمع کو گھر سے نکالدے- وزیرؔ ترے سر سے کے دنبالے پہ جسنے آنکھ ڈالی ہی- تو سہی شاخ غزالان مین بھی شاخ اُسنے نکالی ہی- بحرؔ کیونکر نہ آنکھ ڈالے لیئے رخسار صاف پر آئینہ دیکھنے کے لیے آفریدہ ہی-

نمبر(۲) عاشق ہونا التفات اور شوق کی نظر سے دیکھنا- داغؔ الفت کی ہم بلا مین پھنسے دیکھ بھال کے- دلکو غضب مین ڈالدیا آنکھ ڈال کے- اسیرؔ اب تو اُس شوخ چشم قاتل پر- آنکھ ڈالی ہی دیکھیے کیا ہو- رندؔ حور پر آنکھ نہ ڈالے کبھی شیدا تیرا- سب سے بیگانہ ہی ای دوست شناسا تیرا- نسیمؔ نہ ڈالی آنکھ مین نے اسقدر تیرا تصور تھا- فرشتہ موت کا سو طرح سے بنکر حسین آیا- وزیرؔ ہر کسینے آنکھ جب ڈالی گلوے صاف پر- ہنسکے فرمایا گلے کا ہار آنکھین ہو گئین- بحرؔ ہمارے حق مین یہی ہی بہتر نہ آنکھ ڈالین کسی حسین پر- کہین نہ ابرو اُٹھا کے خنجر نگاہ برچھی نہ مار بیٹھے-

نمبر(۳) تاک مین ہونا- کسی چیز پر دانت لگانا- رندؔ تیغ مین جوہر نہاد قاتل سمجھنا اسکو تو- ڈالتی ہی باقی ماندون پر تری تلوار آنکھ-

نمبر(۴) بدنیتی سے دیکھنا- جان صاحبؔ بیٹے کی باپ سے بنی خانم بگڑ نہ جائے- ڈالے ہو یہ آنکھ سوا بد شعار باپ-

نمبر(۵) ندیدے پن سے دیکھنا- نظر لگانا- ظفرؔ ماہ کی تجکو نہ لگجائے نظر ڈرتا ہی جی- ڈالتا ہی تجھپہ مثل مردم نادیدہ آنکھ-

آنکھ رکھنا- نمبر(۱) آسرا رکھنا- رندؔ دوست دشمن کا نہین پابند تیرا فیض عام رکھتے ہین تیرے کرم پر کا فرو دیندار آنکھ-

نمبر(۲) شناخت اور پرکھ ہونا- بصیرت ہونا- ؔ جو لوگ کہ رکھتے ہین آنکھ سخن مین- رکھتے ہین وہ سر پر مرے دیوان کو ادب سے- جمع کے ساتھ بھی کہا ہی مگر بہت کم- رندؔ صورت آباد سے جاتے ہین طلبگار وصال- حق یہ ہی رکھتے نہین کافر و دیندار آنکھین-

آنکھ (یا آنکھین) سامنے کرنا- نمبر(۱) نظر ملانا- ڈھٹائی سے آنکھ مقابل کرنا- آتشؔ کیا کرین سامنے وہ عاشق رنجور سے آنکھ- فعل مختار ملاتے نہین مجبور سے آنکھ- فقرہ- اپنی خطا کا اقرار کیے جاتا ہی اور پھر آنکھ سامنے کرتا ہی- رنگینؔ مجھسے تھا اقرار آنے کا گئے گھر غیر کے- پھر تم آنکھین سامنے کرتے ہو شرماتے نہین-

نمبر(۲) متوجہ ہونا- التفات کرنا- فقرہ- وہ آنکھ سامنے کرین تو مین درد دل کہون- ناصرؔ ای ہمنشین دکھاؤن اُسے داغہاے دل- آنکھین جو سامنے وہ بت تندخو کرے-

آنکھ (یا آنکھین) سامنے نہونا- دیکھنے کی تاب نہ لانا- میرؔ- آنکھ کچھ اپنی ہی اُسکے سامنے ہوتی نہین- جن نے وہ خونخوار سج دیکھی دہل کر رہگیا- ناصرؔ کیا تاب لائے آئنہ اُسکے جمال کی- خورشید کی بھی آنکھ نہو جسکے سامنے-

نمبر(۲) نادم ہونا۔ حیا آنا۔ **آتش** ؎ سامنے ہوتی نہین اُس شمع رو کے اپنی آنکھ۔ اے صبا محفل سے پروانے کی خاکستر اُٹھا۔ **سحر** ؎ سیر چمن نہ دیکھنے دیگی تمہاری شرم۔ آنکھین ہونگی نرگس شہلا کے سامنے۔ **میر** ؎ آنکھ اُسکی نہین آئینے کے سامنے ہوتی۔ حیرت زدہ ہون یار کی مین شرم و حیا کا۔

آنکھ (یا آنکھون) سے آنسو ٹپکنا۔ رونا۔ رقّت ہونا۔ **مسرور** ؎۔ اُسکی نظر پڑی جو مرے حال زار پر۔ بے اختیار آنکھ سے آنسو ٹپک پڑے۔ **ظفر** ؎ ہین یہان رنج کے آثار خوشی کے باعث۔ اشک آنکھون سے ٹپکتے ہین ہنسی کے باعث۔

یہان آنکھونکا لفظ داخل زبان ہی اصل وہی آنسو ٹپکنا ہی اور یہی حال آنکھ سے آنسو آنا اور آنکھ سے آنسو نکلنا وغیرہ کا ہی۔ **میر** ؎ کیا روؤن اشک آتے ہین آنکھون سے سیل سیل۔ پل مارنے مین پیش نظر ایک جھیل ہی۔ **غالب** ؏ نہ نکلا آنکھ سے تیری اِک آنسو اُس جراحت پر۔ **شعور** ؎ دیکھین جو مرا حال تو احباب کا کیا ذکر۔ اغیار کی آنکھون سے بھی آنسو نکل آئین۔ **سودا** ؎ آنکھ سے آنسو چلے بے اختیار۔ جیسے برسے ہی کوئی ابر بہار۔ **ناسخ** ؎ رہتے ہین عشق ذقن مین اشک آنکھون سے روان۔ دیکھنا پھوٹی ہی سوت آکر کہان اس چاہ کی۔ **ولہ** ؎ بہاتا ہون آنسو جو آنکھون سے پیہم۔ دلا داغ الفت کی یہ شست و شو ہی۔ **سودا** ؎ سمندر کر دیا نام اسکا ناحق سب نے کہہ کہہ کر۔ ہوے تھے جمع کچھ آنسو مری آنکھون سے بہہ بہہ کر۔ **ولہ** ؎ غمسے ہوئی ہی کار روائی یہ دلکی بند۔ چلتے ہوے اب اشک ہی آنکھون سے تھم رہے ہے۔ **داغ** ؎ آنکھون سے برستے ہین دُر اشک تمنا۔ سینہ ہی مرا مخزن آلام جدائی۔ **ذوق** ؎ خط کو ہم لکھنے جو بیٹھے آنکھ سے اُمڈے یہ اشک۔ بہہ گیا خط لکھتے لکھتے مشفق من آب مین۔ **مصحفی** ؎ بھری مجلس مین گر پڑتے ہین میری آنکھ سے آنسو۔ چھلکنا یاد آتا ہی کبھی مجکو جو ساغر کا۔

آنکھ سے آنسو نہ نکلا۔ بیدردی۔ سنگدلی اور ضبط و تحمل کیجگہ کہتے ہین۔ فقرہ۔ دشمن تک ڈاڑہین مار مار کے روے اور اُس کٹر کی آنکھ سے آنسو نہ نکلا۔ فقرہ۔ کیسے کیسے صدمے اُٹھائے مگر اللہ رے ضبط کہ آنکھ سے آنسو نہ نکلا۔ اور یون بھی بولتے ہین کہ آنکھ سے ایک آنسو نہ نکلا۔

آنکھ سے آنکھ (یا آنکھون سے آنکھین) لڑنا۔ نمبر(۱) نگاہین چار ہونا۔ **برق** ؎ آنکھ سے آنکھ تصور مین لڑی رہتی ہی۔ نرگس خلد کے کرتے ہین نظارے مشتاق۔ **بحر** ؎ کبھی جو یار کی آنکھون سے لڑ گئین آنکھین۔ مژہ کے تیر کلیجے کو توڑ کر گزرے۔

نمبر(۲) عاشق ہونا۔ نواب مرزا **شوق** ؎ جب آنکھ سے اُس ترک ستمگر کی لڑی آنکھ۔ نرگس پہ پڑی آنکھ نہ آہو پہ پڑی آنکھ۔

آنکھ سے آنکھ ملانا۔ نمبر(۱) یہان ملانا سامنے کرنا کے معنی مین ہی۔ **داغ** ؎ ملا کر آنکھ سے آنکھ آج گریان کر دیا کسنے۔ کہ اپنی آنکھ نم کی قطرہ شبنم سے نرگس نے۔

نمبر(۲) ہمسری اور برابری کرنیکی جگہ۔ **آتش** ؎ یار کی آنکھ سے تو آنکھ ملائی تو نے۔ گردش چشم بھی اے نرگس شہلا دکھلا۔

نمبر(۳) التفات کیجگہ۔ فقرہ۔ اب تو وہ آنکھ سے آنکھ نہین ملاتے۔ اسجگہ فصحا فقط آنکھ نہین ملاتے زیادہ بولتے ہین۔

نمبر(۴) ڈھٹائی کے محل پر۔ فقرہ۔ تو اپنی خطا پر نادم تو نہین ہوتا اُلٹے آنکھ سے آنکھ ملاتا ہی۔

نمبر (۵) آنکھ کا آنکھ سے مقابلہ کرنا۔ (کہ دونون برابر ہین یا کچھ فرق ہی) شعور ؎ بال بھر حضرت یوسف سے نہین فرق اُنمین۔ آنکھ سے آنکھ تو پلکون سے ملا لو پلکین۔

آنکھ سے آنکھ (یا آنکھون سے آنکھین) ملنا۔ نظر سے نظر ملنا۔ چار آنکھین ہونا۔ داغ ؎ غش آجاتا ہی اُسکی آنکھ سے جب آنکھ ملتی ہی۔ نگہبان اور پیدا کیجیے اپنے نگہبان کا۔ ناسخ ؎ اُسکی آنکھین کیا ملین عاشق کی آنکھون سے بھلا۔ جتنے آہو ہین اُنہین ہر ایک سے رم چاہیے۔

آنکھ سے آنکھ نہ جھپکنا۔ آنکھ لڑانا ایک کھیل ہی اُسمین مغلوب نہونا۔

آنکھ (یا آنکھون) سے اُتر جانا۔ بے قدر اور سُبک ہونا۔ جی سے اُتر جانا۔ فقرہ۔ یہ موتی دیکھکے وہ موتی آنکھ سے اُتر گئے۔ فقرہ۔ اُنکی تصویر دیکھکے سارا مرقع آنکھون سے اُتر گیا۔

آنکھ (یا آنکھون) سے اوجھل (یا اُدٹ) ہونا۔ نظر کے سامنے نہونا۔ مصحفی ؎ جسکی صورت آنکھ سے اوجھل کبھی ہوتی نہ تھی۔ اُب سیکا تشنۂ دیدار مین رہنے لگا۔ بحر ؎ اوجھل آنکھون سے وہ یوسف نہو حسرت ہی یہی موت بھی آئے تو دیا سے زلیخا ہوکر۔ فقرہ۔ یہی جی چاہتا ہی کہ تم کسیوقت آنکھون سے اُوٹ نہو۔

آنکھ سے بچکر نکلنا۔ چھپکر نکلنا۔ ؎ جلنے کا ہی جو خوف نکلتی ہی برق بھی۔ بچکر اسیر سوختہ قسمت کی آنکھ سے۔

آنکھ (یا آنکھون) سے کبھی دیکھی ہی۔ جملہ۔ یعنی تم اِس چیز کی قدر کیا جانو تمہین کبھی میسر بھی آئی ہی۔

آنکھ (یا آنکھون) سے ٹپ ٹپ آنسو گرنا۔ برابر آنسو نکلنا۔ یون رونا کہ آنسو پر آنسو گرین۔ داغ ؎ قطرہ افشان ابر نیسان کب مری تربت پہ ہی۔ ٹپ ٹپ آنسو گر رہے ہین آسمان کی آنکھ سے۔ قلق ؎ ہوگیا سارا اُسکا خشک لہو۔ گر پڑے ٹپ ٹپ آنکھ سے آنسو۔ ٹپکنا اور چلنا کے ساتھ بھی کہتے ہین۔ فقرہ۔ سبق پڑہتا جاتا ہی اور آنکھون سے ٹپ ٹپ آنسو چلے جاتے ہین

آنکھ (یا آنکھون) سے ٹپکنا۔ تیور اور نظرون سے کسی بات کا ظاہر ہونا ؎ مت فریب سادگی کھا ان سیہ چشمون کا تیر۔ انکی آنکھون سے ٹپکتی ہی بڑی عیارگی۔ بحر ؎ ساغر چھلک رہا ہی جوانی کے جوش کا۔ مستی ٹپک رہی ہی شرارت کی آنکھ سے۔ مومن ؎ آنکھون سے حیا ٹپکے ہی انداز تو دیکھو۔ ہی بوالہوسون پر بھی ستم ناز تو دیکھو۔

آنکھ (یا آنکھون) سے جدا ہونا۔ نمبر (۱) نظر سے غائب ہونا۔ آنکھ کے سامنے نہونا۔ جرات ؎ آنکھون سے جدا کب ہی حقیقت مین لیکن۔ اُسکو تو تصور کی حقیقت نہین معلوم۔ ناسخ ؎ ہی جدا جب سے کہ وہ لخت جگر آنکھون سے۔ بہر تسکین ہین یہان لخت جگر آنکھون مین۔

نمبر (۲) آنکھون سے الگ ہونا۔ برق ؎ کون سے وقت غم ہجر سے گریان نہوا۔ کبھی آنکھون سے جدا گوشۂ دامان نہوا۔ خلیل ؎ کور ہو جاؤنگا جاؤ نہ مرے پاس سے تم۔ آنکھ کے تل نہین آنکھون سے جدا ہوتے ہین۔

آنکھ (یا آنکھون) سے چوب جھاڑنا۔ جب چوٹ آجانے سے آنکھ سُرخ ہوجاتی ہی تو اُسکی دفع کیواسطے عورتین یہ ٹوٹکا کرتی ہین کہ بائین ہاتھ کی چھنگلیا مین سوئی چبھوکر اُسکا لہو آنکھون پر چھڑکتی ہین۔ جانصاحب ؎ چھڑکا ہی لہو سوی سے اُنگلی کو چبھو کے۔ جب چوب گئی آنکھ سے دوبارہ جھڑی چوٹ۔

آنکھ (یا آنکھوں) سے خون ٹپکنا۔ نمبر(۱) غصے مین بھرا ہونا۔ تسلیم ؎ تہ خنجر مآلِ سخت جانی دیکھیے کیا ہو۔ ابھی سے خون اُس قاتل کی آنکھوں سے ٹپکتا ہی۔

نمبر(۲) ایشیائی شاعر بطور مبالغہ کثرت گریہ کی جگہ کہتے ہین کہ روتے روتے آنکھ مین آنسو نہین رہے۔ اور اب لختِ جگر خون ہو ہو کے آنکھوں سے ٹپکتے ہین۔ ؎ آنکھوں سے جاے اشک ٹپکنے لگا لہو۔ آتش جگر کو دل کی مصیبت نے خون کیا۔ غالب ؎ رگون مین دوڑنے پھرنے کے ہم نہین قائل جو آنکھ ہی سے نہ ٹپکا تو پھر لہو کیا ہی۔ نصیب ؎ کیا ہوا گر چشم تر سے خون ٹپک کر رہ گیا۔ بادۂ گلگون کا ساغر تھا چھلک کر رہ گیا۔

اور اس محل پر ٹپکنا کی جگہ رواں اور جاری ہونا۔ بہنا۔ گرنا۔ آنا۔ اور خون کا دریا جاری ہونا اور اسکی مثل مختلف صورتون سے شعرا کہتے ہین۔ مومن ؎ پھر آنکھوں سے خونِ دل بہے ہی۔ پھر سینہ بھی گرم سا ہے ہی۔ آتش ؎ لو لگی ہی تیغ قاتل سے شہادت کا ہی شوق۔ خون ہی زخمون کی طرح آنکھوں سے جاری اندنون۔ وزیر ؎ دم بھی نکلا ساتھ جب آنکھوں سے جاری خون ہوا۔ شہسوار روح کو خونِ روان گلگون ہوا۔ درد ؎ کون سی شب ہی کہ مثل شمع جب کھلتی ہی آنکھ۔ جاے اشک آنکھوں سے اپنی خون گرا کرتا نہین۔ ہوس ؎ آنکھوں سے لہو آنے لگا اشک کی جاگہ۔ نیرنگی الفت نے عجب رنگ نکالا۔ قلق ؎ خون دل آنکھوں سے بہانے لگی۔ نرشِ غم پر پچھاڑین کھانے لگی۔ سودا ؎ دریا مری آنکھوں سے یہ بہتا ہی لہو کا۔ مژگان سے مری پنجۂ مرجان ہی برابر۔

آنکھ (یا آنکھوں) سے دور ہونا۔ دیکھو آنکھوں سے جدا ہونا۔ مومن ؎ دور آنکھ سے اک ذرا نہ ہوتا۔ بھولے سے کبھی جدا نہ ہوتا۔

آنکھ سیدھی ہونا۔ مہربانی کی نظر ہونا۔ بحر ؎ پیسکر سرمہ کیا جب اُن نگاہوں نے مجھے۔ آنکھ سیدھی ہو گئی بگڑے ہوے تیور بنے۔ ناسخ ؎ وہ گئے دن جو ہمیشہ مجھسے سیدھی آنکھ تھی۔ جب نہ تب مین اب تو پاتا ہون نگاہِ یار کج۔

آنکھ سے دیکھ کے کام کرنا۔ دیکھ بھال کے کام کرنا۔ فقرہ۔ آنکھ سے دیکھکر چلو کہین ٹھوکر نہ لگجاے۔ فقرہ۔ صاحبزادے ذرا آنکھ سے دیکھ کے پڑھو یہی لکھا ہی؟

آنکھ (یا آنکھوں) سے دیکھنا۔ بچشم خود دیکھنا۔ سُنی سنائی کی ضد۔ شعور ؎ کانوں سے سنتے ہو تو نہین تمکو اعتبار۔ دیکھو حقیقت آکے مصیبت کی آنکھ سے۔ رند ؎ چشم بد دور آج دیکھا آنکھ سے۔ شہرہ سنتے تھے جمال یار کا۔ نسیم ؎ آنکھوں سے دیکھ لو ستم روزگار کو۔ کچھ پوچھنا ضرور نہین ماجراے گل۔

فائدہ۔ کبھی آنکھ سے یا آنکھوں سے جس کام کے لیے زائد بھی آتا ہی۔ اور مقصود محض دیکھنا ہوتا ہی۔ ناسخ ؎ دیکھتے تھے کل جنھین آنکھوں سے ہم اے غافلو۔ آج اُنکا اپنے کانوں کے لیے افسانہ ہی۔ ؎ جس شی کو دیکھو آنکھ سے خواب و خیال جان۔ بیداری اے وزیر یہان عین خواب ہی۔

آنکھ (یا آنکھوں) سے رومال نہ سرکنا۔ روتے رہنا۔ فقرہ۔ اُنکے رونے کو کیا پوچھتے ہو کسی وقت آنکھوں سے رومال نہین سرکتا۔

اور آنکھوں سے رومال نہ ہٹنا اور آنکھوں پر رومال رہنا اور آستین نہ سرکنا

بھی انہین معنی مین مستعمل ہی۔

آنکھ سے لہو ٹپکنا - تمثیلاً لہو کے آنسوؤن سے رونا۔ **شعور** ؎ لہو کی بوٹیان دیدے ہوئے ہین فرط گریہ سے۔ محبت رنگ لائی آنکھ سے بوٹی ٹپکتی ہی۔

آنکھ سے سلام لینا - آنکھ کے اشارے سے سلام قبول کرنا۔ اور زبان سے جواب سلام نہ دینا۔ یہ محاورہ اکثر متکبر اور مغرور لوگون کی شان مین طعن کے طور پر بولتے ہین کہ وہ ایسے مغرور ہین کہ سلام کے جواب مین زبان نہین ہلائی جاتی ہاتھ نہین اُٹھاتے فقط اشارہ کر دیتے ہین آنکھ سے سلام لیتے ہین۔

آنکھ (یا آنکھون) سے طوفان بپا ہونا - بہت رونا۔ (مبالغۂ شاعرانہ ہی) **وزیر** ؎ آنکھون سے طوفان بپا ہوگیا۔ دیکھتے ہی دیکھتے کیا ہوگیا۔ اور بپا ہونیکی جگہ اُٹھنا بھی انہین معنو مین شعرا کہتے ہین۔

آنکھ (یا آنکھون) سے کبھی دیکھی نہین ہی - یہ جملہ اکثر لڑکیان بہت اُسوقت کہتے ہین کہ وہ کسی چیز کو دیکھکر بیتابی سے اُسکے کھانے یا لینے کی خواہش کرتے ہین۔ مطلب یہ ہوتا ہی کہ بارہا کھا پی چکے ہو اور پھر اسطرح گرے پڑتے ہو کہ گویا آنکھون سے کبھی دیکھی نہین ہی۔

آنکھ (یا آنکھون) سے لہو آنا - بہت رونے کی جگہ مبالغے سے کہا جاتا ہی۔ **وزیر** ؎ ہمیشہ گریہ وزاری رہی کہ خونباری۔ جو اشک تھم گئے تو آنکھ سے لہو آیا۔

آنکھ سے نہ دیکھون - کسی چیز سے نفرت ظاہر کرنے کی جگہ بولتے ہین۔ **گلزار نسیم** ؎ یارب یہی اب مین چاہتا ہون۔ یہ چشمہ بجز آنکھ سے نہ دیکھون۔ **برق** ؎ دیکھون نہ آنکھ سے کبھی پھولون کے ہار کو۔ گلہائے خلد سے لاؤن نثار کو۔

آنکھ (یا آنکھین) شرما جانا - شرم سے نگاہ روبرو نہ ہونا۔ **میر** ؎ ہوی سامنے یون تو ایک ایک کے۔ ہمین سے وہ کچھ آنکھ شرما گئی۔ **جرأت** (واسوخت مین) ؎ آنکھ ورنہ تری ہر ایک سے شرماتی تھی۔ کس کی ہر بات تجھے بات نظر آتی تھی۔ **غافل** ؎ اُسنے گرا ور نظر سے نہین دیکھا تجکو۔ آنکھ آئینے سے پھر کیون تری شرماتی ہی۔

آنکھ (یا آنکھین) قدح کرانا - آنکھ کھلوانا۔

آنکھ کا اندہا گانٹھ کا پورا - بیوقوف مالدار۔ **مسرور** ؎ اک بوسے پر جان وایمان دے آئے ہین ہم اُنکو۔ آنکھ کا اندھا گانٹھ کا پورا ایسا ملیگا کم اُنکو۔ فقرہ - کوی آنکھ کا اندھا گانٹھ کا پورا اُنکے ہتھے چڑھ گیا ہی جبھی آپ چھکے پنجے اُڑاتے ہین۔

آنکھ کا پانی بہ جانا[ع] - بے غیرت ہوجانا۔ فقرہ - لڑکی کچھ تو اپنے پرائے کا لحاظ کر تیری آنکھ کا تو پانی بہ گیا۔ اور بے مروت ہوجانیکے محل پر بھی کہا ہی۔ **بحر** ؎ مرے جسپر نہ چار آنسو بہائے اُسنے مردے پر۔ ہوا ثابت کہ پانی بہگیا چشم مروت کا۔ اسکا استعمال مصدر اصلی یعنی بہنا کے ساتھ نہین ہی۔

آنکھ کا پانی ڈھلجانا[ع] - بے شرم - بیحیا ہوجانا۔ **شعور** ؎ ڈھلگیا آنکھ کا نرگس کی کچھ ایسا پانی۔ ہوگیا کوفت سے شبنم کا کلیجا پانی۔ اور آنکھ کی جگہ دیدہ بھی آتا ہی۔ **جانصاحب** ؎ لڑکی دیدے کا ڈھلگیا پانی۔ حرکتین کرتی ہی نہایت شوخ۔

آنکھ کا پانی مرجانا[ع] - شرم ولحاظ نہ رہنا۔ **مسرور** ؎ مجکو دیکھا تو بولے

[ع] اصل مین یہ سب محاورے عورتون کے مین۔

تو نہ ہوا۔ مرگیا تیری آنکھ کا پانی۔
آنکھ کا پَرْدَہ ۔ نمبر (۱) آنکھ کی جھلّی۔ کیفؔ ؎ خون دل اشک روان
لخت جگر حسرتِ دید۔ ایک اس آنکھ کے پردے مین چھپائین کیا کیا۔
رشکؔ ؎ روزبد مین غیر ظلمت سوجھتا ہی کچھ نہین۔ آنکھ کا ہر پردہ گویا پردۂ
شب ہوگیا۔
نمبر (۲) لحاظ۔ (جو مستورات کو نامحرم سے ہوتا ہی) **ہندی** (آغا حجو صاحب)
؎ اُس سے ہمچشم ہوتی ہی نرگس۔ آنکھ کا پردہ چاہیئے تجکو۔
آنکھ کا پردہ اُٹھا دینا ۔ شرم سے قطع نظر کرنا۔ لحاظ توڑ دینا۔ **مسرور**
؎ اپنے کا پاس ہی نہ پرائے کا کچھ لحاظ۔ تمنے تو بالکل آنکھ کا پردہ اُٹھا دیا
آنکھ کا پردہ اُٹھ جانا ۔ حجاب نہ رہنا۔ **ناصر** ؎ گھورتی ہی گلون کو
کوای نرگس۔ آنکھ کا پردہ اُٹھ گیا کیسا۔ **شعور** ؎ نقاب اُسنے اُٹھا دی
وصل مین اصرار سے میرے۔ مگر یہ آنکھ کا پردہ جو اُٹھ جائے تو مین جانون
آنکھ کا پردہ جاتا رہنا ۔ دیکھو آنکھ کا پردہ اُٹھجانا۔ مصحفی ؎
سامنا اُس سے ہوا تو بھی نگاہین نہ ملین۔ اُٹھ گئے پردے مگر آنکھ کا
پردا نہ گیا۔
آنکھ (یا آنکھون) کا تارا ۔ نمبر (۱) اسکا اطلاق ہی آنکھ کے سیاہ حصے اور
اُس تل پر جو آنکھ کے سیاہ حصے مین ہوتا ہی مگر زیادہ مراد اُسی تل سے لیجاتی ہی۔
بحر ؎ فی الحقیقت دانۂ گنجد چراغ افروز ہی۔ آنکھ کا تارا ہوئی خالِ صنم کی
روشنی۔ ولہ ؎ ماہ رویون کا یہ سر ہی نظارا اندنون۔ چودھوین کا چاند ہر
آنکھونکا تارا اندنون۔
نمبر (۲) بہت پیارا۔ بہت عزیز۔ اولاد۔ محبوب۔ **داغ** ؎ ہم سیہ رو ہین

سوا مردمکِ چشم سے بھی۔ پر جو دیکھے تو کہے آنکھ کا تارا ہمکو۔ **صبا** ؎ ۔
ہوئی تھی جس سے چکاچوند چشم موسے کو۔ ہماری آنکھ کا تارا وہ آفتاب رہا
اسیر ؎ کیا مصفا ہین ترے چہرۂ پُرنور کے تل۔ ماہ و خورشید کی بھی
آنکھون کے یہ تارے ہین۔ **جانصاحب** ؎ ستارا جان کو پیارا جو ہو وہ
مجکو پیارا ہی۔ بس اِی مہر النسا ملکہ مری آنکھونکا تارا ہی۔
آنکھ (یا آنکھون) کا تارا سمجھنا ۔ بہت پیارا سمجھنا۔ **قلق** ؎ نگہ مہر سے
دیکھو جو کبھی تم مجکو۔ آنکھ کا تارا سمجھنے لگین مردم مجکو۔
آنکھ کا (یا آنکھون کے) تل سفید ہونا ۔ پتلیان پتھرا جانا۔ **صبا** ؎ رنگ
لایا ہی انتظار اُنکا۔ آنکھ کا تل سفید زیرہ ہی۔
آنکھ کا جالا ۔ ایک مرض ہی کہ دیدے پر جھلّی آجاتی ہی جسکے سبب سے بینائی
مین نقصان آجاتا ہی اور آجانا۔ ہونا۔ کاٹنا۔ کٹنا۔ پڑنا۔ کے ساتھ مستعمل ہی
ناسخ ؎ میکشی مین روتے روتے مین ہوا بے یار کور۔ نشّے کے ڈورون
کی جا آنکھون مین جالا ہوگیا۔ **رشک** ؎ کیا تجھے دیکھے فلک جالا ہی چشم ماہ
مین۔ دیدۂ خورشید کو فرصت نہین آشوب سے۔ **برق** ؎ جالی کی کُرتی
اُسکی ہی یوسف کا پیرہن۔ کٹ کر ہماری آنکھ سے جالا نکلگیا۔ **میر** ؎ ۔
ہین بعینہ ویسے جون پردہ کرے ہی عندلیب۔ روتے روتے بلکہ میری
آنکھون مین جالے پڑے۔
آنکھ (یا آنکھون) کا جھڑی لگانا ۔ آنسوؤنکا تار نہ ٹوٹنا۔ اور جھڑی لگانا
کی جگہ ساون کی جھڑی لگانا۔ اشکون اور آنسوؤنکی جھڑی لگانا بھی شعرا کہتے ہین
ناسخ ؎ برسات پہ موقوف اگر بادہ کشی ہی۔ کہیئے تو لگا دے ابھی ساون
کی جھڑی آنکھ۔

آنکھ (یا آنکھون) کا حجاب - شرم وحیا- آتش ؎ جا کی ہی تو نے منزل دلمین تو ای صنم- آنکھون کا بھی حجاب یہ ہمسے نہ اب ہے -

آنکھ کا ڈَھلکا - ایک مرض ہی جسمین آنکھ سے پانی جاری رہتا ہی- کیف ؎ ڈھلتی نہین می ساقیِ گلفام نہین ہی- موقوف ہو کسطرح مری آنکھ کا ڈھلکا

آنکھ کا غُبار - ایک کیفیت ہی کہ جس سے نظر مین دھندلاپن آجاتا ہی- صاف نہین معلوم ہوتا- آتش ؎ سرمہ نہ سمجھے جو کہ تری گرد راہ کو- آشوب ہو اُس آنکھ کے اندر غبار ہو-

آنکھ (یا آنکھون) کا کاجَل چُرانا - انتہا کی چالاکی اور عیاری کرنا - شاطر چور کی نسبت مبالغہ ہی جو آنکھون کے سامنے رکھی ہوی چیز چُرا لیجائے اور نگہبان کو خبر نہو- ظفر ؎ یہ طفل اشک ہین وہ بال باندھے چور مژگان پہ کہ آنکھون مین سے کاجل دیکھے تو پیہم چُراتے ہین- بحر ؎ یار کی دزدِ نگہ پر دستبرد ختم ہی- آنکھ کا کاجل چُرا لیجائے ایسا چور ہی- اور آنکھ (یا آنکھون) سے کاجل چرانا بھی ہی- بحر ؎ دزدی جو کوی سیکھے اُس آفت کی آنکھ سے- کاجل چرائے مہر قیامت کی آنکھ سے- میر ؎ جنس دل مفت ہی سینے مین عجب کیا ہی جو لی- غمزے دہ دزد ہین آنکھون سے چُرالین کاجل-

آنکھ کا لحاظ - وہ فطرتی حجاب اور حیا جو باعصمت عورت کو مرد سے ہوتی ہی اگرچہ مَحرَم ہی کیون نہو- جیسے کہتے ہین کہ بہو بیٹیون کو اپنے باپ بھائی سے بھی آنکھ کا لحاظ چاہیئے - فقرہ - بیٹا تمسے چھپنے کا کون موقع ہی فقط آنکھ کا لحاظ ہی (عو) قلق ؎ کیا وصف چشم یار کرون اُسکے سامنے - نرگس سے ہی مجھے فقط اک آنکھ کا لحاظ-

آنکھ (یا آنکھون) کا لہو کی بوٹی ہونا - روتے روتے یا آشوب یا غصے کی حالت مین آنکھونکا نہایت سُرخ ہونا - میر نواب موزون ؎ خون رونیکی ہمنے ایسی خو کی- آنکھین ہوئین بوٹیان لہو کی-

آنکھ (یا آنکھون) کا ناسُور ہوجانا - برابر آنسو جاری رہنا- خلیل ؎ اشکباری کے سبب ناسور آنکھین ہوگئین- غار پڑ جاتے ہین جس جا پر گزار آب ہو

آنکھ کان سے دُرُست ہی - جس حیوان مین گھوڑے وغیرہ کی مثل ظاہرا کوئی عیب نہو اُسے کہتے ہین کہ آنکھ کان سے درست ہی-

آنکھ کَڑِی پڑنا - غصے سے دیکھنا - ناسخ ؎ سودا جو تری زلف پہ اپنا ہی مجکو- ہر حلقۂ زنجیر کی پڑتی ہی کڑی آنکھ - وزیر ؎ زلف کیطرح سے زنجیر ہوئی جاتی ہی نرم - پڑتی ہی جوشِ جنون مین یہ کڑی میری آنکھ-

آنکھ کَڑِی ڈالنا - غصے سے دیکھنا- رند ؎ عکس ہی تیرا جو ہی تیرے مقابل دیر سے- ڈالتا ہی کیون کڑی آئینے پر ہر بار آنکھ -

آنکھ ہونا یا رہنا - (کسی چیز پر) کسی طرف دہیان لگا ہونا- رند ؎ سرِ تہ خنجر تھا آنکھین تھین رُخ جلاد پر- محو تھے اللہ اکبر کیا دم تکبیر ہم- میر ؎ گرد جب اُٹھتی ہی اک حسرت سے رہجاتے ہین دیکھ - وحشیان دشت کی آنکھ اُس شکار افگن پہ ہی-

اور آنکھ یا آنکھین کسیطرف ہونا یا رہنا بھی اسی جگہ کہتے ہین - ناسخ ؎ - جنبش لب کیطرف اغیار کی رہتی ہی آنکھ - کان ہین اُسکے کرون کیونکر مین باتین راز کی - آتش ؎ گردن سے چاہتے ہین یہی ہم گناہگار - مُنہ سوے قبلہ آنکھین ہون جلاد کیطرف -

آنکھ (یا آنکھین) کھٹکنا - آنکھونمین آشوب سے یا کسی چیز کے پڑجانے سے چبھن اور درد ہونا- ناصر ؎ خدا دشمن سے دشمن کو بھی دکھلائے نہ یہ صدمہ

کھٹکتی ہی جب اپنی آنکھ دلبر تیر پڑتے ہین-

آنکھ کھُلنا - نمبر(۱) جاگنا - مصحفی ؎ شب قصد تھا کہ پھینکون مین اُس بام پر کمند - کمبخت میری آنکھ نہ پچھلے پہر کھُلی - ظفر ؎ وصل کی شب بھی رہا دھڑکا جور روز ہجر کا - دمبدم آنکھ اپنی ای رشک قمر کھلجایگی - جرات ؎ شب خواب مین جو اُسکے وہن سے دہن لگا - کھُلتے ہی آنکھ کانپنے سارا بدن لگا -

نمبر(۲) حقیقت حال ظاہر ہوجانا - بصیرت پیدا ہونا - ؎ ای درد جسکی آنکھ کھلی اِس جہان مین - شبنم کیطرح جان کو اپنی وہ رو گیا - بحر ؎ - خواب غفلت ہی تماشا ہے جہان کچھ بھی نہین - کھلگئی آنکھ تو فرماؤ گے ہان کچھ بھی نہین - ظفر ؎ غفلت سے آنکھ تیری جبدم کھلیگی غافل - جتنے ہین یہ تماشے دنیا کے خواب ہونگے -

نمبر(۳ طش) پیدا ہونا - دنیا کی ہوا لگنا - ؎ مانند حباب آنکھ تو ای درد کھلی تھی کھینچا نہ پر اس بحر مین عرصہ کوئی دم کا - اسیر ؎ کم تر رہے نہین مری ہستی جب کھُلی آنکھ مین تمام ہوا -

نمبر(۴) بعض حیوانات کے بچّون کی آنکھین کھُلنا - (روز پیدایش سے کئی دن کے بعد آنکھین کھُلتی ہین) آتش ؎ آشیانہ نہ قفس مین نہ چمن یاد آیا - آنکھ کھُلنے بھی نہ پائی تھی کہ صیاد آیا -

نمبر(۵) ہوش آجانا - غشی اور بیخودی کی کیفیت دور ہوجانا - صبا ؎ - کھُلجاے اپنی آنکھ معطر دماغ ہو - غش مین جو وہ پری ہمین آکر سنگھاے زلف - قلق ؎ ہوگئی دور بیخودی اُسکی - یک بیک آنکھ کھلگئی اُسکی -

نمبر(۶) سن تمیز کو پہنچنا - عاقل بالغ ہونا - فقرہ - ابھی تو بچّہ ہی جب آنکھ کھلیگی تو خود گھر کا کام سنبھال لیگا -

آنکھ (یا آنکھین) کھولکر دیکھنا - نمبر(۱) ہوش مین آکر دیکھنا - قلق ؎ کھولکر آنکھ دیکھتا کیا ہی - نہ وہ تختہ ہی نے وہ دریا ہی -

نمبر(۲) پیدا ہوتے ہی دیکھنا - آتش ؎ پیدا ہوا ہون عشق رُخ یار کے لیے دیکھا ہی آنکھ کھولکے دیدار آفتاب - ظفر ؎ نرگس نے آنکھ کھولکے دیکھا چمن مین کیا - دو دن ہوائیان کی یہ بیمار کھا گئی -

نمبر(۳) غور سے دیکھنا - دھیان کرکے دیکھنا - مصحفی ؎ دیکھے جو آنکھ کھولکے غافل تو جان لے - ہستی تری برنگ شرر ہی بھی اور نہین - سوز ؎ ای غنچہ آنکھ کھولکے ٹک تو چمن کو دیکھ - جمعیت دلی یہ تری پھول ہنس چلے - ظفر ؎ پردۂ غفلت اپنے اُٹھاکر مردم بینا آنکھون سے - کھولکے آنکھین دیکھتے ہین کچھ اور تماشا آنکھون سے -

آنکھ کھولنا - (حقیقی معنی کی مثال) ناسخ ؎ تو ہی ایسا چاند کا ٹکڑا کہ تیری دید کو - آنکھ اپنی ڈنکو بھی ہر ایک اختر کھولدے -

نمبر(۲) جاگنا - بحر ؎ کھولی نہ آنکھ طالع خفتہ نے ایکدن - نالون نے ساری عمر جگایا تو کیا ہوا - آتش ؎ خواب مین مجکو خیال نرگس مستانہ تھا - آنکھ کھولی تو لبالب عمر کا پیمانہ تھا -

نمبر(۳) غش یا بیماری سے افاقہ ہونا - سوز ؎ ای مرے دل تو کیون پڑا ہی نڈھال - آنکھ تو کھول چونک میرے لال - قلق ؎ عین غفلت مین کھولدین آنکھین - یار کو ڈھونڈنے لگین آنکھین -

نمبر(۴ طش) پیدا ہونا - دنیا کی ہوا لگنا - ؎ نرگس کی روش آنکھ ظفر ہمنے جو کھولی اُس گل کے سوا گلشن ہستی مین نہ سوجھا -

نمبر(۵) ہوشیار اور خبردار ہونا - برق ؎ پاؤن دار امتحان مین رکھ سنبھلکر

آنکھ کھول - سر کے بھل گرتے ہوئے دیکھا ہی سر انداز کو - **نسیم** ۵ کہانتک کروٹین بدلا کریگا خواب ہستی مین - ذرا کھول آنکھ او غافل کہ دم بھر مین سویرا ہی -
نمبر (۲) ہوش سنبھالنا - سن شعور کو پہنچنا - فقرہ - ہمنے تو جب سے آنکھ کھولی رنج و غم کے سوا کچھ نہ دیکھا -
ڈاکٹر یا کحال آنکھ کے مرض کا علاج کرتے ہین اُسکو بھی آنکھ کھولنا کہتے ہین -

آنکھ (یا آنکھون) کے اشارے پر چلنا - نہایت مطیع ہونا - اشارے پر تعمیل حکم کرنا - فقرہ - عجب سعادتمند لڑکا ہی کہ مان باپ کی آنکھ کے اشارے پر چلتا ہی -

آنکھ کی بدی بھون کے آگے یا آنکھ کی بُرائی بھون سے عزیز دوست کی بُرائی عزیز دوست کے سامنے - **بیخود** ۵ یہ مثل وہ ہی بدی آنکھ کی بھون کے آگے - مجھسے کرتی ہین شکایت تری ای یار آنکھین - **خلیل** ۵ آسمان سے یار کا شکوہ کبھی ای دل نہ کر - آنکھ کا بھون سے گلہ ایسی خطا اچھی نہین -

آنکھ کی پتلی بنانا - نہایت عزیز رکھنا - **غافل** ۵ وہ بت ہی تو کہ آنکھ کی پتلی بنایئے - آنکھون کے ڈورے ہون ترے زنار کے لیے -

آنکھ کی ٹھنڈک - عزیز دوست یا کوئی پیارا جسکو دیکھکر آنکھین ٹھنڈی ہون جی کو چین آجاے - **مسرور** ۵ آنکھین جلتی ہین تب فرقت سے - آ مری آنکھ کی ٹھنڈک آجا -

آنکھ کی حیا - دیکھو آنکھ کا لحاظ - **نسیم** ۵ آج حیا آنکھ کی کچھ اور ہی - چلبنے والا کوئی پیدا کیا - **صبا** ۵ پھر کہان آنکھ کی یہ چتون چند روز ہی حجاب دید کے قابل ہی آنکھونکی حیا دو چار دن -

آنکھ (یا آنکھون) کی سیل[ع] - نمبر (۱) آنکھ کی تری - ۵ غمسے ہوئے ہین بال ہمارے سفید تجر - سر کو پھپوندی لگ گئی آنکھونکی سیل سے - **سودا** ۵ موج آتش ہی سیل آنکھونکی - شاید اس دلکا آبلہ پھوٹا -
نمبر (۲) مروت - پاس محبت - فقرہ - آدمی کیا اُنسے امید رکھے نہ اُنکی آنکھون سیل ہی نہ طبیعت مین میل -

آنکھ کی کیچڑ - وہ کثافت جو آنکھ کے گوشون مین جمع ہوجاتی ہی -

آنکھ (یا آنکھون) کی گردش - آنکھونکی جلت پھرت - نگاہون کا چار طرف پھرنا - **ظفر** ۵ آنکھ کی گردش سے کیا چرخ برین چکر مین ہی - بھونکی بھی بھونچال سے ساری زمین چکر مین ہی - **برق** ۵ آنکھونکی گردشون سے یہ جوہر عیان ہوئے - تیغ نگاہ یار بھی چڑہتی ہی سان پر -

آنکھ کی مرّوت - مُنہ دیکھی مروت - **داغ** ۵ بھری محفل مین غیرون سے اشارے یون مرے آگے - مروت آنکھ کی ای بے مروت ایسی ہوتی ہی - فقرہ - پیام سے مطلب نکلے گا تم خود ہی سامنے جاؤ شاید آنکھ کی مروت کچھ کام دیجاے -

آنکھ (یا آنکھین) گاڑنا یا گڑونا - نظر جمانا - اور اسیکا لازم آنکھ یا آنکھین گڑنا - نظر جمنا - **میر** ۵ رخسار اُسکے ہاے رے جب دیکھتے ہین ہم - آتا ہی جی مین آنکھون کو اُنمین گڑ دیئے - **ناسخ** ۵ بھلا ہی کیا پاے نگہ سارے بدن پر - ہی کیا ہی صفای کہ کسی جا نہ گڑی آنکھ -
مولف کے نزدیک متعدی کیصورت مین آنکھ جمانا اور لازم کیصورت مین آنکھ جمنا زیادہ فصیح ہی - مگر صحت و جواز مین کوئی تامل نہین ہی -

[ع] میل کے وزن پر -

آنکھ (یا آنکھین) گلابی ہونا - بیشتر جاگنے کے خمار اور نشے کی حالت مین اور کبھی آشوب یا کسی صدمے سے آنکھو مین ہلکی ہلکی سرخی پیدا ہو جانے کے وقت کہتے ہین - داغ ؎ مردم دیدہ تک شرابی ہو - آنکھ پیدا ہو تو گلابی ہو - شعور ؎ ہین نہ مانو نگاہین رات کو تم جاگے ہو - صاف دیتی ہین گواہی یہ گلابی آنکھین -

آنکھ لجانا - شرمانا - جھینپنا - ناصر ؎ وصل کی شب بوسہ لینے کا جو ہم کرتے ہین قصد - آنکھ اُس گل کی لجاتی ہے لجالو کیطرح - جان صاحب ؎ گل پھلا کر باغ سے کیا کوئی آئی ای نسیم - کیون لجائی آنکھ اس نرگس کی کیون محجوب ہے -

آنکھ لجائی دُہی پر آئی - یہ مثل وہان بولتے ہین جب کہین سے نسبت آنیکے وقت لڑکی کے وارث اور عزیز لڑکے کے عزیزون کے سامنے شرم سے سر جھکا لیتے ہین جس سے رضامندی ظاہر ہوتی ہے -

آنکھ (یا آنکھین) لڑانا - نمبر (۱) آنکھین ملانا - چار آنکھین کرنا - آتش ؎ آنکھ آئینے سے تمنے جو لڑائی ہوتی - رات بھر میری طرح نیند نہ آئی ہوتی - بحر ؎ جان دو بھر ہے کسے کون لڑائے آنکھین - برچھیان اُسکی نگاہین ہین تو خنجر پلکین -

نمبر (۲) گھورنا - تاکنا - ٹکٹکی باندھکر دیکھنا - منیر ؎ جی بھر کے برق طور سے آنکھین لڑائین گے - لڑ بھڑ کے سرمہ لینگے تری خاک در سے ہم - مصحفی ؎ سب آسمان سے تارے آنکھین لگے لڑانے - نرگس کا جب گلے مین اُس مہ نے ہار ڈالا -

نمبر (۳) عاشق ہونا - فریفتہ ہونا - میر ؎ دل کو کھینچے ہے جتنک انجم - آنکھ ہمنے کہان لڑائی ہے - ؎ نہ تو بیٹھے بٹھائے خراب ای مومن - لڑا نہ اُس بتِ خانہ خراب سے آنکھین - ناسخ ؎ جسنے آنکھ آپ سے لڑائی ہے - اُس سے اک خلق سے لڑائی ہے - مصحفی ؎ آنکھین اک بت سے لڑا بیٹھے ہین ہم - اندنون پھر جی چلا بیٹھے ہین ہم - میر ؎ تمنے تو ادہر دیکھنے کی کھائی ہے سوگند - اب ہم بھی لڑا بیٹھتے ہین آنکھ کسی سے -

نمبر (۴) ایک کھیل ہے کہ دو لڑکے آپسمین شرط بدکر آنکھ سے آنکھ مقابل کرتے ہین جسکی آنکھ جھپک جاتی ہے وہ ہار جاتا ہے - مصحفی ؎ جوانی مین چھٹے کیا اُس سے عادت شوخ چشمی کی - کہ بچپن مین بھی کھیلا کھیل تو آنکھین لڑانے کا -

نمبر (۵) مقابلہ کرنا - ہمچشمی کرنا - رند ؎ دہانِ یار حاضر ہے اگر پستے کو دعوے ہو - لڑا لین آنکھین ہمچشمی اگر بادام کرتے ہین - نصیر ؎ آنکھین نہ لڑا اُس گلِ خوبی سے کہ تجھ مین - کیا شاخ ہے ای نرگسِ بیمار گلستان - آتش ؎ لڑانے آئے تھے آنکھین غزال چین و ختن - شکست آنکو تری چشم سرمہ سانے دی -

نمبر (۶) لگاوٹ سے دیکھنا - لبھانا - مصحفی ؎ اکدم مین بھلائے سب دکھ درد زمانے کے - سو جان سے مین صدقے اس آنکھ لڑانے کے - میر ؎ آنکھین لڑا لڑا کر کب تک لگا رکھینگے - اس پردے ہی مین خوبان ہمکو سُلا رکھینگے - جرأت ؎ آنکھین لڑا کے پہلے پھر مُنھ چھپا لیا ہے - کس کس ادا سے اُسنے دلکو لبھا لیا ہے - نصیر ؎ لڑائی آنکھ دوپٹے کی اوٹ غیرون سے - نگاہ کیجیو اُس مہ جبین کے پردے پر -

آنکھ (یا آنکھین) اٹکنا - نمبر (۱) شیفتہ ہونا - ؎ کیا پردہ نشین ہے کوئی روتے ہو جو چھپکر - بتلاؤ تو یہ کس سے خلیل آنکھ لڑی ہے - ؎ اسطرح سے

یک لخت جو آنسو نہین تھمتے - معلوم ہوا درد کہین آنکھ لڑی ہی - **مصحفی**؎
ہی یہ وہ درد کہ جس درد کا چارا ہی نہین - وان لڑی آنکھ جہان اپنا گزارا
ہی نہین -

نمبر (۲) آنکھین چار ہونا - مقابل ہونا - **صبا**؎ آنکھ لڑتے ہی ہوے
آپکے تیور میلے - دیکھیئے گر گئی گھونگٹ صف مژگان ہمسے - **بحر**؎
آنکھ لڑتے ہی جگر پر گھاؤ کاری لگ گیا - سرمے کی تحریر مین دیکھی برش
ساطور کی -

نمبر (۳) شوق کی نظر سے دیکھنا - رغبت سے دیکھنا - (کسی چیز کو) **مصحفی**
؎ گو حسن پرستی کا انکار تو کرتا ہی - آئینے سے پر تیری کچھ آنکھ تو لڑتی ہی -
برق؎ آگے وہ چاند سی تصویر کھڑی رہتی ہی - آنکھ تارون سے شب
غم مین لڑی رہتی ہی -

آنکھ لگا - آنکھ لگی - وہ مرد اور وہ عورت جنمین باہم ناجائز تعلق ہو
اور اُسکو کبھی آنکھ لگا مردوا اور آنکھ لگی عورت بھی کہتے ہین - **جانصاحب**
؎ گو آنکھ لگا مردوا تھا چھوٹی کا دیور - کنبے مین مرے جا کے بڑا
نام کر آیا -

آنکھ لگانا - نمبر (۱) آشنائی کرنا - عاشق ہونا - ؎ چشمک جیون نہی
نگاہین جاوہ کی تیری شعر ہین - تیر عبث لگ رہے ہی ہمسے آنکھ کہین تو لگائی ہی -
جرات؎ کیا لڑائی آنکھ تو نے بھی کسی سے ای میان - اشک کیون تیرے
گلے کا ہار ہی کہہ تو سہی -

نمبر (۲) سونا - **داغ**؎ رات بھر ہجر مین جاگا ہون ای داور حشر -
حال دل کوئی گھڑی آنکھ لگا لون تو کہون -

نمبر (۳) کسی چیز سے آنکھ وصل رکھنا - **نصیر**؎ نہین ہی شیفتہ در پردہ
تجھپہ غیر تو کیون - لگائی آنکھ ترے شہ نشین کے پردے پر -

نمبر (۴) تاک مین ہونا - **انشا**؎ بنے دو برج سونیکے یہان ہین -
کسوٹی کے کلس اُنپر عیان ہین - غلط فہمی تھی کہنا یہ بڑی بات - عبث حنا ریزی
ہوئی ناحق کو اوقات - یہ کہنا تھا کہ دو سونیکے تھکے - لگائے آنکھ جن پر
تھے اُچکے -

آنکھ لگنا - نمبر (۱) آشنائی ہونا - عشق و محبت ہونا - **جانصاحب**؎
رنڈی کسی شرابی سے تیری لگے گی آنکھ - تعبیر حسن جو خواب ہی دیکھا
شراب کا - **نصیر**؎ تو برقع مینا مین ہی کیونکر نہ یہ تاکے - ای دختر رز تجھسے
تہ ساغر کی لگی آنکھ - **رند**؎ فرقت کی رات آنکھ نہ دم بھر ذرا لگی - کیسی بُری
گھڑی تھی جو آنکھ ای خدا لگی -

نمبر (۲) سونا - نیند آجانا - **نصیر**؎ دیکھا ہی ترے تکمۂ الماس کو شاید -
تا صبح نہین شام سے اختر کی لگی آنکھ - **وزیر**؎ یاد مژگان مین مری آنکھ لگ
جاتی ہی - لوگ سچ کہتے ہین سولی پہ بھی نیند آتی ہی -

فائدہ - نمبر ا و نمبر ۲ کے معنونمین اساتذہ نے جمع کے ساتھ بھی کہا ہی مگر اب
متروک ہی - **میر**؎ عشق مین جی کو صبر و تاب کہان - اُس سے آنکھین لگین
تو خواب کہان - **سوز**؎ لگی بھی ہین کسو سے اب تلک آنکھین تری پیارے
تڑپنا لوٹنا راتون کی بیداری کو کیا جانے - **جرات**؎ لو مبارک ہو تمہین آنکھین
تمہاری بھی لگین - تم بھی اب رونے لگے دو دو پہر اچھا ہوا - **میر**؎
جان دی یارون نے تب آنکھین لگین - کن نے پایا آہ یان آرام مس -

نمبر (۳) کسی چیز سے آنکھ وصل ہونا - **جرات**؎ ہاے وہ دن کہ جو سنکر سن دیوار

ہمین - شوخ سی آنکھ بس اک رہتی تھی روزن سے لگی -

نمبر(۴) انتظار کرنے اور راہ دیکھنے کیجگہ - **نکہت** ؎ وہ گھر کو سدھارا ہی تو تا شام سحر سے - جون حلقۂ در آنکھ لگی رہتی ہی در سے -

نمبر(۵) آسرا ہونا - **مصحفی** ؎ ہی آس تو بس خدا ہی کی ہی - آنکھ اپنی اُسی طرف لگی ہی -

آنکھ للچای ہوی پڑنا - چاہت سے دیکھنا - **جرات** ؎ ہی غضب اپنی طبیعت اُس پہ ہی آئی ہوی - جس پہ پڑتی ہی ہراک کی آنکھ للچائی ہوی - **غافل** ؎ آنکھ للچائی ہوئی پڑتی ہی جسپر میری - عشق اُسپر مرا اظہار ہوا چاہتا ہی -

آنکھ مارنا - پلک جھپکانا - **مصحفی** ؎ انداز کچھ نرالے ہین اُنکے شکار کے آہو پہ پھیرتے ہین چُھری آنکھ مار کے -

اشارہ کرنا مختلف اغراض کے لیے مختلف حالتون مین مثلاً نمبر(۱) طعن سے - **رند** ؎ جان قربان ان اشارون کے ہلا ابرو کو تو - صدقے اس چشمک زنی کے بے تکلف مار آنکھ - **نصیر** ؎ حلقہ بگوش ابرو جب ہو ہلال اُسکا - اختر یہ آنکھ مارے کیونکر نہ خال اُسکا -

نمبر(۲) کسی کام سے باز رکھنے کو - **قلق** ؎ بولی وہ آنکھ مار کر چپ رہ - کہنے دے اسکو پر نہ تو کچھ کہہ - فقرہ - وہ تو چلنے کو راضی تھے مگر رقیب ظالم نے آنکھ ماردی -

نمبر(۳) اشتعالک کیواسطے اُبھار دینے کی غرض سے - **میر** ؎ مت آنکھ ہمین دیکھکے یون مار دیا کر - غمزے ہین بلا انکو نہ سنکار دیا کر -

نمبر(۴) متوجہ کرنے کو - **مصحفی** ؎ ترا تحتا ڈر کہ نہ دیکھا اُسے بہت شب وصل ستارۂ سحری مجکو آنکھ مار رہا - مگر اس محل پر اب اسکا استعمال نہین ہی

آنکھ مچولا - لڑکونکا ایک کھیل ہی کہ ایک لڑکے کی آنکھین بند کرکے اور سب لڑکے چھپ جاتے ہین پھر وہ آنکھین کھولکے ڈھونڈتا پھرتا ہی جسے پاکر چھو لیتا ہی اُسکو آنکھ بند کرکے بیٹھنا پڑتا ہی - **رشک** ؎ چار آنکھ ہونا ہی اُسے مدِ نظر ہی - کھیلو نمین وہان آنکھ مچولا نظر آیا - **ولہ** ؎ کھیل اپنا ہی اگر موت کرے آنکھین بند - سچ ہی اہل نظر آنکھ مچولا ہی یہی - **ہلال** ؎ موت آنکھین مری کرتی ہی بند آپ نہ چھپیے - یہ کھیل نہین آنکھ مچولا نہ سمجھیے - **انشا** نے آنکھ مچول بھی کہا ہی - ؎ ہی تب مزہ کہ آنکھ مچول کے کھیل مین - ہمسن کئی ہون لڑکے پری اُس صنم کے ساتھ - دالان مین ہر ایک کو دوڑائے اور بجھے - چپکے سے یون کہے تو لپٹ رہو تھم کے ساتھ - پھر چور چور کہکے پکڑ لے جو میرا ہاتھ - دے مُنہ سے مُنہ ملا وہین لطف و کرم کے ساتھ - اور دلّی مین آنکھ مچولی[ع] کہتے ہین - **داغ** ؎ غیر کو گھر مین چھپایا مری آنکھین ڈھانکین کھیل یہ آنکھ مچولی کا نرالا دیکھا

[ع] بچون کا ایک کھیل ہی جسمین ایک بچہ دای بنکر بیٹھ جاتا ہی اور وہ ایک لڑکے کی آنکھین بند کرلیتا ہی جب باقی سب لڑکے چھپ جاتے ہین تو یہ دائی اس بچّے کی آنکھین کھولدیتی ہی اور یہ ہر ایک کو چھوتا پھرتا ہی جسکو یہ پکڑ لیتا ہی وہ چور بنجاتا ہی اور پھر اُسکی آنکھین بند کیجاتی ہین اگر سب بچے باری باری سے آکر دائی کو چھو لین اور چور کے ہاتھ کوی بچہ نہ آئے تو وہی چور رہتا ہی جب یہ چور پکڑنے کو جاتا ہی تو ہر ایک بچہ اپنے داؤن گھات سے آ جاتا ہی اور دائی کو یہ کہکر چھوتا جاتا ہی کہ ”دائی دائی تیرے ساتون بھائی“ وہ اگر سات دفعہ ایک ہی بچہ چور بنا رہے اور کوی اُسکے ہاتھ نہ آئے تو اُسکی ٹانگ باندھی جاتی ہی اور وہ ایک کنڈل مین بُڑھیا بنا کر اور ایک لکڑی ہاتھ مین دیکر بٹھایا جاتا ہی یہ بُڑھیا پانی بھرنے جاتی ہی لڑکے اسکے گھر مین تھوک دیتے ہین یہ اُنکو لکڑی سے مارتی ہی وہ ہاتھ نہین آتے اگر اس حالت مین بھی اپنے کُنڈل کے اندر یہ بُڑھیا کسی کو چھو لے تو وہ چور بنجاے اور یہ اُس عذاب سے بچ جاے اسکے بعد پھر نئے سرے سے کھیل شروع ہوتا ہی - اسے لڑکے لڑکیان کھیلتے ہین فارس مین بھی یہ کھیل اسیطرح کھیلا جاتا ہی صرف نام کا فرق ہی یہان آنکھ مچولی یا آنکھ مچول کہتے ہین وہان سر ملک و چشم بندک کہتے ہین (ارمغان)

آنکھ (یا آنکھین) ملانا- نمبر(۱) نظر ملانا- نگاہ سامنے کرنا- ڈہٹائی سے دیکھنا- **انشا** ٹک آنکھ ملاتے ہی کیا کام ہمارا- تس پر یہ غضب پوچھتے ہو نام ہمارا- **ظفر** اُسکے کوچے مین کہان ایسی ٹھکانے کی جگہ- کہ جہان ہمکو ملے آنکھ ملانے کی جگہ- **جرأت** بن بلائے گئے گھر غیر کے تم مین جو کہا- جو چلن آپکا جانان نہوا تھا سو ہوا- تو ڈہٹائی سے وہ کیا آنکھ ملا کہنے لگا- کیا اجارا ہی ترا ہان نہوا تھا سو ہوا-

نمبر(۲) مقابلہ کرنا- ہمچشمی کرنا- **قلق** ساحری تاب کیا جو آنکھ ملائے چشم ہاروت جن سے آنکھ چرائے- **صبا** اے جنون اب ہی تو رہین چل اب زندان سے- آنکھ دکھین تو ملاتے ہین نگہبان کیونکر- **اسیر** ہی رُعب سے زہرہ ملک الموت کا پانی- کیا آنکھ ملائے ترے جانباز سے کوئی-

نمبر(۳) اشارے کرنا- رمز اور کنائے کرنا- **جرأت** دیکھنا ہمکو تو پھر آنکھ ملانا سب سے- دھڑکے کیونکر نہ مرا ایسے اشارات سے دل- اب اس محل پر استعمال نہین ہی-

نمبر(۴) متوجہ ہونا- مخاطب ہونا- **نسیم** کھڑے کب سے ہم سر راہ ہین کہین مرچکین کہ تباہ ہین- ہدفِ خدنگ نگاہ ہین ذرا آنکھ ادہر بھی ملائیے- **داغ** جو دیکھتا ہی اُسکو مجھے دیکھتا نہین- دنیا مین کون آنکھ ملائے غریب سے-

آنکھ مَلنا- سوتے سے اُٹھکر نیند کا غلبہ دور کرنیکو ہتھیلی سے آنکھ ملتے ہین یا خلش سوزش اور خارش سے- **گلزار نسیم** منہ دہونے جو آنکھ ملتی آئی- پر آب وہ چشم حوض پائی- **مصحفی** نظارہ باز گل کے اُڑا لیگئے مزے نرگس چمن مین آنکھ ہی ملتی ہی ابتلک- **میر** نظر اُٹھتی نہین کہ جب خوبان سوتے سے اُٹھکے آنکھ ملتے ہین-

آنکھ مِلنا- آنکھین چار ہونا- نظر سے نظر ملنا- **عاشق** ہمکو کالے سے سوا وہ مار کاکل ہوگیا- آنکھ ملتے ہی چراغ زندگی گل ہوگیا- **داغ** دو بدو یون ہی میکشی کا مزہ- جام سے لب ملے تو یار سے آنکھ-

آنکھ مُند پلّے- کُتّے کے بچے جنکی آنکھ نہ کُھلی ہو- اور بعض اہل لکھنؤ سے حرامی بچّون کے معنون مین بھی سُنا گیا ہی- زبانون پر الف مقصورہ کے ساتھ بھی ہی-

آنکھ (یا آنکھین) مُند جانا- نمبر(۱) آنکھین بند ہوجانا- **جرأت** محشر بھی ہونے آیا پر آنکھین نہ یہ مُندین- ظالم کہین جگہ بھی ہی اس انتظار کو-

نمبر(۲) مرجانا- **مصحفی** مُند گئین آنکھین مری راہ ہی تکتے تکتے- لیک وہ شوخ ستمگر نہ ادہر سے نکلا- **میر** پھرتے پھرتے عاقبت آنکھین ہماری مُند گئین- سو گئے بیہوش تھے ہم راہ کے ہارے ہوئے-

نمبر(۳) سوجانا- **مومن** مُندی جاتی ہین آنکھین بسکہ شبہاے جدائی مین سحر تک شام سے خوابیدہ طالع نے جگایا ہی-

نمبر(۴) روشنی کی تاب نہ لانا- **غافل** اگر جھلکیگی وان بجلی رخ پُر نور کی ترے صف محشر مین بھی مُند جائینگی آنکھین ہزارون کی-

اب مُند جانا متروک ہی اسکی جگہ بند ہوجانا کہتے ہین-

آنکھ مُندی- کنواری لڑکی- دنیا کے نیک بد سے بیخبر- بیگمات کی زبان ہی- اور زیادہ الف مقصورہ کے ساتھ ہی مگر چونکہ در اصل آنکھ ہی ہی اسلیے یہان لکھا گیا- **جان صاحب** آنکھ مُندی اُٹھا دُون باجی تو گنا ہون سے بچون-

کھولکر آنکھیں جو دیکھا او ہی دنیا خواب ہی۔

آنکھ مُندی اندھیرا پاک - مثل - آنکھ بند ہوتے ہی اندھیرا چھا جاتا ہی یعنی زندگی ہی تک یہ ساری باتین ہین مرنیکے بعد دنیا اندھیر اور ہیچ ہی۔ میر ؎ مُندگئی آنکھ ہی اندھیرا پاک - روشنی ہی سویان مرے دم سے۔ مصحفی ؎ زندگی کے بعد سب کچھ خاک ہی۔ مُندگئی جب آنکھ اندھیرا پاک ہی۔

آنکھ موچی دھپ - بازاری لڑکونکا ایک کھیل ہی کہ ایک لڑکے کی آنکھین بندکرکے اور لڑکے باری باری سے اُسکے چپت لگاتے ہین پھر اُسکی آنکھین کھولکر اُس سے پوچھتے ہین کہ بتاؤ کسنے پہلے چپت لگای اگر اُسنے ٹھیک بتادیا تو وہ لڑکا چور ہوجاتا ہی اور جب تک ٹھیک نہ بتاے اُسیکے چپتین لگاتے ہین۔

آنکھ (یا آنکھین) موندکے کوئی کام کرنا - دیکھو آنکھ یا آنکھین بندکرکے کوئی کام کرنا - سودا ؎ تنکا اگر کہین پڑا دیکھے ہی گھاس کا۔ چگنے کو آنکھ موندکے دیتا ہی مُنہ پسار۔

یہ قدما کی زبان ہی اگرچہ ایک جگہ رشک نے بھی کہا ہی جنکا شمار قدما مین نہین ہوسکتا لیکن اب متروک ہی ؎ ای رشک عدم کو چلو اب موندکے آنکھین پائی خس و خاشاک سے یہ راہ سفر صاف۔

آنکھ (یا آنکھین) موندلینا - نمبر(۱) آنکھین بندکرلینا - گلزار نسیم ؎ موند آنکھ کہا تو موندلی آنکھ۔ کھول آنکھ کہا تو کھولدی آنکھ۔ میر ؎ موندرکھنا آنکھونکا ہستی مین عین دید ہی۔ کچھ نہین آتا نظر جب آنکھ کھوے ہی حباب۔

نمبر(۲) بے التفاتی اور قطع نظر کرنیکی جگہ - میر ؎ زندگی ہوتی ہی اپنی غمکے مارے دیکھیے - موندلین آنکھین ادہر سے تمنے پیارے دیکھیے - سودا ؎ تماشے سے غرض اس بیوفا کے - جنہون نے موندلین آنکھین وہ ہین مرد۔

نمبر(۳) تصور باندہنے اور مراقبہ کرنیکی جگہ - ؎ عین ہستی مین ہین دید فنا ہی انشا آنکھ جب موندتے ہین سیر عدم کرتے ہین - سوز ؎ بلبل نے جسکا جلوہ جاکر چمن مین دیکھا - وہ آنکھ موند اپنی ہم من ہی من مین دیکھا۔

نمبر(۴) شرم و حیا کی جگہ - انشا ؎ آنکھین نرگس نے موندلین جھٹ - چہرے پہ کیا صبا نے گھونگھٹ۔

نمبر(۵) مرجانے سے کنایہ - میر ؎ عہد جوانی رو رو کاٹا پیری مین لین آنکھین موند یعنی رات بہت تھے جاگے صبح ہوئی آرام کیا - موندنا اگلی زبان ہی اب بند کرنا کہتے ہین۔

آنکھ مَیلی کرنا - تیوری چڑہانا - غصہ کرنا - میر ؎ شاہد عدل آنکھ میلی گرکرے تو خوبرو - اپنے پلکون سے سیین عشاق کے زخم جگر۔

آنکھ میلی نکرنا - صدمے کو خیال مین نہ لانا - کسی تکلیف سے تیور پر بل نہ ڈالنا آتش ؎ بار عشق اُسنے اُٹھایا اور میلی کی نہ آنکھ - حوصلہ تو دیکھیو مشت خاک بے بنیاد کا۔

آنکھ میلی نہونا - مکدر نہونا - تیور پر بل نہ آنا - ؎ صاف اُتر جائیگا غیر ذکی نظر سے عاشق - آنکھ میلی نہو تیوری نہ چڑہایا کیجے - میر ؎ آنکھ نہ ٹک میلی ہوی اپنی مطلق دل بیجا نہوا - دلکی سعیبت کیسی کیسی کیا کیا رنج اُٹھاے کبھی داغ ؎ ای دل صاف صفائی کے تو یہ معنی ہین - کبھی میلی نہوا اُس آئینہ رخسار کی آنکھ۔

آنکھ (یا آنکھون) مین آنسو آنا - آبدیدہ ہوجانا - میر ؎ آنسو مری آنکھون مین ہردم جو نہ آجاتا - تو کام مرا اچھا پردے مین چلا جاتا - یہ محاورہ قلیل الاستعمال ہی

اوربول چال مین بالکل نہین ہی-

آنکھ (یا آنکھون) مین آنسو بھر آنا- دیکھو اوپر کا محاورہ- **داغ** ؎ بھرے کچھ آنکھ مین آنسو پڑے کچھ حلق مین چھالے- قفس مین یہ میسر مجکو آب و دانا تا ہی- **صبا** ؎ دلمین اک درد اُٹھا آنکھون مین آنسو بھر آے- بیٹھے بیٹھے ہمین کیا جانیے کیا یاد آیا-

آنکھ (یا آنکھون) مین آنسو بھر لانا- متعدی- **میر** ؎ اشک خونین آنکھ مین بھر لاکے پی جاتا ہون مین- محتسب کتا ہی مجہپر تہمت میخوارگی- **مومن** ؎ پھر تو اشک آنکھون مین وہ بھر لائے- یہ سخن رو کے زبان پر لائے- **سودا** ؎ کبھو آنکھون مین اپنی اشک بھر لاے- کبھو ہنسکر وہ آپہی آپ رہجاے- **قلق** ؎ کبھی آنکھون مین آنسو بھر لانا- کبھی تیوری چڑہا کے دہمکانا- اور اسی جگہ بھرنا بھی کہا ہی- **قلق** ؎ مضطرب تھی جو خاطر مہجور- آنسو آنکھون مین بھر کے بولی وہ حور- اور بھر لانا کی جگہ صرف لانا کے ساتھ بھی کہا ہی- مگر فصیح نہین ہی- **معروف** ظ‌ش ؎ اشک کو آنکھون مین لاکر پی گئے- ایک دو آنسو بہا کر پی گئے- **نسیم** ظ‌ش ؎ اشک آنکھون مین ڈر سے لا نہ سکے- دلکی بھڑکی ہوی بجھا نہ سکے-

آنکھ (یا آنکھون) مین آنسو ڈبڈبا آنا یا ڈبڈبانا- آنکھون مین آنسو بھر آنا- **قلق** ؎ جبکہ اُس شوخ نے قسم کھائی- چاہتی تھی وہ محو رعنائی- مطلب دل زبان پر لائے- آنسو آنکھون مین ڈبڈبا آئے- **وله** ؎ ہونٹھ دانتون تلے دباے ہوے- آنسو آنکھون مین ڈبڈباے ہوے-

آنکھ مین آنسو نہین یا آنکھ مین ایک آنسو نہین- نمبر(۱) یہ جملہ اُس جگہ بولتے ہین جہان یہ اظہار مقصود ہوتا ہی کہ بیحد رنج و غم اُٹھا چکے روتے روتے اب آنکھ مین آنسو نہین- **رند** ؎ رو چکی پروانے کو رونا تھا جتنا کل کی رات- ایک آنسو آج چشم شمع محفل مین نہین-

نمبر (۲) بیحد سنگدل ہی- فقرہ- دوست دشمن سبھی اُنکے حال پر روتے تھے مگر اُسکی آنکھ مین آنسو نہ تھا-

آنکھ مین آنسو نہین اور کلیجا ٹوک ٹوک- مثل- یعنی ظاہر مین بہت کچھ رنج اور افسوس ہی اور دلپر ذرا اثر نہین-

آنکھ مین آنکھ (یا آنکھون مین آنکھین) ڈالنا- ڈہٹائی سے دیکھنا- نظر سے نظر ملانا- فقرہ- قصور پر شرماتا نہین ہی اُلٹے آنکھ مین آنکھ ڈالکے جوابدہی کرتا ہی- **تسلیم** ؎ دل چُرا کر لیگیا کیونکر بت عیار وہ- بیٹھے تھے ہم سامنے آنکھون مین آنکھین ڈالکے-

آنکھ (یا آنکھون) مین پانی اُترنا- آنکھ کی جھلی مین نزلے کا پانی آجانا جس سے بصارت جاتی رہتی ہی- **منیر** ؎ چشم جوہر چوندہیائی نور دندان دیکھکر پانی اُترا آنکھ مین آئینہ اندھا ہوگیا-

آنکھ مین پانی نہین ہی- بالکل شرم نہین ہی- **ہندی (آغا ہجو صاحب)** ؎ کرتے ہین رندونکو یہ منع شراب- زاہدونکی آنکھ مین پانی نہین-

آنکھ مین پھلّی پڑجانا- (یا آجانا) آنکھ مین سفید گرہ سی پڑجاتی ہی اُسکو پھلّی کہتے ہین- اور اسکے پڑجانے سے بینائی جاتی رہتی ہی-

آنکھ مین تھی شرم دلکی تھی نرم- یہ مثل عورتین وہان بولتی ہین جہان مروت سے نہ ماننے والی بات کو ہی مان لے-

آنکھ مین جگہ کرنا- عزیز ہوجانا- ؎ ہون وہ غمدیدہ گرا نظرون سے اک پل مین **وزیر**- کی جگہ بھی جو کسی آنکھ مین آنسو ہوکر-

آنکھ (یا آنکھون) مین چوب آنا- چوٹ لگنے سے دیدے مین جو سُرخی پیدا

ہوتی ہی اُسکو چوب آنا کہتے ہین۔ عوام اسکے دفع کیواسطے ٹوٹکے بھی کرتے ہین
رشک؎ چشم عاشق مین جوآئی چوب نرگس کی ہری شاخ۔ چوبدستی تمکو زیبا تر
نہین اس چوب سے۔ میر؎ آنکھ مین چوب آئی نرگس کی۔ چشم بلبل صبا
لگا گھسکے۔ نکہت ق؎ چوب آئی گر مرے نظارے سے نازک بدن۔ ٹوٹکا جسطرح
تبلاؤنین کرنا چاہیے۔ اپنی آنکھون سے چُھوا کر میری آنکھین سات بار۔ پھول
نرگس کے ہین یہ انکو اُتارا چاہیے۔

اور چوب پڑنا اور پڑجانا اور جاتی رہنا سب طرح پر مستعمل ہی۔ داغ؎ ظالم یہ
دیکھ چوب پڑی میری آنکھ مین۔ کاری لگی تھی کیا تری ترچھی نظر کی چوٹ۔
جانصاحب؎ چھڑکا ہی لہو سوی سے اُنگلی کو کچوکر۔ جب چوب گئی آنکھ سے
دوبار جھڑی چوٹ۔

آنکھ (یا آنکھون) مین حیا نہ ہونا۔ بے شرم اور بے لحاظ ہونا۔ ڈھیٹ ہونا۔ آ
بحر؎ نہ محبت ہی دلونین نہ حیا آنکھونین۔ یہ صنم تو نے بنائے ہین خدایا کیسے۔
مومن؎ کسطرح نہ اُس شوخ کے رونے پہ ہنسون مین۔ نظرون مین مروت
ہی نہ آنکھونین حیا ہی۔

آنکھ مین ذرا سیل نہین۔ (سیل نیل کے وزن پر) ذرا مروت اور رحم نہین۔
آنکھ مین ذرا میل نہین (میل تیل کے وزن پر) بیمروت ہی۔ سنگدل ہی۔
اور آنکھ مین ذرا سیل نہین اُس جگہ کہتے ہین جب کوئی اپنی خطا پر نادم نہو اور آنکھ
ملا کے گفتگو اور جوابدہی کرے۔

آنکھ مین شرم ہو تو جہاز سے بھاری ہی۔ مثل۔ شرم و حیا سے بہت
وقار ہوتا ہی۔ میر؎ ہو شرم آنکھ مین تو بھاری جہاز سے ہی۔ مت کر کے شوخ چشمی
آشوب سا اُٹھاؤ۔ ناصر؎ طوفان جوڑنے سے کیسکے ہو سُبک۔ بھاری جہاز
سے ہی جو آنکھونین شرم ہی۔

آنکھ (یا آنکھون) مین کھٹکنا۔ آنکھ مین چبھنا۔ ؎ ظرفۃ العین اُسکے مژگان
کے تصور مین تصیر۔ خار سا آنکھونین میری کچھ کھٹک کر رہگیا۔
نمبر (۲) ناگوار ہونا۔ بہت بُرا معلوم ہونا۔ رند؎ روبرو میرے جنگیرون مین نہ لاؤ
ہار گُل۔ یار بن آنکھونین کھٹکینگے بہ رنگِ خار گُل۔ ناسخ؎ تابکے اغیار اپنی
آنکھ مین کھٹکا کرین۔ آبلون مین کچھ دنون خار مغیلان دیکھیے
نمبر (۳ ظش) بہت پسند آنا۔ دلکو بھا جانا بحر؎ چبھتا نہین کوی اپنے دلمین۔
آنکھونین وہی کھٹک رہا ہی۔ اب ان معنون مین بہت کم استعمال ہی۔
آنکھ مین لگانے کو نہین۔ یعنی ذرا بھی نہین۔ آنکھ مین لگانے سے
مقصود یہ ہی کہ یہ چیز اتنی بھی نہین ہی کہ دوا کے کام آے۔
آنکھ (یا آنکھون) مین موتیا بند ہوجانا۔ نزلے کا پانی اُتر آنا جس سے
بصارت جاتی رہتی ہی۔ ذوق؎ موتیا بند آنکھ مین اپنی جو رکھتی ہی صدف
اب رکھے ہی روشنی مثلِ دلِ اہلِ صفا۔
آنکھ مین میل ہی اور اسمین میل نہین۔ مثل۔ کسی چیز کی صفای کے
تعریف مین مبالغے کے طور پر کہتے ہین۔
آنکھ (یا آنکھون) مین نہ آنا۔ حقیر اور ذلیل ہونا۔ نظرونین نہ جچنا۔ میر
؎ زنہار اپنی آنکھ مین آتا نہین وہ صید۔ چھوٹا دوسار جسکے جگر مین نہ تیر ہو
ولہ؎ نہین آتے کسو کی آنکھونین۔ ہو کے عاشق بہت حقیر ہوے۔
یہ اگلی زبان ہی۔
آنکھ (یا آنکھون) مین نہ ٹھہرنا۔ نظر مین نہ جچنا۔ بے قدر ہونا۔ نکہت؎
تصورِ رُخ روشن مین صبح صورتِ خواب۔ نہ ٹھہرا آنکھ مین کچھ نور مہر عالمتاب

مصحفی ؎ تری آنکھونکی کیفیت کے آگے۔ مری آنکھونمین ٹھہرے جام جم
کیا۔ ؎ ٹھہرا جو نصیر اُس در دندان کا تصور۔ آنکھونمین مری گوہر نایاب ٹھہرا

آنکھ (یا آنکھون) مین نیل کی سلائی پھیرنا۔ اندھا کر دینا۔ اگلے زمانے
مین جابر بادشاہ مجرمونکی آنکھونمین نیل کی سلائی پھروا دیتے تھے۔ نصیر ؎
کیون نہ اُسکی آنکھ مین پھیرون سلائی نیل کی۔ وے رقیب روسیہ کا جل
تمہاری آنکھ مین۔ تسلیم ؎ دیکھکر سُرمے کا دنبالہ اندھیر اچھا گیا۔ پھر گئی ہر آنکھ
مین گویا سلائی نیل کی۔

آنکھ ناک سے دُرُست ہی۔ یعنی کُھلا ہوا عیب اعضا مین نہین ہی نہ بہت خوبصورت
نہ بدصورت اوسط درجے کی شکل ہی۔ داغ ؎ بولے وہ ماہ مصر کی تصویر
دیکھکر۔ ہان خیر کچھ درست ہی یہ آنکھ ناک سے۔

آنکھ ناک سے ڈرنا۔ (عو) جب کوئی جھوٹ بولتا ہی تو عورتین کہتی ہین کہ خدا
سے نہین ڈرتا جھوٹ بولتا ہی یعنی ایسا نہو کہ اس جھوٹ کی پاداش مین خُدا
اندھا یا ذلیل کردے۔ اور ایسے ہی محل پر دنیا کے حاکمون سے بھی ڈرانے کا
مفہوم ہوسکتا ہی کیونکہ اگلے زمانے مین حاکم مجرمونکی آنکھین نکلوا لیتے تھے یا
اُنکی ناک کٹوا ڈالتے تھے۔ نواب مرزا شوق ؎ ارے ظالم خدا سے پاک سے
ڈر۔ جھوٹ مت بول آنکھ ناک سے ڈر۔

آنکھ (یا آنکھین) نکلوانا۔ آنکھ کے ڈھیلے نکلوانا۔ اگلی حکومتون مین مجرم کے
لیے یہ بھی ایک سزا تھی۔ ؎ آنکھ اُس نرگس نے نکلوائی۔ سامنے پھر جو آتش اب
کی آنکھ۔ جرات ؎ جو کوئی روتا ہی وان آنکھین نکلوا تا ہی وہ۔ تو بھی اُس کوچے
مین اب جا کر ذرا رو دیکھیو۔ بحر ؎ نکلین آنسو تو نکلوائے وہ میری آنکھین
اشک وہ طفل نہین جنکی ہو تقصیر معاف۔

آنکھ (یا آنکھین) نم کرنا۔ آبدیدہ ہونا۔ داغ ؎ ملا کر آنکھ سے آنکھ آج
گریبان کردیا کسنے۔ کہ اپنی آنکھ نم کی قطرۂ شبنم سے نرگس نے۔ سوز ؎ اشک
کے قطرے نہین ہین چشمۂ آب حیات۔ جی اُٹھونگا جان مت آنکھون کو اپنی
نم کرو۔

آنکھ نہ اُٹھانا۔ آنکھ اوپر نہ کرنا۔ نظر نہ اُٹھانا۔
نمبر (۱) کام مین مشغول رہنے کی جگہ۔ فقرہ۔ صبح سے جو لکھنے بیٹھا ہی تو شام تک
آنکھ نہین اُٹھاتا۔
نمبر (۲) شرم سے۔ کیف ؎ روز وصال مین بھی اُٹھاتے نہین وہ آنکھ۔
بچھی ہی رہتی ہی صف مژگان تمام دن۔
نمبر (۳) متوجہ نہونے اور التفات نکرنے کی جگہ۔ فقرہ۔ دیر تک دست بستہ
کھڑا رہا جب اُنھون نے آنکھ نہ اُٹھائی تو مجبور ہو کے چلا آیا۔

آنکھ نہ اُٹھ سکنا (یا نہ اُٹھنا) نگاہ اوپر نہ اُٹھنا۔
نمبر (۱) شرم و ندامت سے۔ معروف ؎ نامہ بر خفت اُٹھائے وان سے آیا کسقدر
آنکھ اُٹھ سکتی نہین اب نامہ بر کے سامنے۔
نمبر (۲) ضعف سے۔ فقرہ۔ ضعف سے آنکھ تو اُٹھ نہین سکتی کتاب کیونکر دیکھی جائے

آنکھ نہ پڑنا۔ توجہ اور رغبت نہونا۔ آتش ؎ گلزار جہان پر نہ پڑی آنکھ
ہماری۔ کوتاہ تھی عمر اپنی حباب لب جو سے۔ اسیر ؎ اُٹھائے ہین
جہان مین رنج ایسے خوبرویون سے۔ پڑیگی آنکھ جنت مین نہ اپنی حور و غلمان پر
غافل ؎ آنکھ نرگس پہ چمن مین نہین پڑتی میری۔ جب سے مین شیفتۂ
نرگس گلباز ہوا۔

آنکھ نہ پسیجنا۔ آنسو نہ نکلنا۔ رحم نہ آنا۔ ہندی (آغا حجو صاحب) ؎

یان روتے روتے اشک کے دریا بہا دیے۔ اُس سنگدل کی آنکھ پسیجی نہ ایکدن

آنکھ نہ ٹھہرنا۔ بیقراری سے یا بہت روشن اور چمکیلی چیز پر نظر کا قائم نہ رہنا۔

منیر ؎ ہوگا جو اضطراب یہ میر امزار مین۔ کسطرح آنکھ ٹھہرے گی منکر نکیر کی۔

شعور ؎ اللہ رے اُسکے عارضِ پُر نور کی جھلک۔ ٹھہری کسیطرح سے نہ آنکھ

آفتاب کی۔ **اسیر** ؎ آنکھ چہرے پر صفای سے ٹھہر سکتی نہین۔ کھینچ سکتا ہے

مصور کب تری تصویر کو۔

آنکھ نہ جھپکنا۔ نمبر(۱) ٹکٹکی بندھی ہونا۔ شوق اور رغبت سے دیکھتے رہنا۔

ناسخ ؎ آنکھ نرگس کی نہین ہرگز جھپکتی اس لیے۔ ایک لمحے مین بہارِ گلشنِ عالم

نہین۔ **رشک** ؎ شوق نظارہ تو دیکھو کہ جھپکتی ہی نہین۔ میری آنکھین ہوئین

تصویر کی گویا آنکھین۔ **ظفر** ؎ شکل آئینہ نہین آنکھ جھپکتی ہرگز۔ محو دیدار مری

طرح کوی ہو تو سکے۔

نمبر(۲) نیند نہ آنا۔ جاگتے رہنا۔ ؎ شاہد رسو تو ای شبِ ہجر۔ جھپکی نہین آنکھ

مصحفی کی۔ **آتش** ؎ شام سے وصل کی شب آنکھ نہ جھپکی تا صبح۔ شادیِ دولت

دیدار نے سونے نہ دیا۔ **صبا** ؎ ای رشک آفتاب ترے انتظار مین جھپکی

نہ آنکھ صورتِ اختر تمام رات۔

نمبر(۳) شرمندۂ احسان نہونا۔ **عباس** ؎ کیون نہ آنکھو نپہ بٹھائین مرے

ہمچشم مجھے کبھی جھپکی نہ کسی صاحب مقدور سے آنکھ۔ فقرہ۔ وہ امیر ہین تو ہون

ہماری بھی آنکھ اُنسے کبھی نہین جھپکی۔

نمبر(۴) ڈھیٹ ہونا۔ **آتش** ؎ جھپکی نہ دمِ قتل جو قاتل سے مری آنکھ۔

کھچوا کے مجھے گنج شہیدان سے نکالا۔ **نسیم** ؎ دھوم کر دی ترے مذبوحون نے

آنکھ جھپکی نہ ذرا دل دھڑکے۔

نمبر(۵) نظر جمی رہنا۔ **غافل** ؎ آشنا ہوتی نظر گر اُس رُخِ پُر نور سے۔ آنکھ

موسے کی جھپکتی پھر نہ برقِ طور سے۔ **بحر** ؎ خورشید حشر سے بھی جھپکتی

نہین یہ آنکھ۔ تیور بُجھے ہوے نہین رکھتے جگر جلے۔ **خلیل** ؎ دیکھو تو آنکھ

نہ جھپکے گی نقاب اُلٹو تو۔ ہم تو خورشید سے ہین آنکھ لڑانے والے۔

نمبر(۶) مقابلہ کرنا۔ برابری کرنا۔ **اسیر** ؎ آنکھ جمشید و فلاطون سے جھپکنے کی نہین

ہم بھی ہین خاک نشین درمیخانۂ عشق۔

نمبر(۷) آنکھ لڑانے کا ایک کھیل ہے جسکی جیت آنکھ نہ جھپکنے پر ہے۔ فقرہ۔ گھڑیون

آنکھ لڑاتے رہے دونون مین سے کسیکی آنکھ نہ جھپکی۔

آنکھ نہ چھپنا۔ بات کا تیورون سے ظاہر ہو جانا۔ **فروغ** ؎ مارے غیرت کے

جھپکی جاتی ہے۔ نہین چھپتی کبھی طلب کی آنکھ۔

آنکھ نہ دیدہ کاڑھے کشیدہ۔ مثل۔ (عو) سلیقہ کچھ بھی نہین ہو تعلے بہت

کچھ۔ لیاقت کچھ نہین دعوے بڑے بڑے۔

آنکھ نہ کھُل سکنا۔ نمبر(۱) روشنی کی تاب نہ لانا۔ فقرہ۔ سورج گا گرد وہ کیونکر

نظر آے تابش سے آنکھ تو کھل نہین سکتی۔

نمبر(۲) ضعف و مرض سے دیکھ نہ سکنا۔ فقرہ۔ آنکھ تو کھُل نہین سکتی بات کیا کرین

آنکھ نہ کھول سکنا۔ متعدی۔ نمبر(۱) **اسیر** ؎ چمک رہی ہے بیا بانین اسکی

برقِ جمال۔ مجال کیا ہے کہ آنکھین غزال کھول سکے۔

نمبر(۲) فقرہ۔ مینے بہت پکارا مگر ضعف کے مارے وہ آنکھ نہ کھول سکے۔

آنکھ (یا آنکھین) نہ کھولنا۔ نمبر(۱) شرم و ناز و انداز معشوقانہ سے۔ **قلق** ؎۔

ناز و شرم و حجاب سے لیکن۔ کھولتی تھی نہ آنکھ وہ کمسن۔ **میر** ؎ غرور ناز سے آنکھین

نہ کھولین اُس جفا جو نے۔ ملا پاؤن تلے جب تک نہ چشم صد غزالان کو۔

نمبر(۲) تب کی شدت یا اور کسی تکلیف سے بیہوش رہنا۔ مسرور سے تب فرقت سے غش کی حالت ہی۔ آنکھ بیمار کھولتا ہی نہین۔

نمبر(۳) تصور کیحالت مین آنکھ بند رکھنا۔ ناسخ سے آنکھ کیا کھولون کہ ہی محو تصور دل مرا۔ گھر مین وہ محبوب آیا بند اب در چاہیے۔

نمبر(۴) نیند سے نہ چونکنا۔ بحر سے کھولی نہ آنکھ طالع خفتہ نے ایکدن۔ نالون نے ساری عمر جگایا تو کیا ہوا۔

نمبر(۵) جب مینہ برابر برستا ہی تو کہتے ہین کہ مینہ نے آنکھ نہین کھولی یعنی پانی نہین تھما۔ مصحفی سے کم ہووے نہ عاشق کے کبھی اشک کا باران۔ ممکن ہی نہین کھولے یہ ساون کی جھڑی آنکھ۔ اسجگہ جمع کے ساتھ نہین بولتے ہین۔

اور انشا نے آنکھ نہ لگنا بھی انہین معنی مین کہا ہی سے کل تو سناٹے سے برسا ہی کیا ساری رات۔ آنکھ کمبخت نہین کوئی گھڑی مینہ کی لگی۔

آنکھ نہ لگنا - جاگتے رہنا۔ ناسخ سے وصل کی شب سو گیا تھا مین سو غم نے عمر بھر۔ آنکھ پھر لگنے نہ دی میری پئے تعزیر خواب۔

آنکھ نہ ملانا - نمبر(۱) نظر نہ ملانا - نہ دیکھنا۔ گلزار نسیم سے آنکھ اس سے نہ جب ملائی اسنے۔ زنجیر اسکی ہلائی اسنے۔

نمبر(۲) شرمانا جھینپنا۔ داغ سے سر اٹھاتے نہین وہ آنکھ ملاتے ہی نہین۔ لذت وصل ملی لذت دیدار گئی۔

نمبر(۳) متوجہ اور ملتفت نہونا۔ داغ سے دل لے ہی چکے ناز سے شوخی سے ہنسی سے۔ اب انکی بلا آنکھ ملاتی ہی کسی سے۔ جرات سے آنکھ اب نہین ملاتا ہی وہ غیرت پری۔ الفت نے جسکی مجکو دوانا بنا دیا۔ آتش سے کیا کرین سامنے وہ عاشق رنجور سے آنکھ۔ فعل مختار ملاتے نہین مجبور سے آنکھ۔

نمبر(۴) تاب ہمچشمی نہ رکھنا۔ بحر سے کیا تمسے کوئی آنکھ ملاسے مجال کیا۔ آگے صف مژہ کے نہ ٹھہرین تمن کے پاؤن۔ انشا سے مجھسے اغیار کوئی آنکھ ملا سکتے ہین۔ منھ تو دیکھو وہ مرے سامنے آ سکتے ہین۔

آنکھ نہ ملاؤ - شرماؤ۔ گریبان مین منھ ڈالو۔ بحر سے دیکھ لی ہمنے دوستی تیری۔ ہمسے اب آنکھ بیوفا نہ ملا۔

اور اسیکی قوت مین ہی کہ ہمسے پھر آنکھ ملاتے ہو یعنی شرماتے نہین۔ نادم نہین ہوتے ہو۔

آنکھ نہ ملنا - نمبر(۱) شرم و ناز وغیرہ انداز معشوقانہ سے۔ جرات سے حیا سے پاس بیٹھے پر جو آنکھ اسکی نہین ملتی۔ تو کیا کیا سوجھتی ہی دور کی ہم بدگمانون کو۔

نمبر(۲) بے التفاتی اور بے مروتی سے۔ سے ملتی نہین ہی آنکھ اس آئینہ رو کی میر۔ وہ دل جو لیکے جاوے مگر تو ہی کیا عجب۔ مشہور شعر سے آگے کیا اقرار تھا اب آنکھ بھی ملتی نہین۔ چاہیے بس خوب الفت آزمائی آپکی۔ مصحفی سے گرچہ آنکھین نہین اس شوخ کی ملتین مجھسے۔ پر دہی اب بھی ہی نظرون مین نہانی پیغام۔

آنکھ نہ ناک بنّو چاند سی - یہ مثل طنز سے عورتین اسکی نسبت بولتی ہین جو بدصورت ہو اور آپکو خوبصورت جانے۔

آنکھ نہین کہ کان نہین - یعنی بینائی اور سماعت سب چیزین خدا نے دی ہین۔ بحر سے حال سب دیکھتا ہون سنتا ہون۔ میری آنکھین نہین کہ کان نہین۔ اور غافل یا بے پروا سے بھی کہتے ہین کہ تم خود دیکھ سنکے کام کرو تمہارے آنکھ نہین ہی یا کان نہین۔

آنکھ نیچی نہونا - احسان مند نہونا۔ بحر سے کسی سے آنکھ نیچی ہو نہ میرا سر جھکے یارب

مجھے ٹکڑا زمانے مین میسر تو ایسا ہو - آتش ؎ حشر کے روز وہ دیدار خدا دیکھینگے
نیچی ہوتی نہین جنکی کسی مغرور سے آنکھ -

آنکھ نیچی ہونا - نمبر (۱) شرمندۂ احسان ہونا - فقرہ - احسان سے انسان کی
آنکھ نیچی ہو ہی جاتی ہی -
نمبر (۲) نادم ہونا - فقرہ - بیٹا تمہارے چال چلن کی بدولت ہمچشموں مین ہمیشہ
میری آنکھ نیچی رہتی ہی -

آنکھ والا - پہچاننے پرکھنے والا - جوہر شناس - داغ ؎ وہ نقد دلکو ہمیشہ
نظر مین رکھتے ہین - جو آنکھ والے ہین اچھا برا پرکھتے ہین -

آنکھ ہی پھوٹی تو بھون سے کیا کام - مثل - یعنی جو امر باعث تعلق تھا
جب وہی نرہا تو تعلق کیسا - مثلاً داماد سے تعلق بیٹی کے بدولت تھا جب بیٹی
نرہی تو داماد سے کیا مطلب یا سالے سے علاقہ بی بی کی وجہ سے تھا جب
بی بی ہی نہین تو سالے سے کیا بحث - سودا ؎ آنکھ جب تک ہی تو خوش آتی ہی
بھون - آنکھ ہی پھوٹی تو کب بھاتی ہی بھون -

آنکھون آنکھون مین (آنکھون ہی آنکھون مین) اشارون مین دیکھتے ہی دیکھتے
(یہان مقصود طرز دید ہوتی ہی) داغ ؎ وہ نظر باز وقت نظارہ - آنکھون
آنکھون مین کھا گیا دلکو - جرات ؎ اک نظر دیکھون تو یون کہتی ہی وہ چتون شریر -
آنکھون ہی آنکھون مین کیفیت اُڑا لیجائیے -

آنکھون آنکھون مین (آنکھون ہی آنکھون مین) باتین ہونا - اشارون مین
باتین ہونا - عاشق ؎ اُنسے اغیار سے سر محفل - آنکھون آنکھون مین ہو گئین
باتین - ؎ ظفر آنکھون ہی آنکھون مین ہین باتین اُنسے ہو جاتین - کبھی ظاہر
مین کچھ باہم نہ کہتے ہین نہ سنتے ہین -

آنکھون آنکھون مین (آنکھون ہی آنکھون مین) چرا لینا - اشارون مین اُڑا لینا
چُرانے کی چالاکی کے بیان مین کہتے ہین - ظفر ؎ ہین یہ دزدیدہ نگاہین
تری کافر وہ چور - آنکھون آنکھون ہی مین جو دلکو چرا لیجاوین - مسرور ؎
وہ اشارون مین دل اُڑا لینا - آنکھون ہی آنکھون مین چرا لینا -

آنکھون آنکھون مین رات کٹنا - رات جاگتے گزرنا - داغ ؎ کاہش
غم سے روح گھٹتی ہی - آنکھون آنکھون مین رات کٹتی ہی -

آنکھون آنکھون مین صبح ہونا - دیکھو آنکھون آنکھون مین رات کٹنا - داغ ؎ رات
مصیبت کی بسر ہو گئی - آنکھون ہی آنکھون مین سحر ہو گئی -

آنکھون پر آیئے - بہت آؤ بھگت سے بلانے اور کسیکے آنے کی کمال خوشی
ظاہر کرنے کیوقت کہتے ہین - داغ ؎ تنہا جو آیئے مری آنکھون پر آیئے -
ساتھ اپنے غیر کو نہ کبھی لیکر آیئے - میر ؎ گل نے بہت کہا کہ چمن سے نہ جایئے -
گلگشت کو جو آیئے آنکھون پر آیئے -

آنکھون پر بٹھانا - بزرگداشت کرنا - بہت محبت اور تپاک سے پیش آنا -
داغ ؎ مرتبہ دیکھنے والے کا ترے ایسا ہی - کہ بٹھاتے ہین جسے اہل نظر
آنکھون پر - بحر ؎ کوئی نہ سر پہ بٹھاتا ہی اب آنکھون پر - ہمارے اُٹھ گئے
دنیا سے قدردان کیا کیا - صبا ؎ ابرو سے ای مرے قد خمیدہ تو مجھے -
یار آنکھون پر بٹھائے صورت ابرو مجھے -

آنکھون پر بیٹھیے - دیکھو آنکھون پر آیئے - بحر ؎ بیٹھیے بندے
کی آنکھون پر جو مسکن چاہیے - پلکین حاضر ہین اگر پردے کو چلمن چاہیے -

آنکھون پر پاؤن رکھنا - بزرگداشت کرنا - عزیز رکھنا - آتش ؎
چال وہ چل کہ ہو جان سے دل عالم کو عزیز - آنکھون پر رکھین ترے کا فرد دیندار قدم

آنکھون پر پاؤن رکھیئے - (یا قدم رکھیئے) دیکھو آنکھون پر آئیے - **میر** ؎ میری آنکھون پہ رکھو پاؤن جو آؤ لیکن - رکھتے ہو ایسی جگہ تم تو قدم کا ہیکو - **انشا** ؎ بندہ خانے مین اجی لایئے تشریف شریف - آکے رکھدیجے ان آنکھون پہ قدم یا معبود -

آنکھون پر پٹی باندہ لینا - بیدرد اور بے مروت ہو جانا - فقرہ - تمنے تو ہماری طرف سے آنکھون پر پٹی باندہ لی ہی بالکل خبر ہی نہین ہوتے

آنکھون پر پٹی باندہنا (یا آنکھون سے پٹی باندہنا) قتل کیوقت مجرم کی آنکھون پر پٹی باندہ دیتے ہین تاکہ وہ تلوار سے جھجکے نہین کہ ہاتھ خالی جاے - **ناسخ** ؎ ہمارے زخم کے نظارے کی کتاب ہی اُسکو - تو ای جراح پہلے باندہ پٹی چشم سوزن پر - ؎ سر جدا تن سے کیا آنکھون پہ پٹی باندہکر - ای نسیم افسوس ہی دیدار قاتل رہگیا - اور جرأت نے صرف آنکھین باندہنا اسی محل پر کہا ہی - ؎ جو گردن باندہتے ہو دیکھنے دو تک تو قاتل کو نہ باندہو آہ تم اس واجب التعزیر کی آنکھین -

آنکھون پر پردے پڑ جانا - کچھ نہ سوجھنا متحیر اور غافل ہو جانا - **رند** ؎ پڑ گئے آنکھون پہ پردے نہ رہی تاب نگاہ - اُسنے غرفے سے نکالا جو کبھی سر باہر - **مومن** ؎ جون نقاب اُٹھی مری آنکھون پہ پردہ پڑ گیا - کچھ نہ سوجھا عالم اُس پردہ نشین کا دیکھکر - **اسیر** ؎ آنکھون پہ پردے پڑ گئے حیرت سے زیر تیغ - حسرت ہی رہگئی رُخ قاتل کے دید کی - **داغ** ؎ کرتا ہی داغ کوچۂ قاتل مین تاک جھانک - پردے پڑے مین آنکھون پہ غفلت تو دیکھئیے -

آنکھون پر پردے چھوٹنا - دیکھو آنکھون پر پردے پڑ جانا - **رند** ؎ تیری صورت کو ترستے رہے ہم وصل مین بھی - پردے آنکھون پہ ترے آتے ہی دلبر چھوٹے - اب اسکا استعمال نہین ہی -

آنکھون پر پلکون کا بوجھ نہین ہوتا - مثل - یعنی جس سے محبت ہوتی ہی وہ دلپر گران نہین گزرتا - ہندی (آغا ہجو صاحب) ؎ چشم دلکو ہین خار غم مرغوب - کب ہو آنکھون پہ بوجھ پلکون کا - **ظفر** ؎ قدم رکھ بے تکلف نازنین آنکھون پہ نکہت کی - سر مو چشم پر ہوتا نہین ہی بار مژگان کا -

آنکھون پر ٹھیکری - (یا ٹھیکریان) رکھ لینا - نمبر (۱) بے شرمی اور بے حیائی کی جگہ - فقرہ - نہ آئے گئے کا لحاظ ہی نہ اپنے پرائے کا خیال تمنے تو آنکھون پر ٹھیکریان رکھ لی ہین -

نمبر (۲) ناانصافی کی جگہ - فقرہ - دوسرے کے حق کا بھی خیال رکھنا چاہیے اسطرح آنکھون پر ٹھیکریان نہین رکھ لیتے -

نمبر (۳) جان بوجھکر انکار کے مقام پر - فقرہ - آنکھون دیکھی ہوئی چیز سے انکار کرون مجھسے تو آنکھون پر ٹھیکری نہین رکھی جاتی -

نمبر (۴) بیدردی اور سنگدلی کی جگہ - فقرہ - اُنہون نے تو آنکھون پر ٹھیکریان رکھ لی ہین کوی تڑپ تڑپ کے مرجاے اُنکو کچھ پروا نہین -

نمبر (۵) احسان فراموشی اور بے مروتی کی جگہ - **مسرور** ؎ بے مروت جو مین روتا ہون تو ہنس دیتا ہی - ٹھیکری ایسی کوی آنکھون پہ رکھ لیتا ہی -

آنکھون پر جگہ دینا - تعظیم اور تکریم کرنا - خاطر اور تواضع سے پیش آنا - ؎ سب میر کو دیتے ہین جگہ آنکھون پر اپنی - اس خاک رہ عشق کا اعزاز تو دیکھو - **وزیر** ؎ پاؤن کے چھالے انہین دیتے ہین آنکھون پر جگہ - دیدۂ ہر آبلہ سمجھا ہی مژگان خار کو -

آنکھون پرجگھہ مِلنا - لازم - سحرؔ ؎ جھک کے ملتا ہون زمانے مین جو ہمچشمون سے۔ مجھکو آنکھون پہ جگھہ ملتی ہی ابرو کی طرح -

آنکھون پرجھپّان پڑنا - غفلت کے سبب سے بیمار کی جب آنکھین نہین کھلتی ہین اور پپوٹے لٹک آتے ہین تو اُسکو عورتین کہتی ہین کہ آنکھون پر جھپّان پڑے ہین۔

آنکھون پر دیوار اُٹھانا - جان بوجھ کے انکار کرنا - تسلیم ؎ مجھی سے پردہ کرتے ہو مجھی سے مکرے جاتے ہو - غضب ہی سامنے دیوار آنکھون پر اُٹھاتے ہو -

آنکھون پر رکھنا - محبت یا عظمت سے بہت عزیز کرنا - بحرؔ ؎ لیلی آنکھون پہ اُنہین رکھے بجاے مژگان - تیرے مجنون کے قدم سے ہون اگر خار جدا - رشکؔ ؎ اپنا دیوان نہ رکھا کرین کیون آنکھون پر - مطلع مدحت ابرو سر دیوان نکلا - خلیلؔ ؎ یار اگر طالب دیدار کو بھیجے مکتوب - رکھے ابرو کیطرح آنکھ کے اوپر نامہ -

آنکھون پر رومال ہونا - رونا - احسانؔ ؎ رات سے بیمار الفت کا ترے یہ حال ہی - جسکو دیکھا چشم پرنم آنکھون پر رومال ہی - نفیسؔ ؎ - خیمے سے جو روتا ہوا نکلا وہ خوش اقبال - آ ہین لب خشکیدہ پہ تھین آنکھون پہ رومال -

آنکھون پر رہنا - آنکھون پر رکھنا کا لازم - فقرہ - اُن کا دیوان سب کی آنکھون پر رہتا ہی -

آنکھون پر زُور پڑنا - آنکھون پر زور دینا کا لازم - فقرہ - چاندنی مین کتاب نہ دیکھو آنکھون پر زور پڑے گا -

آنکھون پر زور دینا - لکھنے پڑھنے سینے پرونے یا اور کسی دیدہ ریزی کے کام مین مصروف ہونا - فقرہ - دونون وقت ملتے ہین اسوقت کتاب اُٹھا ڈالو آنکھون پر زور نہ دو -

آنکھون پر (یا آنکھونمین) غبار چھانا - دُھندلا دکھائی دینا - رندؔ ؎ کھو دیا نور بصارت انتظار یار نے - ہی غبار آنکھون پہ چھایا یہ تکا ہی راہ کو - میرؔ ؎ تیرے بن دیکھے مین مکدّر ہون - آنکھون پر اب غبار رہتا ہی - سرورؔ ؎ اتنی چھانی ہی خاک تیرے لیے - چھا رہا ہی غبار آنکھون مین -

آنکھون پر غفلت کے پردے پڑنا - بیخبر اور غافل ہونا - نصیرؔ ؎ وہ حسن بیحجاب اُسکا ہی ہرجا جلوہ گر لیکن - تری آنکھون پہ غفلت کا پڑا ہی بیخبر پردہ - ظفرؔ ؎ سب جگھہ ہی وہی اور سب کی نظر سے ہی نہان - پڑ گیا آنکھون پہ یہ پردۂ غفلت کیا ہی -

آنکھون پر قَدَم - یہ جملہ تواضع اور تکریم کرنے اور مہمان کے ہاتھون ہاتھ لینے کی جگھہ بولتے ہین - اسیرؔ ؎ تمہارے ہاتھ سے خط لیکے آیا - قدم آنکھون پہ میری نامہ بر کے - آتشؔ ؎ دل اُسکا ہی خیال یار اگر تشریف فرما ہو - قدم آنکھون کے اوپر سر کے اوپر ایسے مہمان کا - اور لینا کے ساتھ بھی مستعمل ہی - رندؔ ؎ وہ رشک گل جو آج گیا سیر باغ کو - آنکھون پہ بلبلون نے قدم یار کے لیے - سالکؔ ؎ لیتے ہین عشاق آنکھون پر قدم - ظاہر اُسکا نقش پا ہوتا نہین - اور آتش نے پڑنا کے ساتھ بھی کہا ہی - ؎ عالم مستی مین چلتا ہی جو تیری چال یار - اپنی آنکھون پر قدم پڑتا ہی اُس طاؤس کا -

آنکھون تلے (یا آنکھون کے تلے) آنکھون کے سامنے - نظر مین - خلیلؔ ؎ ہی اضطراب وصل کی شب مین یہ شام سے - آنکھون تلے سپیدۂ صبح فراق ہی

ے ای ظفر اشکونکی دولت ایک پل مین دیکھ لو۔ لگ گئے کیا موتیون کے ڈھیر آنکھون کے تلے۔

آنکھون خاک - عورتین چشم بد دور کی جگہ بولتی ہین - فقرہ - آنکھون خاک بچے نے کیا صورت پائی ہی۔

آنکھون دیکھا پھٹ پڑا کہ مین کانون سُنا (یا آنکھون دیکھا پھٹ پڑا مجھے کانون سننے دے) یہ مثل عورتین وہان بولتی ہین جہان کوئی ہٹ دہرمی سے سچے کو جھوٹا بنائے اور اُسکی دیکھی ہوی بات سے اپنی سُنی ہوی بات کو ترجیح دے۔

آنکھون دیکھا سوجانا کانون سُنا نہ مانا - یہ مثل عورتین وہان بولتی ہین جہان سُنی ہوئی بات پر دیکھی ہوی بات کی ترجیح مقصود ہوتی ہی یعنی انسان جو کچھ اپنی آنکھون سے دیکھے اسپر یقین لائے سُنی سنائی بات کا کیا اعتبار۔

آنکھون دیکھتے (یا آنکھون کے دیکھتے) نمبر(۱) دیکھتے دیکھتے اپنے زمانے مین - فقرہ - میری آنکھون دیکھتے وہ لکھ پتی ہو گئے - معروف ے آنکھون مین گھر کیا مری آنکھون کے دیکھتے - اتنی سی ہی بساط پہ عیار طفل اشک۔ نمبر(۲) دیکھکر - دیدہ و دانستہ - مثال کے لیے دیکھو آگے کی مثل۔

آنکھون دیکھتے (یا آنکھون دیکھے) **مکھی نہین نگلی جاتی** - یہ مثل عورتین وہان بولتی ہین جہان یہ کہنا منظور ہو کہ جان بوجھ کر کسی مصیبت مین نہین پڑا جاتا - اور بیشتر اولاد کی نسبت سے انکار کے وقت کہتے ہین جب فریق ثانی مین کھلا ہوا کوئی عیب ہوتا ہی۔

آنکھون دیکھی (یا آنکھون کی دیکھی) چشم دیدہ یعنی جسے خود دیکھا ہو - فقرہ - سُنی سنای کا کیا اعتبار اپنی آنکھون دیکھی کہو - مومن ے آنکھون کی دیکھی بات کہون مین - جوش ہی کیا خاموش رہو نہین۔

آنکھون دیکھین گے - حسرت و آرزو سے کسی خوشی کی بات کے لیے کہتے ہین کہ خدا ایسا بھی دن کرے گا جو یہ بات آنکھون دیکھین گے - فقرہ - اُنکی آمد آمد سنتے تو مدت سے ہین مگر جب آنکھون دیکھین گے تو تسکین ہوگی - درد ے اپنی آنکھون اُسے مین دیکھون - ایسا بھی کبھی خدا کرے گا۔

آنکھون سُکھ کلیجے ٹھنڈک - اصل مین یہ عورتونکی زبان ہی چشم ما روشن دل ما شاد کی جگہ بولتی ہین یعنی بہت خوشی سے منظور ہی ہماری عین راحت ہی - فقرہ - بوا تم جم جم آؤ تمھارا آنا میری آنکھون سکھ کلیجے ٹھنڈک۔

آنکھون سے - بسر و چشم بہت خوشی سے - رشک ے آنکھون سے دیتے ہین وہ بوسۂ چشم و رخسار - نظر لطف و عنایت نہین مجھپر کسدن - اور جواباً خبر حذف کر کے بھی کہتے ہین (مشہور شعر سلام کا) ے کہا شبیر نے تم لاؤ گے پانی عباس - بولے عباس کہ یا شاہ امم آنکھون سے۔

آنکھون سے آج دیکھا کانون سے تو سُنا کرتے تھے - یہ جملۂ شوقیہ کہتے ہین جب کوی عجیب غریب چیز دیکھنے مین آئے۔

آنکھون سے آنکھین بندہنا - دو شخصون مین باہم محبت ہونا - سودا ے آنکھون سے آنکھین تا صبح ہرگز بندہی نہ چھوٹین - زنجیر کی کڑی تک جیسے کڑی لگائی - اب یہ محاورہ متروک ہی۔

آنکھون سے بجا لانا - نہایت خوشی سے حکم کی تعمیل کرنا - کیف ے غیر ڈرتے ہین ڈرین خون جگر رونے سے - ہم تو آنکھون سے بجا لائین جو ارشاد کرو - آتش ے بجا لاتے اُسے آنکھون سے اے دوست - کبھی کچھ ہمسے فرمایا تو ہوتا - ظفر ے خوش ہین گریے سے ہمارے وہ تو ہان بہتر یہ ہی۔

ہم بجالائین گے آنکھون سے جو کچھ فرمائین گے -

آنکھون سے بلائین لینا - اشارون سے صدقے جانا - داغ ؎ دیکھکر یہ ادائین آنکھون سے - کیون نہ لون مین بلائین آنکھون سے -

آنکھون سے پاؤن - (یا پائے) اصل مین عورتون کی قسم اور کوسنا ہی یعنی آنکھین پھوٹین - رشک ؎ گلہ اسکا جو ہو مد نظر تو پاؤن آنکھون سے - لگاؤ دیر جتنی ہو سکے سرمہ لگانے مین -

آنکھون سے پردہ (یا حجاب) اُٹھجانا - غفلت دور ہو جانا - منیر ؎ دم سحر مری آنکھون سے اُٹھ گیا جو حجاب - بہار گلشن معنی سے دل ہوا شاداب -

آنکھون سے پھول اُٹھانا - ایک کھیل ہی کہ دو شخص تھوڑے سے فاصلے پر آمنے سامنے کھڑے ہو کر ہتھیلی کی زور سے ایک دوسرے کی طرف پھول پھینکتے ہین جسمین پھول جسکے ہاتھ سے گر جاتا ہی وہ آنکھون سے اُٹھاتا ہی - جرأت ؎ رتبہ گل بازی کا دلا کاشش تو پاتا - ہاتھون سے جو گرتا تو وہ آنکھون سے اُٹھاتا - بحر ؎ ناتوانی مین بھی یہ بل ہی جو گیند اکھیلو - پھول کیا تمکو ہم آنکھون سے اُٹھا لیتے ہین - کیف ؎ رتبہ گل بازی کا جو ہو عشق مین حاصل - نظرون سے گرے دل تو وہ آنکھون سے اُٹھالین -

آنکھون سے تلوے سہلانا - تلوون سے آنکھین ملنا - آرام پہنچانے اور خوشامد کرنے کی جگہ کہتے ہین - بحر ؎ کوی دن میری بھی راحت کا سرانجام کرین - تلوے سہلاؤ مین آنکھون سے وہ آرام کرین - ولہ ؎ عین راحت ہی مجھے خدمت گزاری یار کی - تلوے آنکھون سے جو سہلاتا ہون آجاتی ہی نیند

آنکھون سے ٹکر ٹکر دیکھنا - دیکھتے رہنا اور کچھ نہ کہنا - فقرہ - واہ وا لڑکو نمین مار پیٹ ہوا کی اور تم آنکھون سے ٹکر ٹکر دیکھا کیے -

آنکھون سے جان نکلنا - انتظار و حسرت مین مرنا - ؎ منتظر کوی دم کا مہمان ہی - جان آنکھون سے اب نکلتی ہی -

آنکھون سے چنگاریان اُڑنا - بہت جی جلنے کی جگہ کہتے ہین اور دا ع کے ساتھ بھی کہا ہی ؎ کیونکر نہ بجز آنکھ سے چنگاریان اُڑین - میرے دل و جگر مرے پیش نظر جلے -

آنکھون سے دریا بہانا - بہت رونا - (مبالغے کے طور پر) معروف ؎ بخار اس دل کا سینے مین نہ رکھتے گر سحاب آسا - تو کیون رو رو کے ہم دریا بہاتے اپنی آنکھون سے -

آنکھون سے دریا بہنا - لازم - برق ؎ دو سمندر نہ کُھنے ہونگے یہان آنکے دیکھ - ایک جا بہتے ہین دو آنکھون سے دریا کیسے - ظفر ؎ چشم سے دریا بہی لیکن بجھی دل کی نہ آگ - وہ جو تھی نالون کی اپنے شعلہ باری یون بھی ہی -

آنکھون سے دم نکلنا - دیکھو آنکھون سے جان نکلنا - رشک ؎ - ای خدا کوی نہ دیکھے مرض الفت چشم - دم اس آزار مین آنکھون سے نکلتے دیکھا اور نکلنا کی جگہ روان ہونا بھی کہا ہی - صبا ؎ حسرت دیدنہ پوچھو شب تنہائی کی - دیکھتا تھا کہ دم آنکھون سے روان ہوتا ہی -

آنکھون سے دور ہی مگر دل سے نزدیک ہی - جدائی مین کسیکی ہر وقت یاد اور تصور رہنے کی جگہ کہتے ہین - آتش ؎ روپوش ہی جو ناز سے اسکا گلہ نہین - نزدیک دل سے ہی جو ہی آنکھون سے یار دور - رند ؎

ع ؎ دیوان مین یون ہی چھپا ہی مگر بول چال مین جمع ہی کے ساتھ ہی -

فرقت کی رات بھی مجھے روز وصال ہی - نزدیک دل ہی یار جو آنکھوں سے دور ہی -

آنکھونسے دیکھا جو کبھی کانونسے بھی نہ سُنا تھا - یہ جملہ کسی عجیب غریب چیز کے دیکھنے یا کوئی نئی بات پیش آنے پر کہتے ہین - رند ؎ ستم کرتا ہی چرخ سفلہ پرور اہل غیرت پر - جو کانونسے نہ سنتے تھے وہ آنکھونسے دکھاتا ہی -

آنکھونسے دیکھا جو نہ دیکھا تھا - کسی عجیب غریب بڑی بات کے ظہور پر یہ جملہ بولتے ہین - مسرور ؎ لیا اغیار نے اُس نرگس بیمار کا بوسہ - نہ دیکھا تھا سو دیکھا ای دل رنجور آنکھونسے

آنکھون سے دیکھا نہ کانون سے سُنا - نہ دیکھا نہ سنا کسی عجیب و غریب اور خلاف قیاس بات کی نسبت کہتے ہین - ظفر ؎ دیکھا ہنستے گل قالین کو نہ آنکھون سے کبھی - اور نہ کانونسے سُنی بلبل تصویر کی بات - اور آنکھون نے دیکھا نہ کانون نے سُنا بھی کہتے ہین - ناسخ ؎ ناک ایسی دیکھی آنکھون نے نہ کانون نے سُنی - جو تمہارے کاکلونکی ہوتی ہی سم ناک مین -

آنکھون سے زمانہ دیکھا ہی - جملہ - جہان دیدہ ہی - تجربہ کار و ہوشیار ہی - یہان آنکھون سے زائد اور حسن کلام کے لیے ہی - مسرور ؎ ہر طرح کا کارخانہ دیکھا - ان آنکھون سے ہی زمانہ دیکھا -

آنکھون سے سوجھتا نہین ہی - جملہ - اُس جگہ بولتے ہین جب کسیکو سامنے رکھی ہوی چیز نظر نہ آے -

آنکھون سے شرم لحاظ جاتا رہنا - بے شرم ہو جانا - پاس ادب نہ باقی رہنا - مومن ؎ کیون نہ آنکھین لڑاتے آی حیا - تیری آنکھون سے یہ لحاظ گیا - فقرہ - بزرگون کے سامنے یہ شوخیان اب تیری آنکھون سے بالکل لحاظ جاتا رہا -

آنکھون سے شُعلے نکلنا (یا اُٹھنا) آنکھون مین بہت جلن اور سوزش ہونا - داغ ؎ کہون کیا خواب مین دیکھا تھا کس برق تجلے کو - کہ ابتک دیکھیے شعلے ان آنکھون سے نکلتے ہین - سحر ؎ کانون سے لوین اُٹھتی ہین اور آنکھون سے شعلے - دیکھی نہ سُنی سوزش داغ جگر ایسی -

آنکھون سے عزیز رکھنا - نہایت عزیز اور محبوب سمجھنا (چونکہ اعضاے انسان مین آنکھین بہت ہی پیاری ہوتی ہین اسلیے نہایت عزیز کو آنکھون سے زیادہ عزیز کہتے ہین)

آنکھون سے عزیز ہونا - لازم - گلزار نسیم ؎ آنکھون سے عزیز گل مرا تھا - پتلی وہی چشم حوض کا تھا -

آنکھون سے غائب ہو جانا - نظرون سے نہان ہو جانا - سحر ؎ ای صنم غیب کی رکھتے ہین خبر کامل عشق - غائب آنکھون سے وہ عنقا سے گم کیا ہوگا - آتش ؎ غائب آنکھون سے خیال یار ای آتش نہو - جان کے اوپر بنے گی دل اگر محزون ہوا -

آنکھون سے غفلت کے پردے اُٹھجانا - حقیقت حال کھلجانا ہوش مین آنا - فقرہ - مرشد کی نگاہ ہوتے ہی آنکھون سے غفلت کے پردے اُٹھگئے -

آنکھون سے غیرت بہجانا - غیرت جاتی رہنا - ؎ ہر کسیکے سامنے روتے ہو تجر - بہگئی آنکھون سے غیرت آپکی -

آنکھون سے قبول ہی - بدل وجان قبول ہی بہت خوشی سے منظور ہی - اسیر ؎ گالیون کی ہی سماعت ہمین آنکھون سے قبول - تیرے ہونٹھونکی طرف کان رہا کرتے ہین -

آنکھون سے قدم لگانا - آنکھین پاؤن سے ملنا - عجز و اعتقاد یا تو

محبت سے۔ شعور ؎ دیا ہی حسن مین یہ مرتبہ اللہ نے تجکو۔ پری تیرے قدم چومے لگائے حور آنکھون سے۔ آتش ؎ آئے تو آب کے آنکھون سے اپنی لگا دن مین۔ دہو کر شراب سے قدم ابر بہار کا۔

آنکھون سے کسی چیز کو لگانا - پیار اور محبت یا عظمت و تقدس کی نظر سے۔ ؎ خط کسکا یہ آیا تھا کہ جرأت جسے تو نے۔ اکدم مین اُٹھا آنکھون سے سو بار لگایا۔ ناسخ ؎ کوہ غم ایک ہی تیشے مین ہوا سو ٹکڑے۔ کیون نہ آنکھون سے لگایا کرون فرہاد کے ہاتھ۔ صبا ؎ مسیحا بھی اکدن فلک سے اُتر کر۔ لگائین گے آنکھون سے تربت علیؑ کی۔ اور آنکھون سے مس کرنا بھی ہی۔ قلق ؎ پہلے اُنگلی اُٹھا کے سوے ضریح۔ سب نے یارت پڑہی بطرز فصیح۔ بعد آنکھون سے مس کیا آکر۔ گرد صندوق کے پھرا جا کر۔

آنکھون سے کوڑی نہین دیکھی ہی - جملہ۔ کوڑی کوڑی کو محتاج ہین۔ فقرہ۔ جنھون نے آنکھون سے کوڑی نہ دیکھی تھی وہ ہزارون روپے کے آدمی ہو گئے۔

آنکھون سے کوئی کام کرنا - بہت خوشی اور شوق سے کوی کام کرنا۔ صبا ؎ جان جان پیش نظر حسن کی روداد کرو۔ آنکھون سے آئینے کی فرد پہ تم صاد کرو۔ سحر ؎ وہ بلاتے ہین اگر چلنے کو آنکھون سے چلون۔ زندہ پہنچون گا مگر تا در جانان کیونکر۔

آنکھون سے گراہت بُرا ہوتا ہی - یعنی جو شخص لوگونکی نظرون مین حقیر ہو جاتا ہی ہرطرح اُسکی خرابی ہوتی ہی۔ نصیر (رباعی) ؎ جو اشک کہ آنکھون سے جدا ہوتا ہی۔ مژگان تلک آیا کہ فنا ہوتا ہی۔ آنکھون سے کسیکی کوی یارب نہ گرے۔ آنکھون سے گراہت بُرا ہوتا ہی۔

آنکھون سے گرا دینا - بیقدر اور حقیر کر دینا۔ آتش ؎ شمعون کو تو نے دل سے پروانون کے اُتارا۔ آنکھون سے بلبلونکی گلشن گرا دیے ہین۔ ظفر ؎ چڑہ جائین نظر اپنی گر اُسکے دُر دندان۔ اشکون کی طرح گوہر آنکھون سے گرا دیجے۔ معروف ؎ ایک عالم کی جو آنکھون سے گرایا جون اشک۔ کاش تُنکے گوہر غلطان ہی بنایا ہوتا۔

آنکھون سے گر جانا - لازم۔ بحر ؎ گر جاے آنکھ سے جو ہو تجھسے دو چار چاند۔ چار ابروون نے تجکو لگاے ہین چار چاند۔ ہوس ؎ برگ گل آنکھون سے بلبل تری گر جائین ابھی۔ گر تو دیکھے مرے اشکون کی گل افشانی کو۔ آتش ؎ اے آفتاب محشر آنکھون سے گر گیا تو۔ منھ پھیرتا جدہر سے پھر مین آدہر نہ کرتا۔

آنکھون سے لگا کے رکھنا۔ لگا رکھنا - بہت عزیز کر کے رکھنا۔ حفاظت سے رکھنا۔ داغ ؎ جو متاع ہنر بیش بہار کہتے ہین۔ اُنکو آنکھون سے خریدار لگا رکھتے ہین۔ ظفر ؎ آنکھون سے لگا کیونکہ بھلا اسکو نہ رکھون۔ آئی ہی مرے ہاتھ جو یہ خاک دہان کی۔

آنکھون سے مجبور ہونا - اندہا ہونا۔ مسرور ؎ ہوا پنہان جو اُسکا چہرۂ پر نور آنکھون سے۔ یہان تک روئے عاشق ہو گئے مجبور آنکھون سے۔

آنکھون سے معذور کرنا - اندہا کر دینا۔ جرأت ؎ تب وعدۂ دیدار پر آیا کہ رُلا کر۔ آنکھون سے کیا جب ہمین معذور کسی نے۔

آنکھون سے معذور ہونا - لازم۔ ؎ اُسنے خدمت سے جو معذور رکھا ای جرأت۔ یان تلک روے کہ ہم آنکھون سے معذور ہوے۔

آنکھون سے مَلنا - دیکھو آنکھون سے لگانا - انشا ؎ مین نے دوپٹا جب ترا آنکھون سے اپنی مل لیا - اُسکی شمیم ناز سے بادِمِن نے غش کیا ۔ فقرہ - مزار اقدس کی خاک آنکھون سے ملتے ہی درد جاتا رہا -

آنکھون سے نیند اُڑ جانا - نیند نہ آنا - یا نیند اُچٹ جانا - آتش ؎ یاد ابرو و ذقن مین اُڑ گئی آنکھون سے نیند - کہ کنوان جھانکا کبھی تلوار کو عریان کیا - ظفر ؎ اُڑے سُنکر جسے ای قصہ خوان نیند اپنی آنکھون سے ہمارے آگے تو وہ ہی فسانہ اور کہتا ہی - وزیر ؎ یاد چشم سرگین مین شب کو گر آتی ہی نیند - صورت مرغ نگہ آنکھون سے اُڑ جاتی ہی نیند -

آنکھونکا برسنا (ظ ش) - زار زار رونا - داغ ؎ اشک اُمڈے برس گئین آنکھین - دیکھنے کو ترس گئین آنکھین - سحر ؎ ہر سال ان آنکھونکو برستے ہوے دیکھا - بھادون نظر آیا نہ ساون نظر آیا -

آنکھون کا بہنا (ظ ش) - آنسو جاری رہنا - ہلال ؎ یہ آنکھین بہ رہی ہین پتلیان تک نکلی آتی ہین - غضب ہی مردم آبی کنار جو نکلتے ہین - رند ؎ چشم بہنے لگی جب داغ جگر بھر آیا - چور پیدا کیا ناسور نے اچھا ہوکر -

آنکھون کا تیل نکالنا - دیدہ ریزی کے کام مین آنکھون پر زور دینا - تسلیم ؎ وصل مین ڈہونڈین عبث موے میان یار کیون - تیل آنکھونکا نکالین رات بھر بیکار کیون -

آنکھونکا جھمکا - آنسوؤن کی جھڑی - میر ؎ جون ابر نہ تھم سکتا آنکھونکا مری جھمکا - جون برق اگر وہ بھی جھمکی سی دکھا جاتا - اب یہ محاورہ نہین ہی -

آنکھونکا چلنا پھرنا (ظ ش) - (یا آنکھونکی چل پھر یا چلت پھرت) شوخی سے نظر کا نہ ٹھہرنا - داغ ؎ اسے تاکا اُسے مارا یہی نقشا دکھیا - چلتی پھرتی ہین قیامت کی تمھاری آنکھین -

آنکھون کا دریا بہانا (ظ ش) - بہت رونا - رشک ؎ آبروے ابر دریا بار بھی اُڑ جائگی - میری آنکھین آنہ ہی ہین دریا بہانے کیلیے -

آنکھون کا دیکھا جانے وے بھلے مانس کا کہنا مان لے - یہ مثل بطور نصیحت بولی جاتی ہی - مطلب یہ ہوتا ہی کہ تجربہ کار کی بات پر عمل کرنا بہت ہی ضرور ہی حتےکہ اپنی آنکھ سے دیکھے ہوے پر بھی اسکی بات کو ترجیح دینا چاہیے -

آنکھونکا رونا - نمبر (۱) آنسو بہانا - آتش ؎ یہی رونا ہی جو ان خانہ خراب آنکھون کا - بام سے در ہی جدا در سے ہی دیوار جدا -

نمبر (۲) آنکھون کا شکوہ - آتش ؎ نظارہ کیا کین وہ یہ دیدار کو ترسا - دن رات رہا آنکھون کا رونا مُرے دلکو -

نمبر (۳) بینائی کے جانیکا افسوس کرنا - رند ؎ جو رونا یہی ہی تو پھوٹین گی آنکھین - مجھے اب تو آنکھون کا رونا پڑا ہی - اور اسجگہ آنکھونکو رونا بھی کہتے ہین - نواب خلد آشیان طاب ثراہ (فرمانرواے رامپور) ؎ - نواب ہاتھ عشق مین دونون سے دہو بیٹے - دلکو تو روتے ہی تھے اب آنکھون کو رو بیٹے -

آنکھونکا کسی کو ڈہونڈنا - کسیکے دیکھنے کا بہت مشتاق ہونا - ظفر ؎ ڈھونڈتی ہین جسکو آنکھین وہ نہین آتا نظر - ہم بہت دوڑاتے ہین اپنی نظر چارون طرف - سحر ؎ صاحب کہین ظہور کرے کائنات مین - دولھا کو آنکھین ڈھونڈ رہی ہین برات مین - ؎ ہو گئین چار نگاہین جو دم قتل آتش - آنکھین جلاد کی ڈہونڈین گی گنہگار کی شکل قلق ؎ نین غفلت مین

کھولدین آنکھین - یارکو ڈھونڈنے لگین آنکھین ؎

آنکھون کا لہو رونا (ظ ش) - بہت رونا - (مبالغے کے طور پر) بحر ؎ کیا فقط آنکھین لہو رو کر ہوی ہین چشم زخم - ہڈی ہڈی مین فراق یار سے ناسور ہی - ناسخ ؎ کسی نے تیر و زدیدہ نگہ سے دلکو مارا ہی - لہو روتی ہین آنکھین راز پنہان آشکارا ہی - اور لہو برسانا بھی کہا ہی - اُنس ؎ دکھانہ برق سے ای ابر ہمکو تو آنکھین - شب فراق ہی برسائین گی لہو آنکھین -

آنکھون کا لہو ہو جانا - آنکھون کا نہایت سُرخ ہو جانا - (اکثر بہت رونے کی جگہہ کہتے ہین) فقرہ - روتے روتے آنکھین لہو تو ہو گئین اب کہان تک روؤ گے -

آنکھونکا ناسور ہونا - آنکھ سے آنسو نہ تھمنا - نواب خلد آشیان (فرمانروای رامپور) ؎ آنکھین ہوئین ناسور جو رونے سے تو پھر کون نظارہ کریگا ترے بیساختہ پن کا -

آنکھون کا نُور - نمبر (۱) بصارت - روشنی چشم - رشک ؎ رتبہ تمہارے نور کا کیا جانین مہر و ماہ - پوچھو یہ روشنی مری آنکھون کے نور سے - صبا ؎ اندھا کیا مجھے شب مہتاب ہجر نے - آنکھون کا نور پنبہ داغ قمر ہوا - نمبر (۲) اولاد - عزیز قریب - داغ (ماتم فرزند مین) ؎ احمد کے غم مین دیدہ و دل کیون نہون تباہ - آنکھون کا نور تھا مرے دل کا سرور تھا

آنکھونکا نور اُڑ جانا (خ ش) - بینائی جاتی رہنا - میر حسن ؎ اُڑا نور نرگس کی آنکھونکا سب - ہوے بال سنبل کے ماتم کی شب -

آنکھونکا (یا آنکھون سے) نور جاتا رہنا - نابینا ہو جانا - قلق ؎ دل کا اُسکے سرور جاتا ہی - اور آنکھونکا نور جاتا ہی - اسیر ؎ جب تلک قاصد پھر اجاتا رہا آنکھون سے نور - خط جانان ہمکو پیغام زبانی ہو گیا - غافل ؎ عبث وہ شرمگین رہتا ہی اب ستور آنکھون سے - کہ روتے روتے یان جاتا رہا ہی نور آنکھون سے - اور جانا کیجگہہ کھویا جانا بھی ہی - خلیل ؎ آنکھون سے نور جسم سے جان دل سے صبر و تاب - کھوئے گئے ہین جبسے وہ آرام جان گیا -

آنکھونکا نور کھو دینا - اندھا کر دینا - ہلال ؎ کمتر ادہ صاف دیکھکے مین چوندھیا گیا - آنکھون سے نور نیر اعظم نے کھو دیا - بحر ؎ کہو یعقوب سے ہر دم نہ دیکھے گال یوسف کے - یہ اُس عینک کے شیشے ہین جو نور آنکھون کا کھوتی ہی -

آنکھونکا (یا آنکھون سے) نیل ڈھلجانا - مرتے وقت جو چند قطرے پانی کے آنکھون سے نکلتے ہین اُسکو آنکھون کا نیل ڈھلنا کہتے ہین - بحر ؎ موت کی صورت نظر آئی اُسے دیکھا نہ آہ - ڈھل گیا آنکھون کا نیل ای انتظار سبزہ رنگ - اسیر ؎ عطا جو غیر کو کرتے کبھی وہ بوسۂ خال - تو صاف ادھر مری آنکھون کے نیل ڈھلجاتے - مصحفی ؎ میری آنکھون سے جو یان نیل ڈھلا نزع کیوقت - اُسنے رو رو کے دہان اپنا چھڑایا کاجل - نواب مرزا شوق ؎ دونون آنکھون سے نیل ڈھلتا ہی - نبض ساقط ہی دم نکلتا ہی - قلق ؎ یہ رُخ اسفرنی تھی مد نظر - نیل آنکھون سے ڈھل چکا تھا اُدھر -

آنکھونکو انتظار ہونا (ظ ش) - آنکھونکو یہان زائد ہی مطلب وہی انتظار ہونا ہی - ناسخ ؎ آنکھونکو ہی انتظار قاصد - ہی جان امیدوار قاصد - اور آنکھونمین انتظار ہونا بھی کہا ہی - ناسخ ؎ کرکے وعدہ شب کے آنے کا نہین آیا جو یار - بیقراری دلمین ہی اور انتظار آنکھونمین ہی -

آنکھونکو رو بیٹھنا- آنکھون سے معذور ہوجانا- **ہندی** (آغا ہجو صاحب) ؏ آبرو جتنی تھی لوگو نمین اُسے کھو بیٹھے- اسقدر روے کہ آنکھون کو بھی ہم رو بیٹھے- **جرات** ؏ رونا آتا ہی ہمین رونے پہ اپنے یارو- یان تلک روے کہ آنکھونکو بھی رو بیٹھے ہم-

آنکھون کے آگے- (یا سامنے) نمبر (۱) پیش چشم- نظر کے سامنے (خارج مین موجود ہو یا تصور مین) فقرہ- آنکھون کے آگے چیز رکھی ہی اور تجھے نہین سوجھتی- **رشک** ؏ زلف و رخ ساقی کا تماشا آنکھون کے آگے پھرتا ہی- مدت سے وہ دور نہین وہ صبح نہین وہ شام نہین- **ناسخ** ؏ سامنے آنکھون کے اب درزات اُسکا خال ہی- اندنون تابان ہمارا کوکب اقبال ہی- **سحر** ؏ کسکا و دیکھون کہ چار سو ہی وہی- میری آنکھون کے روبرو ہی وہی- نمبر (۲) دیکھتے دیکھتے- **قلق** ؏ رانڈ ہو کر جوان اک بیٹی- میرے پہلو سے آکے لگ بیٹھی- دوسری میری آنکھون کے آگے- اُٹھتی ہی نوجوان دنیا سے-

آنکھون کے آگے آئے (یا آئیگا) دیکھو آنکھون سے پاؤن- **عاشق** ؏ جلتے رہو کہ گو اگر تم کباب دو- آنکھون کے آگے آئے جو جام شراب دو-

آنکھون کے آگے (یا سامنے) **اُٹھ جانا**- کسیکی زندگی مین کسیکا مرجانا- دیکھتے دیکھتے نیست و نابود ہوجانا- مثال کے لیے دیکھو آنکھون کے آگے نمبر ۲-

آنکھون کے آگے (یا سامنے) **اندہیرا آجانا** یہ حالت بہت غصے اور کسی بڑے صدمے یا زیادہ خوف یا ضعف سے ہوجاتی ہی- **سودا** ؏ ابر غم کا دل کے اوپر چھا گیا- آنکھون کے آگے اندہیرا آگیا- اور اندھیرا چھا جانا بھی کہتے ہین- **داغ** ؏ آگے آنکھون کے اندہیرا چھا گیا- کچھ دکھای دے تو دیکھون دل کی چوٹ-

آنکھون کے آگے پلکونکی بُرائی- دیکھو آنکھ کی بدی بھون کے آگے- **نکہت** ؏ یار کی یارو بیان تم بیوفائی مت کرو- روبرو آنکھون کے پلکونکی بُرائی مت کرو- **ہندی** (آغا ہجو صاحب) ؏ تیر جانان جو لگا دل مین نہ کرنا شکوہ- آگے آنکھون کے نہین کرتے بدی پلکونکی-

آنکھون کے آگے (یا سامنے) **پھرنا**- تصور مین نظرون کے سامنے رہنا- **مومن** ؏ پھر جاے نہ تا چشم صنم آنکھ کے آگے- سیر چمن نرگس شہلا نہ کرینگے- **سودا** ؏ ایسی ہی دکھلائی دی اِک شکل زشت- پھر گئی آنکھون کے آگے سرنوشت- **ناسخ** ؏ آگے آنکھون کے جو پھر جاتے ہو چلاتا ہون مین- پہلے بجلی کوندتی ہی رعد کی آواز سے-

آنکھون کے آگے- (یا سامنے) **تارے چھٹکنا- یا تارے چُھٹنا**- ضعف یا صدمے سے چکر آجانے مین جو ذرے سے نظر آتے ہین اُنکو تارے چھٹکنا کہتے ہین- **شعور** ؏ کیا ہی ناتوان ایسا کسی گیسو کی افشان نے- کہ اب آنکھون کے آگے دنکو بھی تارے چھٹکتے ہین- **جرات** ؏ اُٹھتے ہی چھٹتے ہین آنکھون کے تلے تارے سے- جب جدا تجھسے ہم اے ماہ جبین بیٹھتے ہین-

آنکھونکے آگے سے اُوپ یا تلپٹ ہوجانا- نگاہ کے سامنے سے اسطرح غائب ہوجانا کہ پتا نہ لگے-

آنکھونکے آگے ناک سوجھے کیا خاک- یہ مثل طنز سے اُسکی نسبت

بولی جاتی ہی جبسے سامنے کی چیز نہ سوجھے۔ ناسخ ؎ ہی عیان جلوہ خدا کاان بتان ہند مین۔ سوجھے کیا زاہد تجھے آنکھون کے آگے ناک ہی۔

آنکھونکے اندہے - نافہم بے وقوف۔ نصیر ؎ دیکھ تو آنکھونکے اندہے کچھ بھی ہی تجکو شعور۔ یہ تو میری نوجوانی اور پرانی چوڑیان۔ میر ؎ اہل نظر کسو کو ہوتی ہی محرمیت۔ آنکھونکے اندہے ہمتو مدت رہے حرم مین۔

آنکھونکے اندہے نام شیخ روشن - مثل۔ دیکھو آنکھون کے اندہے نام نین سکھ۔

آنکھون کے اندہے نام نین سکھ - جو ناوان دانا بنے اُسکی نسبت یہ مثل کہتے ہین۔ اور اُسکی نسبت بھی کہتے ہین جو ایسی صفت سے مشہور ہو کہ اُسمین پائی نہ جاے اسکے قریب قریب فارسی کی یہ مثل ہی۔ ع برعکس نہند نام زنگی کافور۔ جانصاحب ؎ آنکھونکی اندہی ہی وہ مثل نام نین سکھ۔ نرگس کو دنکو اونٹ بھی آتا نہین نظر۔ مہدی (آغا ہجو صاحب) ؎ اچھی پوشاک کو وہ کیا جانین۔ نین سکھ نام اندہے آنکھونکے۔

آنکھونکے بھل چلنا - ادب یا شوق سے چلنا۔ داغ ؎ آنکھون کے بل چلونگا تری راہ شوق مین۔ موے مژہ بنین گے مری چشم تر کے پاؤن۔ اور آنکھون کے بھل بیٹھنا بھی کہاہی۔ رشک ؎ کوے جانان مین اگر پاؤن دہرے ہون تھک جائین۔ سر کے بھل راہ چلا آنکھون کے بھل بیٹھ گیا۔

آنکھونکی بینائی - بصارت۔ ناصر ؎ روز تم دیکھتے ہو شام ہی کیوقت کتاب۔ دشمنی ہی تمہین کچھ آنکھونکی بینائی سے۔

آنکھونکے پپوٹے - وہ کھال جو بطور غلاف آنکھ کے اوپر ہی جسے فارسی مین غلاف چشم اور نیام چشم کہتے ہین۔

آنکھونکی پُتلیان - نمبر (۱) آنکھونکی سیاہی۔ رند ؎ گئین جو حسرت دیدار لیکے دنیا سے۔ کرینگی حشر کو آنکھونکی پتلیان فریاد۔ نمبر (۲) نہایت عزیز اور محبوب۔ کیف ؎ دین و دنیا دونون ہین آنکھونکی اپنی پتلیان۔ اک نگہ ہی حق کی جانب ایک باطل کیطرف۔ فقرہ۔ اولاد ہزار بُری ہو مگر مان باپ آنکھ کی تپلی سمجھتے ہین۔

آنکھونکی پتلیان پتھرانا - آنکھونکا بے نور اور بے حس ہوجانا۔ اسیر ؎ کیا دریغان ہین ایک بت کا انتظار ایسا۔ کہ دونون پتلیان پتھرا گئین چشم برہمن مین۔

آنکھونکی پتلیان پھر جانا - آنکھونکی پتلیون کا چڑہ جانا۔ چونکہ نزع کے وقت اعصاب کے کھچنے سے ایسا ہوا کرتا ہی اسلیے علامت مرگ سے کنایہ ہی معروف نظم ؎ طبیعت گر نہ اکبار اسطرح سرکار کی پھرتی۔ تو پتلی آنکھ کی کیون آپ کے بیمار کی پھرتی۔

آنکھون کے پردے - وہ سات جھلیان جو تہ بر تہ آنکھون مین ہوتی ہین۔

آنکھونکی ترِی نظم شیخ - آنسوؤن کی نمی۔ ناسخ ؎ آئنہ دیدۂ گریان بنے جوہر پتلی۔ دیکھلے جو مری آنکھون کی تری آئینہ۔ بحر ؎ جب مستعد گریہ ہوے ہم غضب آیا۔ گردونکو بنایا کنول آنکھونکی تری نے۔

آنکھونکے تل - وہ چھوٹے سے نقطے جو آنکھ کی سیاہی مین ہوتے ہین۔ وزیر ؎ نظر سے میری گر بیمار اُنکی ہوگئین آنکھین۔ تصدق کے لیے کھیچوا اُن روغن آنکھ کے تل کا۔ ذوق ؎ دیکھ چھوٹون کو ہی اللہ بڑائی دیتا۔ آسمان آنکھ کے تل مین ہی دکھائی دیتا۔

آنکھون کے حلقے - وہ دائرے جنمین آنکھون کے ڈہیلے قائم ہین جنہین کاسۂ چشم اور حدقۂ چشم بھی کہتے ہین - اسیر ؎ آنکھ کا حلقہ بجاے طوق گردن چاہیئے - ہون مین دیوانہ کسیکی نرگس بیمار کا - صبا ؎ ٹکٹکی باندہے ترے در پر ہین گے ای صنم - حلقے آنکھون کے کرینگے حلقۂ زنجیر ہم - آتش ؎ یہ آرزو ہی کہ زین سمند یار مین ہون - ہماری آنکھون کے حلقے رکاب کے بدلے -

آنکھونکی دوا کرو - دیکھنے کی لیاقت پیدا کرو - عقل اور تمیز حاصل کرو اور اُس جگہہ بھی مذاق سے کہتے ہین جب کسیکو کوئی چیز سامنے رکھی ہوی نہین نظر آتی ہی - بحر ؎ ہمچشمی یار سے حیا کر - نرگس آنکھون کی کچھہ دوا کر -

آنکھونکے ڈورے - آنکھون کی لال لال رگین جو کسیکی آنکھونمین قدرتی ہوتی ہین یا نشے یا خمار سے پیدا ہو جاتی ہین - ناسخ ؎ آنکھون کے ڈورے ہین رگ یاقوت ہیرون مین - موتی جڑے ہین لعل مین منھہ پر عرق نہین - میر ؎ تماشا سُرخ ڈورون سے تری کیا چشم میگون ہی - رگ گل نرگس شہلا مین ہی یہ تازہ مضمون ہی -

آنکھونکے ڈہیلے - دیدے - (یعنی سیاہی اور سپیدی اور پتلی) مومن ؎ غیر کو جھانکا تو ڈہیلے آنکھ کے - دیکھنا رکھدیوین گے روزن مین ہم - اسیر ؎ واہ رے شوق تماشا دیدۂ روزن نہین - صرف اگر آنکھون کے ڈہیلے ہون تری دیوار مین - وزیر ؎ اس مری دیوانگی پر ای جنون پتھر نہین - آنکھ کے ڈہیلے لگاتا ہون اگر آتی ہی نیند -

آنکھونکی راہ (یا راستے) سے دل مین در آنا - نظرون مین سما کے دل مین گھر کرنا - صبا ؎ بے محابا ہی حقیقت مین تصور اُسکا - آنکھون کی راہ سے کیا صاف در آیا دل مین - اور در آنا کی جگہہ اُتر آنا بھی کہتے ہین - مسرور ؎ یار کا دیدہ دلیری سے لبھانا دیکھو - آنکھون کے رستے سے دلمین اُتر آنا دیکھو -

آنکھونکی راہ سے دم نکلنا - نزع کیوقت آنکھین کھلی رہجانا جیسے انتظار مین مرنا کہتے ہین - آتش ؎ وہ تماشا ہی ترا حسن پُر آشوب ای ترک - آنکھون کی راہ سے دم نکلے تماشائی کا - جرأت ؎ آنکھونکی راہ نکلے ہی کیا حسرتون سے دم - وہ روبرو جو اپنے دم واپسین نہین - اور دم کی جگہہ جان نکلنا بھی کہتے ہین - آتش ؎ راہ سے آنکھونکی نکلے جان مضطر جاے گی - شام سے فرقت کی شب مین ہی سحر کا انتظار -

آنکھونکی روشنی (یا بینائی) جاتی رہنا - اندہا ہو جانا - رند ؎ آنکھون کی روشنی بھی گئی ساتھہ یار کے - کچھہ سوجھتا نہین جو وہ پیش نظر نہین -

آنکھون کے سامنے رکھنا - نمبر (۱) نگرانی رکھنا - تسلیم ؎ زیر دامن رہنے دو اشک پریشان حال کو - سامنے آنکھون کے رکھنا چاہیئے اطفال کو -

نمبر (۲) نظر کے سامنے رکھنا - ناسخ ؎ سامنے آنکھونکے آئینہ بہت رکھا نہ کر - ای صنم لیجاتے ہین کم پیش بیمار آئینہ -

آنکھون کے سامنے رہنا - لازم -

آنکھونکے سامنے (یا آگے) سے چُرانا - بہت چالاکی اور عیاری سے چُرانا - آتش ؎ آنکھون کے سامنے سے دلکو مرے چُرانا - خال سیہ کی

طراراس سارقی کے فن مین -

آنکھونکے سامنے سے نہ ہٹنا - ہر وقت نگاہ کے سامنے رہنا - کسی دم تصور سے الگ نہونا - آتش ؎ آنکھون کے سامنے سے نہ ہٹ ای خیال یار - تجھسے کوی عزیز دم واپسین نہین - ظفر ؎ جو دلمین ہو سو کہو تم نہ گفتگو سے ہٹو - رہو پر آنکھونکے آگے نہ روبرو سے ہٹو -

آنکھونکے سامنے کوئی چیز آجانا - کسی چیز کا آنکھونکی اوٹ ہوجانا - نسیم ؎ دیکھیے کسطرح اُسکے روے عالمتاب کو - سامنے آنکھونکے آجاتے ہین پردے نور کے -

آنکھونکے سامنے (یا آگے) کی بات - اپنی دیکھی ہوئی بات - فقرہ تمہارے مکرنے سے کیا ہوتا ہی میری آنکھونکے سامنے کی بات ہی -

آنکھونکی سفیدی - آنکھ کے تل کے آس پاس جو سفیدی ہوتی ہی - مصحفی ؎ نہین آنکھونکی سفیدی مین یہ تل ای عیار - مردم چشم نے درپردہ چرایا کاجل - رشک ؎ ہین سفیدی مری آنکھونکی وہ رخسار صبح - مردم دیدہ نہو چاہے ہر اک تل کیونکر - سحر ؎ آرزو ہی کہ مین اُس حور کی لکھون تعریف - کاغذ آنکھونکی سپیدی ہو تو مسطر پلکین -

آنکھونکی سوئیان[1] نکالنی رہگئی ہین - یہ مثل اُسجگہ بولتے ہین جہان کسی کام مین بہت کچھ محنت و مشقت ہوچکے تھوڑی سی کوشش باقی رہے - داغ ؎ جو بچھین آنکھین تو پلکین بھی کوی پل کی ہین - رہی ہین بس یہی آنکھونکی سوئیان باقی -

آنکھونکی سیاہی - آنکھ کا تل - مردمک - رشک ؎ ای پری پاے تو آنکھونکی سیاہی سمجھے - تیرا وحشت زدہ ہی سایۂ دیوار پسند - ناسخ ؎ کیا فقط اشکون نے آنکھونکی سیاہی دہوئی - کہ ہوے ہین مری پلکونکے بھی سب بال سپید -

آنکھونکی سیاہی سفید ہونا - موت کے آثار ظاہر ہونا - ہندی (آغا ہجو صاحب) ؎ گزری تمام عمر نہ آیا اُدہر سے خط - آنکھونکی یان سیاہی بھی ظالم ہوئی سفید -

آنکھونکی صفائی دیکھو - جملہ کیسی چالاکی ڈہٹائی یا بیمروتی کے وقت کہتے ہین - رشک ؎ خط کا آغاز ہی آنکھونکی صفائی ہی وہی - روز برجستگی وہی روز لڑائی ہی وہی -

آنکھونکی فصدین کھلواؤ یا فصدین لو - جب کسی شخص کی نگاہ کچھ دیکھنے یا پہچاننے مین کمی کرتی ہی تو اُسوقت مذاقاً یہ جملہ کہتے ہین - یعنی تمہاری نظر کی خطا ہی - دیکھنے کی لیاقت پیدا کرو - مثال کے لیے دیکھو آنکھون کے ناخن لو -

آنکھونکی قسم - عورتین ان الفاظ سے قسم کھاتی ہین - قلق ؎ چشم انصاف سے ذرا نرگس - تو نظر باز ہی بتا نرگس - نکتہ بین جانتے ہین ہم تجکو - اپنی آنکھونکی ہی قسم تجکو - میرے خودبین کی کیسی ہین آنکھین - ان کو دکھلا کہ آنکھین کھلجائین - معروف ؎ صدف آنکھونکی قسم کھا گئی رکھ کان پہ ہاتھ - اشک سا گوہر

---

[1] اس مثل کی نسبت ایک کہانی مشہور ہی اُسکا خلاصہ یہ ہی کہ کسی عورت نے ایک شخص کو دیکھا کہ مردہ سا پڑا ہی اور تمام بدنمین سوئیان چبھی ہوی ہین سمجھی کہ کسی نے اسپر جادو کیا ہی اسلیے کہ بقول مشہور ایک قسم کے جادو مین سوئیان بھی چبھوتے ہین وہ سوئیان نکالنے لگی سارے بدنکی سوئیان نکال لین صرف آنکھونکی باقی رہگئی تہین کہ ایک عورت وہان اوہ آگئی اُس نے اس سے کہا کہ آپ آنکھونکی سوئیان نکالنی باقی ہین تو یہان ٹھہری رہ مین ابھی آتی ہون یہکہکر وہ کسی ضرورت کو گئی اس عورت نے اُسکی آنکھونکی سوئیان نکال لین اور وہ شخص سحر سے نجات پاکر اُٹھ بیٹھا محبت اور ہمدردی اُسی عورت کی ثابت ہوی جسنے آنکھونکی سوئیان نکال تہین -

شہوار نہ دیکھا نہ سُنا۔

آنکھونکے گرڑھے - وہ گھڑا جو لاغری سے آنکھونکے حلقونمین پیدا ہوجاتا ہی۔ صبا؎ روزن ہین تیرے دیکھنے والونکے واسطے - آنکھونکے ای صنم مرے مُنھ پر گرڑھے نہین - بحر؎ ای انتظار جان مسافر نہ گر پڑے - اندھے کنوین ہین آنکھونمین اپنی گرڑھے نہین -

آنکھونکے ناخن لو - موقع استعمال کے لیے دیکھو آنکھونکی فصدین کھلواؤ مصحفی؎ وہ کہتے ہین نہ چھیڑو مجکو دیکھو لوگ بیٹھے ہین - میان آنکھونکی فصدین لو ذرا آنکھونکے ناخن لو -

آنکھونکے نیچے (یا تلے) نمبر(۱) نگاہ کے سامنے - جیسے آنکھون کے نیچے اندہیرا آگیا -

نمبر(۲) تصور مین - بحر؎ پھرتی ہی تصویر شیرین کی جو آنکھون کے تلے - غیرت بادام شیرین دیدۂ فرہاد ہین - میر؎ پھرتی ہین اُسکی آنکھین آنکھون تلے ہمیشہ - رہتا ہی آب دیدہ یان تا گلے ہمیشہ -

آنکھونکے نیچے اندھیرا آجانا - دیکھو آنکھون کے آگے اندھیرا آجانا - اسیر؎ بندھا کب تصور ترے گیسوؤن کا - کہ آنکھون کے نیچے اندھیرا نہ آیا -

آنکھون کے نیچے بجلی سی چمک جانا - آنکھ جھپکا دینے والی چمک یکایک نظر آجانا - داغ؎ اُنسے نگاہ ملتے ہی دلپر لگی وہ چوٹ - بجلی سی اپنی آنکھون کے نیچے چمک گئی - اسیر؎ [ثلث] آنکھونکے تلے کوند گئی برق تجلی - آئے جو وہ رہوار کو چمکا کے برابر -

آنکھونکے نیچے پھرنا - دیکھو آنکھون کے آگے پھرنا - اسیر؎ -

تشکل چشم یار پھر آنکھون کے نیچے پھر گئی - پھر مجھے وحشت ہوی چشم غزالان دیکھکر - بحر؎ مُنھ چھپاتا ہی ہی اگر منظور - میری آنکھون تلے پھرا نہ کرو - ظفر؎ چشم تیری چشم آہو ہی مگر وقت غضب - پھرتی ہی مانند چشم شیر آنکھونکے تلے -

آنکھونمین (یا آنکھونپر) **آشوب ہونا** - آنکھین دکھنے آنا - شعور؎ یہان تو روتے روتے آنکھونمین آشوب ہوآیا - گمان ہی محتسب ظالم کو مجھپر بادہ خواری کا - داغ؎ صبح اُس فتنۂ محشر کو جو دیکھا ہمنے - ایک آشوب رہا چار پہر آنکھونپر - میر؎ پی ہوی تو لہو پیا ہونمین - محتسب آنکھون پر ہی کچھ آشوب -

آنکھونمین آنا - نمبر(۱) [ظ ش] نظرونمین سمانا - اسیر؎ مری آنکھونمین آدم اگر شمشاد قامت ہو - شجر رہتا ہی اکثر سبز دریا کی ترای مین -

نمبر(۲) مست ہونا - مرزا جان طپش؎ دعوے میخواری کا اتنے ہی پہ تھا سرکار کا - پیتے ہی اک آدھ گھونٹ آنکھون مین بس آنے لگے - ان معنون مین اس شعر کے سوا اور کسی کے یہان نہین پایا گیا -

آنکھونمین اشارے ہونا - اشارون اشارون مین مطلب ادا کرنا - ؎ کچھ مجکو اُسکے دل کی خبر مصحفی نہین - آنکھونمین تو اشارہ کئی بار ہوگیا - ظفر؎ یہ اشارہ ہی کہ آنکھونمین اشارے ہووین - عین شفقت سے کیے اُسنے جو با دام طلب -

آنکھونمین اندہیرا آجانا - دیکھو آنکھون کے آگے اندھیرا آجانا - نکہت؎ جب خیال رُخ پُر نور کسیکا آیا - دیکھو اندھیر کہ آنکھونمین اندھیرا آیا - اسیر؎ مہر و مہ کی جو پڑی آنکھ تری زلفون پر - دونون چکرا گئے آنکھونمین

اندھیر آیا - اور آنا کی جگہ چھانا اور ہونا بھی ہے - رشک؎ چھایا تری زینت سے یہ آنکھوں میں اندھیرا - مسی نہ دکھائی دی نہ سرمانظر آیا - اسیر؎ جی الجھنے لگا آنکھوں میں اندھیرا چھایا - جب تصور ترا ای گیسوئے شبگون باندھا - بحر؎ چارسو ہی اندھیر آنکھوں مین - چارون سے جو اسکی دید نہین -

آنکھوں مین باتین کرنا - اشارون مین باتین کرنا - انشا؎ - غیر سے کرتے تھے آنکھوں مین ابھی باتین تم - ہم بھی آ پہنچے ہین کیا عین اشارات کیوقت -

آنکھوں مین باتین ہونا - لازم - بحر؎ سیکھے سے بھی انداز تمہارے نہین آتے - آنکھوں مین ہون باتین یہ اشارے نہین آتے -

آنکھوں مین بجلی سی چمک جانا - دیکھو آنکھون کے نیچے بجلی سی چمک جانا معروف؎ ایک بجلی سی چمک جاے ہے آنکھوں مین وہین - ذکر چھیڑے ہے جو اس گل کی ہنسی کا کوی -

آنکھوں مین بچپن ہونا - گھور اگھاری ہونا - درد؎ میرے اسکے جو لڑگئین آنکھین - ہوگئے آنکھون ہی مین دو دو بچن - اب یہ محاورہ متروک ہے -

آنکھوں مین بسنا - نظروں مین سمانا - تصور مین رہنا کوی چیز جب خیال مین پیش نظر رہتی ہے تو اسکی نسبت کہتے ہین کہ آنکھوں مین بس گئی ہے یا بسی رہتی ہے - مصحفی؎ بس گیا وہ نگار آنکھوں مین - کیا سمائے بہار آنکھوں مین - ظفر؎ بسا آنکھوں مین وہ پیار کچھ ایسا ہی کہ کیا کہیے - تصور بندہ رہا اسکا کچھ ایسا ہی کہ کیا کہیئے -

آنکھوں مین بہار پھولنا - چھانا - دل شگفتہ ہونا - نگاہون سے خوشی ٹپکنا - سوز؎ کھب گیا حسن یار آنکھوں مین - کیا ہی پھولی بہار آنکھوں مین - مسرور؎ آتے ہو ضرور تم چمن سے - آنکھون مین بہار چھا رہی ہے -

آنکھوں مین بیٹھنا - ڈھٹائی سے مکرنا - داغ؎ دلکو چرا لیا ہے اشارون سے اور پھر - آنکھوں مین بیٹھتے ہین ڈھٹائی تو دیکھیے - یہ محاورہ لکھنؤ مین نہین سنا -

آنکھوں مین پالنا - بہت محبت اور ناز ونعم سے پرورش کرنا - تسلیم؎ کہان جاتا ہے تنہا چھوڑ کر مجکو مصیبت مین - اسی دن کے لیے ای طفل اشک آنکھوں مین پالا تھا - سوز؎ کیون طفل اشک تجکو آنکھوں مین مین نے پالا - اسپر بھی میرے منھ پر یون گرم ہوکے آیا -

آنکھوں مین پھرنا - تصور مین پیش نظر رہنا - ظفر؎ گردش چشم وہ آنکھوں مین پھرے ہے ساقی - ہمکو کیا کام جو ہم تجھسے کرین جام طلب - آتش؎ دیکھکر آئنہ یار آنکھوں مین پھر جاتا ہے - یاد آتی ہے مجھے بھولی ہوی صحبت صبح - ناسخ؎ جنکی رفتار کے پامال ہین ہم - وہی آنکھوں مین پھرا کرتے ہین - رشک؎ ای چرخ دور کامل نجم زحل یہ تھا - پھرتا رہا ان آنکھوں مین وہ تل تمام رات -

آنکھوں مین پھیکا لگنا - خوشنما اور اچھا نہ معلوم ہونا - میر؎ لالہ و گل کیون نہ پھیکے اپنی آنکھوں مین لگین - دیکھنے والے ہین ہمتو رنگ احمر کے ترے - ولہ؎ گر بہشت آوے تو آنکھوں مین مری پھیکی لگے - جسنے دیکھا ہو تجھے محو تماشا کیا ہو -

آنکھوں مین پی جانا یا پیے جانا - رغبت وشوق سے تاکنا - گھورنا - آتش؎ جانب شیشہ جو دیکھون تو مغان کہتے ہین - آنکھوں مین دختر رز

کو پیے جاتے ہو عبث۔

آنکھونمین ترمرے پھرنا۔ دماغی صدمے سے آنکھونکے آگے ذرے ذرے سے نظر آنا۔ ترمرے اُس چکنائیکو کہتے ہین جو پانی کے اوپر متفرق ہو کے تیرتی ہی اسی سے تشبیہاً اُن ذرونکو بھی کہتے ہین۔ داغ ؎ خیال ذرہ ریگ بیابان کوی جاتا ہی۔ پھرین گے ترمرے تربت مین بھی مجنونکی آنکھونمین۔ مومن ؎ عطر غیرونکو دکھا کر جو لگایا اُسنے۔ ترمرے سے ہین مرے دیدۂ تر مین پھرتے۔

آنکھونمین تصور بندھ رہنا۔ کسی چیز کا خیال پیش نظر ہونا۔ نقی ؎ جب تصور رخ گلگون کا بندھا آنکھون مین۔ خار ہر گل ہوا ای باد صبا آنکھون مین۔

آنکھونمین تکلے چبھونا۔ غصے کے وقت عورتین لونڈیون باندیون سے کہتی ہین کہ اگر پھر اسطرح ڈھٹائی سے آنکھ سامنے کی تو آنکھون مین تکلے چبھودونگی۔ اسکا استعمال ایسی خطا پر ہی جو آنکھ سے متعلق ہو۔ داغ ؎ کرے دعوائے ہمچشمی تو مژگان دراز اُسکی۔ چبھوے خوب تکلے نرگس شہلا کی آنکھونمین۔

آنکھونمین تل بیٹھنا۔ آنکھونمین سما جانا۔ سودا ؎ تل بیٹھ رہی آنکھونمین ہی ساعت نیک آج۔

آنکھونمین تُلنا۔ نظرونمین جچنا۔ بحر ؎ ہم پلہ ہوے اُس سے نہ چھوٹے نہ بڑے پھول۔ آنکھونمین تُلا یار ترازو مین ترے پھول۔ وله ؎ تلگئی مہر و وفا ای یار اپنی آنکھ مین۔ جب ترازو سینے مین تیر نظر ہونے لگا۔

آنکھونمین تولنا۔ متعدی۔ مُنیر ؎ دل عدو مین ترازو ہوا ہی اُسکا تیر۔ اگر ہو شبہہ تو ای مرگ اپنی آنکھونمین تول۔ مسرور ؎ دیتے ہین فوق اپنی کمر سے بھی نازنین۔ آنکھونمین تول کر مرے جسم نحیف کو۔ شعور ؎ آنکھونمین تول کے موے کمر نازک کو۔ بڑھ کے ہین رشتہ جان سے بھی سمجھتے عاشق۔

آنکھونمین تیل لگانا۔ اکثر لونڈیان باندیان اس غرض سے کہ کام نہ کرنا پڑے یا لڑکے پڑھنے سے نجات ملنے کے لیے آنکھونمین تیل لگا لیتے ہین جس سے آنکھین آشوب کر آتی ہین اور بعض عورتین کسی موقع پر آبدیدہ ظاہر کرنے کے لیے تیل پڑے ہوے بالون پر ہاتھ پھیر کے آنکھونمین لگا لیتی ہین کہ اس ترکیب سے آنکھون مین آنسو ڈبڈبا آتے ہین۔

آنکھونمین ٹھنڈک پڑنا۔ آنکھون مین طراوت آنا۔ جی خوش ہونا۔ فقرہ۔ کیا ہری ہری دوب ہی کہ دیکھتے ہی آنکھونمین ٹھنڈک پڑگئی۔

آنکھونمین ٹیسو پھولنا۔ زرد ہی زرد نظر آنا۔ آنکھونمین خوشی کا سمان پھرنا۔ داغ ؎ آپکی آنکھونمین کسطرح نہ ٹیسو پھولے۔ زردی چہرۂ بیمار اثر کرتی ہی۔

آنکھون مین جان آنا۔ نمبر (۱) آنکھون کو بھلا معلوم ہونا۔ جی کو راحت پہنچنا۔ فقرہ۔ آجکل ہری چیز دیکھکر آنکھون مین جان آجاتی ہی۔

نمبر (۲) قریب مرگ۔ آنکھونمین دم اٹکنا۔ صبا ؎ وہ بت نہین ہی اور آنکھونمین جان آئی ہی۔ خدا دکھاے تو دیدار آخری ہو جاے۔

رند ؎ پھر نہ آجاے مری جان کہین آنکھونمین - بھر رہی حسرت دیدار - خدا خیر کرے - میر ؎ کیا دیکھتا ہی ہر گھڑی اپنی ہی سج کو شوخ - آنکھونمین جان آئی ہی ادہر بھی نگاہ کر -

آنکھونمین جان اٹکنا - (یا ٹھہرنا) تمام جسم سے دم نکل کے حسرت دیدار سے آنکھونمین رک رہنا - بحر ؎ اب تو آنکھونمین جان اٹکی ہی - دیکھ جا آکے اک نظر مجکو - تسلیم ؎ کیا ہی کس نے ترسانے کی خاطر وعدۂ آنیکا کہ وقت نزع بھی ٹھہری ہوی ہی جان آنکھونمین -

آنکھونمین جان ہونا - نمبر(۱) حد سے زیادہ ناتوان ہونا - مسرور ؎ لیلی یہ بولی دیکھ کے مجنون کی لاغری - کیا دیکھون تجکو تیری تو آنکھون مین جان ہی -

نمبر(۲) دیکھو آنکھونمین جان اٹکنا - آتش ؎ اک رشک مسیحا کے تصور مین یہ ہی حال - آنکھونمین ہی جان اور فنا دم نہین ہوتا - جرات ؎ حباب وار ہی آنکھونمین جان مرغ اسیر - چمن تک اب تو قفس اسکا باغبان پہنچا - برق ؎ کہدیجو قاصد افقط آنکھونمین جان ہی - سائل کو انتظار ہی تیرے جواب کا - اور آنکھونمین جی ہونا بھی انہین معنی مین کہا ہی - میر ؎ آنکھونمین جی مرا ہی ادہر یار دیکھنا - عاشق کا اپنے آخری دیدار دیکھنا غافل ؎ جسکے دیدار کی حسرت مین ہو جی آنکھونمین - مرتے دم وہ ہمین صورت نہ دکھاے افسوس -

آنکھونمین جگہ دینا - بہت عزیز سمجھنا - تعظیم و توقیر کرنا - ناسخ ؎ ہر ایک اپنی آنکھونمین دیگا مجھے جگہ - سرمہ کیا ہی یار نے برق نگاہ سے آتش ؎ مونسو کافر جگہ دیتے ہین آنکھونمین اسے - طور کا سرمہ کسی نقش قدم کی خاک ہی - معروف ؎ سیاہ کار تو ہون لیک سرمہ سان مجکو جگہ سب آنکھونمین دیتے ہین دیکھنا تعظیم -

آنکھون مین جگہ ہونا - عزیز ہونا - سحر ؎ ہماری آنکھونمین دلمین جگہ تمہاری ہی - یہ آج غیر محلے مین کیون ہی گھر کی تلاش -

آنکھونمین جہان تاریک ہونا - بہت رنج اور صدمے کیجگہ کہتے ہین رشک ؎ ای ہجر میری آنکھونمین تاریک ہی جہان - مضمون شعر تک بھی یہان سوجھتا نہین - اور تاریک کی جگہ سیاہ اور اندھیر ہو جانا اور رہنا سب طرح مستعمل ہی - میر ؎ آنکھونمین میری عالم سارا سیاہ ہی اب - مجکو بغیر اُسکے آتا نہین نظر کچھ - ؎ عالم مری آنکھونمین جو اندھیر ہی جرات - جانیکا ارادہ ہی یہ کس رشک قمر کا -

آنکھونمین چُبھنا - پسند آنا - آنکھونکو بھلا معلوم ہونا - بحر ؎ چبھتا ہی جب سے وہ آنکھونمین اشکبار ہونمین - وہ دلمین درد اٹھا ہی کہ بیقرار ہونمین فقرہ - آجکل سبز رنگ آنکھونمین چبھا جاتا ہی -

آنکھونمین چرانا - سامنے سے چیز اڑا لینا - باوصف نگرانی کے چالاکی سے چرا لینا - سرور ؎ کیا غضب ہی کہ چار آنکھون مین دل چراتا ہی یار آنکھونمین - رشک ؎ لیگیا دل چرا کے آنکھونمین - وہ بجا ہی اگر چرائے نظر -

آنکھونمین چربی چھانا - نمبر(۱) مغرور ہونا - اپنے مرتبے سے بڑھ چلنا - رند ؎ روبرو اس شعلہ رو کے بزم مین کیون آگئی - شمع کافوری کی آنکھونمین یہ چربی چھا گئی - جرات ؎ چاہتی ہی اُس بھبوکے کے حضور اپنا فروغ - شمع کی آنکھون مین ہی چربی مگر چھائی ہوی - نواب مرزا شوق

ع چربی آنکھونمین تیری چھای ہی۔ کچھ نگوڑی کی شامت آئی ہی۔
نمبر(۲) اپنے اچھے بُرے کو نہ سمجھنا۔ نیک بدمین تمیز نہونا۔ فقرہ۔
تمہاری آنکھونمین کیون چربی چھاگئی تھی تم کیون اُسکے کہنے مین آگئے۔
داغ ع ہمارے شمع رو کے سامنے یون شمع پر جلنا۔ الٰہی کیسی چربی
چھای پروانے کی آنکھونمین۔

آنکھونمین چکاچوندہ آنا یا چکاچوندہ ہونا۔ چمک کے سامنے نظر کا
قائم نرہنا۔ **کامل** ع چمک برق عارض دکھانے لگی۔ چکاچوندہ آنکھونمین
آنے لگی۔ منیر ع چکاچوندہ آنکھونمین ہو ہوش اُڑجائین غش آجائے۔
کلیم اللہ گر اُس مہر کی دیکھین دُرخشانی۔

آنکھونمین چھانا۔ آنکھونمین ایسا سمانا کہ اُسکے سوا اور کچھ نہ سوجھے
ناسخ ع مین مطلع نہین شب تار فراق سے۔ آنکھونمین چھارہی ہی
جو تنویر یار کی۔ **انشا** ع وہ شکل آنکھونمین اپنی چھارہی ہی۔ طبیعت سخت
ہی گھبرا رہی ہی۔ **مومن** ع واعظ کے ذکر مہر و قیامت کو کیا کہون۔
عالم شب وصال کے آنکھونمین چھاگئے۔

آنکھونمین حقیر کردینا۔ کسیکی نظرونمین ذلیل کردینا۔ **احسان** ع
یہ بے زری بھی عجب بد بلا ہی سیمبرو۔ تمہاری آنکھون مین اسنے
مجھے حقیر کیا۔

آنکھونمین حقیر ہونا۔ لازم۔ ع مصحفی ہوکے عاشق خوبان۔
سبکی آنکھونمین ہم حقیر ہوے۔

آنکھونمین حلقے پڑجانا۔ ناتوانی سے آنکھونمین گڑھے پڑجانا۔
ہندی (آغا ہجو صاحب) ع دیکھے ہین جو گیسو ونکے حلقے۔ حلقے
آنکھونمین پڑگئے ہین۔ ع حلقے آنکھونمین پڑگئے مُنہ زرد۔ ہوگئی میر
تیری کیا صورت۔ **آتش** ع ہوا ہون موسے لاغر مین پڑے ہین
آنکھونمین حلقے۔ پریشان کررہا ہی حال سودا زلف پُرخم کا۔

آنکھونمین خار ہونا۔ نظرونکو بُرا معلوم ہونا۔ **آتش** ع خار آنکھونمین
ہین گل باغ جہان کے تجھ بغیر۔ دل نہین لگتا کسی صورت ترے مانوس کا
جرات ع غصے مین جس رنگ گل کے سوکھکر کانٹا ہوا۔ وہ یہ کہتا ہی کہ آنکھونمین
مری یہ خار ہی۔

آنکھونمین خاک۔ (عو) ایک تو وہی محل استعمال ہی جو آنکھون خاک مین
لکھا گیا۔ **بحر** ع نظر پھسلتی ہی واللہ میری آنکھونمین خاک۔ کہ صاف
صاف ہی آئینہ سان بدن کیا خوب۔ دوسرے جب کوی کسی اچھی چیز کو ٹوکتا
یا نظر لگاتا ہی یا کسی کی نظر لگجانیکا ڈر ہوتا ہی تو وہان بھی کہتے ہین۔ رند ع
آنکھونمین اسکی خاک مبادا نظر لگے۔ آنکھین کرو نہ نرگس شہلا کے سامنے
داغ ع آدمی کو بُری نظر سے نہ دیکھ۔ ای فلک خاک تیری آنکھونمین۔
تیسرے جب کوی کچھ مانگے اور دینا نہ منظور ہو تو اُس جگہ بھی عورتین کہتی ہین کہ
اُسکی آنکھونمین خاک مین تو نہ دونگی مگر اس محل پر زیادہ مُنہ مین خاک کا
استعمال ہی۔

آنکھونمین خاک ڈالنا یا خاک جھونکنا۔ نمبر(۱) سچی اور کُھلی
ہوی بات سے انکار کرنا۔ سوز ع تونے سیر انہین چرایا دل۔ ڈالتا کیون
ہی میری آنکھونمین خاک۔ داغ ع گیلے ہین بال آئے کہین سے نہا کے
تم۔ آنکھونمین خاک ڈالتے ہو خاک اُڑا کے تم۔
نمبر(۲) دغا یا فریب سے کچھ لے لینا۔ چالاکی سے کسی چیز کو اُڑا لینا۔

سودا ؎ ہین گے از بس یہ ہاتھ کے چالاک - ڈالے ہین اُسکی آنکھونمین بھی خاک - مرزا جان **طپش** ؎ مجلس سے رات دلکو مُرے صورت صبا - کیا لیگئے ہین آنکھونمین وہ خاک ڈالکے -

نمبر (۳) اس غرض سے بھی آنکھونمین خاک ڈالدیتے ہین کہ دکھائی نہ دے - **سحر** ؎ خاک آنکھونمین غبار خط تو جھونکتا ہی - یار کے سبزۂ رخسار کو کیونکر دیکھین - **ناصر** ؎ کس نظر سے ہی دیکھتا اُسکو - آنکھ مین آئنے کی ڈالون خاک -

نمبر (۴) بیچنے والے اپنی بُری چیز کی تعریف کرتے ہین تاکہ خریدار اچھی سمجھکر خریدے اور خریدار سمجھ جاتا ہی تو کہتا ہی کہ تم تو آنکھون مین خاک جھونکتے ہو -

آنکھونمین خاک کی چُٹکی نہ ڈالون - آنکھونمین خاک بھی نہ ڈالون - (عو) یعنی کچھ نہ دون - **معروف** ؎ ہماری آنکھونمین ڈالے نہ خاک کی چٹکی - گھر اسکے موسم ہولی مین گر گلال بٹے - یہ جملہ عورتین اکثر اسجگہ بولتی ہین جہان کسیکو کچھ دینے سے انکار ہین مبالغہ ظاہر کرنا منظور ہوتا ہی -

آنکھونمین خاک لگانا - کسی جگہ کی خاک کو متبرک سمجھکر آنکھونمین لگانا ؎ تصور مین زیارت جب ہوئی حاصل ہمین نگین - لگائی ہمنے خاک مرقد شبیر آنکھونمین -

آنکھونمین خُمار ہونا - نشے یا نیند سے آنکھین چڑھی ہونا - **ناسخ** ؎ ظاہرا انکار ہی باطن مین ہون لبریز عشق - دل ہی مخموری گلگون خمار آنکھونمین ہی - **مصحفی** ؎ سچ بتا رات تو کہان جاگا - اب تلک ہی خمار آنکھونمین - **سوز** ؎ راتونکی سیر ہمسے چھپائی تو کیا ہوا - آنکھونمین اب تلک بھی تمہاری خمار ہی -

آنکھونمین خواب آنا - نیند آنا - **نسیم** ؎ کردیا اُس نگہ مست نے مجکو غافل - آج آنکھونمین مری خواب خدا داد آیا - **اسیر** ؎ خانۂ عیش مرا کلبۂ احزان نہوا - خواب آنکھونمین کب آیا کہ پریشان نہوا **گلزار نسیم** ؎ یون سیج پہ آکے سوئی بیتاب - جس شکل سے آئے آنکھ مین خواب -

آنکھونمین خوار ہونا - ذلیل و حقیر ہونا - فقرہ - تم اپنی بدچلنی سے زمانے کی آنکھونمین خوار ہوگئے ہو -

آنکھونمین خُون (یا لہو) اُترنا - بہت غصہ آنا - **ذوق** ؎ قتل کو کس کے چڑہائی تیغ تونے سان پر - اُترے ہی آنکھونمین زخمون کی مرے خون دیکھکر - **اسیر** ؎ جام مئے گلگون جو دیا غیر کو اُسنے - آنکھونمین مری خون برابر اُتر آیا - **نسیم** ؎ اغیار تمہین بادۂ گلرنگ پلائین - آنکھونمین لہو کیون نہ ہماری اُتر آئے -

آنکھونمین خیال یا تصوُّر پھرنا - ہر وقت کسی بات کا خیال رہنا - **گلزار نسیم** ؎ پایا جو جواب منتظر نے - آنکھونمین لگا خیال پھرنے **کیف** ؎ پھرتا ہی سدا آنکھونمین اس بت کا تصور - ہم دیکھتے ہین ایک ہی پتلی کا سدا رقص -

آنکھونمین دِل لُبھانا (ظث) - آنکھون کے معشوقانہ ناز اور کرشمے دکھا کے فریفتہ کرنا - **ضمیر لکھنوی** ؎ کوئی تسخیر ہی افسون ہی یا اعجاز آنکھونمین - لبھا لیتا ہی دلکو وہ بت طناز آنکھونمین -

آنکھونمین دَم آجانا - دیکھو آنکھونمین جان آنا نمبر ۲ - **معروف** ؎ -

تمہاری چشم کے بیمار کا آنکھون مین دم آیا۔ مناسب تھا اگر اُسکو دیکھہ جاتے اپنی آنکھون سے۔ ظفر ؎ آگیا چشم کے بیمار کا دم آنکھون مین۔ تو نے پوچھا نہ کبھی کیون ہی کسلمند مزاج۔

آنکھون مین دم اٹکنا۔ دیکھو آنکھون مین جان اٹکنا۔ داغ ؎ دم مرا آنکھون مین اٹکا ہی کہ دیکھون تو سہی۔ کیا مسیحا سے مرے درد کا درمان ہوگا۔ برق ؎ تیرے دیدار کی حسرت ہی یہان تک دلکو۔ مرتے مرتے بھی دم آنکھون مین آٹک جاتا ہی۔ ظفر ؎ اپنے مریض چشم کی تو جلد لے خبر۔ اٹکا ہوا ہی آنکھون مین دم چار روز سے۔

آنکھون مین دم لانا۔ (ظ ش) نیم جان کر دینا۔ مصحفی ؎ مجھ سیہ بخت کا دم آنکھون مین لایا کاجل۔ چشم بد دور عجب تو نے لگایا کاجل۔

آنکھون مین دم ہونا۔ قریب مرگ ہونا۔ سارے بدن سے کھنچکر دم آنکھون مین آرہنا۔ جرات ؎ آنکھون مین دم ہی اُسکا بیٹھے ہو کیا یہان تم۔ احوال جاکے دیکھو کچھ اپنے مبتلا کا۔ اسیر ؎ آنکھون مین ہی دم حباب کیطرح۔ دیکھو تو مجھے مین کیا رہا ہون۔

آنکھون مین ذرا ڈر نہین ہی۔ بہت ڈہیٹ اور نڈر ہی۔

آنکھون مین رات بسر لیجانا۔ (ظ ش) جاگ کر صبح کرنا۔ یہ اگلا محاورہ ہی اسکی جگہہ اب آنکھون مین رات کاٹنا ہی۔ میر ؎ پلکون پہ تھے پارۂ جگر رات۔ ہم آنکھون مین لے گئے بسر رات۔

آنکھون مین رات جانا۔ جاگتے جاگتے صبح ہو جانا۔ اگلا محاورہ ہی اب اسکی جگہہ آنکھون مین رات کٹنا بولتے ہین۔ میر ؎ جب سے آنکھین لگی ہین ہماری نیند نہین آتی ہی رات۔ تکتے راہ رہے ہین دنیا آنکھون مین جاتی ہی رات۔

آنکھون مین رات کاٹنا۔ بے کیفی سے رات بھر جاگتے رہنا۔ سودا ؎ دراز ہے یہ شب ہجران زلف یار کلیم۔ مجھی سے پوچھ کہ کاٹون ہون رات آنکھون مین۔ صبا ؎ شاہد ہی آسمان ستارے گواہ ہین۔ آنکھون مین کاٹتے ہین شب انتظار روز۔

آنکھون مین رات کٹنا۔ لازم۔ ناسخ ؎ سب کی سب کیا ہین شب قدر ہماری راتین۔ کٹتی ہین آنکھون ہی مین ہجر کی ساری راتین۔ مصحفی ؎ تم گھر مین جاکے غیر کے راحت سے سو رہے۔ آنکھون مین اپنی رات کٹی پاسبان کیطرح۔ ظفر ؎ سنا مین نے کٹی آنکھ بھی ساری رات آنکھون مین۔ کسی نے میرا افسانہ سنایا کچھہ نہ کچھہ ہوگا۔

آنکھون مین رات گزارنا۔ آنکھون مین رات کاٹنا۔ مصحفی ؎ وہان بسر ہوی آرام سے تمہاری رات۔ تڑپ کے ہمنے یہان آنکھون مین گزاری رات۔ اب اسکی جگہہ آنکھون مین رات کاٹنا فصیح ہی۔

آنکھون مین رات گزرنا۔ لازم۔ فقرہ۔ درد سے نیند نہین آتی ساری رات آنکھون مین گزر جاتی ہی۔

آنکھون مین رائی لُون۔ (عو) جب کوی کسی بچے یا اور کسی اچھی چیز کو ٹوکتا ہی تو اس ڈر سے کہ نظر نہ لگجاے کہتی ہین کہ تیری آنکھون مین رای لُون۔

آنکھون مین رکھنا۔ نمبر (۱) نظر حفاظت سے رکھنا۔ نگرانی کرنا۔ سودا ؎ بس ہو تو رکھون آنکھون مین اُس آفت جان کو۔ اور دیکھنے دون مین نہ زمین کو نہ زمان کو۔ ہلال ؎ رات دن آنکھون ہی مین رکھتے ہین عاشق آنکھ کو

پیکِ نظارۂ نگہبان رہا کرتے ہین۔

نمبر(۲) عزیز رکھنا۔ نصیر؎ آنکھونمین صبح و شام نہ کیونکر رکھون کہ اشک لڑکا ہی نورِ چشم ہی اپنا چراغ دل۔ ظفر؎ مین نے جانا تھا کہ آنکھونمین رکھیگا وہ مجھے۔ اُسنے آنکھون ہی سے جون اشک گرایا مجکو۔ صبا؎ ہون عزیز دشت مین سودائے چشم یار مین۔ رکھتے ہین آنکھونمین مردم کیطرح آہو مجھے۔

آنکھون مین روشنی آجانا۔ بصارت حاصل ہونا۔ آنکھونمین نور آنا۔ فقرہ۔ تمکو دیکھتے ہی آنکھونمین روشنی آگئی اور آنکھونمین روشنی ہونا بھی اسیجگہ کہا ہی۔ ؎ ای تجر شان حسن کی ظلمت مین نور ہی۔ آنکھونمین روشنی ہو اگر وہ دکھائے زلف۔

آنکھونمین رہنا۔ نمبر(۱) آنکھونمین بسنا۔ تصور مین رہنا۔ ظفر؎ بتاؤ دلمین رہوگے کہ میری آنکھونمین۔ پسند اپنے لیے تم کوی محل تو کرو۔ ذوق؎ سبکو دیکھا اُس سے اور اُسکو نہ دیکھا جون نگاہ۔ وہ رہا آنکھونمین اور آنکھون سے پنہان ہی رہا۔ میر؎ رہتے ہو تم آنکھون مین پھرتے ہو تمہین دل مین۔ مدت سے اگرچہ یان آتے ہو نہ جاتے ہو۔

نمبر(۲) نہایت عزیز اور قابل قدر ہونا۔ نسیم؎ آنسو کے ٹپکنے سے نہ ہو کیون مجھے ماتم۔ مٹی مین ملا ہاے جو آنکھونمین رہا تھا۔ اسیر؎ ای اہل کعبہ قدر ہماری ضرور ہی۔ آنکھون مین ہم بتون کی رہے سومنات مین

آنکھونمین سُبک کرنا۔ ذلیل و حقیر کرنا۔ منیر؎ پامالونکی نظرون مین سبک مجکو نہ کرنا۔ ڈرتا ہون کہ ہلکی نہ پڑے لات تمھاری۔

آنکھونمین سبک ہونا۔ لازم۔ شعور؎ اُس بزم مین ذلیل دل ناتوان نہین۔ آنکھونمین یہ سبک نہین دل پر گران نہین۔ وزیر؎ کیا آنکھونمین اُسکی مین سُبک ہون۔ نظرونمین وہ مجکو تو تا ہی۔

آنکھونمین سحر کرنا۔ بے کیفی سے صبح تک جاگتے رہنا۔ قلق؎ دن تو یون سیر مین بسر کرتی۔ رات کو آنکھون مین سحر کرتی۔ وحید؎ کب شب ہجر مین سوے فلک کج رفتار۔ دیکھ لے دیکھ لے کی ہمنے سحر آنکھونمین۔ بول چال مین سحر کی جگہ صبح ہی اور لازم کے ساتھ زیادہ مستعمل ہی۔

آنکھونمین سُرخی ہونا۔ کسی صدمے یا آشوب یا رونے یا نشے یا رات کے جاگنے سے۔ آتش؎ کہان تک آنکھونمین سرخی شراب خواری سے۔ سفید مو ہوے باز آ سیاہ کاری سے۔ ناسخ؎ کیا سیاہی اور سُرخی لالہ دار آنکھون مین ہی۔ چشم بد دور آج ای ساقی بہار آنکھون مین ہی۔

آنکھونمین سرسون پھولنا۔ زرد ہی زرد نظر آنا۔ ہر چیز پیلی معلوم ہونا۔ بحر؎ چاندنی کھیت کرے آنکھونمین سرسون پھولے۔ جام بلور کے ہاتھون ہی یہ کیفیت شب۔ ناسخ؎ دیکھ لے جوڑا بسنتی جو وہ جسم یار مین۔ پھولے کیون سرسون نہ چشم نرگس بیمار مین۔ منیر؎ سرسون نرگس کی آنکھ مین پھولی۔ اُسکی دربار مین جو دیکھی بسنت۔ اور بنگ و نشے کی زیادہ نشے کی حالت کو آنکھونمین سرسون پھولنا کہتے ہین۔ نظیر؎ سبزی کا وہ نشہ ہی اُڑ غم کی دھول جاوے۔ تیار تن بدن ہو اور دل بھی بھول جاوے۔ آنکھون کے آگے آکر سرسون سی پھول جاوے عشرت کی لہرین آوین دکھ درد بھول جاوے۔ اور نصیر نے آنکھون مین سرسون کھلنا بھی کہا ہی۔ ؎ کھل گئی آنکھونمین سرسون بھی نشے سے بنگ کے۔

آج دیوانہ کیا ساقی نے دکھلا کر بسنت -

آنکھونمین سرمہ (یا کاجل) دینا - سرمہ یا کاجل آنکھونمین لگانا - صبا ؎ پھر دوبارہ طور پر بجلی گری - تمنے آنکھونمین دیا سرما عبث - ذوق ؎ تو آنکھ مین نہ سرمۂ دنبالہ دار دے - مفتون چشم کو یو ہین اک تیر مار دے - نصیر ؎ کیون نہ اُسکی آنکھ مین پھیرون سلائی نیل کی - دے رقیب روسیہ کاجل تمہاری آنکھ مین - اور اسکا متعدی بھی شعرا نے کہا ہی - صبا ؎ سرمہ آنکھونمین رقیبون سے وہ دلوانے لگے - پیس ڈالا ہی گردش لیل و نہار اب کے برس - ؎ تاریک ہو گیا ہی نظر مین جہان وزیر - آنکھونمین اُسکی غیر نے سرمہ دیا نہو -

آنکھونمین سرمہ کھینچنا - سرمہ لگانا - اختر شاہ اودہ ؎ کھینچے سرمہ جو یار آنکھونمین - ہووے دونی بہار آنکھونمین -

آنکھونمین سرمہ (یا کاجل) گھُلانا - گھلانا یہان لگانا کے معنون مین ہی - مصحفی ؎ آنکھونمین گھُلایا ہی دہوان دھار جو کاجل - منظور ہی کیا اس سے ابھی پھر کے تو دیکھو -

آنکھونمین سرمہ (یا کاجل) گھُلنا - لازم - شہیدی ؎ آئینہ دیکھکے مشاطہ سے کہتا ہی وہ شوخ - چشم بد دور غضب سرمہ گھلا آنکھونمین - داغ ؎ خیر سے سرمہ گھلا رہتا ہی ابتو ہر گھڑی - اس بلا کو پالنا آنکھون مین دیکھا اچھا نہین -

آنکھونمین سرمہ (یا کاجل) لگانا - صبا ؎ سرمہ آنکھونمین وہ لگاتے ہین - دیکھیے کیا فتور ہوتا ہی - ظفر ؎ ہی ارادہ خاک مین کسکے ملانیکا تجھے سرمہ آنکھونمین جو اب تو نے لگایا بطرح - اور اسکا لازم بھی مستعمل ہی -

کیف ؎ لگا تھا کاجل اُن آنکھونمین یار رونا کیون - وہ لوح قبر کو میری سیاہ کیا کرتا -

آنکھونمین سرمے (یا کاجل) کی تحریر کھینچنا - سرمہ یا کاجل لگانا - داغ ؎ تیرہ بختون کا خط تقدیر دیکھ - آنکھ مین اس سرمے کی تحریر کھینچ - کیف ؎ ہو رقم جسطرح شعر عاشقانہ کیف کا - اپنی آنکھونمین صنم سرمے کی یون تحریر کھینچ -

آنکھونمین سفیدی چھانا - اندھا ہو جانا - آنکھونمین جالا پھیل جانا - ناصر ؎ تکتے تکتے راہ ای سیمین بدن - میری آنکھونمین سفیدی چھا گئی -

آنکھونمین سمانا - نمبر (۱) آنکھونمین بس جانا - ہر وقت تصور مین رہنا - ظفر ؎ بتونکی جب سے صورت میری آنکھونمین سمائی ہی - نظر آتا ہے مجھے کیا کیا تماشا ے خدائی ہی - بحر ؎ جام آنکھونمین سمایا رہے حسرت ہی یہی - دلکی صورت نہ بغل سے کبھی مینا نکلے -

نمبر (۲) نظرونمین بھلا معلوم ہونا - نہایت پسند آنا - ؎ کیا ہوا ای ذوق ہین جون مردمک ہم روسیاہ - لیکن آنکھونمین سمانا کوی ہمسے سیکھ جاے - برق ؎ تو نے جس روز سے بے پردہ دکھای صورت - پھر مری آنکھون مین ہرگز نہ سمایا کوئی - آتش ؎ وندان یار جب سے سماے ہین آنکھ مین - لیتے ہین ہوتی جوہری اپنی نگاہ پر -

آنکھونمین سمان بندہنا - کسی کیفیت کی تصویر نظرون کے سامنے ہونا - انشا ؎ تک عالم ای جنون تو دکھا وہ کہ جس سے صاف - لاہوت کا سمان مری آنکھونمین آبندہے -

آنکھونمین شرم نہو تو ڈھیلے اچھے - یہ مثل بیحیائی پر ملامت کرنے

کی جگہ بولتے ہین - ناسخ ؎ حلم اگر دلمین نہووے کہین بہتر ہتھیر - ڈھیلے اچھے ہین حیا ہو نہ اگر آنکھونمین -

آنکھونمین صورت پھرتی ہی - یعنی تصور مین ہر وقت صورت نظر کے سامنے ہی - بحر ؎ دکھاتی ہی دل پھر محبت کسیکی - کہ آنکھونمین پھرتی ہی صورت کسیکی - ہلال ؎ کبھی لبھاے جان پرورکبھی حشیمان پُر افسون پھرا کرتی ہی آنکھونمین انہین دو چار کی صورت -

آنکھونمین طراوت آنا - آنکھونمین ٹھنڈک پڑنا - تسلیم ؎ کیا کہونمین سبزۂ رخسار گلگون کا اثر - دیکھتے ہی میری آنکھونمین طراوت آگئی -

آنکھونمین غبار ہونا یا آجانا - دُھندلا نظر آنا - ناسخ ؎ بے سبب پیری مین غافل کم نظر آتا نہین - توسن عمر روان کا یہ غبار آنکھونمین ہی - میر ؎ منتظر اُس کی گرد رہ کے تھے - آنکھونمین سو غبار سا ہی کچھ - ظفر ؎ اسقدر خاطر مکدر ہی نہین کچھ سوجھتا - آگیا دلکی کدورت سے غبار آنکھونمین ہی -

آنکھونمین کُوٹ کُوٹ کے (یا کوٹ کے) موتی بھرے ہین - بہت آبدار آنکھونکی صفت مین یہ جملہ بولا جاتا ہی - اسیر ؎ مُنھ مین آن دانتون کی جا ہیرے جڑے - بھر دیے آنکھونمین موتی کوٹ کر - ناسخ ؎ کوٹ کر موتی بھرے ہین تری آنکھونمین اگر - قطرۂ اشک یہان بھی ہین گُہر آنکھونمین - وزیر ؎ اُن آنکھونمین صانع نے بھرے کوٹ کے موتی - قسمت یہ ہماری ہی کہ اشکون سے بھری آنکھ -

آنکھونمین کھاے جانا - اثر بھری اور رغبت کی نظرون سے دکھینا جب نہایت رغبت سے کوی کسی چیز کو دکھیتا ہی اُسوقت کہتے ہین - مسرور ؎ دیکھیے شوق سے تو کہتے ہین - تم تو آنکھونمین کھاے جاتے ہو - اور آنکھونکی تکرار کے ساتھ بھی کہا ہی - داغ ؎ وہ نظر باز وقت نظارہ - آنکھون آنکھونمین کھا گیا دلکو -

آنکھونمین کُھبنا - نہایت پسند آنا - نگاہ کو بہت ہی بھلا معلوم ہونا - سوز ؎ کُھب گیا حسن یار آنکھونمین - کیا ہی پھولی بہار آنکھونمین - انشا ؎ دلکو ہر چند بچاتا ہون ولیکن ہیہات - کُھب ہی جاتا ہی ان آنکھونمین جمال ایک نہ ایک - نصیر ؎ برق چمکے ہی تو چمکے ہمکو کیا ساقی کہ اب - کُھب رہی ہی تیری آنکھونکی کٹاری آنکھ مین -

آنکھونمین گڑھے پڑجانا - دیکھو آنکھونمین حلقے پڑجانا - بحر ؎ پھر رہی ہی موت نظرونمین ضعیف ایسا ہونمین - جو گڑھا ہی میری آنکھونکا نشان گور ہی - فقرہ - بیماری سے صورت بدل گئی ہی گال پچک گئے ہین آنکھونمین گڑھے پڑ گئے ہین -

آنکھونمین گھر بنانا (ظ ث) - آنکھونمین بسنا - نظرونمین رہنا - رشک ؎ کسکی آنکھونمین گھر بنایا تھا - بعد مدت جو آپ آئے نظر -

آنکھونمین گھر دینا (ظ ث) - آنکھونمین جگہ دینا - بحر ؎ خوبرو طرفہ نگینے ہین کہ ارباب نظر - مثل انگشتر انہین آنکھون مین گھر دیتے ہین - یہ محاورہ بہت کم مستعمل ہی -

آنکھونمین گھر کرنا - نمبر (۱) آنکھونمین بسنا - نظرونمین سمانا - اسیر ؎ ایسی برگشتہ ہین کیون مثل مقدر پلکین - دلمین آئین مری آنکھونمین کرین گھر پلکین - صبا ؎ رکھتی ہی عاشقونکو سدا چشم تر کمر - پر بال بنکے کرتی ہی آنکھونمین گھر کمر -

نمبر (۲) نظر بچا کے کوی کام کرنا - چالاکی سے کچھ اُڑا لینا - آتش ؎

تا صبح گفتگو تھی نگاہوں مین یار سے - آنکھو نمین دشمنون کے کیا گھر تمام رات -
میر ؎ غمزے نے اُسکے چوری مین دل کی ہنر کیا - اُس خانمان
خراب نے آنکھو نمین گھر کیا -
نمبر (۳) ڈہٹائی سے جھٹلانا - اپنی بات کی پیچ کرنا - برق ؎ غیر
کو دیدہ و دانستہ بلاکر صاحب - آپ گھر آنکھو نمین کرتے ہین غضب کی بات ہے
سوز ؎ بس مُنہہ تو مت کُھلاؤ میان درگزر کرو - مین جانتا ہون تمکو نہ آنکھون
مین گھر کرو - بحر ؎ کیون مکرتے ہو مری آنکھو نمین گھر کرتے ہو - ہے نگہ اور
طرف مجھپہ نظر کچھ بھی نہین -

آنکھو نمین گھر ہونا - آنکھو نمین جگہہ ہونا - آتش ؎ گرد رہ سے
گو سمجھتے ہین مجھے آدم ذلیل - آنکھو نمین گھر ہے مری خاکستر برباد کا -
بحر ؎ بھول ہین مطبوع سبکو گلشن آفاق مین - دل مین آنکھو نمین ہے
گھر محبوب خوش پوشاک کا -

آنکھو نمین لُون مرچ بھرنا یا آنکھو نمین مرچین بھرنا -
آنکھو نمین نمک مرچ بھرنے سے بسبب تکلیف کے نیند نہین آتی ہے نیند
دور کرنیکی یہ ایک ترکیب ہے اور زبانون پر یہ محاورہ زیادہ تر اسی صورت سے ہے
کہ جب کسی لونڈی باندی ماما اصیل کو زیادہ نیند آتی ہے تو خفا ہو کے کہا جاتا
ہے کہ اسکی آنکھو نمین لون مرچ بھر دیا جاے - منیر ؎ دعوت ہجر کے
ہوتے ہین مسالے تیار - لُون مرچ آنکھو نمین بھرتے ہین نہ سونے والے
صبا ؎ ہے مزہ نفس کشی کا جنہین اے بے خبرو - مرچین آنکھو نمین وہ بھرتے ہین
پئے غفلت شب -

آنکھو نمین لیجانا - دغا دیکر چالاکی سے چیز اُڑا لینا - مسرور ؎
تیری چتون وہ دزد شاطر ہے - لیگئی دل ہزار آنکھو نمین -

آنکھو نمین مُرُوَّت نہونا - مصحفی ؎ مروت بھی اگر آنکھو نمین اسکی
اک ذرا ہوتی - تو نظرون سے مری اُسکی نظر بھی آشنا ہوتی -

آنکھو نمین موہنی ہونا - آنکھو نمین تسخیر کا خداداد اثر ہونا - ناسخ ؎
دیکھا جسے ہوگیا وہ عاشق - تیری آنکھو نمین موہنی ہے - اور اسیطرح آنکھون
مین اعجاز اور جادو ہونا بھی کہتے ہین - عاشق ؎ سُنا ایسا سخن
دیکھا نہ ایسا ناز آنکھو نمین - کرامت ہے لبو نمین آپکے اعجاز آنکھو نمین -
صبا ؎ اُفعیِ بلا یار کا گیسو نظر آیا - آنکھو نمین جگایا ہوا جادو نظر آیا -

آنکھو نمین نشہ چڑہنا - نشے سے چور ہونا - رشک ؎
نشہ آنکھو نمین چڑہا اعجاز جادو ہوگیا - بے خبر جام شراب حسن سے تو ہوگیا
اور آنکھو نمین نشہ چہانا بھی کہتے ہین مشہور شعر ؎ میخانہ نمین جب سے آئے
ہین - نشے آنکھو نمین چھا رہے ہین -

آنکھو نمین نقشہ کھیچ جانا یا پھر جانا - اس محاورے کا استعمال
دو مقام پر ہے ایک تو یہ کہ کوئی دیکھی ہوئی چیز جو خیال مین ہے اُسکی تصویر کسی
مشابہ چیز کو دیکھکر نظر کے سامنے آجاے - اسیر ؎ ہوئین یہ آرزوئین
قتل دامین - پھر آنکھو نمین نقشہ کربلا کا -
دوسرے حسن بیان کی تعریف مین کہتے ہین کہ اس تقریر کا کیا کہنا کہ آنکھون
مین نقشہ کھیچ گیا -

آنکھو نمین نَم نہونا - آنکھو نمین آنسوؤنکی تری نہونا - مصحفی ؎ -
نہین آتے جو اب پلکون پر آنسو - نہین ہے نام کو آنکھو نمین نم کیا - مومن
؎ ہون آب آب اُف ری نگہ ہاے گرم گرم - اُس مہروش کے سامنے

آنکھونمین نم نہین۔

آنکھونمین[۱] نہ جچنا - پسند نہونا۔ نظرونمین کچھ نہ ٹھہرنا۔ فقرہ۔ بات تو ہزار جگہہ سے آتی ہی مگر لڑکی کے باپ کی آنکھونمین کوی جچتی ہی نہین تسلیم؎ نکر کے آنسو بہا کردے نہ تو مجکو فریب۔ جچتے ہین کب جھوٹے موتی جوہری کی آنکھ مین۔ منیر؎ تنبولیونکو ہی دم بھر مین اسقدر آمد۔ کہ آنکھونمین نہین جچتا خراج استنبول۔

آنکھونمین نہ سمانا - نگاہ مین نہ جچنا۔ ایک چیز کے سامنے دوسری چیز حقیر معلوم ہونا۔ ناسخ؎ اسقدر کھب گئی ہی تیری سنہری رنگت۔ ای پری اب تو سماتا نہین زر آنکھونمین۔

آنکھونمین نیل کی سلائی پھیرنا - اندہا کرنا۔

آنکھونمین نیند آنا - آنکھونمین زائد صرف حسن کلام کے لیے ہی۔ وزیر؎ وصل مین رفتار معشوقانہ دکھلاتی ہی نیند۔ آج کن اٹکھیلون سے آنکھونمین آتی ہی نیند۔ ظفر؎ نیند آنکھونمین کہان تجھ بن پڑے بستر پہ یان۔ گنتے ہین ای مہ جبین تارے شب فرقت کے ہم۔

آنکھونمین نیند بھری ہونا - نیند کا ماتا ہونا۔ عاشق؎ - پیری مین یہان خواب اجل پیش نظر ہی۔ گو صبح ہوی نیند پر آنکھونمین بھری ہی۔

آنکھونمین ہلکا ہونا - نگاہونمین حقیر ہونا۔ تسلیم؎ ہلکے تری آنکھونمین نہوتے جو سر بزم۔ گرتے صفت اشک نہ یارون کی نظر سے۔

آنکھون والے انکھیان بڑی نعمت ہین - اندھے فقیر کی صدا۔

آنکھین آسمان پر رہتی ہین (یا آنکھین آسمان پر ہین) - جو کام نظر جھکا کے اور نگاہ جما کے کرنے کا ہو وہان اُسکے خلاف کوئی اِدہر اُدہر دیکھے تو یہ جملہ کہتے ہین۔ فقرہ۔ سبق کیونکر یاد ہو تیرا تو ہوائی دیدہ ہی آنکھین ہر وقت آسمان پر رہتی ہین۔

آنکھین آسمان سے لگی رہتی ہین یا لگی ہین - یعنی نیچے دیکھتے ہی نہین۔ فقرہ۔ حرف کیا خاک سوجھین آنکھین تو آسمان سے لگی ہین۔ فقرہ۔ اب تو کبوترون کے شوق مین ہر وقت آنکھین آسمان سے لگی رہتی ہین حسرت دیاس کیجگہ میر؎ اب دشت عشق مین ہین بتنگ آے جان سے آنکھین ہماری لگ رہی ہین آسمان سے۔

آنکھین اِدہر اُدہر ہین - نگاہین پریشان ہین۔ انتشار خیالات کیجگہ کہتے ہین۔ جرأت؎ دل مضطرب ہی بر مین آنکھین اِدہر اُدہر ہین۔ بیٹھے تو گھر مین ہم ہین کیا جانے پر کدہر ہین۔

آنکھین اُگلی پڑنا - دیدون کا بہت اُبھرنا۔ یہ کیفیت اکثر بخار اور درد سر کی شدت مین ہوتی ہی اور گھوڑے کے صفات مین آتا ہی۔ سودا؎ اچپلاہٹ سے توڑتی ہین یہ اُگلی آنکھین۔ رشک سے دل ہو جسے دیکھ چکارے کا گداز۔

آنکھین اُلٹ جانا - پتلیان چڑھجانا۔ نمبر (۱) زیادہ رونے سے۔ ظفر؎ ایسے روئے بُرون کی جان کو ہم۔ روتے روتے اُلٹ گئین آنکھین نمبر (۲) حالت نزع مین۔ داغ؎ دیکھا نہ وقت نزع بھی اُس رشک حور کو۔ آنکھین اُلٹ گئین یہ مصیبت تو دیکھیے؎ حیرت سے چشم وا ہون مین اسطرح سے ہوش۔ جاتی ہین آنکھین جیسے دم واپسین اُلٹ۔ رند؎ -

---

[۱] اگرچہ یہ محاورہ ایجاب کے ساتھ بھی ہی (صبا؎ ای پردہ نشین تم مری آنکھونمین جچے ہو۔ نظرونمین ہی بسر روزن دیوار تمھارا) مگر زبانونپر سلب ہی کے ساتھ ہی۔

در پر سے آکے میر امسیحا جو پھر گیا - آنکھین گئین دم نفس واپسین اُلٹ -

نمبر (٣) زیادہ نشے مین - بحر ؎ محتسب نشے مین اُلٹی ہوئین آنکھین کسیی

پتلیان میری نہ باہر ہین نہ اندر پلکین -

آنکھین اُمنڈنا - رونے کا جوش ہونا - سرور ؎ دلکی حسرت کہ بیقراری کر -

آنکھین اُمنڈین کہ اشکباری کر -

آنکھین اَندر دھنس جانا - آنکھونکے ڈھیلونکا حلقے مین بیٹھ جانا -

مسرور ؎ فرقت نورِ نظر کاہش فزا ہی دیکھیے - روتے روتے آنکھین

اندر دھنس گئین یعقوب کی -

آنکھین اندھی ہونا - بینائی اور بصارت نہونا - میر حسن ؎ وہ

آنکھین جو اندھی تھین روشن ہوئین - زمینین جو تھین رشک گلشن ہوئین

آنکھین اوپر کو نکرنا - شرمانا - جرأت ؎ وصل مین ہمنے حجاب عشق سے

کل ساری رات - آنکھین اوپر کو نکین بیٹھے جو سر کر کے تلے - یہ اگلی زبان ہی

اب اس محل پر آنکھین اوپر نہ اُٹھانا زیادہ فصیح ہی -

آنکھین بچھانا - بہت خاطر و مدارات کرنا - بڑی تعظیم و تکریم سے پیش آنا -

رشک ؎ آنکھین بچھائین اہل نظر آئین آپ گر - کرتے ہین کام بڑھ کے

یہ اپنی بساط سے - وزیر ؎ مین آنکھین بچھاؤن وہ شہ حسن اگر آئے -

درویش ہون آزاد ہون بستر تو نہین ہی - آتش ؎ شاہراہ ہستی موہوم مین یا

وہ چال چل - اپنی آنکھونکو بچھائین دوست دشمن زیر پا -

آنکھین بچھنا - لازم - عاشق ؎ آنکھین بچھتی ہین جدہر جاتا ہی وہ

کوے جانان جاے مردم خیز ہی - ناسخ ؎ قدر اُسکے سر کی دیکھو ہوتی ہین

رہین فدا - راہ مین بچھتی ہین آنکھین دیکھنا تو قیر یا - منیر ؎ آنکھین بچھی ہین

جال کی رستے مین دور تک - آمد قفس کی سمت یہ کس مشت پر کی ہی -

آنکھین بَدَلجانا - نمبر (١) بیمروت ہوجانا - التفات کی نظر نہ رہنا - فقرہ -

اللہ ری توتا چشمی کیا جلد آنکھین بدلگیئن -

آنکھین بَدَلنا - نمبر (١) بیمروتی اور بے التفاتی کرنا - مومن ؎

آنکھین نہ بدلین شوخ نظر کیونکہ اب کہ مین - مفتون لطف نرگس فتان

نہین رہا -

نمبر (٢) نزع کیوقت پتلیان بدلنا - مسرور ؎ ای مسیحا نہ بدل آئی آنکھین

تیرے بیمار نے آنکھین بدلین -

نمبر (٣) غصہ ہونا - خفا ہونا - احسان دہلوی ؎ ملاتا ہون اگر آنکھین

تو وہ دل کو چراتا ہی - جو مین دل کو طلب کرتا ہون وہ آنکھین بدلتا ہی -

رند ؎ میر سے جنگل مین اگر اُڑ کے ہما آیا ہی - جیغد نے آنکھین بدلکر

اُسسے پر مارے ہین -

آنکھین بڑی نعمت ہین - یہ جملہ آنکھونکی تعریف مین بولا جاتا ہی کہ

خالق نے آنکھ عجب نعمت انسان کو دی ہی - اور آنکھین بڑی دولت ہین

آنکھین بڑی چیز ہین یہ سب بولتے ہین -

آنکھین بگاڑ دینا - مخالف علاج سے آنکھ خراب کر دینا - فقرہ - اس

کحال کے علاج نے تو اور آنکھین بگاڑ دین -

آنکھین بنانا - نمبر (١) آنکھونکا جالا اور جھلّی وغیرہ کاٹنا -

نمبر (٢) شیشے کی آنکھین پھوٹی ہوی آنکھونمین بنا کے رکھ دینا -

نمبر (٣) آنکھین پیدا کرنا - آنکھین دینا - غافل ؎ شیفتہ صورت

خوبان پہ نہوتا ہرگز - صانع خلق بناتا نہ مری گر آنکھین -

نمبر (۴) طرح طرح سے آنکھونکی شکل وصورت بدلنا (تمسخر سے ایسا کیا کرتے ہین) فقرہ - یہ لڑکا عجب مسخرہ ہی کیسی کیسی آنکھین بناتا ہی کبھی ایک آنکھ بند کر لیتا ہی کبھی دوسری کبھی ٹڑ بڑ آنکھین مارتا ہی کبھی چندھے پن سے دیکھتا ہی۔

آنکھین بند رکھنا - وحشت دور کرنے کو باز وغیرہ وحشی جانورونکی آنکھین دھاگے سے سی دیتے ہین یا چمڑے کی ٹوپی چڑھا دیتے ہین - اُسی جگھ اس محاورے کا زیادہ استعمال ہی - ناسخ ؎ جانتا ہی مرغِ بسمل رشک سے ہوجائیگا - بند کیون رکھے نہ وہ صیاد آنکھین باز کی -

آنکھین بند رہنا - اس محاورے کا استعمال کئی جگھ ہی -

نمبر (۱) ضعف وبیخودی سے مشہور شعر ؎ گئے دن ٹکٹکی کے باندھنے کے اب آنکھین رہتی ہین دو دو پہر بند -

نمبر (۲) تصور کی حالت مین - فقرہ - پہرون آنکھین بند رہتی ہین خدا جانے وہ کس کے تصور مین رہتے ہین -

نمبر (۳) نشے سے - نسیم ؎ مستون سے حسن کی آنکھین رہا کرتی ہین بند کب خیال آتے ہین اُس غافل کو میری یاد کے -

آنکھین بند کرنا - نمبر (۱) ظش مرجانے سے کنایہ ؎ ترے بالین پہ بیٹھا ہی مسیحا - ابھی ای مصحفی آنکھین نہ کر بند -

نمبر (۲) سونا - نواب خلد آشیان (فرمانروائے رامپور) ؎ - آنکھین نہ بند کیجیے سنیے جو مین کہون - حال غمِ فراق ہی کچھ داستان نہین -

فقرہ - ذرا آنکھین بند کی تھین کہ غل ہوا آگ لگی پھر بھلا نیند کہان آتی ہی -

نمبر (۳) غور کرنے اور تصور باندھنے کیجگھ - رند ؎ بہت سی فکر کی آنکھونکو کر بند - نہ کچھ دلبستگی کا پر کھلا پیچ - آتش ؎ چہرۂ رنگین کی دکھلای تصور نے بہار - بند آنکھونکو کیا کھولا در گلزار کو -

نمبر (۴) بیہوشی اور غفلت کیجگھ - جرأت ؎ پڑے مدہوش ہین آنکھین کیے بند کسیکی بانکی چتون پر ہزارون - بحر ؎ غفلت مین کچھ کسیکے شناسا ہوئے نہ ہم آنکھونکو بند کرکے زمانے کی دید کی -

نمبر (۵) ظش حیرت کیجگھ - آتش ؎ اُٹھا اُدھر نقاب تو پردے پڑے اِدھر آنکھون کو بند جلوۂ دیدار نے کیا -

آنکھین بند ہونا - نمبر (۱) مرنا - فنا ہوجانا - بحر ؎ جو آنکھین بند ہوتین دیکھتے کیون ہجر کے صدمے - ہمین شکوہ اجل سے ہی نہین ہرگز گلا تجھسے - ناسخ ؎ ہونگی بند آنکھین تو سمجھوگے کہ بیداری ہی یہ - دیکھتے ہو کھولکر آنکھین جو تم یہ خواب ہی -

نمبر (۲) سوجانا - غافل ہوجانا - ناسخ ؎ خواب مین سارے مزے وصل کے ہم لوٹتے ہین - بند آنکھین ہین مگر بند کوئی کام نہین - بحر ؎ کہین ایسا نہو وہ آکے پھر جائے - کسی شب بند ہون آنکھین نہ در بند -

نمبر (۳) فکر اور خیال کیجگھ - رند ؎ بند آنکھین ہون تصور ہو اُسی کا ہر وقت کچھ نہ دیکھو جو کبھی وہ رُخ زیبا دیکھو -

نمبر (۴) بعض جانورون کے بچونکی پیدا ہونے کے بعد کئی دن تک آنکھین نہین کھلتی ہین اُسجگھ بھی کہتے ہین - رند ؎ آشیان کُنج قفس مین نہ کبھی یاد آیا - بند آنکھین تھین جو لیکر مجھے صیاد آیا - نسیم ؎ مجھے حیرت ہی کیون قسمت سپرد دام کرتی ہی - کہ آنکھین بند ہین مُنھ تک نہین دیکھا ہی گلشن کا -

آنکھین بند ہوئی جاتی ہین - نیند آئی جاتی ہی غفلت چھائی جاتی ہی

فقرہ - بخار سے ہوش نہین آنکھین بند ہوی جاتی ہین - فقرہ - نیند کیسی ضعف سے آنکھین بند ہوی جاتی ہین -

آنکھین بھبوکا ہونا - اکثر جوش کر آنے اور نشے یا غصے سے آنکھین سُرخ ہوجاتی ہین - قمر شاگرد وزیر؎ اسدرجہ ہوئی نشے سے ای جان بھبوکا - آتی ہی نظر صاف عقیق یمنی آنکھ - اور آنکھین لال بھبوکا ہونا بھی بولتے ہین - فقرہ - خیر تو ہی یہ کسپر عتاب ہی آنکھین کیون لال بھبوکا ہورہی ہین -

آنکھین بھر آنا - آنکھو نمین آنسو بھر آنا - آبدیدہ ہونا - داغ؎ چوٹ دلکی وہین اُبھر آئی - جب ہنسی آئی آنکھ بھر آئی - نواب مرزا شوق؎ قبر کھدتی جووان نظر آئی - لاکھ روکا پہ چشم بھر آئی - اور آنکھین بھری آتی ہین اور بھر آئینگی بھی محاورہ ہی - میر؎ بھری آتی ہین آج یون آنکھین جیسے دریا کہین اُبلتے ہین - رشک؎ اللہ اللہ اُس بُت خوش چشم کے مُنھ کی شبیہ - آنکھین بھر آنے لگین آنکھونکا نقشا دیکھکر -

آنکھین بھر لانا - آنکھونمین آنسو بھر لانا - آبدیدہ ہونا - میر؎ - آنکھین بھر لاکے یہ کہے ہین سب - کیونکہ پردہ رہیگا یارب اب - اب اسجگھ آنسو بھر لانا زیادہ فصیح ہی -

آنکھین بے نور ہو جانا - ضعف بصارت ہوجانا - رشک؎ آنکھین بے نور ہوئین بالون نے بھی بدلا رنگ - صبح پیری سے ہوئی جسم کی تعمیر سفید - برق؎ مانع دیدار حیرت ہی رہے گھر مین تو کیا - چشم روزن کیطرح بے نور آنکھین ہوگئین -

آنکھین پانی ہوکر بہجانا - رونے کے مبالغے مین کہتے ہین میر؎ اک نظر دیکھنے کی حسرت مین - آنکھین تو پانی ہوبہین پیارے -

آنکھین پاؤن سے ملنا یا پاؤن پر ملنا - (خوشامد یا محبت اور پیار سے) مومن؎ ملی ہین غیر نے پائے نگار سے آنکھین - یہ رشک خون سے ہوئے پنجہ ہائے مژگان سرخ - نواب خلد آشیان (فرمانروائے رامپور)؎ آنکھین ملین جو پاؤن پر اُس بحر حسن کے - دریا سے ملگئی مری مژگان ترکی شاخ -

آنکھین پتھرا جانا - آنکھون کا اسطرح کُھلا رہجانا کہ نہ اُنمین نور باقی رہے نہ حس وحرکت گویا پتھر ہوگئین اور اسکے مختلف مقامات ہین - مثلاً -

نمبر (۱) حسرت و انتظار کی حالت مین - جرات؎ کہیو بجیو صبا یہ تغافل شعار سے پتھرا گئی ہین آنکھین ترے انتظار سے بحر؎ تمہارے منتظر کی آج یہ صورت نظر آئی - کہ پتھرائی ہین آنکھین ٹکٹکی ہی سوے در باندھے ہے - میر؎ وہ سنگدل نہ آیا بہت دیکھی اُسکی راہ - پتھرا چلی ہین آنکھین مری انتظار مین رند؎ کس حسرت دیدار مین دم نکلا ہی یارب - پتھرائی ہوی ہین مری زیر کفن آنکھین -

نمبر (۲) حیرت کی جگھ - برق؎ آنکھین کیا پتھرا گئین صانع کی صنعت دیکھکر - بت ہوا حیرت سے مین اُس بت کی صورت دیکھکر - ذوق؎ پتھرا دیا جلوے نے ترے چشم صنم کو - چکرا دیا غمزے نے ترے طوف حرم کو -

نمبر (۳) حالت نزع مین - قلق؎ آنکھین پتھرائین ڈھلگیا منکا - بند ہگئی ہچکی لگ گیا گھرا - انشا؎ تیرے مریض عشق کی پتھرا گئی جو آنکھ اُسکے ہر ایک مونس و ہمدم نے غش کیا -

آنکھین پٹپٹانا - شدت انتظار سے آنکھونکو صدمہ پہنچنا - فقرہ - تمہاری

راہ تکتے تکتے آنکھین پٹپٹا گیئن -

آنکھین پٹر پٹر مارنا - جلد جلد آنکھین کھولنا بند کرنا - عورتونکی بول چال مین - چارون کی بیاہی دُلہن اور آنکھین پٹر پٹر مارتی ہی -

آنکھین پٹم ہوجائین - عورتون کا کوسنا - اندہا ہوجاے - دیدے پھوٹ جائین - نواب مرزا شوق ؎ یا الٰہی جو جھوٹی قسمین کھائین دونون آنکھین ابھی پٹم ہوجائین -

آنکھین پسنا - (کسی پر) دیکھکر لوٹ ہوجانا محسن ؎ کیسکے دست حنائی پہ کیون پسین دم دید - یہی سزا ہی کہ رویا کرین لہو آنکھین - اور کسیکے کلام مین اسوقت تک نہین دیکھا اور بول چال مین دل پسنا ہی -

آنکھین پلٹ جانا - نمبر (۱) مغرور ہوجانا - کامل ؎ وہ دیکھتا ہی اب نہین سیدہی نگاہ سے - دولت کا جلوہ دیکھکے آنکھین پلٹ گیئن -
نمبر (۲) بیمروت ہوجانا ظفر ؎ سیدہی آنکھون سے کیون نہین ملتے کس گنہ پر پلٹ گیئن آنکھین - ان معنی مین لکھنؤ مین نہین سُنا اور اگر ہو بھی تو قلیل الاستعمال ہی -

آنکھین پوچھنا (بواو مجہول) - آنکھون سے آنسو پوچھ ڈالنا ظفر ؎ ابھی ہر تار دامن کا برنگ موج دریا ہو - جو چشم اشکبار اپنی ذرا دامن سے مین پوچھون - میر ؎ بھری آنکھین کسو کی پوچھتے جو آستین رکھتے - ہوی شرمندگی کیا کیا ہمین اس دست خالی سے - ؎ آیا تاثیر گریہ سے یار - ناسخ اب پوچھ ڈال آنکھین -

آنکھین پھاڑکر (یا آنکھین پھاڑ پھاڑ کے) دیکھنا - آنکھین خوب کھولکے دیکھنا - غور سے دیکھنا - آتش ؎ سامنے جو پڑ گیا دیوانہ میا کا تھا پھاڑکر آنکھین جسے دیکھا گریبان چاک تھا -
نمبر (۱) شوق و رغبت کیجگہ - اسیر ؎ دیکھا کیے چلمن کیطرف پھاڑ کے آنکھین جلوہ نظر آیا نہ کسی پردہ نشین کا - سحر ؎ تکتا ہی پھاڑ پھاڑ کے آنکھین وہ رات کو - چاندی کے اپنے سر مری جان اُتار چاند -
نمبر (۲) حسرت کیجگہ - جرات ؎ چار سو دیکھون ہون جون آئینہ آنکھین پھاڑ پھاڑ میری نظرون سے جو او چنچل وہ پری پوش ہی مرا -
نمبر (۳) مصیبت مین گھبرا گھبرا کے دیکھنے کی جگہ - فقرہ - ہاے ری بیبسی چارطرف آنکھین پھاڑ پھاڑ کے دیکھتا تھا مگر کوئی اپنا نظر نہ آتا تھا - اور آنکھین پھاڑے دیکھنا بھی ہلال نے کہا ہی ؎ آنکھین پھاڑے دیکھتے ہین باغ مین تجکو بت پھول نرگس کے اُتارون نرگس مخمور پر - مگر اور کہین نظر سے نہین گزرا -

آنکھین پھٹ گئی ہین - دولت پا کے مغرور ہوگئے ہین - داغ ؎ نخوت دولت سے آنکھین پھٹ گیئن قارون کی - کاش آنکھین پھاڑکر انجام اپنا دیکھتا -

آنکھین پھٹی جاتی ہین - (یا آنکھین پھٹی پڑتی ہین) سر اور آنکھون مین شدت سے درد ہونے کیجگہ کہتے ہین -

آنکھین پھٹی ہوئی ہین - یعنی اُنہون نے بہت کچھ دیکھا ہی یہ تھوڑی سی چیز اُنکی نظر مین کب سماتی ہی -

آنکھین پھرا کے رہجانا - پتورا کے مرجانا - صبا ؎ تیر نگاہ یار نے دم کر دیا فنا - آنکھین پھرا کے آہوئے تاتار رہگیا -

آنکھین پھر جانا - مرتے دم پتلیان چڑہجانا - سحر ؎ بات رکھلی مگر نے تیرے مریض ہجر کی - پھر گیئن آنکھین یہان روئے مسیحا دیکھکر -

مومن ؎ کبھی کی پھر گئین آنکھین فرشتے بھی نظر آئے - تمہارا منھ چھپانا دیکھیے کیا کیا دکھاتا ہی - **میر** ؎ رات گزری ہی مجھے نزع مین روتے روتے آنکھین پھر جائین گی اب صبح کے ہوتے ہوتے -

نمبر (۲) بے مہر و بیمروت ہو جانا - بے رخی کرنا - **بحر** ؎ دیکھتے ہی یار کو بھولا مرے خط کا جواب - ایسی آنکھین پھر گئین توتا کبوتر ہو گیا - **جرات** ؎ پھر گئین آنکھین تمہاری اب وہ چتون ہی نہین - میرے ہچشمون کو ابھا مجھپہ تم ہنسواؤ جی - **آتش** ؎ سودا زدہ سے اپنے پھر جاتی ہین وہ آنکھین - مجنون سے بھی ہین وحشت شہری غزال کرتے -

آنکھین پھڑکانا - دیدے مٹکانا - **سودا** ؎ پھڑکاتی ہی کیا دختر رز شیشے مین آنکھین - تجبہ نہ کبھی گھر مین ہو مستور کسیکے

آنکھین پھُڑوانا - اندھا کر دینا - اگلی حکومتون مین جابر بادشاہ بعض مجرمونکی آنکھین پھڑوا دیتے تھے - **رند** ؎ اس خطا پر کہ نظر بھر کے ادھر کیون دیکھا - آنکھین پھڑواتے ہین لو اور تماشا دیکھو -

آنکھین پھوٹ بہنا - (ظلث) بے اختیار آنسو جاری ہونا - **وزیر** ؎ پھوڑے کیطرح پھوٹ بہین اور بھی آنکھین - رومال ہوا ہی انہین تیزاب کا پھاہا - ؎ پھوٹ بہنے دو انہین یار کے آگے **آتش** - دل کا احوال بھی آنکھونکو بیان کرنے دو -

آنکھین پھوٹ گئین - نمبر (۱) انتظار کے محل پر - فقرہ - کل تو آئیے راہ دیکھتے دیکھتے آنکھین پھوٹ گئین -

نمبر (۲) بہت رونے کیجگہہ یہ اکثر مبالغے کے طور پر کہا جاتا ہی - فقرہ - یہی رات دن کا رونا ہی تو آنکھین پھوٹ جائین گی - فقرہ - بھائی کے غم مین روتے روتے اُنکی آنکھین پھوٹ گئین -

نمبر (۳) کمال دیدہ ریزی کے موقع پر - فقرہ - سیتے سیتے ہماری تو آنکھین پھوٹ گئین اور آپ نے کہدیا ابھی نہین سیکیٔ -

نمبر (۴) زیادہ جاگنے کے مقام پر - فقرہ - کوی آیا نہ گیا یہان رات بھر جاگتے جاگتے آنکھین پھوٹ گئین -

نمبر (۵) پکانے ریندھنے کیجگہہ - فقرہ - چولہا پھونکتے پھونکتے آنکھین پھوٹی جاتی ہین لکڑیان جلتی ہی نہین -

آنکھین پھُوٹین یا پھُوٹ جائین - کوسنے اور آنکھونکی قسم کھانے کی جگہہ اصل مین یہ عورتونکی زبان ہی - **رند** ؎ خواب مین سوتا تھا مین یار کے ساتھ - آنکھین پھوٹین جگا دیا کسنے - **داغ** ؎ آنکھین پھوٹین جو کچھہ بھی دیکھا ہو - ابھی آتا ہون دشت ایمن سے - **اسیر** ؎ شب تھا دل اور تری زلف کی افشان کا خیال - آنکھین پھوٹین جو نظر آئے ہون انجم مجکو - اور اسی جگہہ سامنے کی آنکھین پھوٹین بھی کہتے ہین - **مومن** ؎ سب قہر خدا کسی پہ ٹوٹین - آنکھین مری سامنے کی پھوٹین -

آنکھین پھوڑنا - نمبر (۱) اندھا کرنا - **بحر** ؎ بس ہی یہی علاج ان آنکھونکو پھوڑیے - جھپٹ جائے تاک جھانک کا پکا کسیطرح -

نمبر (۲) آنکھونکو صدمہ پہنچانا - آنکھون پر زور دینا - کئی جگہہ اسکا استعمال ہوتا ہی -

بیفائدہ انتظار کرنے کی جگہہ - **مصحفی** ؎ وہ نہ آئین گے دل اُنکا کہین بیجھا چھوڑے - مفت ہر روز کہانتک کوئی آنکھین پھوڑے -

بہت گریہ و زاری کی جگہہ بھی کہتے ہین کہ کیون رو رو کے آنکھین پھوڑتے ہو

بہت دیدہ ریزی کا کام کرنے کی جگہ۔ **منیر** ؎ کام کرتی رہی یہ آٹھ پہر۔
آنکھین پھوڑی ہین رات دن سی کر۔
یکسانے ریند ہنے مین مشغول ہونے کی جگہ۔ فقرہ۔ قربان کی ایسی ماما کہ جب تک
ہم آنکھین نہ پھوڑین روٹی ہی نصیب نہو (عو)
بہت جاگنے کیجگہ۔ فقرہ۔ ایسا بھی کیا شوق ہی کہ آدمی رات رات بھر جاگ کے
اپنی آنکھین پھوڑے۔

آنکھین پھیر دینا - مرجانا۔ علامت مرگ ظاہر ہونا۔ **رند** ؎ نہ دکھا
رشک مسیحا اسے ہر بار آنکھین - پھیر دیگا کوی دم مین ترا بیمار آنکھین - **ولہ**
ظلت ؎ حسرت دیدار نے پیدا کیا حال روی - پھیر دیگا ابکوی دم مین ترا بیمار آنکھ

آنکھین پھیر کے چلدینا - کترا کے نکلجانا۔ منھ پھیر کے چلے جانا۔
منیر ؎ گولی بھی ہمسے بچکے نکلتی ہی یار کی - چلتا ہی آنکھین پھیر کے توتا
تفنگ کا۔

آنکھین پھیر کے توتے کی سی - باتین کرے مینا کی سی
یہ مثل اُس شخص کی نسبت بولتے ہین جو دراصل ہو تو بیمروت اور ظاہرداری
سے لگاوٹ کی باتین کرے۔

آنکھین ترسنا - دیکھنے کی بہت آرزو ہونا۔ **برق** ؎ آنکھین
ترس رہی ہین زیارت کیواسطے - دم بند ہی حضور کی خدمت سے چھوٹ کر۔
بحر ؎ نظر آتا نہین وہ عید کا چاند - ترستی ہین یہ آنکھین سال بھر سے
رشک ؎ نامہ لکھو برائے پیمبر کبھی کبھی - مدت ہوئی ترستی ہین آنکھین
برائے خط۔

آنکھین تلوؤن سے ملنا - نمبر (۱) خوشامد اور پیار سے۔ **داغ** ؎
آنکھین ترے تلوؤن سے ملین کسنے شب وصل - دو پھول سے نرگس کے
بنے ہین کف پا مین۔ **آتش** ؎ عشق ہی آنکھونکو تلوؤن سے مجھے ملنے کا
پائینتی یار کی ہی میرا سرہانا شب وصل۔ **ہوس** ؎ سویا جو میرے گھر کبھی وہ
مست خواب ناز۔ تلوؤن سے اُسکے اپنی مین آنکھین ملا کیا۔ اور آنکھین
تلوؤن سے رگڑنا اور لگانا بھی کہا ہی۔ **انشا** ؎ رگڑنے دو مجھے تلوؤن سے
اپنے ٹک تو آنکھین تم - تصدق مین تمہارے جاؤن مجکو اسمین راحت ہی۔
جرات ؎ آنکھین تلوؤن سے لگاتا ہون تو وہ ازرہ ناز - سر ہٹاتا ہی پرے
مار کے ٹھوکر میرا۔
نمبر (۲) قصے کہانیون مین مشہور ہی کہ اگلے زمانے مین رانیان اور شہزادیان
جس سے بہت ناخوش ہوتی تھین اُسکی آنکھین نکلوا کے اپنے تلوؤن سے
ملتی تھین۔ فقرہ۔ (مثالاً) اگر میری بات کا تو تا صاف جواب نہ دیگا تو اس
نگوڑے کی گردن مروڑ اپنے تلوؤن سے اسکی آنکھین ملون گی (فسانۂ عجائب)
اور آنکھین تلوؤن کے نیچے ملنا بھی کہا ہی۔ **شرر** ؎ تلوؤنکے نیچے ملیے
نکلوا کے میری آنکھ مجرم ہون دیکھکر تمہین رغبت کی آنکھ سے۔
نمبر (۳) ناز معشوقانہ سے پامال کرنا۔ **ذوق** ؎ آنکھین مری تلوؤن سے
وہ ملجائے تو اچھا۔ ہی حسرت پابوس نکلجائے تو اچھا۔

آنکھین تلے اُوپر ہو جانا - نزع کیوقت پتلیان پھر جانا۔ علامت مرگ ظاہر
ہونا۔ **شعور** ؎ یہ حیا چھوڑو اب نہ شرماؤ - نہ یقین ہو تو چلکے دیکھ آؤ -
جان دیتا ہی چشم و ابرو پر - ہو گئین آنکھین تک تلے اوپر۔

آنکھین تُلی ہونا - نظرون سے کسی بات کی آمادگی ظاہر ہونا۔ **اسیر** ؎
تیغ نگہ سے کشتہ ہو کون آکے سامنے - آنکھین تُلی ہوئی ہین تمہاری ستیز پر۔

آنکھین تو بڑی بڑی ہین - یہ جملہ طنز سے وہان بولتے ہین جہان کسیکو سامنے کی چیز نہ سوجھے۔

آنکھین تھک جانا - دیکھتے دیکھتے آنکھونکا گھبرا جانا - میر؎ تلوار تیری برق تھی آنکھین جھپک گئین - گھوڑون کی باگین ہاتھ سے سب کے اُچک گئین - بھاگین جو اضطرار سے فوجین بہک گئین - لاشونکی سیر کرتے ہوئے آنکھین تھک گئین - لوہو کی ہر چہار طرف ندیان بہین -

آنکھین تیورا جانا - آنکھونمین اندھیرا آجانا - (دوران سر یا ضعف یا چکاچوندھ سے) **داغ؎** خورشید میرے سامنے یا شمع طور ہی - آنکھین جو تیورا گئین[ع۵] یہ کسکا نور ہی -

آنکھین ٹمٹمانا - آنکھون کا ذرا ذرا کھلا ہونا - اسلیے کہ ٹمٹمانا ذرا ذرا سی روشنی دینے کے معنی مین ہی - جیسے چراغ کا ٹمٹمانا - اس محاورے کا استعمال بیشتر بچونکی نسبت ہوتا ہی کہ اُنکی آنکھین پہلے ذرا ذرا کھلتی ہین یا نئی بیاہی دُلہن کی نسبت کہ وہ حیا سے پوری آنکھین نہین کھولتی ہی اور نشے کی حالت مین بھی کہ خمار سے آنکھین بند ہوئی جاتی ہون کہتے ہین -

آنکھین ٹوٹ آنا - شدت سے آنکھونکا جوش کر آنا - **محشر؎** شکست دل نے رُلوایا یہان تک - کہ آنکھین روتے روتے ٹوٹ آئین -

آنکھین ٹھنڈی رہین - (عورتونکی دعا) جیسے اپنی اولاد کی خوشیان دیکھو اُنکے دیدار سے ہمیشہ آنکھین ٹھنڈی رہین -

آنکھین ٹھنڈی کرنا - نمبر (۱) اولاد یا معشوق یا سبزہ - دریا وغیرہ جن چیزون کے دیکھنے سے آنکھونمین طراوت آئے اور جی خوش ہو اُنکا دیکھنا

نمبر (۲) تسلی دینا - ہندو عورتین جب کسی غم و ماتم مین بہت روتی ہین تو پانی لگا کر اُنکی آنکھین پونچھی جاتی ہین اور اُسے آنکھین ٹھنڈی کرنا کہتے ہین - جیسے اسی محل پر مسلمان عورتون مین رومال وغیرہ سے آنسو پونچھتے اور سر پکڑ لیتے ہین

آنکھین ٹھنڈی ہونا - لازم -

آنکھین جاتی رہنا - بینائی جاتی رہنا - میر؎ آنکھین جو روتے روتے جاتی رہین بجا ہی - انصاف کر کہ دیکھے کوئی ستم کہان تک - **داغ؎** رونے سے بھی مٹتا ہی کہین شوق نظارہ - آنکھین بھی گئین تو بھی یہ حسرت نہین جاتی -

آنکھین جَلنا - نمبر (۱) آنکھونمین جلن ہونا - یہ کیفیت اکثر بخار کی شدت ضبط گریہ - اور کمال انتظار مین ہوتی ہی - فقرہ - درد کے مارے سر پھٹا پڑتا ہی بخار سے آنکھین جل رہی ہین - **آتش؎** ضبط گریہ سے جلا کرتی ہین آنکھین بیج ہی - بند ہونے سے ہی ناسور کا بہنا بہتر - **وزیر؎** چراغون کی طرح جلتی ہین آنکھین ہجر کی شب مین - نکلتا ہی عوض اشکونکے روغن آنکھ کے تل سے - **ناسخ؎** میری آنکھین جلتی ہین دم بھر نہین گر دیکھتا - کیا اثر اُلٹا ہی تیرے شعلۂ رخسار کا -

نمبر (۲) نگاہ پر کسی چیز کی گرمی کا صدمہ پہنچنا - **وزیر؎** یون حسن کی گرمی سے ترے جلتی ہین آنکھین - جسطرح ہو تپ سے تن بیمار مین گرمی -

آنکھین جھپکانا - جھینپنا - لحاظ سے آنکھ نیچی کرنا - **گلزار نسیم؎** - کمر کھلے بندون جی کی تنگی - سے تنگ ہوئی وہ شوخ تنگی - آنکھین جھپکا کے دیو بولا - تو کیا کملی تو نے پردہ کھولا - اب نہین کہتے ہین -

آنکھین جھپکنا - نمبر (۱) بصورت متعدی - آنکھین کھولنا اور بند کرنا -

[ع۵] دلی مین تیورانا فاعلاتن کے وزن پر اور لکھنؤ مین مفعولن کے وزن پر ہی -

جرات ؎ خدا جانے کہ ہی کس برق وش کا سامنا مجکو - کہ مین کچھ بیٹھے بیٹھے
خود بخود آنکھین جھپکتا ہون - مگر یہ صورت بالکل متروک ہے -

نمبر (۲) بصورت لازم آنکھین بند ہوجانا - نظر کا نہ ٹھہرنا - (برق یا کسی اور چیز
کی چمک سے) عاشق ؎ برق چمکی خندۂ دندان نما سے یار کے - آنکھین
یہ جھپکین کہ رخ نظرون سے پنہان ہوگیا - برق ؎ آنکھین پرتو سے جھپک
جائین نہ کیون تارونکی - بجلیان کانون مین ہین چاند سے رخسارونکی -

نمبر (۳) جھینپنا - بحر ؎ عاشق سے جھپکتی ہین لجائی ہوئی آنکھین -
باہر وہ کبھی شرم کے مارے نہین آتے -

نمبر (۴) نیند آنا - سو جانا - رند ؎ تا صبح شب ہجر جھپکتین نہین آنکھین
کٹجاتی ہین راتین در و دیوار کو تکتے - میر ؎ جھپکے ہین آنکھین اور جھکی آتی
ہین بہت - نزدیک شاید آیا ہی ہنگام خواب اب -

آنکھین جھک آنا - آنکھین جھپکی جانا - پوری نہ کھلنا - یہ حالت کبھی نشے
کی زیادتی سے ہوتی ہی کبھی آشوب سے - حسن ؎ اسکی جب جوش سے
مستی کے جھک آئین آنکھین - شرم سے پھر نہ اٹھائین یہ جھکائین آنکھین -
داغ ؎ بیوجہ نہین اپکی شرمائی ہین آنکھین - آشوب ہی یا نشے سے جھک آئی
ہین آنکھین -

آنکھین جھکی جاتی ہین (یا جھکی پڑتی ہین) - شرم و لحاظ یا نشے
سے نظرین نیچی ہوئی جاتی ہین - آتش ؎ شرم سے وہ شرمگین آنکھین
جھکی جاتی نہین - رات بھاری ہوگئی ہی مردم بیمار پر - معروف ؎ جھکی پڑتی
ہین کیا آنکھین نشے مین - بلا ہی آج تو مخمور او ہو - اور شرم و لحاظ کیجگہ اور ترکیب
سے بھی کہتے ہین - قلق ؎ دیر تک بس جھکی رہین آنکھین - دو گھڑی
تک نہ چار کین آنکھین - داغ ؎ کار رقیب کا سنکر جھکی رہین آنکھین - حجاب کب
نگہ شرمسار سے اٹھا - برق ؎ آنکھین حیا سے جھک گئین دیکھا جو میرا حال
تیغ نگاہ یار کو مین نے کسا دیا -

آنکھین چار طرف چکر مکر چلی جاتی ہین - جہان یہ کہنا ہوتا ہی
کہ شوخی سے نگاہ ایک طرف نہین ٹھہرتی ہی نہایت شوخ دیدہ ہی وہان کہتے ہین

آنکھین چار طرف رکھنا - چارون طرف دیکھتے رہنا (نگرانی کے محل پر)

آنکھین چار طرف رہنا - لازم -

آنکھین چرانا - حسینون کو گھورنا - حسن پرست لوگ بولتے ہین کہ چلو یار آنکھین
چرائین - یعنی حسینون کے نظارے کرین - لکھنو مین سنا ہی مگر کسیکے کلام
مین نظر سے نہین گزرا -

آنکھین چڑہانا - یہ نذر و نیاز اور منت کا ایک طریقہ ہی جب کسیکی آنکھون مین
کوئی روگ ہوجاتا ہی تو مزارون اور تعزیون پر عورتین منت مانتی ہین کہ آنکھین اچھی
ہوجائین تو سونے یا چاندی کی آنکھین چڑہاونگی اور کاغذ کی آنکھین کتر کے
لٹکا دیتے ہین - مراد پوری ہونے پر سونے یا چاندی کی پتر سے (جیسی منت
ہوتی ہی) دو آنکھین بنوا کے اور بعض بغیر منت مانے معمولاً بھی آنکھونکی سلامتی
اور تندرستی کے لیے چڑہاتی ہین اور بعض میدے یا آٹے سے آنکھون کی
شکل بناتی ہین اور انکو تیل کے مزارون پر خصوصاً مدار صاحب کی درگاہ مین
چڑہاتی ہین جنہین مدار صاحب کی انکھیان کہتے ہین (مثال) کامل ؎
نظر مہر سے تمنے جو ملائین آنکھین - ہمنے درگاہون مین چاندی کی چڑہائین
آنکھین (مثال) محشر ؎ چڑہاؤنگی مین آنکھین درگاہ مین - جو نرگس کے
دیدے سلامت رہے -

آنکھین چڑہی ہوی ہونا - نشے یا نیند کے خمار درد سر اور بخار کی شدت یا رونے سے آنکھوں کی پتلیون کا اوپر کی طرف کھنچا ہونا - **ناسخ** ؎ دکھا کے باغ مین آنکھین چڑھی ہوئین اپنی - وہ نشہ دیدۂ نرگس سے آج اُتار آیا - **ظفر** ؎ بزم اغیار مین گرکی نہین شب بادہ کشی - کیون چڑھی ہین تری ای حور شمائل آنکھین - **داغ** ؎ اُس بدگمان کو نشۂ مے کا گمان ہی - آنکھین چڑھی ہوی ہین ہماری بخار سے - **میر** ؎ آنکھین بھی چڑہ رہی ہین منھ بھی اُتر رہا ہی - کچھ رنگ اندنون مین اپنا نکھر رہا ہی -

آنکھین چلنا - جلد جلد پلکون کا جھپکنا - **مسرور** ؎ غیر کے ساتھ اشارہ بازی مین - آنکھین کیا جلد جلد چلتی ہین -

آنکھین چمکانا - دیدے مٹکانا - ناز اور غمزے سے آنکھون کو گردش دینا - بھوؤن کا مٹکنا جس سے معشوقانہ ادا اور اترانا پیدا ہو - **جرات** ؎ خواہش دل جو کہی سینے تو وہ کہنے لگا - آنکھ چمکا کے بصد ناز و ادا ایسے جی - **درد** ؎ لن ترانی کا مزہ دیکھ لیا موسےٰ نے - آنکھین چمکاتے ہوئے جب وہ سر طور گئے -

آنکھین چُندہی ہونا - بعض لوگون کی آنکھین خلقی طور پر چھوٹی ہوتی ہین اور پوری نہین کھلتی ہین اُنہین چُندہی آنکھین کہتے ہین اور ایک مرض بھی ہی کہ آنکھین چھوٹی ہو جاتی اور پلکین گر جاتی ہین - **داغ** ؎ اک نظر مین اک جہان کو دیکھتا ہی آئنہ - ورنہ چُندہی کسقدر ہی حلقۂ جوہر کی آنکھ - آنکھون کی جگہ دیدے بھی کہتے ہین - **جانصاحب** ؎ کسی کی آنکھ پڑے خاک چندھے دیدن پر - رسیلی اب وہ رہین انکھڑیان نہین باقی -

آنکھین چوندھیانا یا چُندھیانا - نگاہ خیرہ ہونا - آشوب چشم مین چراغ اور دھوپ کیطرف دیکھنے یا بہت چمکتی ہوی چیز پر نظر کرنے سے آنکھ کا پورا نہ کُھلنا اور جھپکنے لگنا - **تسلیم** ؎ چوندھیا جاتی ہین آنکھین روے روشن کے حضور تاب لا سکتا نہین خورشید محشر دیکھکر - **داغ** ؎ زاہد کو ہوی پھر جلوۂ دیدار کی حسرت - بجلی کی چمک دیکھکے چُندھیا گئین آنکھین -

آنکھین چھت سے (یا چھت کو) لگجانا - اوپر کیطرف ٹکٹکی بندھجانا - یہ حالت اکثر نزع کیوقت ہوتی ہی یا فکر و تردد اور حسرت و انتظار مین کہ انسان سوچ مین چپکا پڑا ہوا چھت کیطرف دیکھا کرتا ہی - **سحر** ؎ آنکھین لگی ہین چھت کو ترا انتظار ہی - اپنا ہمین خیال دم واپسین نہین - **وزیر** ؎ تم رہے بام پہ یان لگ گئین آنکھین چھت سے - رات گنتی رہی ہر ایک کڑی میری آنکھ -

آنکھین چھوٹی بڑی ہونا - دونون آنکھون کا برابر نہونا کہ یہ ایک عیب ہی - **نواب مرزا شوق** ؎ دیکھا نہ کرو میری طرف آنکھ دبا کر - ناقص ہوا چہرہ جو ہوی چھوٹی بڑی آنکھ -

آنکھین چیر چیر کر دیکھنا - آنکھین خوب کھولکے دیکھنا - **سودا** ؎ پڑہتے تھے تم جو یہ غزل آگے جوان ویر کے - دیکھے تھا دان تمہین ہر اُک انگلی سے آنکھین چیر کے - **برق** ؎ چوندھیا جاتا ہی ترے سامنے پیر فلک - دیکھتا ہی عارض انور کو آنکھین چیر کے - اسکی جگہ آنکھین پھاڑ پھاڑ کے دیکھنا زیادہ بولتے ہین -

آنکھین چیر کے نمک بھرنا - نیند مٹانیکی تدبیر جیسے اس فقرے مین اب تم سوتے بہت ہو تو سہی کہ آج تمہاری آنکھین چیر کے نمک بھر دون - **آتش** ؎ رات انتظار یار مین جھپکین جو نیند سے - آنکھون کو اپنی چیر کے

مین نے نمک بھرا - اور آشوب وغیرہ مین آنکھین چیر کے دوا لگانا اور سفید ابھرنا بھی کہتے ہین -

آنکھین خدا نے دیکھنے کو دی ہین (یا آنکھین دیکھنے کو ملی ہین) داغ ؎ اسیکے واسطے آنکھین خدا نے دین ہمکو - کہ روز و شب یہ سفید و سیاہ دیکھتے ہین - ؎ دیکھنے کے لیے ای رشک ملی ہین آنکھین - اسقدر بھی نہین ہوتا متامل ناصح - اور آنکھین خدا نے منھ پر دی ہین یہ جملہ بھی اسی جگہہ بولتے ہین - فقرہ - ذرا دیکھکر چلو خدا نے آنکھین منھ پر دی ہین -

آنکھین خون مین ڈوبنا - مارے غصے کے آنکھین لال ہونا - گلزار نسیم ؎ آنکھ اُسکی بہنکے خون مین ڈوبی - مریخ بنی وہ ماہ خوبی -

آنکھین در پر لگی رہنا یا لگی ہونا - حالت انتظار مین کہتے ہین -

آنکھین دُکھنا یا دُکھنے آنا - دیکھو آنکھین آنا -

آنکھین دو چار کرنا - آنکھین ملانا - آنکھ سے آنکھ مقابل کرنا جرات ؎ برچھیان سی گزر گئین دل سے - جون ہی اُس سے دو چار کین آنکھین ظفر ؎ کھوئیگا دونون جہان سے کرکے تو آنکھین دو چار - پا گئے تھے ہم تو تیری اس نظر سے پیشتر -

آنکھین دو چار ہونا - لازم - ظفر ؎ نہ بولے منھ سے وہ اور ہم ہوئے مین پر جب دو چار آنکھین - رہی اک ٹکٹکی دو دو پہر دونون کی دو جانب -

آنکھین دو سے چار ہونا - اُس جگہہ بولتے ہین جہان پڑھنے لکھنے کی تعریف منظور ہوتی ہی - فقرہ - میان پڑھو لکھو گے تو آنکھین دو سے چار ہوجائینگی - یعنی جاہلون کی دو آنکھین ہوتی ہین اور پڑھے لکھونکی چار -

آنکھین دیکھتے جاتے ہین - نگاہ لڑی ہی کہ مرضی اور ارادہ کیا ہی داغ ؎ ہوتی جاتی ہی سوا بوسۂ لب کی قیمت - دیکھتے جاتے ہین وہ اپنے خریدار کی آنکھ - مسرور ؎ شرم سے آنکھین جھکائے ہین کنکھیون سے مگر - دیکھتے جاتے ہین آنکھین کہ ارادہ کیا ہی -

آنکھین دیکھتے رہنا - (یا دیکھا کرنا) نمبر (۱) اطاعت پر یون تلے رہنا کہ اشارہ ہو اور تعمیل کرین - تسلیم ؎ ساتھ اشارے کے بجالاتے ہین حکم - دیکھتے رہتے ہین آنکھین یار کی -

نمبر (۲) لطف و عنایت کا امیدوار رہنا تسلیم ؎ ایکدن بھی نہ ملین شوق سے باہم آنکھین - برسون دیکھا کیے ای شوخ تری ہم آنکھین -

آنکھین دیکھی ہین - صحبت اُٹھائی ہی - تربیت پائی ہی - استعمال اُسجگہہ کرتے ہین جہان ارباب کمال سے صحبت اُٹھانے اور تعلیم پانے کا اظہار مقصود ہوتا ہی - گلزار نسیم ؎ تھا اک کحال پیر دیرین - عیسی کی تھین اُسنے آنکھین دیکھین - اسیر ؎ آنکھ اپنی کب جھپکتی ہی بھلا مریخ سے دیکھنے والے تری آنکھونکے ہین جلادہم - سوز ؎ تمہین تو سوز کو پہچانو گے سبحان اللہ - کبھی دیکھی بھی ہین ای شاہ گدا کی آنکھین - ؎ کسطرح سے نہ فن شعر مین کامل ہو رند - دس برس دیکھی ہو آتش سے جب اُستاد کی آنکھ -

آنکھین دیوار ہوجانا - کچھ نہ سوجھنا - اثر ؎ بے ترے جب مائل گلزار آنکھین ہوگئین - کچھ نہ سوجھا باغ مین دیوار آنکھین ہوگئین -

آنکھین ڈبڈبانا - آب دیدہ ہونا - آنسو بھر آنا جرات ؎ ڈبڈبای ہین جو آنکھین مری ایک دریا ہی کہ لہرا تا ہی - میر ؎ نظر ای ابر مت آسا دا - کہین میری بھی آنکھین ڈبڈبا دین -

آنکھین ڈگر ڈگر کرنا - ضعف و نقاہت سے آنکھون مین حلقے اور ایسی حرکت ہونا جس سے ضعف ظاہر ہوتا ہو - فقرہ - چار ہی دن کے بخار مین آتنا سا مُنھ نکل آیا آنکھین ڈگر ڈگر کرنے لگین -

آنکھین ڈھاپنا یا ڈھانکنا - نمبر (۱) دامن یا ہاتھ سے آنکھین چھپا لینا - داغ ؎ مین اپنی آنکھین ڈہانکلون مین ہاتھ اپنے باندھ لون ڈرتے ہو کیون آکر سنو کچھ پردۂ حائل کے پاس -

نمبر (۲) شرم سے آنکھین بند کر لینا - میر حسن ؎ ہوئے جب وہ باہم دو ماہرو - لگی اُنمین ہونے عجب گفتگو - کہو ستے جو نرگس کے وان تھے ہزار - لگے ڈھانپنے آنکھ بے اختیار - اس محاورے کا لازم مستعمل نہین ہی -

آنکھین رگڑنا - آنکھین زور زور سے ملنا - (کسی چیز پر) فقرہ - آستانہ مبارک سے آنکھین رگڑ رگڑ کر دعائین مانگتا ہون - وزیر ؎ سمجھا ہون میں سرمہ اسے مجکو دیکھنا - آنکھین رگڑ رہا ہون تمہارے خدنگ سے -

آنکھین رُو رُو کے سُجانا - اتنا رونا کہ آنکھون پر ورم آجاے - بحر ؎ آنکھین رو رو کے کیون سُجاتے ہو - بحر آنسو نہین اثر رکھتے - قلق ؎ روتے روتے سجائی ہین آنکھین - کوی جانے کہ آئی ہین آنکھین - اور آنکھین رو کے سُجانا بھی کہا گیا ہی - ضاحک ؎ جب سے اس طفل پریوش نے دکھائین آنکھین - بس مرا کچھ نہ چلا رو کے سجائین آنکھین - اور اسکا لازم روتے روتے آنکھین سوج جانا بھی مستعمل ہی -

آنکھین رُو رُو کے لال کرنا - بہت رونا جس سے آنکھین سُرخ ہو جائین - داغ ؎ پس فنا بھی مری روح کانپ جاتی ہی - وہ روتے روتے جو آنکھونکو لال کرتے ہین - اور آنکھین رو رو کے خون کبوتر کرنا بھی کہا ہی صبا ؎ خط لکھا یار کو تو شوق جواب خط مین - آنکھین رو رو کے نہ کین خون کبوتر کس دن -

آنکھین رُوشن کرنا - کسی عزیز یا دوست کے دیدار یا کسی خوشرنگ چیز کے دیکھنے سے آنکھونکو تازگی اور طراوت دینا - رشک ؎ آنکھین روشن کرنے دو خط کو رُخ شفاف پر - صاف یہ چاہ زقن اندہا کنوان ہو جائیگا - گلزار نسیم ؎ روشن کیا دیدۂ پدر کو - مادر کے بھی چلکے آنسو پوچھو - آتش ؎ طرز نگہ ہمیشہ دکھلائین موجۂ مے - شیشے مدام رکھین چشم ایاغ روشن -

آنکھین روشن ہونا - نمبر (۱) آنکھونمین نور آنا - ناسخ ؎ آنکھین روشن راہ جانان مین ہوئین - میل جو ہی سرمے کا وہ میل ہی - برق ؎ روشن آنکھین ہوئین نظارۂ عارض سے دوچند - شل مہتاب ہی عاشق کو اثر مین خورشید - گلزار نسیم ؎ کیا پھول ہی کیا اثر ہی اسمین - ہو جاتی ہین روشن اندہی آنکھین -

نمبر (۲) عزیز یا معشوق دیکھکر خوش ہونا یا کسی خوشرنگ اور لطیف چیز کو دیکھکر آنکھونمین ٹھنڈک پڑنا - منیر ؎ چار دیوار عناصر پہ سفیدی پھر گئی - آنکھین روشن ہو گئین تیری صباحت دیکھکر - بحر ؎ روشن آنکھین ہو گئین بنت العنب کے نور سے - عقد پروین چرخ سے اُترا کہ خوشۂ تاک سے -

نمبر (۳) چشم حقیقت کھلجانا - معرفت پیدا ہو جانا - ناسخ ؎ یہ اندھے ہین جو کہتے ہین ہم ہی ہم ہین - جو آنکھین ہون روشن تو پھر تو ہی تو ہی - اسیر ؎ نور وحدت سے ہوئین جب سے یہ آنکھین روشن - تو ہی آتا ہی نظر جسکو نظر کرتے ہین -

آنکھین زمین سے لگجانا - نادم ہونا - شرمانا - ہندی (آغا ہجو حسینا)
ع مین نے کیا جو عذر و فور جلال پر - اُس مہروش کی لگ گئین آنکھین زمین سے -
مومن ع زمین سے لگ گئین آنکھین تمہاری طرح نہین - شریک قتل ہو
گردون کو انفعال تو یہی - **نکہت** ع دیکھا جو تجکو مہر نے چرخ برین سے -
مانند نقش پا لگین آنکھین زمین سے -

آنکھین سر پر ہونا - ہم مسلمانونکے اعتقاد مین ہی کہ قیامت کے دن
جو آنکھین مُنھ پر ہین وہ سر پر ہونگی اور اسمین مصلحت قدرت یہ ہی کہ کسیکا خراب
حال کوئی نہ دیکھ سکیگا - **وزیر** ع سر جھکا کر تجھے ای رشک پری دیکھینگے
حشر کو ہوئین گے جب دیدۂ انسان سر پر - **آتش** ظ ع اپنے عریانون کا پردہ
رکھے گا وہ عیب پوش - روز محشر ہونگی چشم مژہ ان بالاے سر -

آنکھین سفید کرنا ظ - آنکھون کا نور زائل کرنا - بہت رونے یا زیادہ انتظار کرنے
سے - ع ہی یہی گریہ تو پھر کیسی بصارت ای آسیر - ایکدن کر دینگے آنکھونکو
مرے آنسو سفید - **ناسخ** ع انتظار خط نے کین قاصد مری آنکھین سفید -
سادہ کاغذ بھیجدون تحریر کی حاجت نہین -

آنکھین سفید ہوجانا - لازم - **اسیر** ع آنکھین مری سفید ہوئین انتظار
سے - اب آئنہ مصاحب سرکار ہی تو ہو - **ہلال** ع روتے روتے
شام غربت مین ہوئین آنکھین سفید - اب سواد دیدۂ اہل وطن درکار ہی -
رند ع حسرت یار مین آنکھین ہوئین اسدرجہ سفید - پتلیان چھپ گئین
مکڑی کیطرح جالون سے -

آنکھین سی کُھل گئین - اس جملے کا استعمال چند محل پر ہی -
نمبر (۱) آنکھونمین طراوت اور تازگی آجانے کیجگہ - فقرہ - سبزہ زار مین پہنچتے ہی
آنکھین سی کُھل گئین -

نمبر (۲) کسی بےچینی اور تکلیف سے نجات پانے اور تسکین ہوجانے کی جگہ -
مومن ع کچھ آنکھ بند ہوتے ہی آنکھین سی کُھل گئین - جی اک بلاے جان تھا
اچھا ہوا گیا - فقرہ - مارے درد کے بےچین تھا ڈاڑھ نکلواتے ہی آنکھین سی
کُھل گئین -

نمبر (۳) کسی عمدہ چیز کے نظر آنے یا ملجانے سے حیرت اور اچنبھا ہوجانے
کیجگہ - **داغ** ع جب شباب آ کر زلیخا کے دوبارہ دن پھرے - کُھل گئین آنکھین سی
یوسف کی یہ عالم دیکھکر - **مومن** ع روئے وہ میرے حال پہ حیران کیون
نہون - آنکھین سی کُھل گئین دُرِ نایاب دیکھکر -

نمبر (۴) کسی چیز کی حقیقت کُھلجانے اور متنبہ ہونیکی جگہ - **میر** ع کچھ قدر
مین نہ جانی غفلت سے رفتگان کی - آنکھین سی کُھل گئین اب جب صحبتین
ہوئین خواب -

آنکھین سینا - نمبر (۱) پلک سے پلک سی دینا - اکثر شکاری لوگ باز وغیرہ
کی وحشت دور کرنیکو آنکھین سی دیتے ہین -
نمبر (۲) ظ کسی چیز پر ہر وقت آنکھین لگائے رہنا - **میر** ع کب تلک یہ دل
صد پارہ نظر مین رکھیے - اسپر آنکھین ہی سیے رہتے ہین دلبر کتنے -

آنکھین سینکنا - حسینون کو گھورنا - **رند** ع شعلۂ حسن سے جل جاؤ
پر آنکھین سینکو - کوئی معشوق اگر آگ بھبوکا دیکھو - **درد** ع آنکھین اس
بزم مین سینکی ہین جنہون نے ٹک بھی - شمع کیطرح گریبان لیے تر جاتے
ہین - **بحر** ع آنکھین جو سینکنے لگے ہم روئے یار سے - پتلی کا تل سپند
کیصورت چٹک گیا - **مومن** ظ ع سُنی جب اُڑتے اُڑتے یہ حکایت -

ہوئی وہ سادہ رو حیران نہایت - کہ میرا جلوہ دیکھا کیونکر اُسنے - کہاں سے
سینک لی چشم تر اُسنے -

آنکھین فرش کرنا یا فرش راہ کرنا - کمال عاجزی اور شوق ظاہر کرنا
بہت تواضع و تکریم کرنا - (کسیکے آنے مین) **منیر** ؎ خاکساری نے فرش
کین آنکھین - سر کی پاؤن کی پرستاری - **آتش** ؎ بیچلے وحشت دل
ایکبے جو صحرا کی طرف - فرش آنکھونکو کرون پائے غزالان کے تلے -
ظفر ؎ وہ قدم اپنا جہان رکھتا ہی وان زیر قدم - فرش آنکھین صورت
نقش قدم کرتے ہین ہم -

آنکھین فرش ہونا یا فرش راہ ہونا - لازم - **مومن** ؎ ہی جلوہ
ریز نور نظر گرد راہ مین - آنکھین ہین کیسکی فرش تری جلوہ گاہ مین - **آتش** ؎
آنکھون کا عاشقون کی رہ یار مین ہی فرش - دامن پر اُسکے اُڑکے پڑے
کیا مجال خاک - **داغ** ؎ بہت آنکھین ہین فرش راہ چلنا دیکھکر ظالم - کف
نازک مین کانٹا چبھ نہ جائے کوی مژگان کا -

آنکھین قدمون پر (یا قدمون سے) **ملنا** - کبھی غایت تعظیم و ادب سے
کبھی کمال اخلاص و محبت سے - **قلق** ؎ جھکنے کے آداب سے کیا مجرا -
آنکھین قدمون پہ ملکے کہنے لگا - **منیر** ؎ تیرے قیدی کے قدم سے آنکھین
پریون نے ملین - پاؤن کی زنجیر تسبیح سلیمانی ہوی -

آنکھین قدمون تلے (یا قدمون کے نیچے) **بچھانا** - دیکھو آنکھین
فرش کرنا **بحر** ؎ مٹی ہوئے نقش پا کی صورت - آنکھین قدمون تلے
بچھاکر - **ولہ** ؎ نصیب کسکے یہ عاشقون مین بغل مین وہ گلعذار بیٹھے -
بچھاؤن قدمون کے نیچے آنکھین جو میری آنکھون پہ یار بیٹھے **ظفر** ؎ اگر تو آوے گا
تو جائے فرش پا انداز - مین اپنی آنکھین ترے زیر پا بچھا دونگا -

آنکھین کڑوانا - آنکھونمین خارش کی خفیف سی کیفیت پیدا ہونا کہ اُس
سے آنکھونمین پانی سا بھر آتا ہی اور یہ کیفیت اکثر نیند کے خمار اور کبھی دھوئین
کی تکلیف سے ہوتی ہی - **رند** ؎ خواب شیرین سے مین آگاہ نہین ہر بون
سے - آنکھین کڑواتی ہین جب نیند ذرا آتی ہی -

آنکھین کور ہو جانا - اندھا ہو جانا - **ناسخ** ؎ کور آنکھین ہون کسی
طور سے روتے روتے - اور چارہ ہی نہین دید کی بیماری کا - **قلق**
؎ انپہ مجھ ناتوان کا زور نہین - دل تو نادان ہی آنکھین کور نہین -
رند ؎ رہے جو پیش نظر ہر گھڑی تصور یار - یہ آنکھین کور ہون ان مین
سمائے گا پھر کیا -

آنکھین کھل جانا - نمبر (۱) حیران ہو جانا - بھوچکا رہجانا - **داغ** ؎
فرشتے بھی دیکھین تو کھل جائین آنکھین - بشر کو وہ جلوے دکھائے
گئے ہین - **صبا** ؎ وہ مرض کھوئے طبیبونکی بھی آنکھین کھل گئین -
ہی مسیحا نرگس بیمار قیصر باغ مین -
نمبر (۲) آنکھین روشن ہو جانا - بینائی زیادہ ہو جانا - **بحر** ؎ کھل گئین
آنکھین ترے بوٹا سے قد کو دیکھکر - میل سرمہ چشم قمری مین صنوبر ہو گیا
اسیر ؎ کسب ہر فن مین لگی ہی شرط استعداد کی - کب کھلین سرمے
سے آنکھین کور مادر زاد کی -
نمبر (۳) بصیرت پیدا ہو جانا - حقیقت کھلجانا - قدر عافیت معلوم ہو جانا -
بحر ؎ آنکھین کھلجائین جڑ جائے جو توای واعظ - شیشے عینک کے
ہین یہ ساغر صہبا کیسے - **میر** ؎ کھلجائینگی پھر آنکھین جو مرجائیگا کوی

آتے نہین ہو باز مرے امتحان سے تم۔ خلیلؔ پہنر دیکھو مجھے تم چشم حقارت سے کبھی۔ آنکھین کھلجائین جو تمکو بھی ہو بیماری عشق۔

نمبر(۴) غفلت اور بیخودی جاتی رہنا۔ فقرہ۔ لخلخہ سنگھاتے ہی آنکھین کھلگئین مصحفیؔ بوے پیراہن سے یوسف کی جو آنکھین کھل گئین۔ دیدۂ یعقوب مین کرنے لگا نظارہ رقص۔

آنکھین کھلنا۔ نمبر(۱) جاگنا۔ بحرؔ نیند سے کھلتی ہین آنکھین وہان مین ہوتی ہین بند۔ صورت شب روز فرقت بھی بسر ہونے لگا۔ سوزؔ آرام سے سوتا تھا جگایا ناحق۔ آنکھین کھلتے ہی ہمنے زندان دیکھا۔

نمبر(۲) متنبہ اور خبردار ہونا۔ رندؔ کھلین گی آنکھین نشہ اُترے گا۔ حُسن تک اوپری یہ مستی ہی۔

نمبر(۳) غش جاتا رہنا۔ ضعف اور بیماری مین افاقہ ہونا۔ اسیرؔ ابھی آنکھین کھلین غش سے جو آجاے شمیم مشک خال و عنبر زلف۔ بحرؔ یہ حال ناتوانی ہی کہ آنکھین۔ کھلین جو ایکدم تو دو پہر بند۔

نمبر(۴) آنکھو نمین روشنی اور بینائی آجانا۔ خلیلؔ آنکھین کھلین نظارۂ زلف سیاہ سے۔ سرمے سے بیچ ہی بڑہتی ہی قوت نگاہ کی۔

نمبر(۵) پیدا ہونا۔ دُنیا کی ہوا لگنا۔ رندؔ مین کیا جانون چمن کہتے ہین کسکو آشیان کیسا۔ کھلین آنکھین تو میری آنکر صیاد کے گھر مین۔

نمبر(۶) چشم خدا بین کھلجانا۔ معرفت پیدا ہوجانا۔ فقرہ۔ ایسے پیر کامل کے مرید ہوے کہ بیعت کرتے ہی آنکھین کھلگئین دل روشن ہو گیا۔ بحرؔ ندیکھا اُسکے سوا کوئی جب کھلین آنکھین۔ خدا صنم کو مین سمجھا جو ہوشیار ہوا۔

آنکھین کھلوانا۔ نمبر(۱) آنکھین قدح کرانا۔

نمبر(۲) دُلہن کی آنکھین کھلوانا جو چند روز شرم سے رسم کے موافق سسرال والون کے سامنے آنکھین بند کیے رہتی ہی۔

آنکھین کھلی رہگئین۔ نمبر(۱) سکتا سا ہوگیا۔ نکہتؔ دیکھکر صورت سحر اُس مہر پہ تنویر کی۔ رہگئین آنکھین کھلی آئینۂ تصویر کی۔ آشفتہؔ آمد آمد کی خبر لائی ہی تو کسکی صبا۔ رہگئین آنکھین کھلی گلشن مین نرگس کی صبا۔

نمبر(۲) انتظار یا حسرت مین مرجانے کیجگہ۔ غافلؔ شوق نظارۂ قاتل جو بس از ذبح نہ تھا۔ کیون کھلی رہگئین میری تہ خنجر آنکھین۔ تسلیمؔ موت ہی بے آس ہونا طالب دیدار کو۔ رہگئین آنکھین کھلین جب بند روزن ہوگیا

آنکھین کھلی رہنا۔ نمبر(۱) پلک نہ جھپکنا۔ میرؔ مجھے نیند کیسی کہ مانند انجم۔ کھلی رہتی ہین میری آنکھین سحر تک۔

نمبر(۲) بعض آدمی اسطرح سوتے ہین کہ پوری آنکھ بند نہین ہوتی کچھ کچھ کھلی رہتی ہی۔ وزیرؔ سوتے ہو تو چشم بد دور آنکھین رہتی ہین کھلین۔ فتنہ بیدار کیا ایسی ہی کہلاتی ہی نیند۔

آنکھین کھلی کی کھلی رہگئین۔ سکتے کی حالت مین دم نکل گیا۔

آنکھین کھلی ہونا۔ نمبر(۱) دیکھو آنکھین کھلی رہنا نمبر۲۔ وزیرؔ آنکھین کھلی ہوی ہین عجب خواب ناز ہی۔ فتنہ تو سو گیا ہی در فتنہ باز ہی۔

نمبر(۲) زندہ و سلامت ہونا۔ سوزؔ جب تلک آنکھین کھلی ہین دُکھ یہ دُکھ دیکھے کا یار۔ مندگئین جب انکھڑیان تب سوز سب آنند ہین۔ بحرؔ کھلی ہین جب تلک آنکھین زبان بند نہین۔ جب آسے نیند ہمین پھر ہی قصہ خوان خاموش۔

آنکھین کھولنا۔ نمبر(۱) پٹی وغیرہ آنکھون سے جدا کرنا۔ ذوقؔ

کھولدے آنکھیں دم ذبح نہ دیکھوں گا تجھے۔ پرچھری اپنی تو گردن پہ میں دیکھوں چلتی۔

نمبر(۲) جاگنا۔ فقرہ۔ بہت سو چکے اب آنکھیں کھولو دیکھو کتنا دن چڑھ آیا۔

نمبر(۳) غفلت سے چیتنا۔ ہوش میں آنا۔ مرض میں افاقہ ہونا۔ جرات ؎ حالت عشق میں ترے ہجر میں شب سو سو بار۔ کھولا آنکھوں کو ادھر میں اور اُدھر بند کیا۔ فقرہ۔ دوا کا حلق سے اُترنا تھا کہ لڑکے نے آنکھیں کھولدیں۔

نمبر(۴) ہوشیار اور خبردار ہونا۔ آتش ؎ کدہ واندہوں سے کوئی اپنی تم آنکھیں کھولو۔ روشنی نگہ عالم ایجاد آیا۔

نمبر(۵) باز وغیرہ شکاری جانوروں کی آنکھیں کھولنا جو سی دی جاتی ہیں۔ یا چمڑے کی ٹوپی بنا کے چڑھا دیتے ہیں۔ برق ؎ مرغ دل ہو جو ہی گھونگھٹ اُٹھا دے شرم کا۔ آنکھیں شہباز نظر کی ای ستمگر کھولدے۔

نمبر(۶) بعض حیوانوں کے بچّوں کا آنکھیں کھولنا جو پیدائش کے کئی روز بعد کھلتی ہیں۔

نمبر(۷) ہندوستان کی بعض قوموں میں دُلہن بیاہ کے بعد چند روز تک سسرال والوں کے سامنے آنکھیں بند کرکے بیٹھتی ہے اس حجاب کے دور ہونے کو بھی آنکھیں کھولنا کہتے ہیں۔

نمبر(۸) آنکھوں کا قدح کرنا۔

آنکھیں کھونا۔ بینائی زائل کرنا۔ اندھا ہو جانا۔ سودا ؎ غم میں اُسکے سیر زاہر گز نہ رو۔ تو بہت رو رو کے آنکھوں کو نہ کھو۔ تسلیم ؎ کھو چکا ہجر میں رو رو کے میں ای یار آنکھیں۔ شکل تصویر ہیں منھ پر مرے بیکار آنکھیں۔ اسیر ؎ حریفوں سے کہو کیا شکوہ گردوں سے ہوتا ہے۔ عبث کھوتے ہو آنکھیں سامنے اندھے کے رونے سے۔

آنکھیں کہیں ہیں دل کہیں ہے۔ یہ جملہ کسیکی بے توجہی اور بدحواسی جتانے کو بولا جاتا ہے یعنی نظر کسی اور طرف ہے اور دھیان کہیں اور۔ میر ؎ کیا میں بھی پریشانی خاطر سے قرین تھا۔ آنکھیں تو کہیں تھیں دل غمگین کہیں تھا۔

آنکھیں کیا پھوٹ گئی ہیں۔ طنز سے اُسکی نسبت بولتے ہیں جو صریح نافہمی کا کام کرے یا بے پروائی بے توجہی وغیرہ سے کسی کو سامنے رکھی ہوئی چیز نہ دکھائی دے۔ فقرہ۔ گٹھری سامنے رکھی ہے اور تجھے سوجھتی نہیں آنکھیں کیا پھوٹ گئی ہیں۔ حضور ؎ مجھ سے لاغر کے لیے اور یہ بھاری زنجیر۔ دیکھ کیا پھوٹ گئی ہیں تری حداد آنکھیں۔

آنکھیں کیا چرنے گئی ہیں۔ کیا سوجھتا نہیں ہے۔ فقرہ۔ کتاب سامنے رکھی ہے اور آپکو سوجھتی نہیں آنکھیں کیا چرنے گئی ہیں۔ منتظر ؎ آنکھ اُن آنکھوں سے چار کرتا ہے۔ آنکھیں چرنے گئی ہیں آہو کی۔

آنکھیں کیا منھ پر نہیں ہیں۔ دیکھو اوپر کا محاورہ۔ منیر ؎ دو برق تجلی سے کسی اور کو دھوکا۔ آنکھیں نہیں کیا طالب دیدار کے منھ پر۔ اور آنکھیں کیا نہیں ہیں بھی کہتے ہیں۔ میر ؎ بس ای گریہ آنکھیں ترے کیا نہیں ہیں۔ کہاں تک جہان کو ڈبوتا رہے گا۔

آنکھیں گرم کرنا۔ نمبر(۱) غصے سے دیکھنا۔ اسیر ؎ جاتا ہوں جب میں پیاس میں بہر تلاش آب۔ دریا میں آنکھیں کرتے ہیں مجھپر حباب گرم۔

نمبر(۲) آنکھیں سینکنا۔ گھورنا۔ تسلیم ؎ سر دھری ہو چکی بیٹھو گھڑی بھر یہ بردو۔ ہم بھی آنکھیں گرم کرلیں آتش رخسار سے۔

آنکھین گڑجانا۔ کسی چیز کو برابر تکے جانا۔ **اسیر** ؎ نظارۂ ابرو سے بھرا منھ نہ ہمارا۔ جوہر کی طرح گڑ گئین شمشیر مین آنکھین۔

آنکھین گڑو کے دیکھنا (یا آنکھین گڑونا) غور سے دیکھنا۔

آنکھین گڑھے مین جا رہنا۔ آنکھون کے ڈھیلون کا اندر دھنس جانا وقت نزع ایسا ہوتا ہی۔ **تسلیم** ؎ کسنے وقت نزع کہدین گور کی دلچسپیان ۔ جا رہین آنکھین گڑھے مین پہلے مجھ بیمار سے۔

آنکھین لال کرنا۔ غصہ کرنا۔ **رند** ؎ پھر گئی صورت مری نظر مین میری لال آنکھین دیکھے جسوقت وہ جلاد آیا۔ **مومن** ؎ مت لال کر آنکھ اشک خون پر۔ دیکھ اپنا لہو بہائین گے ہم۔ اور آتش نے انھین معنون مین سرخ کرنا بھی کہا ہی۔ ؎ غصے سے بھی کر لیجیے سرخ آنکھون کو صاحب ۔ خون بھی مژۂ عاشق دلگیر سے ٹپکے۔

آنکھین لال ہونا۔ نمبر(۱) غصے کی حالت مین۔ **داغ** ؎ سرخ آنکھین ہوئین غصے سے مجھے دیکھتے ہی۔ نشۂ می ہی نہین نیند کے ماتے بھی نہین۔ **مومن** ؎ کرم جو غیر پہ دیکھا لہو اتر آیا۔ نہ پوچھ کیون تری آنکھین ہین بنکے نادان سرخ۔ **رسا** ؎ غیظ مین آئے تو زندون کو لگے بھکانے ۔ زاہدون کی صفت غول ہوئین لال آنکھین۔ **آتش** ؎ ہوئی ہین غصے سے کیا لال لال وہ آنکھین۔ نظر پڑا ہی کبھی جو لباس ترکان سرخ۔

نمبر(۲) نشے سے۔ ؎ اثر بزم طبیعت بھی شرط ہی آتش۔ نہ کیف می سے ہون آنکھونکی طرح مژگان سرخ۔ **ناسخ** ؎ نشے سے لال اُسکی آنکھین ہین تو کیا لالہ کہون۔ جام مے سے کب ہی نسبت ساغر تریاک کو۔ **وزیر** ؎ ۔ یہ زحل مریخ زہرہ ہین فلک تو حسن کا۔ نشے سے ہی آنکھ سرخ اور تل سیہ کلھڑ اسفید

نمبر(۳) نیند کے خمار سے۔ **نواب** (خلد آشیان فرمانروائے رامپور) ؎ راتونکے جاگنے سے کب آنکھین تری ہین سرخ ۔ یہ لال لال ڈورے ہین بواعث خمار کے۔

نمبر(۴) بہت رونے سے۔ ؎ نہ کیونکر روتے روتے لال ہو جائین مری آنکھین۔ شب فرقت مین ای ناسخ خیال روے گلگون ہی۔ ؎ تجھ روئے ہو ضرور آج کسیکے لیے تم۔ سرخ سرخ آنکھین بھی ہین اور ہی بھاری آواز

نمبر(۵) آشوب سے۔ **جرات** ؎ کسلیے مجھسے بہانہ کرتے ہو آشوب کا۔ سرخ ہین آنکھین تمھاری بادہ خواری کے سبب۔

نمبر(۶) بخار کی شدت مین۔ **بحر ق** ؎ تری چشم بیمار کی دید سے۔ یہ تاثیر اک گل شامل ہوئی۔ کہ نرگس ہی زرد اپنی آنکھین ہین سرخ ۔ ہوا اسکو یرقان انہین سل ہوئی۔

آنکھین لگانا۔ نمبر(۱) عاشق ہونا۔ محبت کرنا۔ **شعور** ؎ ایکدم بھی نہین دن رات مین آنسو تھمتے۔ جان کو روگ لگایا کہ لگائین آنکھین۔

نمبر(۲) کسی چیز سے آنکھین چھوانا۔ **حیدر** ؎ گدگدی ہونے لگی پاؤن مین پلکین جو چبھین۔ جب تصور مین بھی تلوون سے لگائین آنکھین۔

آنکھین لگائے رہنا۔ برابر دیکھتے رہنا۔ **رشک** ؎ عکس عارض سے ہوا تھا جو دوچار آئنے مین۔ رہتا ہی آنکھین لگائے ہوئے یار آئنے مین۔

آنکھین لگی رہنا یا لگی ہونا۔ لازم۔ **صبا** ؎ ہمہ تن چشم شوق دید مین زنجیر آسا ہون۔ لگی رہتی ہین آنکھین تیرے دروازے کے روزن سے۔ **ناسخ** ؎ اگر اندر گلستان ہی تو باہر گلستان ہی۔ لگی رہتی ہین آنکھین تیری دیوارون کے روزن مین۔ **میر** ؎ آنکھین لگی رہین گی برسون وہین سبھونکی۔ ہوگا قدم کا تیرے جس جا نشان زمین پر۔

آنکھیں لگی ہونا - (کسی طرف) ٹکٹکی بندھی ہونا - میرؔ لگی ہین ہزار دن ہی آنکھین اُدھر - اِک آشوب ہی اُسکے گھر کیطرف - ناسخؔ لوٹتے ہین خاک پر آنکھین لگی ہین سوے بام - مرتے ہین معراج پر اُفتادگان کوے دوست - مومنؔ شام فراق خواب عدم کا ہی انتظار - آنکھین لگی ہین دولت بیدار کیطرف -

آنکھین مانگنا (یا آنکھین مانگتے پھرنا) - بینائی کا خواستگار ہونا - گلزار نسیمؔ تکیے پہ فقیر پیر اندھا - اک گوشے مین آنکھین مانگتا تھا - اسیرؔ سوجھتا خاک نہین اس رُخ روشن کے حضور - مانگتے پھرتے ہین یوسف کے خریدار آنکھین - سحرؔ نہ دکھلائے فلک میری طرح روز سیہ اُسکو - پھریگا قیس آنکھین مانگتا غول بیابان سے -

آنکھین مٹکانا - دیکھو آنکھین چمکانا - عورتون کی زبان ہی یہ محاورہ ریختی مین آتا ہی -

آنکھین ملتے ہوئے اُٹھنا - جب کوئی جاگتا ہی تو نیند کا خمار دور کرنے کو آنکھین ملتا ہوا اُٹھتا ہی - ہلالؔ آنکھین ملتے اُٹھے ہین سوکر - جادو جاگا ہی سامری کا - قلقؔ یہ سخن سُنکے دونون برق عذار آنکھین ملتے ہوئے اُٹھے اکبار -

آنکھین ملنا - نمبر (۱) سوتے سے اُٹھکر نیند کا خمار دور کرنے یا آتی ہوئی نیند ٹالنے کے لیے یا آنکھ مین کسی اور وجہ سے سوزش ہونے یا کچھ پڑجانیکی حالت مین - نعیرؔ پہنچ گئے سبھی منزل کو ہم ہان افسوس - اور ایک ہم ہی آنکھین ہی اپنی ملتے ہین - سوداؔ آنکھین ملکر کے جو دیکھون تو ہی اک بادلہ پوش سر سے عرق جواہر مین ہی وہ پاؤن تانک -

نمبر (۲) عجز و محبت یا اعتقاد سے کسی چیز سے آنکھین رگڑنا - اسیرؔ ہوتا ہی جب سوار وہ مہر سپہر حُسن - خورشید و ماہ ملتے ہین آنکھین رکاب پر - غافلؔ ملین ہم کیون نہ آنکھین برگ گل سے - اسے تیر الف پا جانتے ہین - آتشؔ دشمن و دوست پس از مرگ ملین گے آنکھین - نقش حب کا ہی مرے سنگ لحد کا تعویذ - حسنؔ اس بلبل دل کو یہ تمنا ہی شب و روز - روضے سے ملون یا شہ گلگون کفن آنکھین - شہیدیؔ کبھی نزدیک جا کر آستانے پر ملون آنکھین کبھی گرد در بیٹھون مین کرون نظارہ گنبد کا -

آنکھین ملنا - نمبر (۱) آنکھین پیدا ہونا - رشکؔ میدان دل میان فضا دو آب ہی - آنکھین ملین مجھے جمن و گنگ کی عوض -

نمبر (۲) بینائی اور بصارت حاصل ہونا - ؔ دل کیون نہ زیارت سے اسیر اپنا ہو روشن - اندھون کو ملین روضۂ شبیر مین آنکھین -

نمبر (۳) نگاہین چار ہونا - سامنا ہونا - ناسخؔ اُسکی آنکھین کیا ملین عاشق کی آنکھون سے بھلا - جتنے آہو ہین اُنہین ہر ایک سے رم چاہیے -

آنکھین مُندتے کیا دیر ہی - مرتے دیر نہین لگتی - زندگی کا کیا بھروسا ہی - میرؔ یان آنکھین مُندتے دیر نہین لگتی میری جان - مین کان کھولے کہتا ہون تیرے شتاب ہو - اب مندنا کی جگہ بند ہونا کہتے ہین -

آنکھین مینچ لینا - نمبر (۱) آنکھین بند کر لینا -

نمبر (۲) شرما جانا - معروفؔ (بیاے معروف) اس ادا سے شوخ چشمی خم نے آنکھین میچ لین دیکھتے ہی شرم سے آہو نے آنکھین میچ لین -

نمبر (۳) توجہ اُٹھا لینا - دست بردار ہو جانا - معروفؔ غیر دکھلانے لگے آنکھین اشارے سے ترے - ایسی کیون میری طرف سے تو نے آنکھین میچ لین -

اب میچنا کا استعمال بالکل متروک ہی۔

آنکھین نکال کے ڈرانا - ناسخ ؎ چھپتا ہون جا کے کنج لحد مین شب فراق - تارے مجھے ڈراتے ہین آنکھین نکال کے -

آنکھین نکالنا - نمبر (۱) غصے سے دیدے نکال کے دیکھنا - ناسخ ؎ دیکھا آنکھو نکو مین نے کسدن مجھپر نہ عبث نکال آنکھین - ذوق ؎ بغل سے لیگئے دلکو نکال کر وہ صریح - جو مانگا تو کہا آنکھین نکال کے کیسا -

اسجگہ آنکھین نکال کے دیکھنا بھی کہتے ہین - نصیر ؎ سیر حباب خاک ہی ساقی کہ بن ترے - دریا بھی دیکھتا ہی آب آنکھین نکال کے -

نمبر (۲) آنکھو نکے ڈھیلون کا حدقے سے باہر نکالنا - نسیم ؎ قاتل نے بعد ذبح کے آنکھین نکال لین - دیکھین گے شکل راحت خواب مزار کیا - ذوق ؎ بادام دو جو بھیجے ہین بٹوے مین ڈال کر - ایما یہ ہی کہ بھیجدو آنکھین نکال کر -

نمبر (۳) ظنشؔ آنکھین پیدا کرنا - منیر ؎ کبھی پرتو نہ دیکھے گا مرے خورشید عالم کا - ہزار آنکھین نکالے ٹوٹ کر آئینہ شبنم کا -

آنکھین نکل آنا - نمبر (۱) دیدونکا حدقہ ہائے چشم سے نکل پڑنا - گلا گھٹنے سے ایسا ہوا کرتا ہی - ناصر ؎ پھانسی دیکر جو گریبان نے گلا گھونٹا ہی - ای جنون میری نکل آئی ہین باہر آنکھین -

نمبر (۲) لاغری سے حدقہ ہاے چشم کا گہرا ہو کر دیدون کا اُبھر آنا - فقرہ - ایسی بیماری اُٹھائی کہ صورت ہی بدلگئی آنکھین نکل آئین -

آنکھین نکل پڑنا - دیکھو آنکھین نکل آنا نمبر ۱ -

آنکھین نکلی پڑتی ہین - دیکھو آنکھین پھٹی جاتی ہین -

آنکھین نیچی کرلینا - نظر جھکا لینا - (شرم سے یا خوف و ادب سے)

رند ؎ نیچی کر لیتے ہین شرما کر دم گفتار آنکھ - بات بھی کرتے نہین مجھسے وہ کرکے چار آنکھ - فقرہ - ڈر بُری چیز ہی اُنہون نے جو کچھ کہا مین نے آنکھین نیچی کرلین اور سُنا کیا -

آنکھین نیلی پیلی کرنا - غصے سے دیکھنا - داغ ؎ نیلی پیلی کرتے ہین آنکھین جو مجکو دیکھکر - ایک رنگ آتا ہی اک جاتا ہی مجھ رنجور کا - جرات ؎ ابتو آنکھین نیلی پیلی کرجاتا ہی وہ شوخ - بزم مین تو چشم حیرت سے نہ دیکھا کرہمین -

آنکھین ہونا - نمبر (۱) چیتنا - متنبہ ہونا - فقرہ - پہلے سے نہ سوچے جب یہ دن دیکھا تو آنکھین ہوئین -

نمبر (۲) بصیرت ہونا - میر ؎ آنکھین جو ہون تو عین ہی مقصود ہر جگہ - بالذّات ہی جہان مین وہ موجود ہر جگہ - سودا ؎ جو آنکھین ہون تو ہر قطرے سے شبنم کے ہی یہ روشن - درین گلشن میسر نیست ترک احولی کردن - کہ در ہر برگ گل آئینہ دارد حُسن رعنائے -

آنکھین ہوئین چار دل مین آیا پیار - آنکھین ہوئین اُوجھل دل مین آئی کھوٹ - یہ مثل وہان کہتے ہین جہان کوئی سامنے محبت ظاہر کرے اور پیٹھ پیچھے کچھ اُسکا اثر نہو - رنگین ؎ جہان ہوتی ہین آنکھین چار باہم - تو آجاتا ہی دل مین پیار باہم - پھر اک ذرہ جو آنکھین ہوگئین اوٹ - تو آجاتی ہی بس دل مین وہین کھوٹ -

انکھڑیان - آنکھ کی جمع - پیار سے معشوق کی آنکھو نکو کہتے ہین - آتش ؎ ان انکھڑیون مین اگر نشۂ شراب آیا - سلام جھک کے کرونگا جو پھر حجاب آیا - قلق ؎ انکھڑیان قہر کی لگاوٹ باز - دلربا بات بات کا انداز

سودا ؎ خیال اُن انکھڑیون کا چھوڑ مت مرنے کے بعد ازبھی - دلا آیا
جو تو اس میکدے مین جام لیتا جا -

انکھیارا - آنکھون والا - اندھے کی ضد -

انکھیان - آنکھ کی جمع - یہ اگلی زبان ہی - ولی ؎ سُرخ لاتی ہین نشے
بیچ جو ڈورے انکھیان - دل زخمی پہ لگاتی ہین نمکورے انکھیان -

آنگن - ھ - انگن - س - (اسکا مادہ اَگ ہی جسکے معنی چلنا ہین) مذکر صحن
میرحسن ؎ جو دیکھین تو شعلہ سا روشن ہی کچھ - درختون کا روشن سا آنگن
ہی کچھ -

آنو - ھ - آم - س - (اسکا مادہ اَم ہی جسکے معنی پیٹ کا بگاڑ ہین) مونث -
پیچش مین جو آنتون سے رطوبت بلغمی نکلتی ہی -

آنو آنا - آنو کا اجابت مین دفع ہونا -

آنو پڑنا - آنتو نمین آنو پیدا ہونا -

آنو گرنا - دیکھو آنو آنا -

آنول نال - ھ - مونث - نال اُس لنبی سی جوف دار آنت کو کہتے ہین
جو پیدا ہونے کے وقت بچے کی ناف سے لٹکی ہوی ہوتی ہی جسکی راہ سے جنین
کو غذا پہنچا کرتی ہی اور وہ ٹکیا جو تلی سے مشابہ دوسرے سرے پر اس آنت کے
ہوتی ہی اُسکو آنول کہتے ہین -

آنول نال کاٹنا - دستور ہی کہ پیدا ہوتے ہی بچے کی آنول نال کاٹ
ڈالتے ہین -

آنول نال گڑنا - دستور ہی کہ آنول نال کاٹنے کے بعد زمین مین
گاڑ دیتے ہین اور بعض جگھہ یہ بھی معمول ہی کہ زمین مین گاڑ کر اُسپر چالیس روز تک برابر
آگ سلگائی جاتی ہی -
چونکہ پیدا ہونے کی جگھہ سے اُنس ہونا ایک فطرتی بات ہی اسلیے جب کسی کو کسی
جگھہ سے محبت زیادہ ہوتی ہی تو کہتے ہین کہ وہان کیا تیری آنول نال گڑی ہی جب
مگر اب زبانو نپر نال گڑنا ہی زیادہ ہی -

آنولا سار گندہک - آنولے کے رنگ سے مشابہ گندہک جو اعلے درجے
کی ہوتی ہی اور یہ قسم موسین کے کام مین بہت آتی ہی -

آینتی پاینتی - ھ - مونث - بالین و پائین - ف - آینتی سرہانا اور
پاینتی اُسکی ضد - آینتی آنن سے مشتق ہی جو بمعنی چہرہ ہی - اور پاینتی پاد
سے مشتق جس سے متغیر ہوکر پاون بنا ہی اور تی جو دونون لفظون کے
آخر مین ہی اُسکی اصل تَل یا تر ہی جسکے معنی ہین نیچے - چونکہ سرہانا سر اور چہرے کے
نیچے اور پاینتی پاون کے نیچے کی جگھہ کو کہتے ہین لہذا یہ اشتقاق قرین قیاس
ہی آینتی پاینتی کا استعمال شعرا کے کلام مین نہین دیکھا البتہ بول چال مین
خال خال استعمال ہی - فقرہ - ابھی ہماری کیا فکر ہی ہمین کچھ تکلف نہین آینتی
پاینتی جہان جگھہ پائین گے پڑ رہین گے اور بعض بے تکی کہا نیونمین یہ فقرہ
سنا گیا ہی آینتی کی چھڑیان پاینتی گین اور پاینتی کی آینتی - اور صرف
پاینتی کا لفظ شعرا کے کلام اور بول چال مین بکثرت مستعمل ہی -

فصل الف ممدودہ مع واو

آؤ (عنہ) - ھ - آنا مصدر سے صیغہ جمع امر حاضر - نمبر (۱) بلانے کے لیے اور واحد کی

عنہ آؤ بروزن فاع اور آؤ بروزن فعلن دونون طرح درست ہی اسیر ؎ گر رہی یہ پکاری آؤ آؤ ہر -
گھڑا ایکا ہی قدم بڑھاؤ - گلزار نسیم ؎ دیکھا تو کہا خضر ملے آؤ - منھ کعبہ و بتکدہ کی رہ بتلاؤ - ؎
مومن آؤ تمہین بھی دکھلاؤن - سیر بتخانے مین خدائی کی - داغ ؎ آؤ مجھا دو کہ یہ وقت ملاؤ گے
کبھی - مین بھی ہمراہ زمانے کے بدل جاؤنگا - مگر بول چال مین فاع کے وزن پر زیادہ
ہی - اور یون ہی ہر مصدر کا صیغہ جمع امر حاضر جسمین الف کے بعد واو ہو دونون طرح مستعمل ہی
جیسے کھاؤ - لاؤ - اٹھاؤ -

طرف بھی اس سے خطاب کیا جاتا ہی یعنی آ کی جگہ بھی آؤ کہتے ہین مگر آ مین تحقیر ہی اور آؤ مین مخاطب کی کسیقدر رعایت ملحوظ ہوتی ہی۔

نمبر (۲) چلو۔ فقرہ۔ آؤ تماشا دیکھ آئین۔

نمبر (۳) کہین حسن کلام کے لیے زائد آتا ہی۔ فقرہ۔ بیٹھے کیا کرتے ہین آؤ شطرنج کھیلین۔ فقرہ۔ جی گھبراتا ہی آؤ شعر ہی کہین۔

آوا جائی لگا رکھی ہی ۔ جب کوئی بے ضرورت یا بے موقع بار بار کسیطرف سے کہین آتا جاتا ہی تو کہتے ہین کیا آوا جائی لگا رکھی ہی۔

آؤ بوا لڑین لڑے ہماری بلا ۔ مثل۔ جب کوئی چھیڑ کر لڑنا چاہے تو عورتین کہتی ہین کہ یہ وہی مثل ہوئی کہ ایک نے کہا آؤ بوا لڑین دوسری نے جواب دیا لڑے ہماری بلا۔ اُسپر جھگڑا بڑھا اور لڑائی ہونے لگی۔ بوا کی جگہ خالا اور بہن بھی بولتی ہین۔

آؤ بھگت ۔ ھ۔ مونث۔ خاطر و تواضع۔ گلزار نسیم ؎ صورت سے فقیر تھا بروگی۔ کی آؤ بھگت سمجھکے جوگی۔

آؤ بھگت سے لینا ۔ خاطر و تواضع سے پیش آنا۔

اور آؤ بھگت سے پیش آنا اور ملنا بھی مستعمل ہی۔

آؤ بھگت کرنا ۔ اخلاق و مدارات سے پیش آنا۔

آؤ پڑوسن گھر کا بھی لیجاؤ ۔ مثل۔ کسی نفع کی امید پر اپنی گرہ سے بھی کچھ کھو بیٹھنے اور فائدے کی امید پر نقصان اُٹھانے کیجگہ عورتین بولتی ہین۔

آؤ پڑوسن لڑین ۔ زبردستی اور بے سبب لڑنے جھگڑنے کے محل پر عورتین بولتی ہین کہ یہ وہی مثل ہی آؤ پڑوسن لڑین۔

آؤ بیر گھر کا بھی لیجاؤ ۔ دیکھو آؤ پڑوسن گھر کا بھی لیجاؤ۔ مگر اسجگہ عورتونکی بول چال کی تخصیص نہین ہی۔

آؤ تو جاؤ کہان ۔ جب کسیکے غصے کی شدت کا اظہار کرنا ہوتا ہی تو یہ جملہ بولا جاتا ہی۔ فقرہ۔ صاحبزادے کی تندمزاجی کا یہ حال ہی کہ ذراسی بات مین یہ معلوم ہوتا ہی کہ بدن مین مرچین لگ گئین کل مینے اتنی ہی بات پوچھی تھی کہ بیٹا تمکو کہان تھے یہ سنتے ہی غصے کے مارے ایسے آپ سے باہر ہوگئے کہ آؤ تو جاؤ کہان۔

آؤ جانے دو ۔ لڑائی جھگڑا موقوف کرو۔ بہت غصہ اچھا نہین۔ جب کوئی کسی سے لڑتا جھگڑتا ہی یا کسی پر بہت خفا ہوتا ہی تو سمجھانے بجھانے والے کہتے ہین کہ آؤ جانے دو۔ میر ؎ قتل کیے پر غصہ کیا ہی لاش مری اُٹھوانے دو۔ جان سے بھی ہم جاتے رہے ہین تم بھی آؤ جانے دو۔ اور آؤ جانے بھی دو۔ آؤ بھی جانے دو کئی عنوان سے اسکا استعمال بول چال مین ہی۔

آو جاو ۔ مونث۔ نمبر (۱) آمد و رفت۔ آنا جانا۔ فقرہ۔ یہ کیا آؤ جاؤ لگا رکھی ہی۔ نمبر (۲) چلت پھرت۔ پھُرتی۔ انیس (گھوڑے کی تعریف مین) ؎ وہ گشت وہ طرارے وہ سرعت وہ آؤ جاؤ۔ صدقے اس ایک ہیکل زرین کے سو بناؤ۔ آجاے نیند پاؤ قدم مین وہ چین پاؤ۔ جب چاہو سیر عالم امکان کی دیکھ آؤ۔

آؤ جاؤ گھر تمھارا کھانا مانگے دشمن ہمارا ۔ مثل۔ بخیل کی نسبت کہتے ہین اور اسیجگہ فارسی کا یہ شعر مستعمل ہی۔ ؎ گر جان طلبد مضایقہ نیست۔ زر مے طلبد سخن درین است۔

آؤ دیکھا نہ تاؤ ۔ یہ جملہ اُس جگہ کہتے ہین جہان کوئی بے محل جلدی سے

بے سوچے سمجھے کچھ کہ اُٹھے یا کوئی کام کر بیٹھے۔ فقرہ۔ اُسنے آو دیکھا نہ تاو تڑ سے اُنکے منھ پر کہدی۔ فقرہ۔ آو دیکھا نہ تاو دریا مین پھاند ہی پڑا۔

آؤ نہ۔ نہ زائد اور داخل زبان ہی۔

نمبر(۱) آؤ۔ فقرہ۔ آؤ نہ تمسے کون چھیننے والا ہی۔

نمبر(۲) چلو (کسی سے مخاطب ہوکر) آؤ نہ ذرا ہوا کھا آئین۔ اور کبھی اپنے نفس کیطرف خطاب کرکے کہتے ہین۔ **غالب** ؎ کیا فرض ہی کہ سبکو ملے ایک سا جواب۔ آؤ نہ ہم بھی سیر کرین کوہ طور کی۔

آوارہ۔ ف۔ نمبر(۱) سرگردان۔ پریشان۔ ہرزہ گرد۔ ؎ داغِ آوارہ کا تابوت مین لاشہ نہ رہا۔ ڈھونڈتی خلق بیابان مین پڑی پھرتی ہی۔ **صبا** ؎۔ آوارہ بستر کیون نہ ہے حرص ہوا مین۔ برباد ہو کیونکر نہ بگولے کی بھلا خاک۔

نمبر(۲) بدکار۔ بدچلن۔ **اختر** شاہ اودھ ؎ فاحشہ ہی وہ سخت آوارہ۔ یار ہین اُسکے اب بھی دس بارہ۔

آوارہ بنا دینا۔ بدراہ اور بدچلن کردینا۔

آوارہ پھرنا۔ خراب خستہ پھرنا۔ ہرزہ گردی کرنا۔ **مومن** ؎ اجازت ہو تو پھر آؤن وطن مین۔ پھرون آوارہ کیون دشت محن مین۔ فقرہ۔ آپ سے جدا ہوکر بیس برس آوارہ پھرا پھر جے پور مین نوکر ہو گیا۔ (عود ہندی) فقرہ۔ یہ لڑکا دن بھر آوارہ پھرا کرتا ہی۔

آوارہ رہنا۔ سرگردان رہنا۔ بھٹکتے پھرنا۔ **ظفر** ؎ خاک ہوکر بھی رہا آوارہ ہی مین خاکسار۔ خاک اُڑاتی ہی مری بادِ سحر چار ونطرف۔ **کیف** ؎ آوارہ تری راہ مین رہتی ہی ہمیشہ۔ وہ عقل جو پابند شریعت نہین ہوتی۔

آوارہ کرنا۔ نمبر(۱) سرگردان اور پریشان کرنا۔ **مومن** ؎ کیا کیا ہاے کیا آوارہ۔ بیٹھے بٹھلائے کیا آوارہ۔ **ناسخ** ؎ خاک اُڑوای کیا جنگل مین آوارہ مجھے۔ چرخ سمجھا گردباد دامن صحرا مجھے۔

نمبر(۲) بدچلن کرنا۔ بُری راہ لگانا۔ فقرہ۔ بُری صحبت نے اُسکو بھی آوارہ کردیا۔

آوارہ وطن۔ غریب الوطن۔ مسافر۔ **خلیل** ؎ رنج غربت کوی آوارہ وطن سے پوچھے۔ ہوش اُڑا دیتی ہی انسانکی ہوا سے غربت۔

آواز۔ ف۔ مونث۔ صدا۔ ندا۔ **ناسخ** ؎ چلاتے پھرین کیون نہ کہ یاد آ گئی ہمکو۔ وہ ناز کی رفتار وہ انداز کی آواز۔

استعمال کے مقامات

نمبر(۱) ہانک پکار کی جگہہ۔ فقرہ۔ آگے بڑھکر پکارو یہان سے آواز نہ پہنچے گی۔

نمبر(۲) گانے کیجگہہ۔ **ناسخ** ؎ طنبور کے تار آب ہوے تو جو الا یا۔ داؤد کی مانند ہی اعجاز کی آواز۔ فقرہ۔ کیا رسیلی آواز ہی۔

نمبر(۳) ساز اور باجونکی آواز۔ **ناسخ** ؎ گانے جو لگے میری غزل بزم غنا مین۔ پردے مین چھپی شرم سے ہر ساز کی آواز۔ **رشک** ؎ میرے جلیس وصل مین مجھسے ہین ہمکلام۔ آواز چنگ و بربط و نے ہی صداے عیش۔ فقرہ۔ اس ڈھول کی کیا اچھی آواز ہی۔

نمبر(۴) سودا بیچنے والونکے پکار کے بیچنے کیجگہہ۔ فقرہ۔ ابھی برف والے کی آواز سُنی تھی دیکھو تو کدھر گیا۔

نمبر(۵) فقیر کی صدا۔ **میر** ؎ کرین تو جاکے گدایانہ اُسطرف آواز۔ اگر صدا کوی پہچانے شرمساری ہی۔

نمبر(۶) تڑاقا۔ دھماکا۔ آہٹ۔ چرچراہٹ۔ سنسناہٹ۔ جھنکار وغیرہ۔ فقرہ۔ یہ کس چیز کے گرنے کی آواز ہوئی۔ **آتش** ؎ اُڑ گئے اغیار سُنتے ہی مری آواز پا۔ رکھی مجلس مین عذر لنگ سے مجبور شمع۔ **رشک** ؎

مضمون ہر کمان کی آواز کا یہ ہی — تیری اداو ناز کے ہین تیر لاجواب -

فقرہ۔ یہ ریل کی آواز ہی یا آندہی کی۔ وزیرؔ آلہی خون کے قطرون سے

آواز آئے گھنگرو کی۔ پھڑک جائے تماشا دیکھکر وہ رقص بسمل کا۔ اور صرف

آواز سے اونچی آواز بھی مراد ہوتی ہی۔ مثلاً ذرا آواز سے پڑھو۔

صفات آواز

اِکہری آواز۔ سبک اور باریک۔ بیشتر کم عمر شخص کی آواز کو کہتے ہین۔

اونچی آواز۔ بلند اور دور تک جانے والی۔ تسلیمؔ گوش گُل فریاد بیتابانہ سُننے

کے نہین۔ لاکھ اونچی بلبل شیدا تری آواز ہی۔

باریک آواز۔ مہین اور مدہم آواز۔

بانکی آواز۔ اچھی اور دلمین چبھنے والی آواز۔

تجھمی آواز۔ نہایت پست اور دھیمی آواز۔

بلند آواز۔ اونچی اور اُٹھان والی آواز۔ ذوقؔ اسقدر ساز طرب ساز کی

آواز بلند۔ چھیڑین گر تار کھرج کا تو ہو پیدا دہیوت۔ اسیرؔ گوش دلسے ساکنان

عرش سُن لیتے ہین صاف۔ خندۂ چاک گریبان کیا بلند آواز ہی۔

بندھی آواز۔ وہ آواز جو گانے والے کے قابو مین ہو اور سُر پر قائم رہے

بھٹکتی نہو۔

بھاری آواز۔ نمبر (۱) پڑی ہوئی آواز۔ ؔ تجر روئے ہو ضرور آج کیسے لیے

تم۔ سُرخ سُرخ آنکھین بھی ہین اور ہی بھاری آواز۔ ناسخؔ نہ سُنا پر نہ سنا

کیا ہی گران گوش ہین گل۔ ہوگئی نالون سے آواز عنادل بھاری۔

نمبر (۲) موٹی آواز۔ جو خلقی بھدی ہو۔

بھدی آواز۔ موٹی اور بُری آواز۔ یہ نامطبوع باجون اور مغنیان بآواز

کی ہجو مین بولتے ہین۔

بھرائی ہوئی آواز۔ اکثر نزلے کی تحریک یا گلے پر زور پڑنے سے آواز مین جو ایک

تغیر خاص ہوتا ہی اُسے آواز کا بھرانا کہتے ہین۔

بھٹکی ہوئی آواز۔ بےسُری اور قائم نہ رہنے والی۔ جو صاحب آواز کے قابو

مین نہو۔

بھنبھنی آواز۔ منمنی آواز۔ بھنگے کی سی آواز۔ وہ آواز جسمین ناک سے نکلتی ہوئی

سانس کی بھی شرکت ہو۔

بھونرا سی آواز۔ باریک سُر کی گونجنے والی آواز۔

بھیانک آواز۔ وحشت خیز آواز۔ دلپر بُرا اثر ڈالنے والی آواز۔ جس سے ڈر

معلوم ہو اور دم گھبرائے۔

بھیگی آواز۔ آخر شب کو جب آواز بند ہجاتی ہی اور سُر اور تال پر لگجاتی ہی

اُسے کہتے ہین۔

بیٹھی ہوئی آواز۔ جو آواز دشواری سے نکلے۔ اور دور تک نہ پہنچ سکے گلا

پڑجانے سے اکثر ایسا ہوا کرتا ہی۔ تسلیمؔ جاتے جاتے رُک گیا دیکھا

کھڑے ہوکر مجھے۔ جب پکارا یار کو بیٹھی ہوئی آواز سے۔

بےسری آواز۔ وہ آواز جو سرون سے میل نہ کھائے۔ اُسکو آواز خارج

از آہنگ کہتے ہین۔

بےنمک آواز — وہ آواز جسمین کچھ مزہ نہو۔ دلپر اثر نہ کرے۔

بےہنگم آواز۔ بےڈھنگی آواز۔ بُری آواز۔

پاٹدار آواز۔ پلّے دار آواز۔ دور تک جانیوالی آواز۔ ہلال کیسے چُپ چاپ

ہین ڈوبے ہوئے اہل محفل۔ پاٹ دار آپکی آواز ہی گویا دریا۔ تسلیمؔ

چپکے چپکے جب کیے نالے خدا نے سن لیے - رعد سے بڑھکر مری آواز
سے پلے داری -

پتلی آواز - رشک ؎ کمر کی یاد ہی بیند اڑگئی ہی شوق سے چلا - نکالی تو نے کیون
آواز اے مرغِ سحر پتلی -

پھٹی ہوئی آواز - جھر جھری اور قابو سے باہر - اکثر ڈوک مین آواز آجانے
سے پھٹ جاتی ہی یا بچپن مین زیادہ زور دیکے گانے سے بھی ایسا ہوتا ہی
اُسکو پھٹی ہوئی آواز کہتے ہین -

پیاری آواز - معنی لفظون سے ظاہر ہین -

تھکی ہوئی آواز - جو آواز گاتے گاتے یا چلاتے چلاتے کمزور ہو جائے -

ٹھکانے کی آواز - ٹھیک ٹھیک سُرون پر پہنچنے والی آواز جو بہک کر کہین سے
کہین نہو رہے -

جادو بھری آواز - موثر اور دل تڑپا دینے والی -

جھر جھری آواز - ناصاف آواز جو برابر نہ نکلے جسکا باعث اکثر کم طاقتی ہوتی ہی -

چنچنی آواز - نہایت صاف اور باریک آواز جسمین جنجناہٹ ہو اکثر بچونکی آواز
کو کہتے ہین خصوصاً جب وہ جھنجلاہٹ کی حالت مین بولتے ہین -

حسین یا خوبصورت آواز - پیاری آواز - اچھی آواز -

خوش آیند آواز - کانون کو بھلی معلوم ہونیوالی آواز - ناسخ ؎ لاکھ نغمون سے زیاد
اپنے قلم کی ہی صریر - کب یہ آواز خوش آیند مزامیر مین ہی -

دردناک آواز - پُر سوز آواز - دلخراش آواز - جانگداز آواز - حزین آواز - جس آواز
مین درد بھرا ہو کہ سننے والون کا اُس سے دل دُکھے - برق ؎ کہتا
ہی میرے نالونکو سُنکر وہ طعن سے - آواز دردناک یہ کس بینوا کی ہی - میر ؎
الله رے عندلیب کی آواز دلخراش - جی ہی نکلگیا جو کہا اُسنے ہائے گل -
ولہ ؎ جانگداز اتنی کہان آواز عود و چنگ ہی - دل کے سے نالون کا ان
پردون مین کچھ آہنگ ہی - ناسخ ؎ ہو گیا اک رنج میری جانکو عیش وصال -
آگئی جس رات آواز حزین سرخاب کی -

دلکش آواز - دلفریب آواز - دلچسپ آواز - دلکو کھینچ لینے والی کانون کو بھلی
معلوم ہونیوالی آواز - ناسخ ؎ بین کی آواز دلکش اسقدر ہوتی نہین - کر رہی
ہین سحر اُس مطرب بسر کی اُنگلیان - نصیر ؎ شہنائیونکی سنتے ہی آواز دلفریب
باشندگانِ چرخ کو اکدم نہ تھا قرار - تسلیم ؎ کہون کیا عالم اُس بت کا دم رقص
ادائین دلنشین دلچسپ آواز -

دُھری آواز - اکہری آواز کی ضد - دھرپتیونکی آواز اکثر دُھری ہوتی ہی -

دھیمی آواز - نرم اور نیچی آواز - تسلیم ؎ وہ گل ہی محوِ خواب ناز بلبل - ذرا
دھیمی رہے آواز فریاد -

ڈراونی آواز - مہیب آواز - خوفناک آواز - وہ آواز جسے سُنکر خوف
معلوم ہو - میر ؎ صدا جب مہیب اُسکی ہوتی بلند - جگر چاک کرتے
ہوائی پرند -

رسیلی آواز - رس بھری آواز - دلونمین تاثیر کرنے والی آواز - بچون اور
عورتونکی خوبصورت آواز اکثر سریلی اور رسیلی ہوتی ہی اور بعض گوئیونکی آواز مین
مشق سے رسیلا پن آجاتا ہی -

رعشہ دار آواز - وہ آواز جو تھر تھرا کر مُنھ سے نکلے ؎ رعشہ دار آواز مین ای
تجر پڑھنا شعر کا - فعل بد ایسا ہی جیسا ہی غنا تحریر مین -

سُریلی آواز - وہ آواز جسمین سب سُر ٹھیک ٹھیک پورے پورے ادا ہون اور

قابو مین ہو کہین سے بہکے نہین۔

صاف آواز۔ ستھری آواز۔ جسمین کچھ نقصان نہو مُرک نجائے بہک نجائے
کہین سے اسمین ڈلک نہو۔

کافر آواز۔ بہت ہی عمدہ اور پیاری آواز۔

کرخت آواز۔ کڑی آواز۔ درشت اور ناگوار آواز۔

کویل[ع] یا پپیہے کی سی آواز۔ نہایت عمدہ اور پیاری آواز۔

کھرّسی آواز۔ رسیلی آواز کی ضد۔

گری ہوئی آواز۔ پست آواز۔

گنڈے دار آواز۔ وہ آواز جو تان لگاتے وقت کسی جگہہ سے ٹوٹ جائے
اور گویا چالاکی اور خوبصورتی سے اُسی جگہہ کوئی دوسرا پہلو پیدا کر کے اُسکو آخر
تک پہنچا وے۔

لچھے دار آواز۔ مسلسل آواز۔ جو آواز کہین سے اُلجھے رُکے نہین۔

مست آواز۔ جو سننے والونکے دلونمین سرور اور نشہ سا پیدا کردے۔ بانسری
اور تونبی کی آواز کی صفت مین بیشتر کہتے ہین۔

منجھی ہوئی آواز۔ مشق کی ہوئی آواز۔

موٹی آواز۔ بھدّی آواز۔

نرم آواز۔ ملائم آواز۔ مہین اور باریک آواز۔

نیچی آواز۔ پست آواز۔ اونچی آواز کی ضد۔ تسلیم ؎ کچھ تو شرم عصمت پردہ
نشینی کیجیئے۔ آنکھین اونچی ہین تو مین آواز نیچی کیجیئے۔

ہلکی آواز۔ مدہم آواز۔

[ع] کویل اور پپیہا دو چڑیان ہوتی ہین جو آم کی فصل مین چہکتی ہین۔

یکسان آواز۔ دیکھو بندھی آواز۔

استعارات

آواز کی برچھی یا سنان آواز۔ تسلیم ؎ اُسنے کہین پردے مین باتین مین تڑپکر گیا
پڑگئی برچھی دل ناکام پر آواز کی۔

تیر آواز۔ تسلیم ؎ تیر آواز فغان دل توڑتا ہی سنگ کا۔ خون رُتا ہی عدو
سُنکر مری فریاد کو۔

رشتۂ آواز یا سر رشتۂ آواز۔ اسیر ؎ وہ مکش مون برس جو عمر کا میری گزرتا
ہی۔ گرہ دیتا ہی ساقی رشتۂ آواز قلقل مین۔ ولہ ؎ آہ موزون تجھے گلشن
مین نہ کرتی تھی اسیر۔ مفت سر رشتۂ آواز عنادل توڑا۔

شعلۂ آواز۔ ناسخ ؎ معنی شعلۂ آواز مین زنگ ہو جسکو۔ دیکھے عالم مرے
نالونکی شرر باری کا۔ ذوق ؎ محتسب شعلۂ آواز سے جلجائیگا۔ گرچہ ٹوٹا
دل آتش نفس جام شراب۔

آواز آنا۔ آواز سنائی دینا۔ فقرہ۔ کون ہی یہ کسکی آواز آئی۔ ناسخ ؎۔
حشر برپا ہو گیا بے یار بزم عیش مین۔ نالۂ مطرب سے مجھے آواز آئی صور کی۔

آواز اُٹھانا۔ آواز بلند کرنا۔ زیادہ تر گانے مین اسکا استعمال ہی۔ کہتے ہین
کہ آواز اُٹھاؤ یعنی اونچے سُر مین گاؤ۔

آواز اُٹھنا۔ لازم۔ فقرہ۔ ہزار آواز اُٹھاتا ہون مگر کیا کرون اُٹھتی ہی نہین۔

آواز اُکھڑنا۔ تان لگانے یا اُپیچ لینے مین زور کھا کے آواز کا پھٹ جانا۔

آواز بدلجانا۔ بیماری یا اور کسی سبب سے اصلی آواز مین فرق آجانا۔ اسیر ؎
ہی اور سے اور اب تو دل زار کی آواز۔ سچ ہی کہ بدلجاتی ہی بیمار کی آواز۔

آواز بدلنا۔ اپنی اصلی آواز کو بدلکے بولنا۔ سودا ؎ جسوقت سنایئے مین آواز

بدلگر۔ آئی کہاں ہر مین ست کشش جنید کے یان ہی۔

آواز بڑھانا - آواز بلند کرنا۔

آواز بڑھنا - لازم - فقرہ - ہرچند گلے پر زور دیتا ہون مگر آواز نہین بڑھتی -

آواز بکا یا گریہ - رونیکی آواز - رشک سے آواز بکا سے نہین کم نغمۂ بلبل ع وقت مین ہی گویا مجھے اندوہ سرا باغ - وزیر سے مطرب بجا ہے اب ہون گر مجھ حزین کے اشک - آواز گریہ آسے ترے جلترنگ سے -

آواز بگڑ جانا - اچھی آواز کا برا ہو جانا - اکثر گویونکی نسبت کہتے ہین - کہ اب اسکی آواز بگڑ گئی پہلی سی نہین رہی -

آواز بلند کرنا - چلاکے بولنا - اونچی آواز سے پڑھنا گانا - ناسخ سے تیری آنکھین تو سخن گو ہین مگر کون سنے - کیونکر آواز کرین مردم بیمار بلند -

آواز بلند ہونا - لازم - **ناسخ** سے قدراپنی تیری بام ہی جان جان بلند - آواز جیسے ہوتی ہی وقتِ اذان بلند -

آواز بند کر دینا - آواز نہ نکلنے دینا - خاموش کر دینا - ظفر سے وہ قیامت کا مرنا کہ دم مین ہو وہ - بند کر دون صور اسرافیل کی آواز کو -

آواز بند ہو جانا - لازم - **اسیر** سے مرتے ہی آنکھونکا جو اسنے نہین کھایا - کیون بند ہوئی جیسے اترے بیمار کی آواز - **عاشق** سے کیا ناک آ دگرم سے گردونکو بچہ نکلیے - خوف شب فراق سے آواز بند ہی -

آواز پا - حرف - پاؤنکی آہٹ - **مومن** سے ہی کسکا انتظار کہ خواب عدم سے بھی ہر بار چونک پڑتے ہین آواز پا کے ساتھ - **آتش** سے اُٹھ گئے اغیار سنتے ہی مری آواز پا - رنگئی مجلس مین عذر لنگ سے مجبور شمع -

آواز قدم بھی کہتے ہین - **مومن** سے اپنی آواز قدم سے بھی نہ وہ ڈر کر رات کو مڑ کے پیچھے دیکھا تھا ہر قدم پر رات کو -

آواز تپانا - آواز کا تھرتھرانا - فقرہ - وہ کیا گا سے ابھی بیماری سے اٹھا ہی ضعف سے آواز تپاتی ہی -

آواز پر آنا - پکارنے کے ساتھ ہی آنا - فوراً حاضر ہونا - بعض طیور جو آواز پر لگے ہوتے ہین وہ بھی آواز سنتے ہی آجاتے ہین -

آواز پر کان دھرنا یا رکھنا - کسیکی آواز سننے کو متوجہ ہونا -

آواز پر کان لگائے رہنا یا لگائے ہونا - آواز سننے کا منتظر رہنا - آواز سننے کیطرف متوجہ ہونا -

آواز پر کان لگے رہنا یا لگے ہونا - لازم - **سحر** سے کان آواز قدم پہ لگے رہتے ہین مدام - آنکھ دروازے کی جانب نگران رہتی ہی -

آواز پر گولی لگانا - قادر اندازی کی تعریف مین کہتے ہین کہ وہ آواز پر گولی لگاتے ہین یعنی آواز سنکر شکار پر ٹھیک نشانہ لگاتے ہین -

آواز پر لگا ہونا - آواز یا بولی پہچانتے ہی کوئی کام کرنے کا عادی ہونا **داغ** سے جب مین نے آہ کی ہی قیامت اٹھائی ہی - آواز پر ہی شورش محشر لگی ہوئی - **گلزار نسیم** سے آواز پہ وہ لگی ہوئی تھی - آپ آن کے ٹھاٹھ دیکھتی تھی - یہ محاورہ اکثر جانورونکے سبب سے اور مانوس ہونیکی نسبت بولا جاتا ہی کہ جہان آواز دیگئی پاس چلے آئے یا بول اٹھے یا اڑنے لگے اور اسکا متعدی آواز پر لگانا بھی مستعمل ہی -

آواز پڑ جانا - زیادہ گانے چیخنے چلانے یا نزلے کی وجہ سے اور کبھی سینہ پر یا سر مڈ کھا جانے سے آواز کا بیٹھ جانا - **رشک** سے پڑ جاتی اگر سر بہ شب تری آواز - مطلب مرا ای مرغ سحر خوب نکلتا - **اسیر** سے صیاد ایک آہ

کی رخصت مجھے بھی دے - آواز پڑ گئی ہی مرے ہمصفیر کی -

آواز پھولنا - آواز کا بھاری ہوجانا اور صاف نہ نکلنا - یہ کیفیت بیشتر زیادہ خوشی مین ہوتی ہی - عاشق ؎ کان رکھکر جو سنو تم تو یہ سمجھو ہے آواز - میری فریاد کرن پھول بنے کانو نمین -

آواز پیدا ہونا - آواز نکلنا - آتش ؎ شیر کی آواز پیدا ہووے نر کے نالے مین - پیر مے مدفن کی جو مٹی سے نیستان سبز ہو - ذوق ؎ ہوئی ہے تجانے سے ناقوس کی پیدا آواز - چلے جمنا کو برہمن کوئی لیکر مورت -

آواز تھرانا یا آواز تھرتھرانا - ضعف یا خوف سے آواز کا کانپنا -

آواز جانا - آواز کسی حد تک پہنچنا - میر ؎ دل تو ہی عبث نالان یاران گزشتہ بن - ممکن نہین اب اُن تک آواز جرس جاوے -

آواز جرس - گھنٹے کے بجنے کی آواز - قافلے کے پیچھے پیچھے گھنٹے کی آواز ہوتی چلتی ہی تاکہ اگر کوئی ساتھی راستہ بھولجائے تو گھنٹے کی آواز کی رہبری سے منزل پر کاروان سے ملجاے - ؎ وہ کب ہمپاے محمل تک پہنچے ہونے دے ہی سودا کو - مگر دنبال آواز جرس ہووے اگر ہووے - ؎ موقوف ہوے نالۂ دل گو ہین ای آزند - منزل پہ پہنچکر ہوئی آواز درا بند -

آواز جکڑ جانا - نزلے کی وجہ سے آواز بیٹھ جانا -

آوازِ خندہ - وہ آواز جو ہنسی مین پیدا ہو -

آواز دب جانا - آواز کا پست ہوجانا - ؎ کیا رقیب روسیہ ہی چیز ناسخ کے حضور - دبگئی آواز خر کی شیر کی آواز سے -

آواز دینا - نمبر (۱) بصورت متعدی - پکارنا - بلانا - صبا ؎ چاندنی راتو نمین اکثر ترے در پر آکر - تجکو آواز ہم ای ماہ لقا دیتے ہین - فقرہ - براہ عنایت کسی خدمتگار کو آواز دیدیجئے -

نمبر (۲) لازم - صدا پیدا ہونا - ناسخ ؎ سیکڑون آہن کرن پر ذکر گیا آواز کا - تیر جو آواز دے ہی نقص تیر انداز کا - وزیر ؎ کسکی آنکھ کے سرمے نے مجکو مار ڈالا ہی - نہ دے آواز گر ٹوٹے کوئی ساغر مری گل کا -

نمبر (۳) لازم - سودا بیچنے والے کا صدا دینا - فقرہ - برف والا کہان چلا گیا ابھی تو یہین آواز دیتا تھا -

آواز ڈوک مین آنا - زمانہ بلوغ مین کنٹھ پھوٹنے سے آواز بھاری ہوجاتی ہی بچپن کی سی باریک اور سبک آواز نہین رہتی ہی اُسکو آواز کا ڈوک مین آنا کہتے ہین - انشا ؎ ہی اندنون مین اُنکی جو آواز ڈوک مین - تو کھردرا ہٹ اور ہی ہی نوک جوک مین -

آواز سُنانا - اس سے مختلف مطالب ہوتے ہین کہین تسکین دینا کہین مخاطب کرنا کہین کسی کہی ہوئی بات پر آگاہ کرنا - کہین اپنی موجودگی ظاہر کرنا وغیرہ وغیرہ - رند ؎ کہتا نہین مین ہو جیے بے پردہ مہربان - آواز تو سُناؤ اگر روبرو نہو - مومن ؎ ہاے اُسکے دمِ فسون پرواز - چلتے چلتے سُنا گئی آواز -

آواز سُننا یا سُنائی پڑنا - آواز سنائی دینا کانو نمین آواز پہنچنا - ؎ آواز تو سُنے گا نہ دیکھے گا گر کبھو - گھر اپنا اُسکے گھر کے نظر متصل نہ ہو - رشک ؎ - آنکھین جو دم نزع ہوئین بند کُھلے کان - آواز سُنائی پڑی یاران وطن کی -

آواز سے آواز مِلنا - نمبر (۱) سُر سے سُر ملنا - فقرہ - عجب بے لطف گانا ہی چار ونمین سے ایک کی آواز دوسرے سے نہین ملتی -

نمبر (۲) ایک آواز کا دوسری آواز سے مشابہ ہونا - ناسخ ؎ مگر پپیلے کو

مجنون کردیا تیری محبت نے - کہ آواز جرس ملتی ہی آواز سلاسل سے - اسیر؎
یار کی آواز سے آواز مل سکتی نہین - گوشمالی ہی ضرور اسواسطے طنبور کی -

آواز سے شگون لینا - ہندوستان مین بعض جانورونکی آواز سے نیک اور بدبات کا شگون لیتے ہین - جیسے کوے کی آواز سے کسی عزیز یا دوست کے آنیکا شگون لیا جاتا ہی - یعنی جب کسی کے آنیکا انتظار ہوتا ہی اور کوا مکان پر بیٹھکر بولتا ہی تو کہتے ہین کہ کاگا اگر آج فلان شخص آتا ہو تو اُڑ جا - اگر یہ کہنے پر کوا اُڑ جاتا ہی تو جانتے ہین کہ مسافر آتا ہی اور اگر بیٹھا رہتا ہی تو خیال کرتے ہین کہ آج نہ آئیگا ظفر؎ وہ آتے کب ہین مگر ہمنے اُنکے آنیکا - شگون سُنکے کچھ آواز زاغ سے تو لیا -

آواز صاف ہوجانا - آواز کا نقصان زائل ہوجانا - زیادہ تر اسکا استعمال گلا صاف ہوجانے کی جگہ ہی -

آوازِ صُور - صور وہ ہی جسکو حضرت اسرافیل بحکم خدائے جل جلالہ جسوقت پھونکینگے تو جملہ ممکنات کا نشان مٹجائیگا اور قیامت آجائیگی - ذوق؎
نسیم کیا ہی کہ روضے مین تفتہ جانونکے - نہ گل ہو باد سے آواز صور کی قندیل

آوازِ غیب - الہام کی ایک قسم ہی جسمین عالم غیب سے آواز سُنائی دے -

آواز غیب سے آنا - الہام ہونا - شعر یا مادہ تاریخ کیطرف اشارہ کرکے بیشتر کہتے ہین کہ آواز غیب سے آئی یا سروش غیبی نے ندا دی اور قصہ خوان کہانیون مین جس جگہ کسیکو مصیبت کے حال مین وہ غیبی رہنما ہوتی ہی وہان کہتے ہین کہ غیب سے آواز آئی -

آواز کا پاٹ - آواز کی حد - آواز کی رسائی - سحر؎ سمندر کے تھے پاٹ آوازون مین - وہ موجین تھین یا تار تھے سازونمین -

آواز کا پاٹ نہ مِلنا - آواز کا بہت اونچا اور نہایت بلند ہونا - گانے والونکی اصطلاح مین یہ محاورہ بڑے بلند آواز گویّے کے حق مین بولا جاتا ہی - فقرہ - اس دُھرپدیے کی ایسی پلپلے دار آواز ہی کہ پاٹ نہین ملتا -

آواز کا چڑھاؤ اُتار - آواز کا نیچا اور اونچا ہونا -

آواز کان پڑی نہ سُنائی دینا - زیادہ شور غل ہونیکی جگہ کہتے ہین کہ کان پڑی آواز نہین سُنائی دیتی - ذوق؎ گاہ تھی خلق اُس در پہ یہ حیران پڑی آواز نہ تھی - گاہ یہ غل کہ سنائی دیتی کان پڑی آواز نہ تھی - مصحفی؎
شب فراق یہ حیلا ہی تھی جان پڑی - سُنائی دیتی نہ آواز بھی تھی کان پڑی -

آواز کان مین آنا - آواز سُنائی دینا - نصیر؎ تیشۂ فرہاد کی آواز آئی کان مین - اس دلِ دیوانہ نے جس سنگ پر پہلو کیا - اور آواز کان تک جانا بھی ہی - ناسخ؎ کان تک جسکے نئی لگ گئی جسکی اُسکو - سُننے مین آئی نہین ایسے اثر کی آواز -

آواز کان مین پڑنا - آواز سُنائی دینا - صبا؎ غل مچا ئین اُرنی کا ہم اگر ای موسے - لن ترانی کی نہ آواز پڑے کانونمین - اور آواز کان پڑنا بھی کہا ہی - ظفر؎ الٰہی کسکی یہ آواز میرے کان پڑی - کہ جسکے سُنتے ہی بیجان مین میرے جان پڑی -

آواز کان مین (یا کان تک) پہنچنا - آواز سننا - سُنائی دینا - فقرہ - اُسکی آواز کانون مین پہنچتے ہی مین بیچین ہوگیا - فقرہ - اللہ رے ضعف کہ اپنے آواز کان تک نہین پہنچ سکتی -

آواز کانونمین بھر گئی ہی یا بھری ہی - جب کوئی آواز زیادہ اور باربار سُننے کا اتفاق ہوتا ہی تو ہروقت ایسا معلوم ہوتا ہی کہ وہی آواز کانونمین

آرہی ہی اور جب کسی خوش آواز کے گانے کا سمان بندھجاتا ہی اور اُسکے اُٹھ جانے کے بعد بھی وہی اثر باقی رہتا ہی تو اسجگہ بھی کہتے ہین کہ ابتک وہی آواز کانونمین بھری ہوئی ہی - جانصاحب ؎ لحن داؤد کا رتبہ نہین جسکے آگے - ہی بھری کانونمین وہ ایک بشر کی آواز -

آواز کرنا - نمبر(۱) ظش پکارنا - آواز دینا - ناسخ ؎ صبحدم جب صحن مسجد مین اذان ہونے لگی - ہمنے بھی میخانے کے دروازے پر آواز کی - ظفر ؎ تمہارے گھر مین شب کو کسطرح ہم آئین چوری سے - کہ چوکیدار اُٹھکا سنتے ہی آواز کرتے ہین - میر ؎ گلوگیر ہی ہوگئی یا وہ گوئی - رہا مین خموشی کو آواز کرتا -

نمبر(۲) بندوق تمنچا چھوڑنا - فقرہ - شوق ہی تو کسی شکار پر بندوق لگاؤ خالی آوازین کرنے سے کیا فائدہ -

نمبر(۳) توڑنا (کسی برتن کا) فقرہ - صاحبزادے روز ایک آدہ گلاس کی آواز کیا کرتے ہین -

نمبر(۴) ظش فقیر کا صدا دینا - میر ؎ کرین تو جاکے گدایانہ اُسطرف آواز - اگر صدا کوئی پہچانے شرمساری ہی - رند ؎ چلے جاتے ہین ہم بجو د خاموش اک صدا تیرے بینوا کرکے - نمبر ۱ - و نمبر ۴ کے معنونمین زبان زد نیز آواز دینا ہی - آواز کرنا نہین بولتے ہین -

آواز کھل جانا - دیکھو آواز صاف ہوجانا -

آواز کی اُٹھان - آواز کی ابتدا (گانیوالونکی اصطلاح)

آواز کی چل پھیر یا چلت پھرت - آواز کی گردش - آواز کی تعریف مین کہتے ہین - اسیر ؎ آنکھ پھر جاتی ہی چل دیتے ہین زہرہ کے حواس - فی الحقیقہ تری آواز مین کیا چل پھیر ہی -

آواز کی گرج - بیشتر رعد اور توپ کی آواز کو گرجنا کہتے ہین - قلق ؎ جب صدا توپ کی گرجنے لگی - ڈیوڑھیون پر بھی وردی بجنے لگی -

آواز گوش آشنا ہونا - وہ آواز جسے پہلے سنا ہو - مسرور ؎ نالے مرے سُنکے یار بولا - آواز یہ گوش آشنا ہی -

آواز گوش زد ہونا - آواز سنائی پڑنا - آتش ؎ گوش زد ہو تو کہین کوس سفر کی آواز - چل کھڑے ہونگے کمر باندھکے چلنے والے -

آواز گونجنا - دیر تک ہوا مین آواز کا اثر باقی رہنا - اور اسکا استعمال آواز شیر و کبوتر کی نسبت زیادہ خصوصیت رکھتا ہی - اور یون بھی کہتے ہین کہ کیا آواز ہی سارا مکان گونج اُٹھا -

آواز لڑنا - آواز کا خوب سُر پر پہنچنا جس جگہہ آواز کا لگنا بولتے ہین کہ اسکی آواز خوب لگتی ہی یعنی سُر پر خوب پہنچتی ہی اُسی جگہہ اسکا بھی استعمال ہی -

آواز لگانا - اسکا استعمال چند مقام پر ہی -

نمبر(۱) بولنا (جانور کا) سحر ؎ کوک کوئل کی غضب کرتی ہی ہلجاتا ہی دل - کیا ہی آوازین لگاتا ہی پپیہا متصل -

نمبر(۲) نقیب کا بولنا - اور پکارتے چلنا سحر ؎ رعد کیطرح سے آواز لگاتے ہین نقیب - جھومتے آتے ہین ہاتھی کی روش ابر بہار -

نمبر(۳) فقیر کا صدا دینا - بھیک مانگنا - فقرہ - فقیر کب سے دروازے پر آواز لگا رہا ہی کچھ دے آؤ -

نمبر(۴) گویونکا سُر بھرنا - تان لگانا - فقرہ - واہ میان کیا آواز لگائی ہی کہ تان سنکر کی روح بے چین ہوگئی -

نمبر(۵) سودے والے کا پکار کے سودا بیچنا۔ فقرہ۔ یہ دال موٹھ والا کیا جلدباز ہی ایک آواز لگائی اور ہوا ہوگیا۔

آواز ملانا۔ سوز خوانون یا گویّونکا آ آکر کے باہم آواز کا برابر کرنا۔ تاکہ پستی و بلندی نہ رہے۔

آواز مِلنا۔ لازم۔ **ناسخ** ؎ ساتھ میری آہ کے زنجیر نے آواز کی۔ راگ سے آواز ملجاتی ہی جیسے ساز کی۔

آواز مُنھ سے نہ نکلنا۔ کسی خوف یا صدمے یا ضعف سے۔ **اسیر** ؎ کیا تجھسے کہے درد دل ای غیرت عیسیٰ۔ ہی ضعف نکلتی نہین بیمار کی آواز۔ فقرہ۔ وہ تو ایسا ڈر گئے کہ مُنھ سے آواز نہ نکلی گھگّی بندھگئی۔

آواز مین پَتّی لگجانا۔ آواز کا گُھر گُھرانے لگنا۔

آواز مین پیچ دِینا۔ تان لیتے وقت خوبصورتی سے کوی مزے کی بات گانے مین پیدا کر جانا۔

آواز مین چُھریان (یا کٹاریان) بھری ہین۔ بہت موثر اور دردناک آواز ہی کہ سامعین کو تڑپائے دیتی ہی دلپر چوٹ لگتی ہی۔

آواز مین رَعشہ ہونا۔ آواز کا تھرتھرانا۔ کانپنا۔ ؎ ای سحر فی الحقیقۃ کامل ہوا اپنے فن مین۔ آواز مین ہی رعشہ لغزش نہین سخن مین۔

آواز مین کھٹکا ہونا۔ ایک قسم کی پراثر کیفیت آواز مین ہونا جو دلکو بہت ہی بھلی معلوم ہو اس کیفیت خاص کو گانے والونکی اصطلاح مین کھٹکا کہتے ہین **صبا** ؎ روح رہ رہکے تڑپتی ہی ترے گانے پر۔ چٹکیان لیتا ہی آواز کا کھٹکا دلمین۔ **شعور** ؎ خدا سازا ای صنم ہی وہ تری آواز مین کھٹکا۔ ادہر مین وجد مین آیا اُدھر مطرب نے سر پٹکا۔

آواز مین کھنڈانے پڑنا۔ دیکھو آواز مین پتی لگجانا۔

آواز مین لُوچ ہونا۔ آواز کا ہلنا ایسی نزاکت کے ساتھ جیسے اور نازک چیزونکا لوچ ہوتا ہی۔

آواز مین نَمک ہونا۔ آواز مین درد ہونا۔ **ذوق** ؎ شور بلبل بھی یہ رکھتا ہی نمک آج کہ گل۔ بنگیا کثرت شبنم سے نمکدان کی مثال۔

آواز نِکالنا۔ **مصحفی** ؎ صیاد نہ چھوڑے گا تجھے زندہ قفس مین آواز جو ای مرغ گرفتار نکالی۔ فقرہ۔ ابکے آواز نکالی تو اور پٹے گا۔ (بیشتر بچونکو تنبیہاً رونے چیخنے سے روکنے کیجگہ کہتے ہین) اور اُس جگہ بھی کہتے ہین کہ ماشاء اللہ کیا گلا ہی آواز نکالتے ہی محفل کا اور رنگ ہوگیا (یعنی گانا شروع کرتے ہی سمان بندھگیا)

آواز نکلنا۔ مُنھ سے بات نکلنا۔ صدا آنا۔ آواز پیدا ہونا۔ نواب مرزا شوق ؎ غش سے فرصت جو ہینے کچھ پائی۔ تن بیجان مین سب کے جان آئی۔ جب نکلنے لگی مری آواز۔ لگے سب گھر مین کرنے نذر و نیاز۔ **سوز** ؎ ہر مو سے مرے نکلے ہی آواز انا الحق۔ پر دل کے سوا کوئی خبردار نہین ہی۔ **کیف** ؎ آواز نکلتی ہی یہ گھنگرو سے تمہارے۔ پامالی عشاق کی خاطر ہی بلا رقص۔

آواز نہین چلتی۔ آواز کام نہین دیتی۔ آواز مین گانے یا پڑھنے کی طاقت نہین ہی۔

آواز ہونا۔ کسی چیز سے صدا نکلنا۔ فقرہ۔ یہ کس چیز کی آواز ہوی۔

آوازہ۔ مذکر۔ نمبر(۱) ف۔ غلغلہ۔ شہرہ۔ دہوم۔ **آتش** ؎ اُن ہاتھو نکی دولت سے کڑا مال ہوا ہی۔ اُن پاؤن سے آوازہ خلخال ہوا ہی **رند** ؎

دھوم ہی چار طرف یار کی آرایش کی - شور پازیب ہی آوازۂ خلخال ہی آج -

شہید ہی ؎ سُنکے میرے مرگ کا آوازہ وحشت نے کہا - اُٹھگیا دنیا سے

وارث خانۂ زنجیر کا -

نمبر(۲) ف - بلند آواز - غل - **آتش** ؎ کیا ہی جسنے کہ مین تری سوال

ای دوست - ہوا ہی غیب سے آوازۂ جواب بلند - **ذوق** ؎ آوازۂ دمامۂ و نوبت

سے گونج اُٹھا - وہ جو سب آسمانون کے ہی اوپر آسمان -

نمبر(۳) ھ - طعن و تشنیع - بولی ٹھولی - **ناسخ** ؎ باغ مین آواز چاک جیب گل

صاف ہم دیوانون پر آوازہ ہی - **رشک** ؎ دیوانے چپ ہین مرغ گلستان

بریدہ ہوش - آوازے ایسے ایسے ترے بینوا کے ہین -

آوازہ بلند ہونا - نمبر(۱) مشہور اور نامور ہونا - دھوم مچنا - فقرہ - انکی سخاوت کا

آوازہ تمام عالم مین بلند ہی -

نمبر(۲) آواز یا شور بلند ہونا - مثال کے لیے دیکھو آوازہ نمبر۲ -

آوازہ پہنچنا - شہرہ پہنچنا - **رشک** ؎ رقص مہر ای رشک مہ چشم مسیحا سے گرا -

تا فلک پہنچا ترا آوازۂ اعجاز رقص -

آوازہ پھیلنا - دھوم مچنا - شہرت ہونا - **رشک** ؎ ای پری آوازہ تیرے

ناچنے کا پھیلے کیا چھپ گئی ہی ساز کی آواز مین آواز رقص -

آوازہ سُننا - نمبر(۱) شہرہ سننا - **میر** ؎ آوازہ ہی جہان مین ہمارا سنا

کرو - عنقا کے طور زیست ہی اپنی بنام یان -

نمبر(۲) طعن و تشنیع سننا - فقرہ - کبتک اُسکے آوازے سنا کرون مین یہ گھری

چھوڑ دونگا - اسجگہ جمع کے ساتھ زبانون پر زیادہ ہی -

آوازے پھینکنا - طعنہ زنی کرنا - چھیڑ کرنا - **نصیر** ؎ پردۂ ابر سے

ای رعد خروشان تو نے - آج آوازہ بتا کس لیے مجھپر پھینکا - **احسان** ؎

ای رقیب آ تو یہان ای تری دم کو کتر دان - ڈھیلی آواز سے آوازہ یہ کس پر پھینکا

آوازے سُنانا - طعنہ زنی کرنا - چھیڑنا - **جرات** ؎ مجکو در پردہ سناتے ہو

عبث آوازے - فقط آواز کے سُننے کا گنہگار ہون مین -

آوازے کرنا - طعن کرنا - طنز سے کچھ کہنا - **رند** ؎ گیسوؤنکے سلسلے کا جو

ہی وہ پابند ہی - کون کرسکتا ہی آوازے ترے آزاد پر -

آوازے کسنا - دیکھو آوازے سُنانا - ؎ بسان نے نصیر اب اُنکے

ہاتھون ناک مین دم ہی - جہان وہ دیکھتے ہین مجکو آوازے ہی کستے ہین -

بحر ؎ مینچے آوازہ کستے ہین مری دستار پر - ٹکڑا کبتک یہ سر عزت و توقیر کا -

آواگون - ھ - (اصل گمناگمن ہی جسکے معنی سنسکرت مین جانا آنا -

مرنا جینا ہین - گمناگمن الٹکر آگمن گمن ہوگیا اور اُس سے آواگون بنگیا) مذکر

ہندؤنکا اعتقاد ہی کہ ہر جاندار مرکر کسی دوسری شکل مین پھر پیدا ہوتا ہی اُسے

آواگون کہتے ہین - **بحر** ؎ اگر آواگون سچ ہی تو پھر دونون جنم لینگے - سیہ گون

زلف سانپ ہونگے دل پر داغ مور ہونگے -

آورد - ف - آمد کی ضد تکلف اور بناوٹ سے کسی بات کا پیدا کرنا - جو فطرتی طور پر

طبیعت مین نہوا کثر شعر و سخن مین اس لفظ کا استعمال ہی اور جیسے آمد ایک عمدگی

ہی ویسے ہی آورد ایک نقص ہی - **ناسخ** ؎ قاصد محبوب کی آمد نہین -

اسلیے ہر شعر مین آورد ہی - **سودا** ؎ کسطرح خانۂ گردون کی بنا ہو دلچسپ -

معنی اس بیت کے اک ہم ہین سو آورد کے ساتھ -

آوردہ - مذکر - لایا ہوا - متوسل - جب کوئی کسی افسر یا حاکم کے وسیلے سے

نوکر ہو تو اُس ملازم کو اُسکا آوردہ کہتے ہین - **ظفر** ؎ خانۂ دل کا مرے ہی عشق

تجکو اختیار - رنج وغم ودرد والم جو ہی ترا آوردہ ہی - فقرہ - اپنے آوردون کے سوا کوئی
شخص ایسا نہ بچا جسکی تنخواہ مین تھوڑی بہت کمی نہ کی ہو -

آوَہ - ف - مذکر - وہ بھٹی جسمین کمہار کچّے برتنون کو رکھکر پکاتے ہین -

آوہ اتارنا - بھٹی سے پکانے کے بعد برتن نکالنا -

آوہ اُترنا - لازم -

آوہ چڑہانا - بھٹی مین پکانے کے واسطے برتنونکو چن کر آگ دینا - جانصاحب
ع چڑھاے آوے مین ہین جب کمہار نے برتن - یہ دیکھا اُسنے کہ سو پچّے
ایک کچّا ہی -

آوہ چڑھنا - لازم -

آوے کا آوہ خراب ہی - پورا خاندان یا جتھے کا جتھا خراب ہی جب
کسی گھر مین یا کسی صحبت کے سبب سے لوگ کسی بُرائی مین مبتلا ہوتے ہین تو
کہتے ہین کہ آوے کا آوہ خراب ہی - آوے کا آوہ بگڑا ہوا ہی -

آوے مین ناند کھوگئی - ناند چونکہ ایک بڑی چیز ہوتی ہی رکابی پیالے
کے مثل نہین ہوتی لہذا یہ مثل اُسجگہ کہتے ہین جہان کوئی صریح خیانت کرے
اور تاویلات سے چاہے کہ الزام اپنے سر سے دفع ہو یعنی کہا جاتا ہی کہ بھلا یہ بھی
کہین ہو سکتا ہی کہ اس عذر کو کوی مان لے یہ تو وہی مثل ہوئی کہ آوے مین
ناند کھوگئی -

آوے - ہ - آنا سے مشتق - صیغہ مضارع واحد مذکر غائب - لکھنؤ مین
اسجگہ آئے کا استعمال ہی ارباب دہلی نے آئے صیغہ ماضی جمع مذکر غائب سے التباس
رفع کرنے کے لیے اس واو کو اختیار کیا ہی - ع ظفر وہ خواب مین کسطرح آوے
میرے پاس - کہ جب نہ خواب بھی رنج وملال مین آوے - مومن ع
ہاے اذیت کیونکر جانے - چین نہ آوے موت نہ آوے -

آویزان - ف - لٹکا ہوا - معلق - ناسخ ع دل پُر داغ آویزان ہی اُسکی
زلف پیچان مین - ہوے ہین پھول پیدا لالے کے سنبلستان مین -
قلق ع نقرئی ٹلٹیون مین انجم سان - قمقمے نور کے تھے آویزان - زبانون پر
یہ لفظ اکثر اشتہار کے واسطے کرنا اور ہونا کے ساتھ مستعمل ہی جیسے کچہری مین
اشتہار آویزان کر دیا گیا ہی - صدہا اشتہار آویزان ہین -

آوِیزَہ - ف - مذکر - ایک قسم کا زیور ہی جسے عورتین کان کی لو مین پہنتی ہین -
سودا ع حسن سے کان کے آویزے مین یہ لطف کہ جون - مستعد قطرۂ
شبنم کہ پڑے گل سے ٹپک - ظفر ع کان کے آویزۂ لعلین یہ کب ہی
زلف یار - سانپ یہ تھر چٹا ہی لیتا ہی پتھر کو چاٹ - بحر ع آویزہ بار بار اٹکتا
ہی زلف مین - افعی کا دانت بنکے ڈسے گا گھر کسے -

فصل الف ممدودہ مع ہاے ہوز

آہ - ف - نمبر (۱) کلمۂ افسوس - ع بس مین ہوتا مین پراے نہ کبھی ای ناسخ
آہ میرا مرے قابو مین اگر دل ہوتا -

صفات آہ

آتشین - آتشبار - آتشناک - ذوق ع اس سے تو اور آگ دہ بیدرد
ہو گیا - اب آہ آتشین سے بھی دل سرد ہو گیا - ناسخ ع ہجر ساقی مین لب جام کی
ہو گئی جلکر کباب - جاے قلقل ای صراحی آہ آتشبار کھینچ - سودا ع کیا
صدا آہ آتشناک نے جوش - یہ غیرت اُسکو کہتی تھی کہ خاموش -
اثر دار - صاحب تاثیر - آتش ع گوش بتان کے پردے پھٹے اسکے
شور سے - رحمت خدا کی اپنی اثر دار آہ پر - اسیر ع دو ڑے ہوے وہ

آپ چلے آئینگے اکدن - ہی آہ بڑی صاحب تاثیر ہماری -

لب نارسیدہ - میر؎ سدا خون لبین تپیدہ ہوئین - کہ آہ ملب نارسیدہ ہوئین -

بے آواز - ناسخ؎ سیکڑون آہین کرون پر ذکر کیا آواز کا - تیر جو آواز دے ہی نقص تیر انداز کا -

بے اثر - بے تاثیر - برق؎ پتا نہ پوچھیئے آوارگان الفت کا - بھٹکتے پھرتے ہین ہم آہِ بے اثر کیطرح - ناسخ؎ ضبط مین کرتا نہین آتی ہی غیرت دوستو - کیا بھلا مُنہہ سے نکالون آہِ بے تاثیر کو -

پُر دود - اسیر؎ آہ پُر دود نے عالم کو کیا خاک سیاہ - آندھیان آتی ہین کیا کیا تہِ افلاک سیاہ -

پریشان - ناصر؎ اگر وحشت مین نالے کھینچتا ہی چل بیابانکو - پریشانی ہوا کی دے کمک آہ پریشانکو -

پیچان - اسیر؎ نہین فرق سر مو ایک ہی سانچے مین ڈہلا ہی - ہماری آہ پیچان کو تمہاری زلف پُر خم کو -

پیہم - مومن؎ کان رکھون جو آہ پیہم پر - صدمۂ نو بنو رہے دم پر -

تاب شکن - تاب گسل - (طاقت و صبر لیجانیوالی) مومن؎ ای دل آہستہ آہ تاب شکن - دیکھ ٹکڑے جگر نہو جائے - ولہٗ؎ اب کیجیے آہِ تاب گسل ہر جفا کے ساتھ - جب جان سے گزر گئے پھر درگزر نہو -

جانکاہ - میر؎ علم بازی آہ جانکاہ ہی - رہے ٹوٹتے ہی علم پر علم -

جگر گداز - مومن؎ کیا سبھی سینے جل چکے کیا سبھی دل گھل چکے - بوے کباب اب نہین آہ جگر گداز مین -

حسرت آلودہ - میر؎ حسرت آلودہ آہ تھا یہ کہین - شوق کی اک نگاہ تھا یہ کہین -

خارا گداز (پتھر کو پگھلانے والی) ناصر؎ سُنکے وہ سنگدل بھی رو دیا - آہ خارا گداز کیا کہنا -

خطا کار - تسلیم؎ سر جھکاے ہوے بیٹھے ہین گنہگار سے ہم - کیا پشیمان ہین اس آہ خطا کار سے ہم -

خونچکان - خونبار - خونفشان - مومن؎ رکھے سے ہاتھ سینے پر بھلا کب مانتا ہی دل - نہ جبتک روئیے دو چار آہ خونچکان کیجے - ولہٗ؎ کیسی آہ کرے خونباری - کیسی چشم سے دریا جاری - ولہٗ؎ خونفشان لب پہ وہ آہین باہم - حسرت آلودہ نگاہین باہم -

درد آمیز - ناسخ؎ ساتھ آہون کے نہ درد دل نکلجاے کہین - اسلیے ہی ضبط مجکو آہ درد آمیز کا -

درد فزا - مومن؎ نالہ جانکاہ آسے ہی تب تک - درد فزا آہ آئے ہی تب تک -

رسا - کیف؎ چاہون تو لامکان کی مٹی خراب ہو - تمکو نہین ہی کچھ مری آہ رسا کا خوف -

زبانہ کش - مومن؎ مین آہ زبانہ کش جو کھینچون - باندھے ہی ابھی حصار آتش -

سرد - ٹھنڈی - آتش؎ رفع حجاب یار کیا آہ سرد نے - کھولے نسیم صبح نے بند قباے گُل - رشک؎ گرمیان اور نئی اُس بت کا ذکی یہ ہین - ٹھنڈی آہونکو سمجھتا ہی ہوا کے جھونکے -

سوزندہ - سوزان - سوزناک - میر؎ کہین آگ آہ سوزندہ نہ چھاتی مین لگا دیوے - خبر ہوتے ہی ہوتے دل جگر دونون جلا دیوے - رشک؎ اب فلک پر کیون نہ پہنچے آہ سوزان کا دماغ - ساکنان عرش گھبرائے مری فریاد سے

تسلیم ؎ دلمین داغ نامرادی لب پہ آہ سوزناک ۔ دو رفیق بیکسی رکھتے ہین تنہائی مین ہم ۔

شب خیز ۔ مسرور ؎ وصل قسمت مین نہ تھا بات اثر تک جاکر ۔ آہ شب خیز مجھے اور بھی رسوا کرتی ۔

شبگیر ۔ مومن ؎ نہین تاب و توان آہِ شبگیر ۔ دعائے کردہ کی ہو جائے تاثیر ۔

شرر فشان ۔ پُرشرر ۔ شرر بار ۔ آتش ؎ آہِ شرر فشان کا بُرا ہو شب فراق لاکھون مکان اس سے ہزار دن مکین جلا ۔ مومن ؎ کھینچون مین آہِ پُرشرر ہردم ۔ بزم مین اُسکو دیکھکر ہردم ۔ سودا ؎ لطف ہی رشک کہ جون شمع گھلا جاتا ہون ۔ رحم ای آہ شرر بار کہ جلجاؤنگا ۔

شعلہ فشان ۔ شعلہ زن ۔ شعلہ بار ۔ ؎ آگے تو کچھ اس سے آہین گرم شعلہ فشانی تھین ۔ اب تو ہوئے ہین میر اک ڈھیری خاکستر کی جلکر ہم ۔ مومن ؎ سے شعلے اُٹھتے ہین کسطرح روکون کیا کرون ۔ جلگیا جی ضبط آہِ شعلہ زن کی فکر مین ۔ ناسخ ؎ مجھ ناتوان کی ہی ہر اک آہ شعلہ بار ۔ خم گشتہ قد کمان ہی تیر شہاب کی ۔

عالم سوز ۔ مومن ؎ اُٹھ رہے دعوے آہ عالم سوز کے ۔ دن پھرے کس عاشق بدروز کے ۔

عرش پیما ۔ عرش رس ۔ منتظر ؎ آج آہِ عرش پیما سے یہ پایا ہی قرار ۔ گر گرکر تو دعائین مانگ مین آمین کہون ۔ نصیب ؎ ای فلک مت ڈر اس آہِ عرش رس کے بوجھ سے ۔ گنبد کہنہ نہین گرتا کلس کے بوجھ سے ۔

فتنہ انگیز ۔ آتش ؎ زندگی کی کونسی صورت فراق یار مین ۔ فتنہ انگیز آہ ہر نالہ بلا انگیز ہی ۔

فسون تاثیر ۔ مومن ؎ یہ مایوسی دل و جان نالہ شبگیر تو کھینچو ۔ کھچیگا اُسکا دل آہ فسون تاثیر تو کھینچو ۔

فلک پیما ۔ فلک تاز ۔ تسلیم ؎ ناامیدی مین ہوائے عرض مطلب ہی وہی روز کہدیتے ہین کچھ آہ فلک پیما سے ہم ۔ مسرور ؎ وقت پیری وہ دل عاشق جانباز کہان ۔ قوت کشمکش آہ فلک تاز کہان ۔

فلک رتبہ ۔ مومن ؎ شعلۂ آہ فلک رتبہ کا اعجاز تو دیکھ ۔ اول ماہ مین جا آئے نظر آخر شب ۔

فلک فرسا ۔ ناسخ ؎ منکران آسمان کے قول کو کردیگی راست ۔ رفتہ رفتہ ایکدن آہ فلک فرسائے دل ۔

کرسی نشین ۔ مومن ؎ ثوابت مین سیار مثل شرر ۔ مری آہ کرسی نشین ہوچکی گرم ۔ رشک ؎ پگھلا دل تفنگ مری آہ گرم سے ۔ بیجا نہین ہی اُسکا پیالہ جو بہگیا ۔

موزون ۔ ؎ آہ موزون تجھے گلشن مین نہ کرنی تھی اسیر ۔ مفت سررشتۂ آوازِ عنادل توڑا ۔

ناتوان ۔ ضعیف ۔ انشا ؎ ادب گر حضرت جبریل کا مانع نہو مجکو ۔ تو شاخ سدرہ سے میری یہ آہ ناتوان لپٹے ۔ میر ؎ لبون پر بنہایت ضعیف ایک آہ در و بام پر حسرتون سے نگاہ ۔

نارسا ۔ وزیر ؎ پہنچی نہ اُسکے کان تلک آہِ نارسا ۔ کیا فائدہ زمین سے اگر تا فلک گئی ۔

تشبیہات و استعارات آہ

آتش ۔ مومن ؎ آتش آہ بے اثر سے مری ۔ آسمان گلشن خلیل ہوا ۔

اُنگلی - ؎ آہ کی اُنگلی اُٹھا کر کونسی شب ای نصیر - مہ جبین کے ہجر مین گننے
سے ہم تارے چھٹے -
تجلی - صاعقہ - رشک ؎ ایام فراق ہین کہ برسات - آنکھین ابر آہین بجلیان
ہین - ناسخ ؎ کسکو کہتے ہین خدا جانے تجلی ای کلیم - صاعقے گرتے ہین
مجھپر آہ بے تاثیر کے -
برچھی - میر ؎ مجھے آہ اک اُسکے دلکی لگی - کہے تو کہ سینے مین برچھی لگی -
عَلم - نصیر ؎ تیغ ابرو کی صفائی کیا دکھاتے ہو میان - پاس اپنے آہ کا
بھی ایک عَلم اور ہی -
تیر - خدنگ - ؎ دلِ بدخواہ مین تھا مارنا یا چشم بدبین مین - فلک پر ذوق
تیر آہ گر مارا تو کیا مارا - مومن ؎ ہماری جان تجھ بن شب دل ناکام لیتا تھا
خدنگ آہ سے تیر قضا کا کام لیتا تھا -
تیر انداز - ناسخ ؎ کچھ رقیبونکی عداوت سے نہین دہشت مجھے - نالہ برق
انداز ہی اور آہ تیر انداز ہی -
تیغ - اسیر ؎ ای تیغ آہ رنج نہ دے یہ شب وصال - پہلے سحر سے گردنِ
مرغِ سحر تراش -
چھڑی - نصیر ؎ بینوا یا نہ تری زلف کے کوچے مین یہ دل - آہ کی
لیکے چھڑی شام و سحر پھرتا ہی -
خط شعاع - برق ؎ بے پردہ پیش مہر جو وہ رشک حور ہو - خط شعاع
آہ دلِ ناصبور ہو -
دود - ناسخ ؎ مین نے دیکھی رات بدلی مین جو بجلی کی چمک - دودِ آہ و
نالۂ شبگیر کا دہوکا ہوا -

زنجیر - رشک ؎ یاقوت کے ٹکڑے ہین شرارے نہ سمجھئے - نالون سے
ہوئی آہ کی زنجیر مرصع -
سرو - شمشاد - رشک ؎ نخل بے سایہ سرو آہ ہی ایک - یون تو ہوتے ہین
سایہ دار درخت - میر ؎ - نالہ بلبل غنچہ غم شمشاد آہِ دلفگار -
سنان - منتظر ؎ خبر رکھیو ای آسمان آہ کی - قیامت کریگی سنان
آہ کی -
سیخ - ناسخ ؎ فرقت کی میکشی مین جو ساقی گزک نہین - لے لینگے
لختِ دل کوئی ہم سیخ آہ سے -
شرر - شرارہ - برق ؎ شرارے آہ سوزان کے فلک پر اُڑ کے جاتے ہین
علوے عشق نے تارا بنایا میرے جگنو کو -
شعلہ - رشک ؎ پھر ہوا سقف فلک جلنے کا لوگونکو یقین - پھر نکلتا ہی
مرے سینے سے شعلہ آہ کا -
شمع - سودا ؎ بزم غم خون جگر پر مرے مہمان تھی رات - آہ سرگرم
مری شمع شبستان تھی رات - صبا ؎ وہ بُت راہ پر آگیا رات کو - مری آہ
شمع ہدایت ہوئی -
شہاب ثاقب - اسیر ؎ ابلیس خو رقیب اگر ہی تو غم نہین - آہ رسا سے رکھتے
ہین تیر شہاب ہم -
شمشیر - احسان ؎ اُٹھے ہی شور محشر بیٹھے ہی سقف گردون - گر آہ کا
ابھی ہم شمشیر کھینچتے ہین - یہ تشبیہ مبتذل ہی -
صرصر - نسیم - ہوا - اسیر ؎ چاہتی ہی ہجر مین صرصر ہماری آہ کی - ایک ہی جھونکے
مین اُڑ جائے دہوان افلاک کا - ناسخ ؎ نسیم آہ کے جھونکے سے

کھولدون دم مین - بھڑا ہوا ترے دروازے کا اگر پٹ ہو - صبا ؎ ایسی ہوا
چلی مری آہونکی رات کو - سب آسمان پہ خرمن انجم بکھر گیا -

فَتیلہ - آتش ؎ آہ کا اپنی فتیلہ نہین کس رات جلا عمل حُب کی بہت ہمنے
بھی دعوت دی ہی - ذوق ؎ پھر دلمین آہ سرد ہوی میرے جوش زن -
لو بھڑک اُٹھا یہ فتیلہ بجھا ہوا -

قَوس قزح - صبا ؎ دل ہمارا کشتۂ نیرنگ ہی - آہ مین قوس قزح کا
رنگ ہی -

کِلک - ذوق ؎ گر کلک آہ کو پھیرو نمین تو سُرمہ درد دل سے پھر - سب صفحہ
ماہِ منور کا جون سینۂ باز منقش ہو -

کَلید - برق ؎ دعاے وصل شبِ غم مین مستجاب ہوئی - خدنگ آہ
کلیدِ درِ قبول ہوا -

کَمند - اسیر ؎ اُسطرف دام ادہر آہ رسا کی ہی کمند - آپ پھنسنے کہ پھنسانے
مجھے صیاد آیا -

کوڑا - آتش ؎ کالے کوسون نظر آتی ہی دلا منزل گور - آہ کا ابلق ایام کو
کوڑا دکھلا -

گرد باد - ناسخ ؎ عالم نہ اپنی آہ مین ہو گرد باد کا - تو دے ہمارے دلمین
ہین گرد ملال کے -

مَد - آتش ؎ ہہودے گوش زد یار تو تعجب ہی - قدِ بلند سے کوتاہ
مَدِ آہ نہین -

مَصرع - مصحفی ؎ سنتے ہی لوٹ گئے عرش برین پر قدسی - مصرع آہ کے
مضمون کی تاثیر تو دیکھ -

ناوک - میر ؎ جگر کی سپر پھوٹ جانے لگی - بلا تو ڑ ہی ناوک آہ کا -

نَخل - صبا ؎ ہم نخل آہ سے چمن روزگار ین - باندھا کیے ہوا پہ لُے نشود
نمائے رنج -

نشان - عَلم - ناسخ ؎ ساتھ اشکو نکے نہ دو آہ نہیج ہین مری فوج کے
نشان سیاہ - صبا ؎ ضبط سے خاک نگون ہو علم آہ ای دل - فوج اشک
آئے تو روکے صف مژگان کیونکر -

ہوائی - (آتشبازی کی قسم) سودا ؎ سر چھاتی نقارے ہین فریاد و فغان شہنائی ہی -
سوز جگر ہی آتشبازی ہر اک آہ ہوائی ہی -

آہ - نمبر (۲) کسی تکلیف سے کراہنے کی صدا - فقرہ - بیمار نکی آہ آہ سے
رات بھر نیند نہین آتی ہی -

آہ آہ رہنا - ہائے ہائے ہوتی رہنا - کراہتے رہنا - کیف ؎ تمام شب
کوئی لیتا ہی چٹکیان دلمین - فراق یار مین کیونکر نہ آہ آہ رہے - صبا
؎ بسر ہو وضع سے غم ہو کہ اسمین شادی ہو - نہ آہ آہ رہے اور نہ
قاہ قاہ رہے -

آہ آہ کرنا - کراہنا - ؎ عشق مژہ مین کرتے ہو کیون کینت آہ آہ - بر بار ہی
دل کوی نوک سنان سے کیا - اسیر ؎ ہنستے تھے جو قاہ قاہ شیشے -
اب کرتے ہین آہ آہ شیشے - وزیر ؎ وہ عندلیب ہون فریاد میری سُن سُنکر -
چٹک کے غنچۂ گل آہ آہ کرتے ہین -

آہ اُٹھنا - دلسے آہ نکلنا - معروف ؎ سرد مہری سے تری میرے دل افسردہ
سے - جز دمِ سرد اب تو آہِ آتشین اُٹھتی نہین -

آہ اللہ - زیادہ تر عورتین یہ جملہ زبان پر لاتی ہین - رنگین ؎ ایسے ظالم کو

دل دیا ہمنے - آہ اللہ کیا کیا ہمنے -

آہ میرے اللہ اور ہاے اللہ بھی کہتے ہین -

آہ بھر کر رہجانا - ضبط غم کرنا - کلیجا تھام کے رہجانا - میر ؎ سرگزشت اپنی سبب ہی حیرت احباب کا - جس سے دل خالی کیا وہ آہ بھر کر رہگیا -

آہ بھرنا - آہ کرنا - ؎ مومن اُس بت کو دیکھ آہ بھری - کیا ہوا الاف دینداری آج - ؎ آہین بھرتے ہین صبا آپ خدا خیر کرے - اس ہوا سے چمن زیست خزان ہوتا ہی -

آہ پڑنا - صبر پڑنا - ظالم پر آہ مظلوم سے کوئی صدمہ پہنچنا - ناسخ ؎ آہ پڑجائے الٰہی تجھپہ مجھ مخمور کی - محتسب تو نے صراحی کیا ہی چکنا چور کی - رشک ؎ پڑگئین آہین ہماری وہ سین بھیگی نہین - چار بوسے نہ دیے اس سے ہوا چار ابرد -

آہ ع جگر - ظفر ؎ جان لب پر آگئی آہ جگر سے پیشتر - راہرو منزل پہ پہنچا راہبر سے پیشتر -

آہ رُوکنا - آہ کا ضبط کرنا - رند ؎ ضبط نالے کو کرون ہر دم کہ روکون آہ کو مجھسے اب چھپتی نہین کبتک چھپاؤن آہ کو - بحر ؎ روکی تہین گرم آہین اک لحظہ عمر بھر مین - ہین آجتک پھپھولے اپنے دل و جگر مین -

آہ سرد بھرنا - ٹھنڈی سانس لینا - وزیر ؎ مین نے جو آہ سرد بھری اُسنے ہنس دیا - گل کی کلی نسیم سحر سے چٹک گئی -

آہ سر کرنا - آہ بھرنا - میر ؎ اُسکے مُنھ پر پڑی جو اُسکی نگاہ - ناامیدی کے ساتھ سر کی آہ - اب یہ متروک ہی -

ع؎ آہ کو دل ہی سے علاقہ ہی مگر یون بھی کہا ہی اسلیے لکھدیا -

آہِ شب - وہ ہاے کا نعرہ جو درد مند کے دلسے رات کو نکلے - مومن ؎ سوتے سے اُٹھکر آئے ہین یارب نہ جائین وہ - شرمندہ آہ شب سے دعاے سحر نہو -

آہ صد آہ - افسوس صد افسوس -

آہ کا نعرہ مارنا - زور سے آہ کرنا - فقرہ - یہ کہتے آہ کا نعرہ مارا کہ دل بھر آیا -

آہ کر کے رہجانا - آہ بھر کے رہجانا -

آہ کرنا - آہ مُنھ سے نکالنا - کراہنا - وزیر ؎ جو دیکھے سرو تو ای گل ہوا مجھے ثابت ترے فراق مین گلشن بھی آہ کرتے ہین -

آہ کھینچنا - آہ کرنا - نصیر ؎ تاب کیا ہی جو تجھے اور نظر سے دیکھے - کھینچکر آہ کرون چشم قمر مین تنکا - داغ ؎ وہ ٹھنڈے ٹھنڈے چین سے گھر کو چلے گئے - ہے اور آہ سرد دل پُر ملال کھینچ - ناسخ ؎ ہجر ساقی مین بطِ مے ہوگئی جلکر کباب - جاے قلقل اے صراحی آہ آتشبار کھینچ -

آہ لینا - کسیکو ستا کے اُسکے وبال مین پڑنا - نسیم لکھنوی ؎ ایجان دل جلا کے نہ لیجے کسیکی آہ - آنچ آتی ہی جو آگ سے شعلا اُٹھائیے -

آہ مردان نہ اُوہ زنان - محض نکمے آدمی کی نسبت کہتے ہین -

آہ نکالنا - آہ کرنا - (دل - سینہ - جگر - لب مُنھ - انہین سے کسیکا ذکر اس محاورے کی تکمیل کے واسطے ضرور ہی چنانچہ اشعار مثال سے پیدا ہی) ظفر ؎ آہ آتشبار کیا نکلے دل پُر داغ سے - ہمنے روشن کی ہی یارو یہ چراغ گل سے شمع - ولہ ؎ نکالینگے ترے تفتہ جگر جو آہ سینے سے - تو کر کے اُسکو آبِ دو شنز رندن مین نکالینگے - آتش ؎ نکلی لبون سے آہ کہ گردون نشانہ تھا - گویا کہ تیر جوڑے ہوے تھے کمان مین ہم -

آہ نکلنا- لازم-

آہ نہ آئے - ذرا افسوس نہو- نواب مرزا شوق ؎ رحم تجھپر خدا گواہ نہ آئے
تیرے پرزے کرون تو آہ نہ آے - قلق ؎ پیسے پر رکھکے بوٹیان گرا آئے
تو ذرا میرے دلکو آہ نہ آئے -

آہِ نیم شب - وہ آہ جو آدھی رات کو دردمند کے دلسے نکلے یہ وقت زیادہ
قبولیت دعا کا ہی - مومن ؎ ہوے بیخواب آہ نیم شب سے تو لگے کہنے-
کہ سوتونکو جگادیتے ہو تم بھی کیا قیامت ہو-

آہ و بکا - رونا پیٹنا- واویلا- کیف ؎ روز کہتے تھے جو غزلین وہ زمانہ
گزرا- اب تو ہی آہ و بکا شعر و سخن کے بدلے-

آہ و زاری - دیکھو آہ و بکا- رشک ؎ آہ و زاری کے سوا کچھ بھی نہ سوجھا ہجر
مین - تیرگی ایسی خدا نے دی شب دیجور کو-

آہ و زاری کرنا - رونا دھونا- ؎ کردیا راز اپنا ظاہر سب پہ تو نے
ای ظفر- دل لگا کر کوی کرتا آہ و زاری یون بھی ہی-

آہ و فغان - نالہ و فریاد- رشک ؎ جو پھول باغ دہر مین ہی شل گوش
ہی- بلبل کے شور آہ و فغان مین اثر نہین- ظفر ؎ اپنا اثر دکھائے اگر
عشق جانگداز- کرڈالے کوہ کو دری آہ و فغان گداز

آہ و فغان کرنا- گریہ و زاری کرنا-

آہا یا آہاہا - ہ- تعجب اور خوشی ظاہر کرنے کا کلمہ- فقرہ - آہا آپ یہان کیونکر
آگئے - فقرہ - آہا کیا چٹپٹے کباب ہین - اور اہا الف مقصورہ سے بھی بول
چال مین ہی-

آہار - ف- نشاستے وغیرہ کی لیئی پکا کے کاغذ اور وصلیون پر پھیرتے ہین
اور خشک ہوجانے کے بعد مہرے سے رگڑتے ہین تاکہ حرف خوب چمکین- اور
قلم روان ہو اور اُٹھانا چاہین تو حرف صاف اُٹھ آئین - اب ہار بحذف الف
بول چال مین زیادہ ہی-

آہار مُہرہ - آہار دیکر مُہرے سے رگڑنے کو کہتے ہین -

آہَٹ - ہ- (اسکی اصل آہت معلوم ہوتی ہی جسکے معنی سنسکرت مین کسی چیز
پر کسی چیز کا پڑنا ہین- اسی سے آہٹ پاؤنکی آواز کے معنو نمین مستعمل ہوگیا)
مونث- آواز پا- ف - اسیر ؎ یہ اتحاد ہی ٹوٹا کبھی جو ہجر مین دل یقین ہوا
مجھے اُسکے قدم کی آہٹ کا - مصحفی ؎ شور محشر نہ کرے کیونکہ اُسے جبکے
سلام - دیوے مُردونکو جگا پاؤنکی اُسکے آہٹ - اور آواز پا کے علاوہ اور
آواز اور کھٹکے کو بھی کہتے ہین - میر ؎ کیا لڑکے دلی کے ہین عیار اور نٹ کھٹ
دل لین ہین یون کہ ہرگز ہوتی نہین ہی آہٹ قلق ؎ کان پردیسے خود
لگاے رہی - ڈر سے آہٹ کے دم چُراے رہی -

آہٹ پانا - آہٹ معلوم ہونا - قلق ؎ پاؤنکی آہٹ اُسنے کچھ پائی
روشنی بھی اُسے نظر آئی - انشا ؎ غرض وہ شوخ میری پا کے آہٹ
لگی دکھلانے اپنی چُلبلاہٹ -

آہٹ سننا - آہٹ پانا - بحر ؎ بچھایا کمرے مین فرش جھٹ پٹ درست
کی سیج کی سجاوٹ سُنی جو مین نے کسیکی آہٹ گمان گزرا کہ یار آیا - ؎
تاک کے سائے مین آکر بیٹھ پائین باغ مین بلبلین ہین سنکے انشا تیری آہٹ بولتی

آہٹ لینا - کسی آواز یا کھٹکے کی شناخت اور تمیز کرنا - فقرہ - ذرا آہٹ تو
لو یہ کسکی آواز ہی-

آہَر جاہَر - ہ - آمدرفت - ف -

آہر جا ہر لگانا - بار بار آنا جانا۔

آہر جاہر لگنا - لازم -

آہستہ - ف - ٹھہر ٹھہر کر - سہولت سے - نرمی سے - چپکے سے - **رند** ؎ وہ خواب ناز مین ہی چل آہستہ ای نسیم - آنچل نہ روے یار سے جاوے کہین الٹ - **داغ** ؎ زلف آہستہ جھٹکیے مرا جی ڈرتا ہی - دیکھیئے ہاتھ کا جھٹکا نہ کمر تک پہنچے - **قلق** ؎ اُسنے آہستہ پاس جاکے کہا - کیون یہ تم روتے ہو سبب ہی کیا - **گلزار نسیم** ؎ آہستہ پھرا دہ سرو بالا - سایہ بھی نہ اُس پری پہ ڈالا - اور آہستہ آہستہ تکرار کے ساتھ بھی کہتے ہین - اور اس صورت مین رفتہ رفتہ کے مقام پر بھی استعمال ہوتا ہی - **سوز** ؎ مری آنکھون سے اب تھمتا نہین ہی اشک اک پل بھی - یہ زخم آہستہ آہستہ ہوا اک چور کیا کیجے -

آہستگی - ف - مونث - سہولت - نرمی -

آہن [ظ ث] - ف - مذکر - لوہا - ھ - **آتش** ؎ زرہ جسبدن سے ای قاتل گلے مین تو نے ڈالی ہی - طلاو نقرہ کو اک رشک ہی اقبال آہن پر -

آہن دل [ظ ث] - سنگدل - سخت دل - مجازاً ظالم و معشوق - **سوز** ؎ نہین کچھ سوز دل سہتا اُس آہن دلکی خاطر مین - زبان شمع کی تقریر کو گلگیر کیا سمجھے - **آتش** ؎ آہن دنون سے چشم کرم ہی خیال خام - کرتا ہی سبز نخل کو آب تبر کہان -

آہن رُبا [ظ ث] - ف - مذکر - سنگ مقناطیس - چمک پتھر - (وہ پتھر جو لوہے کو اپنی طرف کھینچ لیتا ہی) **ناسخ** ؎ خنجر سفاک کو کیا میری گردن چھوڑدے - جو کہ ہو آہن ربا کسطرح آہن چھوڑدے - **خلیل** ؎ دل اُڑکے آپ پھنستا ہی الہی کشش - آہن رُبا کا جذب ہی زلفونکے جال مین -

آہنگر [ظ ث] - ف - لہار - ھ - **ناسخ** ؎ بیڑیان سی بیڑیان توڑی ہین مین نے ای جنون - جاے آہن اب تو سیم و زر ہی آہنگر کے پاس **ظفر** ؎ اور سودا ہو گا افزون یاد آئیگی وہ زلف - لاؤ مت آہنگر و زنجیر میرے روبرو -

آہنی [ع] **(یا آہنین)** ف - لوہے کی بنی ہوئی چیز - جیسے آہنی پل - آہنی صندوق - ؎ پار اُترے خوب دریاے وفاداری سے ہجر - خنجر جلاد تکو آہنی پل ہوگیا - **رشک** ؎ سخت جانی نے کیا تن کو حصار آہنین - آج تیرے تیر کا دیکھین گے ای خونخوار توڑ -

آہنی قلم - لوہے کا قلم - بعض لوگ انگریزی قلم کو کہتے ہین - **جرات** ؎ دلا دیوانہ ہی وہ تو کہ کلک آہنی لیکر - زمانے مین لکھین سب نام ہر زنجیر پر تیرا -

آہنگ [ظ ث] - ف - نمبر (۱) الاپ - نغمہ - **انشا** ؎ رہا ہی ہوش کچھ باقی اسے بھی اب نبڑے جا - یہی آہنگ ای مطرب پسر ٹک اور چھیڑے جا - **ذوق** ؎ ذوق مستی سے ہی طاوس چمن مین رقاص - شوق آہنگ سے ہی سرو پہ قمری قوال - **ناسخ** ؎ اُٹھ چلے صبح شب وصل آپ سنکر زمزمہ - نام رکھا چغد ہمنے مرغ خوش آہنگ کا -

نمبر (۲) قصد - ارادہ - **درد** ؎ ہر دم دل بیتاب مرادر دکرے ہی - جون نغمہ نکل آنے کا آہنگ ہوا پر - **سودا** ؎ ہوئی گرمی سے تو دلی کی وہ جب تنگ کیا اُسنے ہوا کھانے کا آہنگ -

آہو [و ظ ث] - ف - ہرن - ھ - **اسیر** ؎ کیا راہوار یار کا پیچھا کرے کوئی - آہو کی چوکڑی کا ہی عالم شلنگ مین -

آہو چشم - ف - مذکر - معشوق کو کہتے ہین - **رشک** ؎ یار جانی ہوا وہ آہو چشم - یعنی ہمنے ہرن شکار کیا - اور آہو نگاہ بھی کہتے ہین - ؎ **ظفر** مجکو جو وہ آہو نگہ

ع؎ آہنی مین صرف یاے نسبت ہی اور آہنین مین یا دونون دو نو نسبت کے واسطے ہین -

آنکھین دکھاتا ہی - دلِ وحشی کو میرے اور وحشت دونی ہوتی ہی -

آہو کا کالا ہونا - ہرن کا سیاہ ہو جانا - کنوار کی سخت دہوپ مین ہرن کالا ہو جاتا ہی - **ناسخ** ؎ گرمی رخسار سے بیمار ہو گی چشم یار - دہوپ کی شدت سے آہو کالا ہو جائیگا -

آہو گیر - ف - نمبر (۱) ظش صفت - عیب جو - **ذوق** ؎ سنوارتی ہی جو شام اپنی زلف مشکین کو - سواد مشک ختن پر ہی لاکھ آہو گیر - **وزیر** ؎ بندہ گیا ہی غیر سے مضمون غزال چشم کا - اسمین اب شاخین نکالے کہدو آہو گیر کو -

نمبر (۲) ہرن کو گرفتار کرنے والا - صیاد - **ناسخ** ؎ کچھ نہین پروا مجھے دشمن اگر ہی عیب جو - خوف کیا شیر نیستان کو ہی آہو گیر کا -

آہوے حرم - مکہ معظمہ کے ہرن - بحکم شریعت اسلام اطراف کعبہ مین مقامات معین عـــ تک شکار کھیلنا حرام ہی اسلیے آہوے حرم جب کہتے ہین تو یہ خصوصیت صید سے محفوظ ہونے کی ملحوظ ہوتی ہی - **رند** ؎ خانہ دوست سمجھکر کیے کعبے کے طواف - قیس آہوے حرم کو سگِ لیلے سمجھا - **ہلال** ؎ غصے کی آنکھون سے ای صیاد دیکھے گا جو تو - بھاگ کر ہر غیر آہوے حرم ہو جائیگا -

آہوے فلک - ف - آفتاب سے کنایہ ہی - **صبا** ؎ دام تزویر مین کیونکر دل روشن ہو اسیر - آہوے چرخ ہو نہین صید فگن کیا روکین -

فصل الف ممدودہ مع یاے تحتانی

آیا - نمبر (۱) ھ - آنا مصدر سے صیغہ ماضی - **اسیر** ؎ بال کھولے جو وہ شمشاد پریزاد آیا - قمریان باغ مین چلائین کہ صیاد آیا - کبھی یہی آیا کسیکے پکارنے پر جواب مین حاضر ہوا کی جگہ بولتے ہین - کبھی کوئی کسیکو بلائے اور اُسے آنے مین کچھ دیر ہو جائے تو کہتے ہین "آیا" کبھی دھمکانے اور ڈرانے کی جگہ بھی بولتے ہین کہ آ کے تجھسے سمجھتا ہون - **ذوق** ؎ لگای زلف کو شانے نے جو انگلی پکارا دل - یہ گستاخی بھلا رہ تو سہی او بے ادب آیا -

نمبر (۲) پرتگیزی - مونث - وہ عورت جو انگریزون کے بچونکی نگرانی کرتی کہلاتی اور بہلاتی ہی یا میم صاحب کو کپڑے پہناتی اور خدمت کرتی ہی - اصل مین یہ لفظ سنسکرت کا معلوم ہوتا ہی کیونکہ آیے سنسکرت مین اُس شخص کو کہتے ہین جو عورتونکی نگہداشت کرے اسلیے سنسکرت کے قاعدے سے جب اسکی تانیث کیگئی تو آیا ہو گیا - جیسے گنگ مذکر ہی اسکی تانیث الف بڑہا کے گنگا ہو گئی -

نمبر (۳) ف - کلمہ استفہام - کچھ پوچھنے کے لیے - **انشا** ؎ کعبے کا کرون طوف کہ بتخانے کو جاون - کیا حکم ہی مجکو + ارشاد مرے حق مین بھی کچھ ہوئیگا آیا ای پیر طریقت -

آیا بندہ آئی روزی گیا بندہ گئی روزی عـــ - مثل - یعنی رزق ہر شخص کا اُسکے ساتھ ہی - جس گھر مین جتنے لوگ ہین پروردگار نے رزق بھی اتنا ہی اُتارا ہی اور آدمیون کی کمی بیشی کے ساتھ رزق کی بھی کمی بیشی ہوتی رہتی ہی -

آیا رمضان بھاگا شیطان - مثل - چونکہ روزے کی حالت مین نفس مضمحل ہو جاتا ہی اور شرارت سے باز رہتا ہی اسواسطے اس مثل کا دہان

عـــ کعبے کی جانب مشرق چھ کوس اور جانب جنوب بارہ کوس اور جانب مغرب اٹھارہ کوس اور جانب شمال چوبیس کوس تک شکار کھیلنا جائز نہین -

عـــ افواہ ہی کہ ایک بادشاہ نے خزانہ بڑہانیکے خیال مین تخفیف شروع کردی اُسیدن رات کو خواب مین دیکھا کہ کچھ لوگ خزانے سے توڑے اُٹھائے لیے جاتے ہین پوچھا کہ یہ روپیہ تم لوگ کیون اور کہان لیے جاتے ہو جواب دیا کہ جہان ملازمان تخفیف شدہ جائین اب جسجگہ وہ لوگ جائین گے انکا رزق وہان انکو پہنچایا جائیگا - بادشاہ نے صبح اُٹھتے ہی تخفیف موقوف کردی -

استعمال کرتے ہین جہان کسی عمدہ اور نیک آدمی کے آنے سے بد اور شریر اُٹھنے لگتا ہی اور بیشتر مذاق سے جب کسی بے تکلف دوست کے آنے پر دوسرا صحبت سے اُٹھتا ہی تو کہتے ہین۔

آیا کُتّا کھا گیا تو بیٹھی ڈھول بجا۔ مثل۔ (عوم) غافل اور بے فکر عورت کی نسبت بولتی ہین کہ چیز ضایع اور برباد ہوگئی مگر اسکو کچھ خبر نہین اپنے حال مین مست ہی۔

آیا گری کرنا۔ آیا کا پیشہ کرنا۔

آیا گیا۔ آنے جانے والا۔ وارد۔ صادر۔ جیسے کچھ تو آئے گئے کا خیال کیا کرو۔ آئے گئے کی خاطر کرنا ہی پڑتی ہی۔

آیَت ۔ع۔ مونث۔ جمع۔ آیات۔ (عربی کے قاعدے سے) آیتین (اُردو کے قاعدے سے)

نمبر (۱) قرآن شریف کا جملہ۔ جیسے قل ہو اللہ احد۔ رشک ؎ قرآن روے یار ہی باتین ہین آیتین۔ جلدِ عذار جلدِ کلام مجید ہی۔

نمبر (۲) وہ گول نشانی (○) جو قرآن مجید مین جا بجا ٹھہرنے کیلیے لکھی ہوتی ہی۔

آیاتِ مُتَشابہ۔ اسکی تعریف حنفیہ کے نزدیک یہ ہی کہ باری تعالے اور حضرت رسول اللہ صلعم کے سوا دوسرا شخص مراد آیت پر واقف نہوا سید معرفت بالکل منقطع ہو فقط اعتقاد حقیقت معنی ضروری ہی شافعیہ اور معتزلہ یہ تعریف کرتے ہین کہ باری تعالے اور رسول اللہ صلعم اور دیگر علماے راسخین فی العلم اُسکی تاویل اور مراد سے واقف ہون۔ منشا ان دو اختلافون کا یہ ہی کہ آیہ لَا یَعْلَمُ تَاوِیْلَہٗ اِلَّا اللّٰہُ وَالرَّاسِخُوْنَ فِی الْعِلْمِ یَقُوْلُوْنَ آمَنَّا بِہٖ مین حنفیہ کے نزدیک الا اللہ پر وقف ہی اور شافعیہ اور معتزلہ وقف نہین مانتے۔

آیاتِ مُحْکَم۔ اُس آیت کو کہتے ہین جسمین احتمال نسخ و تبدیل کا باقی نرہے۔ اسکی دو صورتین ہین۔ ایک وہ کہ اُس آیت کی دلالت ایسے معنون پر ہو کہ کسی حالت مین اُن معنون کا منسوخ ہونا ممکن نہو۔ جیسے وہ آیات جو دال ہین باری تعالے کی توحید اور صفات پر اس محکم کو محکم بعینہ کہتے ہین۔ جیسے اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ یا اَللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ۔

دوسرے وہ کہ ابتداے نزول سے انتہاے عمر رسول اللہ صلعم تک اُسپر عملدرآمد رہا ہو۔ اسکو محکم لغیرہ کہتے ہین۔ آیات منسوخہ کے علاوہ کل قرآن اسکی مثال ہوسکتا ہی۔

آیت (یا آیہ) آنا آسمان سے آیت اُترنا۔ اسیر ؎ نکلا نہین ہی مصحف عارض پر اُسکے خط۔ آیا ہی اپنی شان مین آیہ عذاب کا۔

آیت (یا آیہ) اُترنا۔ آیہ آنا۔ ناسخ ؎ چشم زاہد مین ہون گو خوار گنا ہون سے مگر۔ مغفرت کا تو مری شان مین آیا اُترا۔

آیتِ سجدَہ ۔ قرآن شریف کی وہ آیت جسکو سُنکر یا پڑھکر سجدہ کرنا واجب ہی ناسخ ؎ گیا سجدہ مین دیکھا جب سے تیرے مصحف رُخ کو۔ نہین کم سجدہ کی آیت سے رتبہ بیت ابرو کا۔

؎ نقل ہی کہ حضرت امیر خسرو ایک روز کہین جاتے تھے راہ مین پیاسے ہوئے ایک کنوین پر پنہارنیونکو پانی بھرتے دیکھا اُنکے پاس گئے اور جاکر اُنسے پانی مانگا اُنمین سے ایک انہین پہچانتی تھی اُسنے ساتھ والیون سے کہا یہ خسرو ہی جسکے گیت سب گاتے ہین پھر آپسمین صلاح کرکے اُنسے ایک نے کہا کہ ایسی انمل کہدے جسمین کھیر کا ذکر ہو تو پانی پلاؤن۔ دوسری نے چرخے کو کہا تیسری نے ڈھول کو چوتھی نے کُتّے کو اُنہون نے یہ انمل کہدی۔ کھیر پکائی جتن سے چرخا دیا جلا۔ آیا کتا کھا گیا تو بیٹھی ڈھول بجا۔ یہ آخر مصرع اپنے معنی کی مناسبت سے مثل کیطرح مشہور ہوگیا۔

آیت لا - اسکی دو صورتین ہین - ایک وہ لا جو بغیر اُس چھوٹے دائرے کے ہو جسکو مجازاً آیت کہتے ہین - یہ آیت لا مجازاً وہ علامت ہی جہان وقف ناجائز ہو اگر احیاناً اُس علامت پر سانس ٹوٹ جاے تو پھر ماقبل کی آیت کو مابعد کی آیت سے ملاکر پڑھین - دوسرے وہ لا کہ دائرۂ علامت آیت پر لکھا ہو یہ آیت لا مجازاً وہ علامت ہی کہ قاریون کے نزدیک اُسمین وقف سے وصل اولے ہو - لیکن محدثین اور فقہا وقف اور وصل کو یکسان جانتے ہین -

آیت مطلق - مجازاً اُس علامت وقف کو کہتے ہین - جہان آیت ماقبل علامت کا وصل آیت مابعد علامت سے مستحسن نہو - وجہ یہ ہی کہ یہ علامت دال ہی کہ آیت سابقہ کے معنی کو آیت لاحقہ سے ربط نہین ہی -

آیت (یا آیہ) نازل ہونا - آیہ اُترنا - **وزیر** ؎ شوق سے حکم کرے سجدے کا پیغمبر حسن - آیتین سجدے کی نازل ہوئین ابرو ہوکر -

آیت وحدیث ہی - آیت وحدیث کی برابر ہی - یہ دونون جملے اُس جگہ بولے جاتے ہین جہان کسیکی بات کی بزرگی جتانا ہو کہ اُسپر عمل کرنا ضرور ہی - فقرہ - مرید کو پیر کی بات آیت وحدیث کے برابر ہی اور طعن کے محل پہ بھی بولتے ہین کہ اُنکا کہنا کیا آیت وحدیث ہی یعنی تعمیل اُسکی کچھ فرض نہین ہی -

آیہ - ع - مذکر - جمع آے - (اُردو کے قاعدے سے) دیکھو آیت نمبر ۱ - **صبا** ؎ بتون کے داغ محبت سے وہ سیہ دل تھا - ہوا مرے لیے آیہ عذاب کا پہاہا - **رشک** ؎ تو وہ ہی مصحف ناطق کہ وصف بیج رہتا - کرد آیے اگر تیری شان مین آتے -

آیۂ رحمت - قرآن شریف کی وہ آیت جسمین رحمت باری تعالے کا مذکور ہو جب کسیکی صفت مین کہتے ہین تو موصوف کی رحیم مزاجی مراد ہوتی ہی - **رشک** ؎ حرز جان تو ہی دل آیۂ رحمت سمجھون - ہاتھ آجاے جو بازوے بتان کا تعویذ - **قلق** ؎ صاحب خلق حامی اُمت - شافع حشر آیۂ رحمت -

آیندہ - ف - نمبر (۱) آمدن مصدر سے صیغہ اسم فاعل - آنے والا - **صبا** ؎ سال آیندہ نہوگا یہ بھی عالم دیکھنا - وہ کہان سال گزشتہ کی بہار اب کے برس - نمبر (۲) آگے - پھر کبھی - دوبارہ - فقرہ - جو کچھ کہنا تھا ہمنے کہدیا - آیندہ تم جانو تمہارا کام جانے - فقرہ - خیر اب کے تو قصور معاف کردیا آیندہ ایسا نکرنا -

آیندہ کو - آگے کو - زمانہ آیندہ کے لیے - فقرہ - جو مکان بن چکے ہین اُنہین ڈہا دو آیندہ کو ممانعت کا حکم سنا دو - (عود ہندی)

آئی - قضا موت - جیسے یا اللہ اُسکی آئی مجکو آجاے **میر** ؎ گلی مین اُسکی رہا جاکے جو کوئی سو رہا - وہی تو جاوے ہی وان جس کسو کی آئی ہو -

آئے [ع] - ھ - آنا سے مشتق - نمبر (۱) صیغہ ماضی جمع مذکر غائب - **صبا** ؎ وہ دیوانے ہین جب دم بھر بٹھایا قید مین ہمکو - پر پر دغل مچاتے خانۂ زنجیر مین آئے - نمبر (۲) صیغہ مضارع واحد مذکر غائب - **قلق** ؎ دیدوادید اُدہر بھی ہو جاے - ہم تلک بھی یہ دور جام آئے -

آئے آم جاے لبیدا - یہ مثل اُسجگہ بولتے ہین جہان یہ کہنا مقصود ہوتا ہی کہ کسی طرح مطلب اور مقصود حاصل ہو جاے کچھ ہی کیون نہ صرف ہو جاے -

آئی بات کا روکنا ذہن کند کرتا ہی - یار لوگونکو جب کسی پر کوئی پھبتی یا

ع ؎ آے بروزن فاع اور آئے بروزن فعلن دونون طرح درست ہی - **قلق** ؎ لب پہ جُرأت کی جب حکایت آے - دل نامرد مین حرارت آے - **ذوق** ؎ - بولی کیا آپ کیلیے چلے تم ہاے (ماضی) - کچھ تواضع بھی ہم نکرنے پاے - (مضارع) **صبا** ؎ اثر ایسا کہان سے نالۂ شبگیر مین آئے (مضارع) - کہ جس سے زلزلہ جو بآسمان بریں مین آئے **عجب** ؎ سنگ اسود کو جو دیکھا تو صنم یاد آیا - سیہ ہے کعبے سے جو اُٹھے تو کلیسا آئے - (ماضی)

اور کسی طرح کی شوخی سوجھتی ہی تو اُسوقت کہتے ہین مطلب یہ ہوتا ہی کہ اب ضبط نہین
ہو سکتا اور کبھی اسیقدر کہتے ہین کہ یار داب ذہن کند ہوتا ہی یعنی رُکا نہین جاتا اور
رُکتا ہون تو ذہن کند ہوتا ہی۔

آئے باٹ کے کھاٹ کے پاس - واہیات بے معنی باتین فصحا اُنکی
جگہ آئین باٹین شائین بولتے ہین۔

آئی بلا ٹالنا - آئی بلا سر سے ٹالنا - آئی ہوی آفت یا مصیبت دور کر دینا
داغ ؎ جو سر مین زلف کا سودا تھا سب نکال دیا - بلا ہون مین بھی
کہ آئی بلا کو ٹال دیا - آتش ؎ شام شب فراق سے پہلے موے جو لوگ
آئی ہوئی بلا گئے سر پر سے ٹال کے -

آئی بلا ٹلنا - آئی بلا سر سے ٹلنا - لازم -

آسے پیر بھاگے بیر - یعنی بدون سے نیک ہمیشہ الگ رہتے ہین اور
(خباثت سے مراد ہی)
اُنکی صحبت سے پرہیز کرتے ہین -

آئی پر نہین چوکتے - یہ جملہ حاضر جواب کی نسبت کہتے ہین جو ضبط نکر سکے
اور دلمین جو بات آئے بیدھڑک کہہ بیٹھے -

آسے پیر بھاگے بیر - مثل - یعنی نیکون کے سامنے بدون کی کچھ نہین
چلتی ہمیشہ بھاگ کھڑے ہوتے ہین -

آئی تو ماہی نہین تو خالی چارپائی - مثل - بدچلن اور اوباش لوگ
بولتے ہین معنی ظاہر ہین -

آئی تو روزی نہین تو روزہ - آیا تو نوش نہین تو فراموش -
یہ مثلین متوکل اور صابر کی نسبت بولی جاتی ہین یعنی توکل پر گزران ہی کچھ ملگیا

؎ ٹالنا مزے اڑانا - استعمال مین لانا -

تو کھا پی لیا نہین تو صبر و شکر کیے بیٹھے ہین -

آئے تو کیا آئے - یہ جملہ بیشتر وہان بولتے ہین جہان یہ کہنا مقصود ہو کہ
دم بھر ٹھہر کر چلتے ہوئے - ایسے آنے سے نہ آنا اچھا تھا اور کبھی کے ساتھ
بھی بولتے ہین کہ آئے بھی تو کیا آئے - ؎ وہ جو آئے بھی تو کیا آئے نہ دم بھر
ٹھہرے - ای ظفر رہگئے ارمان تو جی کے جی مین -

آئی تھی آگ کو رہگئی رات کو - مثل - (عو) بیغیرت اور بے حیا عورت
کی نسبت کہتے ہین جسکو بہانے کے لیے ذرا سا حیلہ کافی ہو -

آسے تھے ہر بھجنے کو اور اوٹنے لگے کپاس - یہ مثل اُس محل پر
بولتے ہین کہ آدمی قصد تو کسی اچھے کام کا کرے اور کوئی ذلیل سا واہیات کام
کرنے لگے -

آئی ٹلجانا یا آئی ہوئی ٹلجانا - آفت اور بلا کا پہنچکر رک جانا - فقرہ - خدا
کی قدرت سے یہ آئی بھی ٹلجائیگی -

آئے دن - ہر روز - تیسون دن - ہمیشہ بحر ؎ آئے دن یار کی
صورت کا تماشائی ہی - آئنہ بھولگیا میری طرح گھر اپنا -

آئے کا آیا - آنے مین کچھ دیر نہین - کوئی دم مین آنیوالا ہی - فقرہ - وہ تو آئے
کا آیا ہی ذرا دیر اور توقف کرو - لکھنؤ مین آسکا آیا سمجھو بولتے ہین -

آئے کی خوشی نہ گئے کا غم - مثل - بے پروائی اور استغنا کے محل پر
بولتے ہین یعنی نہ کسی چیز کے حاصل ہونیکی خوشی ہوتی ہی نہ کسی چیز کے جاتے
رہنے کا ملال ہوتا ہی - اور کبھی ایسی بے حقیقت اور حقیر چیز کی نسبت بھی کہتے ہین
جسکے ملنے سے کوئی نفع ہو نہ جاتے رہنے سے ضرر -

آئے گا تو اپنے پاؤن سے جائے گا کسکے پاؤن سے - یعنی ہنگ

تو چلا آئے گا مگر نکل کیونکر جائے گا جب کسیکو دعوے ہوتا ہی کہ دشمن اگر مجھے ملجائے تو ہرگز نکلنے نہ دون وہان یہ جملہ بولا جاتا ہی۔

آئے گا کتا تو پائے گا ٹکا۔ مثل۔ یعنی بے دوڑ دھوپ اور کوشش و محنت کے کوی فائدہ حاصل نہین ہو سکتا۔

آئے گئے کا سودا۔ کمال آمادگی مرگ۔ داغ دیکھ کہتے ہین اسے آئے گئے کا سودا۔ ہم ترے آتے ہی سو جان سے قربان گئے۔ یہ محاورہ لکھنؤ مین نہین سُنا داغ دہلوی سے معلوم ہوا کہ حالت مرگ و نوبت اخیر کو دلی والے کہتے ہین۔

آئی گئی میرے ماتھے۔ سارا الزام سارا غصہ میرے ہی سر۔

آئی گئی ہو گئی۔ نمبر (۱) جب کوئی چیز رہن رکھی جاتی ہی اور مدت تک رہن رہنے اور سود نہ پہنچنے سے اصل قیمت کی برابر یا اُس سے زیادہ زر رہن اور سود ہو جاتا ہی تو راہن شی مرہونہ سے دست بردار ہو جاتا ہی اور مرتہن اصل اور سود کے عوض اُسے لے لیتا ہی اُسے آئی گئی ہو گئی کہتے ہین اور کبھی وعدے پر فک رہن نہونے سے بھی ایسا ہوتا ہی۔

نمبر (۲) بھولگئی۔ رفت و گزشت ہوئی۔ جیسے وہ بات آئی گئی ہو گئی۔ اور اسجگہ آئی گئی ہوئی بھی کہتے ہین۔

آئے مل جی آئے۔ جب کسی بنیون کی ایسی وضع اور اول جلول قطع سے آتے ہوئے دیکھتے ہین تو مذاق سے کہتے ہین یعنی آپکی دھج دیکھیے کس شان سے چلے آتے ہین۔

آئی موج فقیر کی دیا جھونپڑا جلا۔ مثل۔ یہ اُس محل پر بولتے ہین جب کوئی بے پروا اور آزاد منش اپنی چیز ضایع کر دینے کی کچھ پروا نکرے۔

آئے میر بھاگے پیر۔ مثل۔ جہان اعلے پہنچا پھر ادنے اسکے آگے نہین ٹھہر سکتا۔

آئے نہ آئے برابر۔ یہ جملہ اُسوقت کہتے ہین جب کسی شخص کے آنے کا کوئی حاصل نہو یا سفر سے آئے اور ملاقات نکرے ادہر اُدہر رہے یا آتے ہی چلدے۔

آئی نہ گئی کون ناتے بہن۔ مثل۔ (عو) جب کوئی بغیر جان پہچان کے اپنا رسوخ ظاہر کرے اسجگہ کہتی ہین اور فصحا کون ناتے کیجگہ کس رشتے بولتے ہین۔

آئی نہین ٹلتی یا آئی ہوئی نہین ٹلتی۔ جملہ قضا نہین رکتی۔ موت اپنے وقت پر بغیر آئے نہین رہتی۔ بحر حال رہی تمھین لازم تھی ضرور آنا تھا۔ فرض کردم مری آئی ہوی کیا ٹلجاتی۔

آئے ہو تو گھر سے چلو۔ ہندوستانی ٹھگونکی اصطلاح مین یہ ایک اشارہ ہی کہ جب مسافر کے قتل کا حکم دینا ہوتا ہی تو یہ جملہ زبان پر لاتے ہین جو لوگ کہ مسافرونکے قتل پر تعین ہوتے ہین وہ اشارہ پاتے ہی اُسکا کام تمام کر دیتے ہین ایسے اشارے کو اُنکی زبان مین جھرنی کہتے ہین۔

آئے ہوش (یا حواس) جانا۔ بدحواس ہو جانا۔ (گھبرا جانے یا زیادہ خوف خواہ شدت غم و تردد کی حالت مین) بحر اب آئے ہو تو نہ رخصت کی بات چیت رہے۔ خدا کے واسطے جاتے ہین ہوش آئے ہوئے۔ اور ہوش و حواس کی جگہہ عقل بھی کہتے ہین۔ داغ بات دلکی نہ لب تک آتی تھی فکر مین آئی عقل جاتی تھی۔

آئے ہوش (یا حواس) کھونا۔ بدحواس کر دینا۔ بحر ہوش آئے ہوئے کھوتی ہی یہ مژگان کی جھپک۔ دل کو تڑپاتی ہی ہر بار یہ چتون نیشتر ہے۔

آئی ہی جان کے ساتھ جائیگی جنازے کے ساتھ۔ مثل۔ جس شخص کی عادت نہ چھُٹے اُسکی نسبت کہتے ہین کہ وہ بھلا اپنی یہ عادت کاہے کو چھوڑینگے آئی ہی جان کے ساتھ جائیگی جنازے کے ساتھ۔

آئین۔ ف۔ مذکر۔ قانون۔ دستورالعمل۔ قاعدہ۔ رسم و رواج۔ **کیف ؎** واہ کیا لوگ ہین کیا حکم ہی کیا آئین ہی۔ شہر سے بادہ فروشون کی دکان دور رہے۔ **قلق ؎** جمع ارکان سلطنت تھے تمام۔ حسب آئین کیا ادب سے سلام۔ **گلزارنسیم ؎** کھویا تجھے تیری آرزو نے۔ جا تیری سزا یہ ہی کہ تو نے۔ کی ہی حرکت خلاف آئین۔ پتھر کا ہو نصف جسم پائین۔

آئین جاری کرنا۔ ضابطہ مقرر کرنا۔ **آتش ؎** نئے ہر سال سر کا جنون سے داغ ملتے ہین۔ بہار گل کیا کرتی ہی جاری تازہ آئین کو۔

آئین جاری ہونا۔ لازم۔

آئین ہوجانا۔ دستور اور رسم و رواج ہوجانا۔ قاعدہ اور قانون ہوجانا۔ فقرہ۔ جو حاکم نے فیصلہ کیا وہی آئین ہوگیا۔

آئین بائین شائین۔ مونث۔ ژٹل۔ بے معنی مہمل بات۔ بے ٹھکانے بے سر پاؤن کی بات۔

آئین بائین شائین اُڑانا۔ بیہودہ بکنا۔ بے سروپا باتین کرنا۔

آئین بائین شائین بکنا یا کہنا۔ بے معنی مہمل بات کہنا جو سمجھ مین نہ آئے۔ فقرہ۔ خدا جانے کیا آئین بائین شائین بکتا ہی کچھ سمجھ مین نہین آتا۔ فقرہ۔ ذرا سمجھ کر بات کہو یہ کیا آئین بائین شائین کہے چلے جاتے ہو۔

آئین بی عاقلہ سب کا مومنین داخلہ۔ مثل۔ (عو) اُس جگہ بولتی ہین جب کوئی کسی ایسے کام مین دخل دے جس سے ناواقف ہو۔

آئینہ یا آئنہ ع؎۔ ف۔ مذکر۔ مرآۃ۔ ع۔ درپن۔ ھ۔ (اصل آہنہ جو آہن اور ہای نسبت سے مرکب ہی) آہنہ سے آئنہ ہوجانے کی وجہ یہ ہی کہ ہاے ہوز بعض الفاظ فارسی مین ہمزہ ملینہ سے بدلجاتی ہی جیسے اندام کہ اصل مین ہندام تھا اور راگان کہ اصل مین راہگان تھا۔ چنانچہ چارآئنہ جو ایک آہنی لباس جنگ ہی آہن ہی کے باعث سے اُسکا یہ نام رکھا گیا نمبر(۱) مُنھ دیکھنے کا شیشہ۔ **ذوق ؎** خاک آئینے سے ہی نام سکندر روشن۔ روشنی دیکھتا گر دل کی صفائی کرتا۔

صفات

اندھا۔ **ناسخ ؎** چشم جوہر سے تری فرقت مین رویا اسقدر۔ ہوگیا اندھا نہین آتا نظر آئینے کو۔

تصویر نما۔ **غالب ؎** معلوم ہوا حال شہیدان گزشتہ۔ تیغ ستم آئینۂ تصویر نما ہی۔

ع؎ کتب تواریخ سے ثابت ہی کہ سکندر اعظم نے اسے ایجاد کیا تھا جب سکندر نے حکیمون سے اپنی رائے ظاہر کی کہ ہم ایک ایسی چیز بنانی چاہتے ہین جسمین ہر چیز کا عکس دیکھ لیا کرین تو اُنھون نے معدنیات سے اسکو بنانا چاہا مگر جب اس سے مطلب حاصل نہوا تو سکندر کی تدبیر سے رستام نہار نے فولاد سے یہ کام لیا اور لوہے کو ایسی جلا دی کہ اُسمین ہر چیز کا عکس دکھائی دینے لگا صرف اتنی کسر رہی کہ اگر لوہے کا ٹکڑا چکھونٹا ہوتا تھا تو اُسمین چکھونٹی شکل دکھائی دیتی تھی اور جو لمبا ہوتا تھا تو لمبی۔ مگر اخیر کو جب گول آئینہ بنایا تو یہ سب دقتین جاتی رہین اور ہر چیز جون کی تون دکھائی دینے لگی جب یہ آئینہ سکندر کے حسب منشا تیار ہوگیا تو اُسنے بڑا جشن کیا اور اُسمین اپنی صورت دیکھکر پشت آئینہ کو بوسہ دیا۔ آگے لوہے ہی کا آئینہ بناکرتا تھا۔ دو تین صدی سے جب کانچ دریافت ہوئی اور وہ بآسانی کام دینے لگی تو اسکا رواج جاتا رہا مگر بعض بعض لوگون کے یہان اب بھی پڑا ہوا ہی اور اسکی تمثیل دکیون کے ہتوڑے سے جو بہت شفاف اور چمکتا ہوا ہو نہایت خوب سمجھ مین آسکتی ہی (ارمغان)

حبابی۔ میر ؎ حباب نمین تھی جو چراغون کی تاب۔ حبابی تھا آئینہ جون سطح آب۔

حیرتی۔ میر ؎ مُنھ تکا ہی کرے ہی جس تس کا۔ حیرتی ہی یہ آئنہ کسکا۔

روسیہ۔ میر ؎ روسیہ آئنے سے تمکو فراغت ہی نہین۔ سرمۂ تیرہ درون سے کہین فرصت ہی نہین۔

سادہ لوح۔ اسیر ؎ سادہ لوح آئنہ گستاخ جو ہی ہونے دو۔ تم نہو چین بجبین دور کرو جاہل ہی۔

شوخ چشم۔ اسیر ؎ شوخ چشمی آئنے کی کب گوارا ہی اُسے چن دیے جسنے سکندر سیکڑون دیوار مین۔

سودار۔ ناسخ ؎ یاد گیسو مین جو دیدے مارتا ہی آپ کو۔ ہو گیا سودا سب مانند گیسو آئنہ۔

تشبیہات

آفتاب۔ ناسخ ؎ نگہ ٹھہرتی نہین اپنے عکس پر اُسکی۔ شعاع حسن سے آئینہ آفتاب ہوا۔

چاند۔ ناسخ ؎ تو وہ ہی خورشید تابندہ کہ تیرے عکس سے۔ بنگیا مثل مہ تابان شب تار آئنہ۔

چشم۔ چشم شوق۔ صبا ؎ چشم آئینہ رہے دور سے کب تک نگران۔ دانت زلفون پہ لگاے رہے شانہ کب تک۔ اسیر ؎ ہی محو جلوۂ رُخ جانان ہر آئنہ بند اپنی چشم شوق کرے کیونکر آئنہ۔

چشم پرآب۔ ذوق ؎ برنگ آئنہ چشم پرآب ہے میری۔ گلا نہ اشک

ع ؎ مٹی کے شیشے کا آئنہ جسمین دل نہو۔

کیا پاس آبرو میرا۔ ؎ چشم پرآب ہے سودا کی نہ ٹپکا کبھو اشک۔ صورت آئینہ کچھ دیدۂ تر اسکا ہے۔

چشمہ جوے آب۔ ذوق ؎ چشمۂ آئینہ مین کب تر ہوا بانے نگاہ۔ اسطرح جاتے ہین دیکھا پاکدامن آب مین۔ ؎ دیکھا دم تزئین جو مُنھ اُس حور نے ای رشک۔ آئینہ ہوا چشمۂ کوثر سے زیادہ۔ ناسخ ؎ دل ہی اپنا ہو گیا گیا تیرے آگے آب آب۔ جب ہوا تیرے مقابل بنگیا جو آئنہ۔

دیدۂ حیران۔ ناسخ ؎ کون وہ دل ہی جو محو رُخ جانان نہوا۔ کون آئینہ ہی جو دیدۂ حیران نہوا۔

سد سکندر۔ رشک ؎ اُس بادشاہ حسن کی تزئین تو دیکھیے۔ ہر آئنے کو سد سکندر بنا دیا۔

صفحۂ باطل۔ اسیر ؎ کور باطن قدر کیا سمجھین مرے دیوان کی۔ صفحۂ باطل ہی دست بے بصر مین آئنہ۔

قلعۂ فولاد۔ اسیر ؎ آئنے مین عکس اُسکا دیکھکر سمجھے یہ ہم۔ ہی پری شیشے کے بدلے قلعۂ فولاد مین۔

گرداب۔ ناسخ ؎ ہون وہ سرگشتہ جو دیکھا مین نے مُنھ اپنا کبھی۔ آئنے مین صاف صورت ہو گئی گرداب کی۔

لوازم و خواص

آئینے کا بال۔ رشک ؎ زلف بتان کے شوق مین ہستی وبال ہی۔ یاد کرے آئنۂ دل مین بال ہی۔

جوہر۔ نصیر ؎ اپنی صورت جو ہوا دیکھکے وہ دیوانہ۔ جوہر آئنہ سب بنگئے زنجیر کے پیچ۔

چوکھٹا - ناسخ ؎ پڑتے ہی عکس رخ جانان کے ہی آتشبہ تمام - چوکھٹے کو ہالے سے آئینے کو مہتاب سے -

زنگ - ناسخ ؎ کدورت اپنے چہرونکی نظر آتی ہی لوگونکو - تماشا ہی کہ اُلٹے آئنے مین زنگ ٹھہرایا -

زنگار - میر ؎ اُس آئنے کی مانند زنگار جسکو کھاوے - کام اپنا اُسکے غم مین دیدار تک نہ پہنچا -

آئینے کی حیرت - مومن ؎ مجکو کیا کام کہ آئینے کی حیرت دیکھون - دیکھ تو آئنہ اور مین تری صورت دیکھون -

دیوار عـ۵ - ناسخ ؎ ہوگئے عریان حضور اُسکے غضب تمنے کیا غش سے گر پڑتا اگر پاتا نہ دیوار آئنہ -

فریم - چوکھٹا - ناسخ ؎ ترے رخسار تابان کا کبھی جو عکس پڑتا ہی - فریم آئینے کی بنتی ہی ہالہ ماہ کامل کا -

آئینہ - نمبر(۲) شاہد - ظاہر کرنیوالا - آتش ؎ قرار اسکو نہین آتا ہماری بیقراری سے - زمانہ آئنہ ہی اپنے احوال دگرگون کا - برق ؎ حیرت سے سب ملال عیان ہین نہ پوچھیے - آئینہ مین فراق مین ہون اپنے حال کا -

نمبر(۳) حیران - ششدر - تصویر - بےحس وحرکت - صبا ؎ چشم وا رکھی دیکھا جو طلسمات جہان - آئنہ بنگئے ہم محو تماشا ہوکر - اور تشبیہاً بہت صاف شفاف اور مجلے چیز کو بھی آئینہ کہتے ہین - ؎ آج ای ناسخ ہون مین اسکندر ملک سخن - ہین صفائے لفظ و معنی سے سب اشعار آئنہ - فقرہ - پھول کا برتن مانجنے سے آئینہ ہوجاتا ہی -

نمبر(۴) ظاہر - عیان - اسیر ؎ زنگ یکرنگی دورنگی نے کیا کیا آئنہ - رفتہ رفتہ میری صورت یار کی صورت ہوئی -

آئینہ اُلٹا دکھانا - جب عورتین کسی کا خوب بناؤ سنگار کرتی ہین تو ٹوٹکے کے طور پر دفع نظر بد کے لیے اسکو آئینہ اُلٹا کرکے دکھاتی ہین گلزار نسیم ؎ روح افزا کا سنگار کرکے - محو اُسکی ہوی جو پیار کرکے - اُلٹا اُسے آئنہ دکھایا - خط سمجھی وہ کاکلون کا سایا -

آئینہ اندھا ہوجانا - جب آئینہ اسقدر زنگ آلودہ اور خراب ہوجاتا ہی کہ اُسمین صاف صورت نہین نظر آتی تو اُسے اندھا کہتے ہین ناسخ ؎ چشم جوہر سے تری فرقت مین رویا اسقدر - ہوگیا اندھا نہین آتا نظر آئینے کو -

آئینہ اندھے کو دکھانا - چونکہ اندھے کو آئینہ دکھانے کا کچھ حاصل نہین ہی لہذا اُسکو کہتے ہین جہان کوی کسی بےہنر ناشناس کے سامنے اظہار ہنر کرے یا اُسکو نصیحت کرے جسمین نصیحت قبول کرنے کی صلاحیت ہی نہو -

آئینہ باطن - صاف دل - صاف باطن -

آئینہ بنا دینا - نمبر(۱) حیران کردینا - ناسخ ؎ نہ کچھ یہ راہ رو حیرت مین رہجاتے ہین چلنے سے - تری رفتار آئینہ بنا دیتی ہی جیحون کو -

نمبر(۲) قلعی کرنے یا مانجنے وغیرہ سے چمکا دینا -

آئینہ بنجانا - لازم - نمبر(۱) قلق ؎ فرط حیرت سے وہ بت دلگیر آئنہ بنگیا پے تصویر -

عـ۵ دیوار اسکے لوازم مین ہی اسواسطے لکھا گیا کہ پشت بدیوار آئینہ لگاتے ہین -

نمبر(۲) رند ؎ جو کرین ہم وصف زیبا ہی صفاے قلب کا۔ آئنہ دیکھا ہی ہمنے دلکو ہنجاتے ہوئے۔ ناسخ ؎ کیا صفاے پیکر دلدار کی تاثیر ہی۔ گروہ لگ بیٹھے وہین ہنجاسے دیوار آئنہ۔

آئینہ بیمار کو نہین دکھاتے یا آئینہ بیمار کے آگے نہین لاتے۔ بیمار کو اس خیال سے آئینہ نہین دکھاتے ہین کہ اپنی زار حالت دیکھکر اُسے اور بھی صدمہ پہنچیگا۔ ناسخ ؎ سامنے آنکھون کے آئینہ بہت رکھا نہ کر۔ ای صنم لیجاتے ہین کم پیش بیمار آئنہ۔

آئینہ تمثال۔ کنایۃً معشوق و رخسار معشوق۔ ظفر ؎۔ خط نہین رُخ پہ ہی اُس آئنہ تمثال کے سبز۔ آئنہ نیچے ہی طوطی کے پر و بال کے سبز۔

آئینہ جڑنا۔ آئنہ نصب کرنا۔ بہت صاف اور شفاف کرنا۔ چمکا دینا۔ فقرہ۔ کیا قلعی کی ہی گویا در و دیوار مین آئینے جڑ دیے ہین۔ اسیر ؎۔ پرتو افگن جب سے دریا مین ہی وہ روے صبیح۔ جڑ دیا ہی آئنہ دیوار موج آب مین۔

آئینہ حلب۔ حلب ایک شہر کا نام ہی وہان کا آئینہ بہت مشہور ہی۔ آتش ؎ رُخسار صاف چاہیئے نظارے کے لیے۔ آئینہ ہو حلب کا و یا موزنگ کا۔

آئینہ خانہ۔ وہ مکان جسمین چار طرف آئینے لگاے گئے ہون کہ جدہر آنکھ اُٹھے آئینے ہی نظر آئین۔ آتش ؎ نظر آتی ہین ہر سو صورتین ہی صورتین مجکو۔ کوی آئینہ خانہ کارخانہ ہی خدائی کا۔ غالب ؎۔ مدعا محو تماشاے شکست دل ہی۔ آئنہ خانے مین کوی لیے جاتا ہی مجھے

آئینہ دار۔ ف۔ آئینہ رکھنے اور دکھانے کی خدمت جس سے متعلق ہو۔ اسیر ؎ بن بنکے چلے جو وقت رفتار۔ طاؤس ہوا اُسکا آئینہ دار۔ سحر ؎ تیرے مجرے کے لیے آتا ہی روز ای شاہ حسن۔ آئنہ دارو نہین لکھلے خط و خال آفتاب۔

آئینہ داری۔ مشاطگی۔ آئینہ دکھانے کی خدمت۔ رشک ؎ آپ مجکو خدمت آئینہ داری دیجیئے۔ جانیئے ای جان جان تصویر پشت آئنہ۔ سحر ؎ اُسکے جلوے سے ہون محرم کثافت کے سبب۔ صاف دل ہو تو مجھے آئنہ داری ہو جاے۔

آئینہ دکھانا۔ اسکی کئی صورتین ہین۔ یعنی مشاطہ بناو سنگار کرنے کے بعد اور خدام امرا کو ہر روز صبح کیوقت اور حجام خط بنانے کے بعد یا نوروز مین اپنے ججمانون کو آئینہ دکھاتے ہین۔ اور بعض مسلمان عورتو نمین آگے یہ رسم تھی کہ جب کوئی عزیز سفر کو جانے لگتا تھا تو اُسکی پیٹھ کو آئینہ دکھاتی تھین اور یہ ٹوٹکا اسلیے تھا کہ مسافر خیریت سے بخیر گھر آئے۔ (جیسا کہ فارس مین سفر کے وقت آئینے پر پانی ڈالنے کا دستور ہی۔)

آئینہ ڈہالنا۔ آئینہ بنانا۔ آئینہ تیار کرنا۔ رشک ؎ ڈہاے تصور رُخ روشن کے آئنے۔ آئینہ گر ہین حیرتی اختراع دل۔

آئینہ رخ۔ آئینہ رو۔ آئینہ رخسار۔ معشوق حسین سے کنایہ ہی۔ وزیر ؎ ان آئنہ رخون کا نظارہ کیا کرے۔ دیوانہ ہی بناے جو آئینہ سنگ سے۔ خلیل ؎ وصف خط کیا کرون اُس آئنہ رو کے آگے۔ کیا سناؤن مین سکندر کو سکندر نامہ۔ ؎ منھ ناک نہ ظفر

اُسکے وہ کھ بیٹھتا ہی صاف - جوآئے ہی اُس آئنہ رخسار کے مُنھ مین

آئینہ ساز- آئینہ بنانے والا- ناسخ ؎ کرتے ہین آئینہ ساز آئینے روشن خاک سے - ملگئے ہین جو ہزارون روے روشن خاک مین-

آئینہ سامنے رکھکے طوطی پڑہانا- طوطی پڑہانے والے طوطی کے سامنے آئینہ رکھکر آواز دیتے ہین وہ اپنی تصویر کو آئینے مین بوتا ہوا سمجھکر بولنے لگتا ہی اور پڑہانے والے کی آواز پر بہت جلد سدہ جاتا ہی اور کہتے ہین کہ جو طوطی کبھی نہ بولتا ہو جب آئینہ اُسکے سامنے رکھا جاتا ہی اپنے عکس کو مدمقابل جان کے بولنے لگتا ہی- ؎ مین وہ طوطی نہین گویا کرے آئینہ جو مجکو- وزیر الطاف ایزد سے یہ میری خوش بیانی ہی-

آئینہ سامنے سے نہ ہٹنا- محو آرایش وزینت رہنا- ہر وقت بناؤ سنگار مین مصروف رہنا- قلق ؎ اُس بُت شوخ کا اللہ رے شوق زینت - آئنہ سامنے سے ابتو نہین ہٹتا ہی-

آئینہ سکتے مین دکھانا- سکتے کی حالت مین امتحان مرگ وزیست کے لیے اطبا سکتے والیکے چہرے کے پاس لاکر آئینہ دکھاتے ہین اگر اسکی سانس سے کچھ غبار آئینے پر پڑکر محسوس ہوتا ہی تو جانتے ہین کہ ابھی زندہ ہے - مومن ؎ کوئی کہتا ہی یہ سکتا ہی نظر مین ہماری تو- کئی بار احمقون نے لاکے آئینہ دکھایا ہی-

آئینہ سیماؑ- معشوق سے کنایہ ہی- ناسخ ؎ عکس میرے داغ سودا کا سویدا بنگیا- یعنی اس آئینہ سیما کا ہی پہلو آئنہ-

ع؎ پیشانی-

آئینہ صفر مین دیکھنا- بعض اہل اسلام ماہ صفر کا چاند دیکھکر آئینہ دیکھنا مبارک سمجھتے ہین- ناسخ ؎ دیکھتا ہون مین فقط آئینہ رخسار یار- ڈھونڈتا ہی اک جہان ماہ صفر آئینے کو- بحر ؎ ای چرخ چاند دیکھکے مُنھ کسکا دیکھیے- آئینہ رو نہین ہی ہلال صفر نو-

آئینہ عذار- معشوق سے کنایہ- بحر ؎ اسقدر بھی نہو کج خلق وہ آئنہ عذار صاف مُنھ پر تو رہے دل مین کدورت رکھے -

آئینہ قدآدم- بڑا آئینہ - قد انسان کی برابر آئینہ جسمین پورے قد کی تصویر نظر آئے ایسے آئینے کو کوٹھیون اور محلون مین آرایش کے لیے لگاتے ہین - صبا ؎ سج دیا حیرت عشاق نے اُس بت کا مکان - قدآدم ہین لگے آئینے دیوارون مین -

آئینہ کردینا - نمبر(۱) ظاہر کردینا- اسیر ؎ ہون مین حیران کیا جلسون مین بٹھاتے ہو مجھے- آئنہ کردیگا میرا حال سب مین آئنہ-

نمبر(۲) چمکا دینا- مانج کر یا قلعی وغیرہ سے-

آئینہ گر- آئینہ ساز- مومن ؎ تیری غفلت سے یہ حالت ہی کہ اب دیکھ مجھے ترک آئینہ گری آئنہ گر کرتا ہی-

آئینہ لگانا- آئینہ نصب کرنا- آئینہ جڑنا- ناسخ ؎ طاق کعبہ پر لگایا ہی کسنے آئنہ - یا جبین صاف ہی یہ ابروے خمدار پر- سحر ؎ بارہ دریون مین لگائے گئے جھاڑ آئینے - چلمنین سبز بندہین پردے گلابی گلنار-

آئینہ لگنا - لازم- آتش ؎ دکھلا رہی ہی دلکی صفا دو جہان کی سیر- کیا آئنہ لگا ہوا اپنے مکان مین ہی-

آئینہ ہر وقت سامنے رہنا - بناؤ سنگار مین مصروف رہنا

رند ؎ دھرا ہی رہتا ہی آئینہ روبرو ہر وقت - پسند آنکو بھی اپنی کیا ادا آئی

آئینہ ہونا - صاف اور شفاف ہونا - ؎ آج ای ناسخ ہو نہین اسکندر ملک سخن

ہین صفائے لفظ و معنی سے سب اشعار آئینہ -

نمبر (۲) ظاہر ہونا - کھل جانا - بحر ؎ کسیکو علم نہین استخوان شناسی کا -

بشر کے عیب و ہنر آئینہ ہین شانے مین -

نمبر (۳) حقیقت نما ہونا - برق ؎ حیرت سے سب ملال عیان ہین تو چھپے

آئینہ مین فراق مین ہون اپنے حال کا -

آئینے مین بال آجانا یا پڑجانا - کسی ضرب یا صدمے سے آئینے

مین خفیف سا شکست کا خط نمودار ہونا - آتش ؎ خط کے یہ رونگٹے

نہین رخسار یار پر - بال آگئے ہین آئنہ آفتاب مین - وزیر ؎ رونگٹے

کب ہین ان آئینون مین ہین پڑ گئے بال - ہاتھ زانو پہ کبھی یار نے دے مارے ہین

آئینے مین چاند دکھانا - جب آئینہ چاند کے سامنے لاتے ہین تو

چاند کی پوری تصویر آئینے مین اتر آتی ہی بچے یہ سمجھکر کہ آئینے مین چاند نکلا ہی

بغور دیکھتے ہین اکثر عورتین بچونکو رونے اور ضد کرنے کیوقت یہ تماشا دکھلا کر

رات کو بہلا لیتی ہین -

آئینے مین چاند دیکھنا - اکثر عید کے مشتاق اُنتیسوین رمضان کو

دوپہر کیوقت زیر آسمان ایک طشت مین پانی بھرتے اور اُسمین آئینہ رکھکر

آفتاب کے قریب دیکھتے ہین اگر چاند ۱۲ درجے آفتاب سے تجاوز کر چکتا ہی تو

نظر آجاتا ہی اور کبھی صرف پانی طشت مین بھر کر دیکھتے ہین -

آتش ؎ ابرو کا تیرے دیدۂ تر مین رہا خیال - دیکھا کیے ہلال کو

ہم طشت آب مین -

آئینے مین مُنھ تو دیکھو - یہ جملہ بے تکلفی مین طنزاً اُسجگہ کہتے ہین جب

کوئی شخص کسی بات کا دعوے یا ارادہ کرے اور اُسکی قابلیت نرکھتا ہو یا کسی

ایسی چیز کا سوال کرے جو اُسکے مرتبے اور لیاقت سے بڑھکر ہو -

یعنی تم اس قابل نہین ہو اپنی صورت دیکھو اور اس حوصلے کو دیکھو - اور

کبھی کسیکی حالت زار دیکھکر سمجھانے کے طور پر کہتے ہین کہ کسقدر

چہرہ اُتر گیا ہی زرد ہو گئے ہو ذرا آئینے مین اپنا مُنھ تو دیکھو - اور آئینے

مین صورت تو دیکھو - آئینہ لیکے مُنھ تو دیکھو یہ سب بولتے ہین -

آتش ؎ چاند کے اوپر نہین پڑتی کسی صورت سے خاک مُنھ تو دیکھین

لیکے یوسف کے برادر آئینہ ظفر ؎ مین نے کہا جی چاہتا ہی یون

آج بھڑا دون مُنھ سے مُنھ - کہنے لگے وہ آئنہ لیکر اپنا مُنھ تو دیکھو تم -

کیف ؎ ہم نہ کہتے تھے نہ زلف و عارض جانانہ دیکھ - آئنہ تو لیکے

صورت ای دل دیوانہ دیکھ - گلزار نسیم ؎ رحم اپنی جوانی پر ذرا کر -

مُنھ دیکھ تو آئنہ منگا کر - صورت تری زار ہو رہی ہی - گل ہو کے تو

خار ہو رہی ہی - قلق ؎ آپ کو کچھ نہین خیال اپنا - دیکھو آئینے مین

تو حال اپنا -